

ہر نیچے سید اکملوں کے مانتے مہر غزل
 مجھ کو سنا کہ کہتا ہے دہوڑا اپنا منہ
 دیکھیں بچا کے جانتے دامن ادہ کس طرح
 یا قوت کا ہے باتوں میں تعویذ کا
 بیارہ روز ہوتے ہیں دو چار تندرست
 آئینہ سان خدے بنایا دل کو صاف
 کیوں کر نہ بل کی لین رنج حسین پڑ
 لبت

ہے انتظار آپ کو ناحق شکار کا
 پیاسا ہو جو کوئی میرے بوس و کنار کا
 ہونے دو سامنا تو ہمارے غبار کا
 یا امن چمک رہا ہے اندھیری میں مار کا
 اک پیہ ہی شعبہ ہے دلا چشم یار کا
 ممکن نہیں کہ دل ہو اس میں غبار کا
 دنیا میں مرتبہ ہے فزون مالدار کا

بیتاب کیا عذاب ہے محشر کے ڈھمک

ساتیرہ پر رحمت پروردگار کا

ہے تیر نظر نگاہ بخون جگری کا

بوسہ ہر زلیخا بوسیدار ہو کہ بلیس

اندر کوئی دل کئی ہمارے نہ برائی

کہنے لگے سب کو دیکھو کہ ہمارے ہر دم

عالم ورق کل پہ فرد نظر ہی کا

ہو گا کوئی ہر نہ میرا شک پری کا

یہ نخل دے ہے حسین ہے پہل بے شری کا

دو جوان یہہ انسان ہر کس شکا بری کا

یہ بر توہ نور کھان شمس قرین
مہر دار سے کہتا ہے دہہ ہنس ہنس
نکس بہیں جیتا جو تیری جال کو یاد

عالم ہے جدا ہے تیری جلوہ گرا
گُل ہونا ہی اچھا ہے چرخ سحری
کیا ترع اور ایسا چلن کبک دم کا

بیتابِ بظلم اوس نے تو اڑھد کئے پھر بھی
باقی ہے ابھی حوصلہ بیدار گرمی کا

گر خراڑہ لایگا نالہ دل زنجور کا
ہو مبارک حضرت موسیٰ کو بادہ طوفان کا
دیکھے جوین اوہرا اوہرا اوس سرپاؤ کا
خیم مولیٰ ہے زلف بھی محرابِ بکھجکا
حان جیسا لگی عشقِ قدس دلدار کا
بارِ غم کی کشتیوں سے جان بر آخر منی
روتے پھرتے حیرانِ جان میں ہونے کہیں
زخمِ نرگان کیا کہے من روٹا تو بولا بس کیا

صاف ہوا دیگا پانی دلستِ مغرور کا
مین تو عاشق ہوں بہتار عارضِ نرکا
جس کسی نے پہل نہ کیا ہوئے نخلِ طور کا
سیرِ سجدہ چمکے کا فر مغرور کا
دارِ بر جڑ بنا بھین یاد اگیا منصور کا
دم لبون پر اگیا بیگار سے مزدور کا
صاف ہے دسیاؤں پر عالم داغِ انور کا
نیش کیا کہا یا نہ تھا تو نے کہیں نور کا

بجان جاسکی پہنسا دایم بلا میں گداز
 روح تازہ پاتے ہیں مقبولانِ جبار
 ہوشگامی لاکھ کی پر کچھ نشان پائین
 اوس سچا دم نے نکلایا جو اپنے ہاتھ
 محو نظارہ دیم سبیل را سفاک ہی
 اوس رخِ شفات کے حیران کچھ ہم ہی تھے

ملکہ زلفِ رسا بچا نسی کا بچندا ہو گیا
 یوسف دورانِ مرا شکسِ سیا ہو گیا
 کیا بلا مٹے کمر ہی بال غمت ہو گیا
 غلِ صحت مجھ کو تیت کا خفنا ہو گیا
 اوس کو سبیل کا تڑپنا اک تماشا ہو گیا
 دوبرو آئینہ حبدم آیا سکتا ہو گیا

وہ ہنسنا محفل میں غیروں کے بلا عیبات میں
 میرے حق میں برق اور سکا مسکرا نا ہو گیا

جس نے سہ اپنا ادٹھایا تو بسرِ دیکھا
 امتحان میں کے اغیار سے کس دن چھپے
 کبھی درجِ لبسین میں چمکاتوں کی
 شعلہ آہ سے آتشک جلا ہی دوں گا
 یہ تو کہتے ہیں کہ ہوئی چشمِ عنایت کس دن

نوب قاتل تیری تلوار کا جو ہر دیکھا
 نمٹے کب بحرِ کرمین ہکو بلا کر دیکھا
 کانِ یاقوت میں جس نے نہوگو ہر دیکھا
 کسے رکھتا ہوں اگر آنکھ کے باہر دیکھا
 تم نے کس روز مجھے آنکھ آدھا کر دیکھا

بہنے دو آہوؤں کو باغ کے اندر دیکھا	رُخِ گلرنگ میں اکھون کا عجیب عالم
مرد و خورشید کو کھاتے ہوئے چکر دیکھا	اک مہین کو یہ نہیں عشق میں تیر کر دیش
ہم نے وہ دیکھا جو پردانہ جگر دیکھا	شمع رو کیا کہیں جو عشق میں تیر دیکھا

کس کو عقیاب نہیں عشق نرہ کا ادس
جسے دیکھا ادس سے ہم نے تیر خنجر دیکھا

مستزاد

گھر سے باہر کہی آئی کہ وہ دلدار نہیں فکر کر لاکھ دلا

خانگی شوخ ہے کچھ دوست بازار نہیں خام سودا تیرا

کوئی امید برائی نہ ہمارے دل کی یاس ہی پاس رہی

یہ وہ ہے نخل لگا جس میں کہی بار نہیں برگِ حسرت کسوا

جن چیز باس پہ وہ دیوانہ و سودا ہی ہوا بلکہ بے موت ہوا

ہے یہ تیرا سب تیرا سایہ دیوار نہیں اسے پر پرد بخند

مارگیو میں چہا ہے جو دلدار صنم اس میں گہرا لب ہے سم

صبح ہو جا یگی رہنے کی شب تار نہیں صبر کر صبر ذرا

مین تو سمجھا تھا سبسا ساتھ کو تیرے بہتر رہا او سمین خضر

خاک بھی پہنچی میری تابدریا نہیں مفت برباد ہوا

پشت کس کی نہیں بیداد سے کی کج تو نے داد کا نام لے

کون ہے جو تیری گردش ہے دل افکار نہیں افکار تو ہی تھا

برسہ خار کا بیٹا کب تو دید و دل د آزر وہ کر د

تیم کو اقرار سے انکار سزا دار نہیں تم ہو با صدق و صفا

بیمار ہکو نہ کس بیمار نے کیا

یہ چچ ہم سے کیوں غدار کیا

احسان تمہارے خنجر خونخوار نے کیا

کشتہ تمہاری ناز کی توار نے کیا

مہوش تیری جلوہ دیدار نے کیا

بر باد ہم کو تو سن دلدار نے کیا

تار سے مسیح چشم دل آزار نے کیا

کیا جانتے تھے پنہن کے چٹین گئے ہر

مقتل میں ہم کو قتل کیا سب کے پیشتر

ماز کے مارغ ہوں جو شہید بن میں کیا

تنہا ہیں کو کچھ نہیں موسیٰ کو بھی قسم

ہمہ لیا نہ آہ اور اگر غبار کو

لے دلا تیرے نکل جانیکا قابو کر دیا	کہنچکر سینہ اوس نادک فلک کے تیر کو
جالتے ہی بتیا اب اس خورشید رو کے صبحم گر مہی فرقت نے میرا سہ پہلو کر دیا	
کمر کو بار تیرے زلف کا د بال ہوا مجھے کمال سے بھی پیشتر زوال ہوا تو ادن کی قبر کا سبزہ تک نہال ہوا شفق کے پردہ میں دیکھ ہونٹاں ہوا بزرگ اہل فنون کا وہ خرد سال ہوا تو مارے رشک کے غیر دن غیر حال ہوا	چلتے دیکھ کے ہلکویہ احتمال ہوا گہٹیا یا عشق نے آغاز میں شباب کے جسم گیا جو اپنے شہیدوں کی گور پر وہ گل میناں ہی دل پر خون میں اوسکے ابرو کا اوڑے ہوش و خرد اوس آنکھیں کہلا کر ہمارے پا ج محفل میں یار آ بیٹھا
ترپ کے یاد میں دلبر کے جان ہی بتیا غم فراق کے باعث میرا وصال ہوا	
دل شیشہ ہے تیرے لڑا یا نہیں جاتا سوئے ہوئے فتنہ کو حکا یا نہیں جاتا	عشق اوس بت کا فر کا خدا یا نہیں جاتا سہرہ کا اوس سے ذوق دلا یا نہیں جاتا

جیران ہوں وہ کیوں کرتی جاکی میں سٹایا	دریا ہی تو کوزہ میں سما یا نہیں جاتا
بوسہ نہیں دیتا ہے اگر سبزہ خط کا	کیا زہر بھی ظالم سے کھلا یا نہیں جاتا
کہے کہ تو کہتا ہوں کوئی غیر نہیں ہے	بر دل سے میرے اپنا پرایا نہیں جاتا
کیا نہ سکو کرین اوس رخ تاباں کے نقل	خورشید کو آئینہ دکھایا نہیں جاتا
سہو کا قلم تیری ہی تلواری کا قاتل	تقدیر کا لکھا تو مٹا یا نہیں جاتا
اوس رشک مہیجا کا جو قاصد نہیں آیا	اے پیکرِ ابل تجھے بھی آہن جاتا

بیتاب جو گزری ہے وہ کہتا ہوں دلے

مہراز سے تو راز چھپا یا نہیں جاتا

وہ سبتہ اوسکی زلفِ گرہ گیر سے ہوا	پہرہ دل کو ایک سلسلہ زنجیر سے ہوا
وہ کام تیرے ابرو خدا نے کیا	اے جانِ جان کھینچ جو شمشیر سے ہوا
سکھنا میں جو اولیٰ ہا تو شاز کو توڑ کر	برہم وہ اپنی زلفِ گرہ گیر سے ہوا
جہول سے آئی دل کو نہ بیت الحرم کی بانی	جب میں دو چار اک بت بے پیر ہوا
گہبرا کے خواب باز سے چونکا وہ رشک	سرزد یہ جرمِ نالہ شہگیر سے ہوا

محرّم کے بند ٹوٹے جو دکھلائے یار نے
نادم میں اپنی رات کی تقصیر سے ہوا

شکوہ نہیں کسی کا مجھے ہجر یار میں
بیتاب جو ہوا میری تقدیر سے ہوا

درِ محبوب پر مجھے ریبِ نیش زن بگڑا
خطف سے مانگ پھیری کیسے نکلیں جھکی
مثالِ گندم اس آسمانِ سبکو پیسا
عوضِ رول کے رہتے ہیں گلے میں اس آہستہ
کہا میں نے بناؤ بسنِ باقین دید واک بوی
کیا جو ذکرِ مجھ پر حشری نے اسکی شوخِ حشری کا
نہ باندھ ابلبلِ لان چن میں شیانہ تو
نماشا دیکھنا اک شیر سے گرگ کہن بگڑا
وہ آہو چشم بولا جادو دشتِ ختن بگڑا
وہ آدم کون ہے جس سے نہیں چرخ کہن بگڑا
بنی قسمت ہماری رنگ گہلے رحمن بگڑا
تو ہو کر تلخ مجھ سے وہ بتِ شیرین دہن بگڑا
دکھا کر دکھ غصہ کی بیابان میں ہرن بگڑا
نظر آتا ہے مجھ کو اندنوں رنگ چمن بگڑا

نہیں بچنے کا بیتاب میں اب ہجر جانیہ
نظر آتا ہے مجھ کو تن دل و دل سے تن بگڑا

ہنس کے دانوں کو اگر اس دکھایا ہوتا
برق کو آتشِ حسرت میں جلایا ہوتا

<p>سب پہ گرزنگ بسی تو نے جایا ہوتا رلف کیطرت اگر سر نہ جڑٹایا ہوتا دور ہی سے رخ انور کو دکھایا ہوتا سچ گیسو کا اگر اوس نے دکھایا ہوتا مار معشوقوں نے عاشق کا اٹھایا ہوتا ہنس کے توے جو گلے اپنے لگایا ہوتا چرخ بے بہرے در در نہ پھرا ہوتا</p>	<p>سج تو یہ دیدہ عشاق میں ہوتا اندر کہی شاہ پہنوتی تجھے اوچھن او شوخ یاس آنے سے اگر عار تھی اسی غیرتاً بل و دہڑنا کہ لچک جاتی کمر سل کی قدر جاتی جو زمانہ میں دلا الفت کی شبہم آسائیں بہلا کس لئے روتا گل ہوتا قسمت سے جو اوس کا کو پہ ممکن</p>
---	---

مشق کا پردہ کسی فاش ہوتا پیلیاب
 دل کسی پردہ نشین سے جو لگایا ہوتا

<p>اسے سیجا تیرا آغاز نہ اچھا دیکھا تیرا انداز عنم سب سے نرالا دیکھا اکلمہ او تھا کر نہ کہی سو سیجا دیکھا شام کو جین نے نہو صبح کا تارا دیکھا</p>	<p>مرض عشق میں جب کیا سکتا دیکھا یہہ ادا خوردن میں اور نہ پر یون میں تیرے بیمار کا اہروش اندر دماغ بکھرے بالون میں تیرے کان کا بند او</p>
--	--

دل دہڑکنے لگا اتنا کہ ہون بن بہرہ
 تیری باتوں ہی کسی ترس ہراس آتا جو
 تن رہے سر جو ترپنا ہے لگی میں اوس کے
 تو کہاں اور کہاں یار کی سلکِ ندان
 دیکھ لی سونے کی اوڑتی ہولی چڑیا
 نور کے سانچے میں رہا میں سب غنائتیر
 سر کے گیسو شکیں تیرے رخسے کا
 لطفِ صحبت تیرا یاد آگیا بھکواسے شوخ
 دل چہا تیر نظر سے تو پکارا وہ ترک
 اے ہو سر بھی جو میں پہوڑوں تو تم انکرو
 لاکھ چمکائے کوئی تیغ میں ڈرنیکا نہیں
 زلف کے بہندہ دن میں دیکھے وہ کمر کو تیر

یار سی نزع میں غالی جو سرانا دیکھا
 ہنوی بھی اسے بت ترسا کرنا دیکھا
 دیکھ کر ادا سکودہ کہتا ہے تماشا دیکھا
 دیکھا دیکھا تجھے اے عقدِ ثریا دیکھا
 سینہ یار سے اپنل جو سرکتا دیکھا
 ایک کو ایک سی انداز میں اچھا دیکھا
 صاف کس دوز تیرا دے مصفا دیکھا
 شمع دہر دانہ کو حبِ بزم میں یکجا دیکھا
 ہننے کیا خوب اوڑایا یہ نشانہ دیکھا
 سخت ایسا ہی تمہارا تو کلیجا دیکھا
 یار کی آنکھوں کا ہے سینے اشارہ دیکھا
 اے پری جس نے ہنوجال میں غنقا دیکھا

نکلا اوسکا پناؤ ہونڈتے پہا اور کھان

بے بیتاب حرم دیکھا کلیہ دیکھا

کر کا حال ہے یوں دگر ہوا حاتا
 نہ بوجہ حال میرا کیوں ہوں گملا تا
 ستر ہے رشتہ سوز میں گچھڑی پڑی
 مجھے جگلا یہ شور شور کا منہ تھا
 حزل چشم پر ترا ہوں تیری مدت سے
 جو ہوتے کشتہ حلال ہم حسینوں کے
 حسین تو خجھر مرگاں کا دار کو تھا
 حوشی میں رنج غصہ کا کھایا ہے
 دلا سب کے قدم کوئے یار میں رکھا
 ہماری تبر بنائی نہ او کی راہ میں
 جہان میں لاکھوں ہیں بار ہوئے جس کو
 تہارے کو چہ میں کھتا کبھی ادب نہ پاؤں

سنبھالو زلف کا بچہ پرچہ ہر کھلا جاتا
 کسی کی سرگین انہوں پہ ہون پاتا جاتا
 بسا راجا کمریاں اگر سیا جاتا
 جو اپنے اتہ سے رقد میں تو سدا جاتا
 کبھی تو آنکھوں کی شوحی مجھے کھاتا جاتا
 ہمیں بھی شور قیامت کہی جگلاتا
 میں اپنی جان جاتا تہارا کیا جاتا
 رہا نفس سے ہوا پر نہیں اڑا جاتا
 بھی دو راہ حسین نہیں جلا جاتا
 وہ آتے جاتے تو تھوکر کہی لگ جاتا
 میں دن پودیدہ و دشتہ ہوں پسا جاتا
 نہیں تو یہ ہے کہ میں سڑ جاتا جاتا

فراق یارین بہہ نصف کا ہے چھپر زور

شہید ناز کیا کس کو سچ بتا قاتل

مذا کیواسے بددی لیٹوٹھنے سے

کہ بیٹھتا ہوں چہاں پھر نہیں اوتھا ماما

جنازہ کس کا ہے یہ آج کر بلا ماما

کہر کا آب کے عقدہ ہے سب کھلاتا

شبِ براق سے گسبر رہے کیون کیا

تیر تو کا ہے اب سچ تک ہوا جانا

کوچ کریر کو تر پتا ہے کبوتر اپنا

مین ہوں آشفٹ میرا اور بھی دم اڑے

رخِ بہان کی صفائی کا تو دیکھو عالم

چار دریاہ بچھاؤ بہہ ملک سے کبدو

تیغِ ابرو صنم کا یہ اشارہ بولا

ساتھ غیروں کے ہوا دل ٹینہ رو کو دیکھا

پرہ کرتا سے خطِ شوق جو دلبر اپنا

بیچ دکھلائے نہ وہ زلفِ مصر اپنا

رکھے ابائی نہ تہ کر کے سکندر اپنا

سو گیا آج سرِ بامِ سمن بر اپنا

کاٹم عشاق گلا آج برابر اپنا

ہو گیا آج دلِ صاف مکدر اپنا

آج دنی سے شبِ ہجر صنم میں بیتاب

کوچ بھونک نظر آتا ہے مقرر اپنا

دوشن حشہ جو کبھی سلسلہ جیناں ہوگا	سے جنون اہتہ میرا تر اگر بیان ہوگا
ابرین برق ترقی نظر آئیگی مجھے	رلف میں تمہ کو چبا کر جو وہ خندان ہوگا
شکل آئینہ مجھے سکنے کی صورت ہوگی	گر کبھی یاد میرے سامنے عریان ہوگا
لب و جامان کی تصویر میں جو میں روؤں گا	نظر و اشک ہر ایک نعل بخشاں ہوگا
زلف و رخ کا جو خیال آئیگا مرقد میں مجھے	رات دن بعد فنا حال پریشان ہوگا
پاؤں پر تماشوں پر میرے کمر کو جد اگر تیرے	باردوش اور تریکا قاتل تیرا احسان ہوگا

کس قدر جس ترقی پہ بیتاب ہوگا
دیکھ لیا جو کبھی آمینہ حیران ہوگا

اگیا جیہ بیان قتل میں اوسی بیداو کا	چلتے چلتے رک گیا خبر میرے جلاو کا
باغبان جلدی خبر لے دقت اداو کا	نغمہ سنجان چین پر دانت مسیاو کا
خاک ہی ظالم اور ادا دینے کو چہ میری	ہیہ ہی رہیجاو نہ دل میں حوصلہ بیداو کا
بشیون مجھ میں کہ باؤں کہہ ہی تو تمہ کھو	منظر کب سے کہرا ہوں آپ کے ارشاد کا
بند کر کے تمہ کجا جو ذبح اوس مسیاو کا	رہ گیا دل میں ہمار حوصلہ نہ یاد کا

دوست بنجائی میں دشمن جیسا بگڑتا ہے
 بہول جادو کا تو سب پر دوا اپنی مرغ دل
 جو ہوا برگشتی رنجت سے میرے ہوا
 ہم تو کیا عاشق فرشتے ہی ہو ہیں یا ک
 خار غم کا عنڈلیب روح کو کھٹکا ہو گیا
 آج کس ہی وعدہ کو پر کل پہ ایسا ظالم تھا

تیشہ فرما دے پھوڑا ہے سر فرما د کا
 سنبھلے ہی دکھا نہیں شاید میرے صیاد کا
 اسے فلک شکوہ نہیں مجھ کو تیرے بیدا کا
 ہے غصہ کا حسن پر آشوب آدم زاد کا
 یہ وہ بلبل ہے جسے کچھ غم نہیں صیاد کا
 توڑنا اچھا نہیں ہے خاطرِ ناشاد کا

آپ اوسکے دام میں بٹیا نہیں بٹا ہن ہم
 دل دکھانا کب میں منظر ہے صیاد کا

حال لاشہ سے عیاں ہے کشتہ بیدا کا
 پہر ہوا ہے عشق تیغِ ابرو کے جلا د کا
 کب دلِ حشی میرا سنا ہے پندنا صحا
 رو کے عجزِ یار میں آنکھوں نے طوفان کر دیا
 خاک ہو جانے پہی حاضر و ہن میں بتا قدم

کھل گیا زخموں سی جو ہر خنجرِ جلا د کا
 پہر مجھے بوئے ترہ نشتر ہوا فضا کا
 کیون نہ ہوتا گرد ہے یہ قیس کے سہاؤ کا
 گہرا و جاڑا سیل نے مجھہ خانانِ برباد کا
 رہ گیا ہو شوقِ ظالم گر کوئی پیدا د کا

<p>دیکھ کر کہتے ہیں سب یا کو اہل نظر مایہ زل عاشقوں کے روئے جو تیرے بتکدہ میں شور و سب بر سو خوشیوں کا کیوں نہ محبوب کیچہ راو عشق میں جھک اس گرتے ہے بھوکو بولنے پر زنج دو</p>	<p>ایک غونہ یہ بھی ہے اس تیرا بیا دیکھ ہے تیرا زلف سیدہ یا جال صبا نالہ ماتوس پر دہوکا ہوا سر یاد پاس لازم ہے دلا شاکر د کو استاد تا ہوسے پھر کسی کو حوصلہ فرما د</p>
--	---

آبرہن بکدہ سے دھڑکے کوئے یارین

دیکھوں کیا انجام ہو عیاب اس اعدا کا

<p>ہے جہنم رگسی گل خسار و لہریں مکر اسے وصال میں بر بار و لہریں کیوں ہونہ عاشقوں کو گلا کا شے کی مائیں دیکھ پھول گئے اپنی جاں کو مینے سے تنگ ہے وہاں تنگ یار کا ترا بد تو کیا فرستے بھی دوست فرستے</p>	<p>ہے بر روش سے حسن کا گھڑا دلیر اقلہ سے زیادہ ہے انکار و لہریں میں کیا ہی ترے آبر و خوار و لہریں دیکھے جو تیرے ناز کی رفتار و لہریں میں برگ محسوس ہے یہ کہہ خسار و لہریں ہوتے جو تھپے شہر میں دو چار و لہریں</p>
---	--

کہہ بیٹھے ہم متاعِ حواسِ تیرا بدھو
اے عاشقوے حسنِ کا بازارِ دلخیز

اوسمین تو بیچِ ایمین بیتیابِ ناز کی
زلفون سے بڑھ کے ہے کمرِ یارِ دلخیز

رُخ اگر اوسِ حق و شکر کا دیکھئے پُراقتاب
آسمان پر عکسِ ردِ یاد ہے پر تو مگن
کیسوں میں رُخ چھپا لو اور پردہ کھڑو
کیا بھلا رخسارِ جانان کے کر گیا عمرِ ی
خاک میں بجا سینگے گردِ و نشین بھی ایک دن
خاطرِ نازک کو اے گردِ و نشین ہو گئی ہے تاب
کب سے ہوں نظارہ رخسارِ حُرانِ نصیب
شوقِ آرایشِ ہے میرے رشکِ اہ کو
ابر کے پردہ میں مٹھ اپا چھپا آفتاب
چپ رہونا گفتنی ہے اجرا آفتاب
لکھا ہے ابر کا فی ہین برائے آفتاب
اے فلک اپنا ذرا مٹھ تو بنا آفتاب
ہے نباتِ ماوتابان بقائے آفتاب
رو برو اوس ماہ کے کہہ ہے بجا آفتاب
میں دشنم ہوں نہیں جھکو بجا آفتاب
اے فلک کہہ کے کہ آئینہ دکھا آفتاب

پوچھتے ہیں روزِ بیتیاب اگر غورِ پست
عارضِ پر نورِ جانان کو بجا آفتاب

کیا دون کا اپنی دل کو میں آمانہ جواب	یہی جانے اوس نے اب کہی خط کا اگر جواب
لول شب ساق میں جس سے عین سے	ہو جیسے زندگی ہی مجھے تاسخر جواب
مغممون خط شوق کی اندر کشش	دیکھو وہ دینے آیا میرے آپ گھر جواب
کرنا سوال برسہ رخ پر پیہ خوب ہے	دیکھ کہین نہ صاف وہ رتک فر جواب
سونا نصیب رات کو کیوں کر ہو چن سے	بیسجے نہ میرے خط کا جو وہ سیمبر جواب
کیا شے ہے مال دون میں باسی نقد دل	لاؤں جو میرے خط کا تو اسے نامہ جواب
ہوتے ہی رو برو تیری شہیاز چشم کے	اڑنے سے مرغ عقل کو دیتے ہیں جواب
ماں لم مجھے کہلانا تھا ہوا ساز ہر بھی	دینا تھا صاف برسہ خط سے اگر جواب

بلیا بلیا بہ تیری ہی تقدیر لکھی ہے

وہ خط کا بھیجے نہیں جو بیشتر جواب

دل بہ مضطر کہ ہے تیرا نصیب	ہوا استہارہ وصل یا نصیب
زلف میں دل پہنا کے کہنے لگا	بعد مدت ہوا شکار نصیب
جاں دی ہمنے ہجر کے غم میں	نہوا ہم کو وصل یا نصیب

ہو گیا یادِ درخ میں جسمِ حقیر

جلے کے اوس شاہِ حسن کے دوریر

برہمِ عشاق میں وہ گل آیا

دل میں اوس کے گدورت آئی پھر

رات دن ہجر میں ترشہ پتے ہیں

سو فں گل ہوا ہے حارِ نصیب

آزما نا ہے ایک بار نصیب

بلبلوں کو ہوئی بھار نصیب

آنہ کو ہوا غبار نصیب

دیکھئے کب ہو وصل یا نصیب

آرزو کتب برائے اے بیتاب

آزمایاں کئے بھنڈا نصیب

چہرہ کھاتا ہے روزِ جگر آپ

ادب کے دکھلائیں بلکہ جو ہر آپ

لا میں اب تو بہت چکر آپ

حضرتِ دل ہو دیں مضطر آپ

کہوں دینا گیسوئے معنبر آپ

جامہ سے ہو رہے ہیں باہر آپ

ہے ستم میں پہنا ستمگر آپ

کہتے ہیں حوضہ کو خجیر آپ

دین مجھے بھر کے ابک ساغر آپ

آج آدیگا تاصد و لدار

شک کو ہمہ ری کا، غوی ہے

ہے خوشی کس کے ملنے کی جو آج

جس پر عشق حب کر چکا کشش
روح شرکاں کی ہے پوش بہم
غماز جمبرو یہ گرد و بار اظا
ماثق دیدہ بین اور وہ کثرے
میں مہین کہنا کچھ بھی حسرت دل
پاؤں میں بھی مراد دل اپنی
جان مسل میں ہے ابھی باقی
قتل کرنا اگر نہیں منظور

آپ سے آئیں گے میرے گھر آپ
کھینچتے کیوں ہیں چھپے شکر آب
نور بھی دین مجھے مکر آب
قتل کرتے چسپین برابر آب
وہ کریں حسین سچین محبت آب
ہاتھ سے میرے پٹنیں زبور آب
اتحاد ایک اور چھوڑیں اور سیر آب
کہوں والیں کر سے خنجر آب

کیا ہے بیتاب کی خفا کیجئے

کہوں خفا میں غریب پرور آپ

رلف کو چھپ دیتے ہیں اکثر آپ
مہم ہیں طلب قتل ہونے کو
ہوش میں آیا میں تو بولے وہ

سانپ کا جلانے میں ستر آپ
ہاتھ میں اسے لین تو خنجر آپ
آپ میں آگئے پہم کیونکر آپ

نہیہ بھی ہے کوئی طور سے ملے کا
 صاف کہیے کہ صاف باتوں میں
 درہو جاے سب ابھی رنجش
 مرجھا ہوں مگر تنہا ہے
 تیری فرقت میں بنے اے ساقی
 رخ سے آئینہ کو کیا روشن
 موت کرتی ہے رخ میری جانب

گھر کے ہم باہر اور اندر آپ
 ہم سے کیوں ہو گئے مگر آپ
 پاس آوین جو صبر دم بھر آپ
 جی اوٹھوں گر لگاؤں شہو کر آپ
 خون دل سے بھرا ہے سارے آپ
 وقت کے اپنے ہیں سکندر آپ
 بھل گئے جب ہیں منہ چھپا کر آپ

ترے پیاب کس لئے دن بھر
 آئین گھر میں کے رات کو گر آپ

نالا آتش نشان گرب پہ لا عذیب
 یوں نہ صحت پا لگی کہد کوئی صیاد
 ہمارے قسمت قفسین ہر شاہک کو مر گئی
 یہ دے مے باغبان ہے بچہ صیاد

خانہ صیاد فردن سے جلا عذیب
 عشق کے پیاد سے چھوڑے عذیب
 نعل گلی سے پشترالی قضا عذیب
 بالحمی کوئی صدقہ میں چھوڑا عذیب

سہیلی ہے کہی اور تروتی ہے کہی
 فہم میں بچہ ناسک ہو نیکا نہیں داسک
 فصل گل بن شاخ گل پر ہے فہم میں شاخ
 بندہ بیدار ہے پہلے ڈر کے جاو گئی کھان
 پہوڑو میا و مدقم میں کہ ہے فصل ہا
 میں فصل گل بن ہوئی داسک میا کو

ہم صغیر و کبیر نہ پوچھو ہاجر اے عذیب
 خیم گل سے کب ہوا سو برا عذیب
 کیون گردن پر دماغ اپنا چڑا عذیب
 ہے رگ گل باغ میں زنجیر اے عذیب
 جان لیتی ہے سدایا ہے اے عذیب
 اتولا رہے زر گل کو لٹائے عذیب

جی میں ہے قیاب نام رعب میں میا
 طائر جان کو پھنسا میں ہم بچا عذیب

رہا ہے اوس مژدہ کا تصور تمام رات
 دیکھو غرد حسن شب و صبح یار کا
 مژدہ صبا سے صبح رانی کا سکے میں
 اتنے جبین پوچھوں سر چارہ سے میں
 حیرت گھون کو دیکھ کے طبل بہر خوجے

گردن پر میرے چلتا ہے خنجر تمام رات
 سو یا کیا ہے تان کے چادر تمام رات
 تو لا کیا میان نفس پر تمام رات
 کسکی تلاش میں ہے چہ چکر تمام رات
 آتی ہے نیند کا نٹھن پر کیونکر تمام رات

اوس نے تو کیا نہ پوچھا یہ دربان بھی	کس دلی ہے تلاش میں شند تمام رات
وہان چاندنی میں تکیہ ہے زانو پر قیہ	یہاں ہیگنا ہے شکون کے بستر تمام رات
آتا ہے وہاں پاؤں کا جب تیرا سے منم	رہتا ہے ہاتھ ہاتھ کے اوپر تمام رات
کجروت ہی لبتے لبتے ہوئی صبح ہجرین	ہکو ہوا نہ خواب سیدہ تمام رات
بیداری فراں نے چپ سے کیا ہے گھر	دہتا ہے خواب انکھوں کے باہر تمام رات

بیابان میں بھی نہیں غم سے چھوٹتا

رہتا ہے غصہ مرغِ سحر پر تمام رات

کہو لانا اوس نے وعدہ پہ بھی تمام رات	اندھ تھا یا راور میں باصر تمام رات
مگر آپگناہ آج بھی دل بستر تمام رات	کیونکر کشمکش کے دل مضطرب تمام رات
وہ بادہ کش جو بزم میں زندگیاں گیتا	چپ کر میں تھا شرب کا سا غر تمام رات
مہر کاٹے بھر بوسہ جو رخسار سے	اولہا کی جہ سے زلفِ منہ تمام رات
کیا حال پوچھتے ہوشِ انتظاری کا	کاشی ہے ہنسنے آج تڑپ کر تمام رات
اوس کی رنجِ صبح کا دہو کا سا ہو گیا	اپنی نظر ہی ہے قسمر پر تمام رات

ایہ لالہ لہجہ نہ یادیں کیسے کے شام سے
نامہ لیا نہ اوس نے تو بیٹھا ہی رو گیا
دور تک مہر، ماوہا گھبراہٹ
کل اسے ملک میں اقبیاں میں تکان کے
سودا خاں لنگا ہے شام سے مجھے

باقی پڑی ابھی تو ہے سر پر تمام رات
کوٹھے پر اوس برسی کیو تو تمام رات
کھینچ گئے آج چین سے دن بھر تمام رات
اختر میری نظر میں ہے افکار تمام رات
کشتی ہے آج دیکھئے کیونکر تمام رات

بیتاب اور کاسا یہ دیوار جان کر
لوتا ہے جاہلی یہ برابر تمام رات

آرہ کی چوہ پے آئی بات
وصل کی اوس کے جی میں آئی بات
راہ دے تنگی دانِ یار
تھا جو دستور ضبط خاموشی
ادن کے بالوں میں کر دیا شانہ
کب سیرا سیراں اسیر ہوا

ایک کی اوس نے سوسنائی بات
حق نے بگڑی ہوئی بنائی بات
غنیہ میں کس طرح سہائی بات
لبِ عیسیٰ تک ۔ آئی بات
زلف کی سینے سر چڑائی بات
اکس نے بے پروا کی یہ اور رائی بات

کیون نہین لکھتے تم جواب خط
جان دیتا ہوں بات بات پہ مین
اذا کہ خیروں کا میرے سلسے کیا
سرمہ ہو عشق چشم مین پکر

سچ کہو کس نے یہ پڑائی بات
ایسی ادس کی مجھے خوش آئی بات
نہین بھاتی سب مجھے پر الی بات
طور نے دور کی سبجائی بات

یون ہی بیاب وہ دہن مخفی
جیسے دیتی نہین دکھائی بات

ترپ سے آئی کا شانہ پر آفت
سرمہ بھی اگر گیسو سے اوجھان
او بجارا شجر سے صحرا کی جانب
یہی حق سے دعا کے کشن کی
پس از مدت جو آیا دور ساقی
لیا مین شہر سے نالان سو دشت

پڑی بہو پچال سے غانہ پر آفت
یقین ہے آئینگی شانہ پر آفت
جنون لایا ہے دیوانہ پر آفت
کپہی آوے نہ میخانہ پر آفت
رہے گردش سے پیانہ پر آفت
پڑے بستی کے دیرانہ پر آفت

ہوا سے ہو گئی گل شمع روشن

بڑی بیتیاب یروانہ پر آفت

اے اہل اب تو کس سے رخ پیا پیت	اوس سچلے لیا سال میں خیا پیت
سچ میں لین نہ کہیں گیسو خدایا پیت	زلفیں نیچے نکر و موسے کمر ازک ہے
اے پری لے جو تیرا سایہ دیوار پیت	میں وہ دیوانہ ہوں تیرا ہی پتہ پیت
یوں نہ چنگے سے کمر کس کو لے پیا پیت	بلن بڑ بے کہیں بال سے نازک تر ہے

یہ گل نمازہ رہیں گے نہ غنا دل بیتا

ایگی جب باد حزان دامن گلزار پیت

دل کشتی کا جنوا کیا باعث	دیر و کعبہ سے پھر کیا باعث
راز دل چپ رکے کیا باعث	اشک آنکھوں نے بجا کیا باعث
دور مجھ سے وہ رہا کیا باعث	پاس خیروں کا کیا باعث
کفر کعبہ سے ادھپا کیا باعث	دل مول کیے بتوں کا بندہ
ایک عتد رکھلا کیا باعث	زلف پر پیرچ کا تجھ سے شانہ
سحر و یولاء پہلا کیا باعث	باغ عالم میں بایں سیرابی

آتا ہے دقت تو بہ گناہوں کا خیال

آفت کے سلسلہ کا نہ پوچھو خون میں مال

خجر کیف وہ آتا ہے مقتل میں بہرِ قتل

اے آہ کب تک یہ تیری گوشت گیران

پیری میں چوڑ چوش جوانی کے دلوں

کابو میں آگیا ہے وہ ابرو کاں اگر

پیروں کو جو انون پر بیفائدہ سازش

کانپا دٹھا ہوں میں صبا تصویر کی طرح

سہنے کڑی ادھٹائی ہے زنجیر کی طرح

اے عاشقو جہاں خیم شمشیر کی طرح

آغوش سے کمان کے نخل تیر کی طرح

پر لا لگی کہاں سے کمان تیر کی طرح

غافل نہ وقت ہاتھ سے دیر کی طرح

سید ہی کہی ہو گی کف ان تیر کی طرح

ہلیا بنگ شوق خموشی ہے یقیناً

مجھ کو پسند آئی ہے تصویر کی طرح

زنجیر زلف چھیڑ نہ دیوانہ کی طرح

ہے رنگ گدھی پو تو سودا بچھے دلا

اس درجہ فکل غیر سے وحشت آئے

عاشق ہوں شمع مائیں پر نور یار کا

سر چڑھ نہ اوس کے صبا تانہ کی طرح

پیسے نہ آستیاں فلک دانہ کی طرح

سایہ سے ہی بڑھتا ہوں دیوانہ کی طرح

جہاں ہی مجھ کو نہ رہے پردانہ کی طرح

<p>سکجہا نہ یوں تو بالوں کو اپنے گزشتہ کیا قبر پر وہیتے ہیں خیر و کشتہ منظر ہے جواب عدم آباد کی ہی سہ جگہ لادوں و مکان کتویر لاؤ سنگدل</p>	<p>دو لچے کہیں نہ ماتہ تیرا شانہ کی طرح انہیں نیری پر آب میں یہاں کی طرح بستی میری نظر میں ہے دیرا نہ کی طرح انوں ہی کوئی ہو گا نہ افسانہ کی طرح</p>
---	---

<p>بیابان ہو رہا یہ مال و کس غنیمت ایسے میں سمجھتے ہیں بیگانہ کی طرح</p>	
---	--

<p>کون کہتا ہے نہیں عشاق کو غم و رنج اسے سچا شام ہی سے کچھ درگزر کا زینت سے لٹکے نہیں اس کے سامنے ترے پیار دن میں اب موت کا بازار گرم ہاں یہ کہیں گے دور رخ منا ایسا نظر چاہیئے ریح کا تصور یا جسم منا میں موت سے ہشیا کر دیتے ہیں یوں سنے</p>	<p>دوسل کی شبیان کمی کو ہستی ہے طیار کیا تجھے مذبحے کرتیہ راہیں شام کو آغوش میں کرتی، بلکہ پیار شام کو سر میں دوتو اسے سچا پیار رات آخر ہو گی تب دکھلائیگی دیدار آئینہ موندہ دیکھنے کو سوتا ہے درد کا صبح مردم خندہ کو جیسے کرتی سے بسا صبح</p>
--	---

یون نہیاں زلف رچھا آؤ رخ کی یاد میں
جور ہو جاتا ہے جیسے رات کا ناچار صبح

سورہ نہین قیاب بالون میں چھپاؤں گا

پاؤں میں چھپو شیدہ کے رخسار میں

غصہ میں دیکھو وہ رخ کی نقاب سہن	دیکھا نہ ہو جس صنم اہتاب سہن
پر وہ شفق کا چرخ نے ڈال ہے ماہ پر	یار کو یار پر یہ پڑا ہے نقاب سہن
چشم سید کی یاد میں غم راہوں میں	کامل کی کوٹھری سے نکلتا آب سہن
گیسے یاد میں نہیں موبان لال لال	اے چرخ رنگ بد ہو کر نقاب سہن
گوہوں سیاہ کار پہ امید ہے مجھے	ہو چاؤں کا خوشی سے میں دھج سہن
کسی نے اپنے گشتہ رفتار کا لہو	مہدی سے اتہہ کر رہے ہیں کون چاہ سہن

پیشیا آئینہ میں ہے یہ لالہ رو کا عکس

ہنگام صبح نکلا ہے یا آفتاب سہن

سب بلا کو فنا کر ڈالوں تیری تعمیر چرخ	ایک ادلی ہے یہ میرا آہ کی تاثیر چرخ
بن ہوں ایک رخسید کو تیغ ابرو سے دوغ	ماہ فز کی کیا دکھاتا ہے مجھے شبیر چرخ

شاک ہونے پر بھی پکریں ہونٹیں کرواؤ	گردشِ تقدیر سے ابتک گریباں میر چرخ
لا لائے آتشِ دل سے گرمی ہو گی	آہ کے سٹکوں سے تپ کر گئی زنجیرِ جرخ
یکہ کر اوس زبواں کو کسیرِ آتشِ من	کیا ہی بیکہ ایسا ہے مجھ سے بھر لے میر چرخ
تو ہی کہہ کیوں یہ پٹاریں ہم گریباں مسکیم	ہو جو غائب آگہ سے دو چاند بھی میر چرخ

اے اک دن چھا بیتاب پکرموت کا
کہو سا بیوجہ یہ سپر نہیں بلے میر چرخ

کہو اوس بت کا حادیہ لائے قاصد	بہت چھکونہ اب ترسائے قاصد
کہو جا کر کوئی پھر آئے قاصد	میرا خود قصہ ہے کیوں بایا قاصد
وہ کہتے ہیں جوابِ خط کے بدلے	کہو خط پڑھ لیا اب جائے قاصد
مقدر کی ہے ظاہر نارسائی	عجب کیا راہ میں رہ جائے قاصد
پیامِ یار لا کر گم ہوا ہے	کھانجہ ہو ندون میں چھکوا قاصد
اگر پاسِ ادب و ازاں پاسِ پاں ہے	کہو خط و دور سے دکھلائے قاصد
چمن ہے اوس کے کوچہ سے شاہ	مجھے ڈر ہے نہ ہو گا کہا قاصد

پیشتر کتی آنکھ ہے دو دو گامیری
 بھلایا اوس کا پیغام زبان
 جواب خط کا جب کرتا ہے وہ ذکر
 مردن کا انتظار نامہ برین
 خط و دلدار تجھے کے کہہو یا
 لکھوں گر خط میں ذکر شوخی چشم
 فد اوس پر کردن میں جان لک
 جواب نامہ مانگا تو دو دو لا
 مجھے کچھ اور یہی کہنا ہے اوس سے
 دیا خط یار کا نیردن کو تو نے

بیتن ہے لک کل میں انا قاصد
 غیب تو نے کیا کیا ہے قاصد
 تو کہتے کہ موندن تو انا قاصد
 رہی روح ہی انا قاصد
 کہوں یہ مال کنس سے انا قاصد
 پرین کی طرح بہاگا جا قاصد
 پیام بار اگر نہ انا قاصد
 نیک ایک کے میرا سر کھا قاصد
 سنا کہ دوڑ کے پھر انا قاصد
 پڑھی کیوں اولیٰ پتی انا قاصد

دیا بتیاب گھر بیٹے مجھے خط

کیونکہ ادب کے چومون پائے قاصد

ہمارے تیرے خدا ہو گا در بیان صداد

ننان پہ کائے کا جوقت تو زبان صیاد

کچھ اس لئے ہزار تھامین نذر خواں مباد
 نکلے گاں جو سنا ہے داستان مباد
 مین مد توں ست ہوں آوارہ ناماں مباد
 مین سے رام میں اور دام سے میان قص
 لگا ہو ترق ریادو ہے دور ہیں بچے
 عمر پر کتاب ہے کیوں مجھے آیت دانہ کو
 مین تیرے مدد اسی بلغ مین بچے کر دیا
 تو منہ بھی سے کیوں سنچھو کو کرنا سے
 نفس سے کس کو نہ امید بان الی لہ
 مین کی مد سے ٹھکر کہیں بنادوں گا
 نفس میں ملے سو گنا ہے عطر گل ہر وقت
 یہ کیا غصہ ہے کہ لیل کے اشیاء کو
 بغیر رنج دے دوسرے کی ہو خوشی

سنا کہ تو میرے غم کی داستان مباد
 مگر تو سمجھتا ہے مجھ کو فائدہ خواں مباد
 کہاں بناؤں تجھے اپنا آشیان مباد
 کہاں سے لایا ہے دیکھو مجھے کہاں مباد
 نفس سے دیکھتا ہوں اپنا آشیان مباد
 مین مہمان ہوں تیرا اور تو میراں مباد
 نفس میں ڈال کے لیا ٹیگا کھان مباد
 چمن میں آئیگا کیا تاح باعباں مباد
 خوش ہے آج نہ کل ہو گا ہر ماں مباد
 ایازت اور نیکی دے مجھ کو ہر ماں مباد
 ملا ہے مجھ کو نفیسوں سے تیراں مباد
 اور جا رتے ہیں گستاخان مین اغیان مباد
 پہلے کے معید کو ہوتا ہے شادمان مباد

کروں گا زرنہ سخی تو دیکھو پیٹاب

پیر پٹیا سپرے دام رلف سان میا

چمن کی پوچھا ہے روز داستان میا
 مین آج سے نہ کروں گا کہیں فغان میا
 پکڑ کے باغ سے تو لایا ہے یہاں میا
 غضب کا ظلم ہے باز آیا مین رمالی
 خدا کرے مین تیرے ہاتھ سے کھجاؤں
 ہوا شوق گھستان مین ہوں مین سرگرداں
 سنا مین باتیں تجھے مینے تو نے کتر ہے
 ادا کر ادا کو جو ہے رسم مین باون کی
 مجھے بھی شوق اسیری اور آ پھر تار ہے
 ابھی خیر ہو بل کے آتشیا نہ کی
 بچھا یا مال محبت کا تو نے یہ کیا

قفس مین بڑھتا ہوں بل سے بوستان میا
 بہاں بکھینچ دہن سے میری زبان میا
 یہاں سے دیکھتے کیجا اب کہاں میا
 نکال دے قفس سے کشاں کشاں میا
 میری طرح سے تو کرتا ہے فغان میا
 پیر پٹیا ساتھ میرے تو کہاں کہاں میا
 ترا تو ہاتھ چلا اور میری زبان میا
 مین تیرے آج گھرا آیا ہوں یہاں میا
 دین مین جاؤں گا تو جاؤں گا جہاں میا
 چمن مین جمع ہوں گلپن و باغستان میا
 قفس مین بہوں گیا مجھ کو تھیان میا

بلند دیت جہاں تیں جتیم ہے ہر دت | در میں پچین ہوں نرسو اسان سیاہ

ادڑ کے گانہ بیتاب کو تو باتوں میں

جو توبہ میر توبہ وہ بھی نوجوان صیاد

سحق کا نام ہی دینے سے گیا میر بعد

کوئی ہو گا نہ گرفتار بلا میر بعد

ایک میں ہوں کہ جفا کو ہی وفا لکھتا ہوں

اسے پری تیرا دامن کیٹ جاو گی

کو نہ تھا وہ حسین بان کہو اج نے

خونہا سے نہیں گذرے گا کوئی میری طرح

جب کو کہتے ہیں سمندر وہ میرا تھو ہیں

رات ہند سے غاچہ پوڑ کے وہ صوفیہ رات

نہ وہ گل ہے نہ وہ گلشن ہے روہل کے

اسے بت سنگ لال بیکوئی تیرا ہی کہ

بوجہ سپر پر یہ کسی سے نہ اڑتا میر بعد

بل کی بیگی نہ تیری زلف وہا میر بعد

کوئی بیا کر کے گانہ بجا میرے بعد

خاک میری جواوڑا دیگی بجا میر بعد

کس برائی میرا ماتم نہ کیا میر بعد

کرنا خونریزی نہ تم کی کھا میر بعد

ایسا دریا کہی اڈا نہ بہا میر بعد

کوئی کر نیا نہیں ایسی خاک میر بعد

بھر گئی کیسی زمانہ کی بوا میر بعد

کون اڑتا ہے تیرا سنگ بجا میر بعد

سو نہ لگانا تو کہاں مجا ساغر مہی کبی
کون ابرو سے ہوا تیرے مقابل قتل
موشگافان جہاں چین آئے کوئے

ساقیا تہہ نہ اوس گل کا پڑا میر بعد
کس نے رکھا تہہ شمشیر گلا میر بعد
نہ کھلا عقدہ گیسو نہ کھلا میر بعد

کبھی بتیاب شگفتہ ہوا دل اوس کا
صورت غنچہ دو دل تنگ رہا میر بعد

چرخ کی طرح پہون چرخین محزون تا چند
ہو مبارک تیرے عاشق کو پریشانی دل
بھروسہ عاغر کو پھر خیر ہو مخفی کی
لفظ اشک لہون میں چوڑا دل خوشی کو
تیز رفتاری میں بڑا جا پہرے تیری مجال
دیکھئے کونستہ میں اندھیر کا سامان تک
میں بننا سوچ میں رہتا ہوں چہکا گردن

دیکھئے چرخ میں رکھے فلک دن تا چند
تا تہہ ایگا نہ اوس زلف کا مضمون تا چند
ساقیا مجھ کو نہ پکا می گلگون تا چند
اسے پریر و بھیرن لڑکے پن مضمون تا چند
اسے صبا دڑگی اوس کے پس گلگون تا چند
مجھ کو دکھلاتے ہیں وہ گیسو شبگون تا چند
دیکھوں اوس تیغ یہ لکٹا میر خون تا چند

چوڑا دنیا کو دگا سو خدا دل بتیاب

ریگاسن پر اس قہجہ کے مفتون تاجند

<p>تاکے پئے علاج پیمار خواہی آمد مہدت غلط برآمد و عدد و خلاف کردی پردوں زبانی کردم بچہ نہ بود سپہزہ غیر می شہرہ خو خورشید راز مہنی سیر بحار لالہ سے میداد پر گلشن یوسف شود بخت سودا چون زینا مغرور کے بیفیت خواہد رسید عالم چون از دم سیمیا زندہ نمی توان شد اقرار کردہ گاہے ہم آمدی نہ بانان چون چشم منتظر افروش رہت سازم</p>	<p>یا بعد مردن ادایے یار خواہی آمد امر و زراست قسم با اقرار خواہی آمد گویتد بحسب سیر بگزار خواہی آمد اے کورتو جہ بحسب دیدار خواہی آمد اے دلخ سینہ تمکے بیکار خواہی آمد کامر و زہر سیر بازار خواہی آمد چون سایہ تانہ زیر دیوار خواہی آمد برغش کشیدہ خود نایار خواہی آمد شاید کنون برائے انکار خواہی آمد کہ شہیدہ ام از پی سوائے یار خواہی آمد</p>
---	---

بیابا گرد و را و دنیا گرد کنون

رین پیرالہ آخر سیر از خواہی آمد

صاف اور جیسا ہی مثل کبوتر کا نڈ
 کیمت سلم آتش دل کے جو مضامین لکھے
 نہ کیا اس نے جو تحریر جواب نامہ
 وہم تحریر جو دیان آگیا اس کے رخ کا
 میرے خط کو نہیں کچھ پیک صبا کی حجاب
 خاں ہند کو وہ اس طور سے رکھتا غریز
 طو لکھے جو مضامین محبت آسینز

مذہب شوق سے پیدا جو کہ پر کاغذ
 ہو گیا فاک سیر نامہ کا جمل کر کاغذ
 قاصدا اس کو ہوا کیا نہ میر کاغذ
 رنگیا اتہمین حیرت سے من لیکر کاغذ
 مذہب شوق سے خود جائیگا اور کر کاغذ
 سطر حجاب ہے حرفوں کو زیور کاغذ
 بن گیا نامہ شوقیہ کا دفتر کاغذ

دھوڑنارو رو کے مینیدہ کی سیاہی تپا

اس نے بھیجنا ہے سادو ہی دلبر کاغذ

کہول مت ساعد میں سے میر بیان تو نڈ
 مذہب شوق سے من کچج بلا تاہون آو
 خط شوقیہ جو لیلے کے لئے لکھتا قیس
 دل تو کیا لیکے اسے جاں کی برابری

دولت جن کلبے تیرے نگہبان تو نڈ
 ز فلیہ ہے نگہ لہ ہے نہ ہے یاں تو نڈ
 اپنے بازو کے لئے کرتا ہدیہ خوان تو نڈ
 اپنے بازو کا اگر سے مجھے جانان تو نڈ

بہتر سیر لکھون نام بری تو بے نقی

ہوئے پُر آن روشِ تینتِ پلماں تھوڑی

میسر گھرا یہ ہو پریون کا ادا راتیا

کھدو لکھ لائے کوئی ایسا پر خزانِ تھوڑی

ترپ مت یکنہ غافل سبھکر

رضا جاں اس نہ خاموشی کو ندم

ڈوبا با موجِ دریا سے خود مرنے

بے آتش ادسکا دلا دوا یار یون کا

جسے کہتے ہیں راہِ آمد و رفت

پریشانِ جمعیت نہ سے گی

نہ اقبیا کرتا ہے اشارہ

ترپ شوقِ شہادت ہے جوا دل

میں غاشق ہوں جوا دل کے سادہ پن کا

نہیں جن سا یہ دیوار ہے یہ

چلے گا خجرت اسی سبھکر

ہوا ہوں چپ تیجے جاہل سبھکر

میں غوطہ کھا گیا ساحل سبھکر

لڑیں اکھبیں تو خراب مل سبھکر

میں شہا ہوں ادب سے نزل سبھکر

تو لے غنچہ چین میں کھل سبھکر

ادھٹا لے کوہِ غم کو بیل سبھکر

کرین گے واروہ بیل سبھکر

لبھاتے ہیں وہ مسیروں سبھکر

لگانا تہہ اسے عامل سبھکر

ادب کی جا بے طرف کو چڑھ کر
 دلاوے گی نتیجہ محنتِ عشق
 جدا ہوتا رہتا ہے دیر و جسم کا
 عبارت سے نہیں مطلب جدا ہے
 نہیں آسان رہ الفت کا چلنا
 پڑی ہے سخت حسن و عشق میں جنگ
 ہوا کچھ بھی نہ انصاف اے شہ حسن
 ہے نا ہوا راہ کو چپہ عشق

قدم رکھ اس جگہ مائل سمجھ کر
 نہ چھوڑا سکو تو لا حاصل سمجھ کر
 مین و جو کا کہ گیا شامل سمجھ کر
 کتابِ دل کو پڑھ عاقل سمجھ کر
 پیرے گا بواہوں میں شکل سمجھ کر
 تو اس جھگڑے میں نام چل سمجھ کر
 مین آیا تھلجے عادل سمجھ کر
 قدم رکھنا یہاں اداں سمجھ کر

بلاسم یہاں ہے عشق یارِ مینا
 جگہ دینا قریبِ دل سمجھ کر

ہو علیحدہ حشمت و نیا کو ناوان چھوڑ کر
 کیوں سیر در پے میں شیخ و برہن مان چھوڑ کر
 دام میں دیکھا ہو تو فر اگر صبا کو

اوشہ گیا عالم سے پر یون کو سلیمان چھوڑ کر
 مین تو چلتا ہوں رو گبر و سلمان چھوڑ کر
 دیکھ لے آنکھوں پہ اپنے زلفِ پیاں چھوڑ کر

بند ہر ٹاپے یاں تصور واعطار خاں کا
 دے قسمتیش تو تھا محوِ جال روئے منا
 غیر ممکن ہے ہووے تفرقہ ہم جنس میں
 دیدیا ہے مجھ کو شاہ عشق نے مایا گیرین
 تھک کو بے اد کے کہی ہوگی نہ جمیت والا
 اشک اکہیوں سے نہیں پاتے میں بہرہ و درو
 جس مکیں سوئے کہ تہی زینت مکاں کی
 تیری آنکھیں ہیں سیلی ایسی اوصیاء خلق
 جوش دکھلایا بہت تو نے جنوں تو دیکھو
 اس نیا دنیا کی پالاک کوئی دیکھے ذرا
 کب خدا ہو گا مشکل بت خدا تو ادھر ہے
 عشق طوطی کو نقطہ کہا شیریں گاہین
 کہول در دوستِ کرم سے منسوب ہے ہو کیا

کیوں سنوں میں عکس ترا در در قرآن چور
 جل یادہ آئینہ روح مجھ کو جیران چور
 ساقا ہے تکلیف میں انسان کو انسان چور
 کھدو مجنوں سے نکل جانے بیا باں چور
 کیوں پریشان ہوتا کہ زلف پریشان چور
 لعل جہینے بازی دہستان چور
 قبر میں سوتے ہیں وہ سب قصور ابران چور
 دیکھنے آتے ہیں آہو ہی بیا باں چور
 لوں گا میں تیرا گریبان اٹھا دامن چور
 کافروں کے ساتھ بہرتی ہے سلمان چور
 بحث کیوں کرتا ہے اوچھو تو ایمان چور
 صل ہی آوارہ پھر تابے بدخشان چور
 ایک دن اوٹھنا پڑے گا سب یہ سامان چور

صورتِ سیما بکھون جین نہیں ایکدم قرار
 بے رنگ قاتل مزہ دیتے نہیں خیمہ
 عشق گستاخ اب پہہ کرتا ہے شہارہ جھکویا
 فوج شرکان کے مقابل ہے اکیلا دلیرا
 عشق کا اور حسن کار و زار ازل سے ساتھ
 پشتِ سردیوار حیرت ہے وہ دیکھو رہ گیا
 زلف اگر رخ سے نہیں شقی تو اوسکے

لعل اشک آوارہ پہرے میں دستانِ چوڑا
 لے نکدا ان اقبہ میں بایستج بران چوڑا
 ڈال دے بند قبا پر ماتہ دامان چوڑا
 سلسلے سے سور کب جاتا ہے میدان چوڑا
 جابے پروانہ کھاں شمع شمعستان چوڑا
 چل بابا اسکندر آئیہ کو حیران چوڑا
 اکیدن ادشہ جانیگا کانریہ قران چوڑا

چوڑا پیاب الفی نقشہ کارِ جسم کو
 بن رہا ہے شیرِ قالین کیون نیستاں چوڑا

ہے نظراون ابروؤں پر روئے قاتل چوڑا
 قتل کر لیتا جھکویا نہ بسمل چوڑا
 سپر رخ عشقِ مجاری سے حقیقی کیطرن
 روکینا میرے ذرا شوق شہادت کا اثر

ماہ نو کو دیکھتا ہوں ماہِ کامل چوڑا
 نیم جان ہوں جانیو اک تہ قاتل چوڑا
 آطریقِ حق پہ اسے دلِ راہ باطل چوڑا
 تیغ آتپے گلے سے دستِ قاتل چوڑا

<p>بیباک جا سنے آتہ یاں تن کا محل چوکر آئینے کو در شکشع محل چوکر اس کے جالبے قاتل نہم سہل چوکر شیخ جالبے حرم کو کعبہ دل چوکر آزمالین آپ جب جاہن مقابل چوکر بہاگتے مین خونت سے جان اپنی حال چوکر</p>	<p>بیباک اگر رلبت رشک لیلی کا فراق مین و پردانہ ہون کھلا در و چراغ روح آہستہ قدوس سے قتل کی زکے عاشق سنی کبھی ہوتے نہیں موت پرست بیباک جا دیگا نہ شہباز گہ سے رغل تیری دیوار دن کا سایہ پی و بچے سے</p>
--	--

کچھ دنیا سے کیا بیتاب بنے اسطرح
صبح جلتے مین سا فرجیے منزل چوکر

<p>دغا کو نے دے او کو تو دعا کر کبھی تو اسے صنم وعدہ دن کر ہماری خاک کو او اس نے اور کر لگا دھتھو کر مین تیوری حب پر کر جفا کر اسے پریر و یاد دہ کر</p>	<p>جفاؤں پر نجا لے دل و فاکر بٹھا بھوکھی اپنے گھر بلا کر پس از مردن غبار دل نکالا تہارے چین ابرو کا ہون کشتہ مین عاشق ہون نہیں کرنے کا شکوہ</p>
---	---

اوس شہسایر نظر سے دل پر پاد بچا
 وہ کشتہ ہوں کہ شمشیر منہ سے
 نہو شانہ پہ کیوں شاطلی ختم
 بتوں کی گر نہیں چشم عنایت
 یہہ اوس کے حسن کا ایسا، اوس سے
 مبارک اہل دنیا کو ہو دنیا

کہ حرف یاد ہی بیٹھے مہبلا کر
 سولا یا ہے محلے اپنے لگا کر
 سنوارا گیسو رن کو مہر چڑھا کر
 نہ مضطر ہو دلا یا دوسرا کر
 اگر عشاق رد میں تو نہا کر
 چلے ہم کو س رحلت کو بچا کر

اسی طرح قصہ رنجش ہو بیتاب

اگر مجھے وہ آنکھیں لڑا کر

کوس وہ وار کیا جانے کب آکر
 یہہ ایمان زلف سے رہتا ہے اوس کا
 دکھایا اپنی قدرت کا تماشا
 کہاں ڈرتا ہوں میں تیغ نگہ سے
 تصدق ہوں وفا سے یار پر میں

کھڑے ہوں دیر سے گردن جھٹکا کر
 لیا کر دل کو اور چھپا نہی دیا کر
 خدائے خاک کا پستلابت کر
 نہ مانو آزا مالو تم دکھ کر
 جھٹایا مجھ کو غیر دن کو اوٹھا کر

ہمیں لاکھوں گامیں اب پر سہ لب
 ہزاراہ طلب میں خاک ہو جا
 نہ ماہ نو کو جید ابرو سا پایا
 نے شانہ ہے کیونکر تو نے ایمان
 ذرا دیکھو تو اس گل کی شرارت
 تر پہ ہے مہا سے متن میں کون
 فیرون کی ہی سن اے شہ حسن
 نہ آدے گا کہی وہ بے ثروت

بگڑتے کیوں ہیں صاحب موندہ تار کیا
 چو شرط عشق ہے اس کو ادا کر
 تو ادا تو راہم سے توری چڑھا کر
 بجا راز لک کو ہے سر چہرہ ہا کر
 بتائی راہ مجھ کو گھر دکھا کر
 ذرا دیکھو تو گھر سے باہر آ کر
 جسے ہیں دیر سے دھونی رما کر
 رکا ہے دم بت ہر ٹون پر آ کر

رہوں گے رات پہر عین بیتاب

وہ سوئے جلتے میں منتہ جگا کر

تیغ حسن یا رکب رقعے مارے کھینچ کر
 کوئے جاں سے تو کینچا دستِ دشت میں
 میان سے لائی ہے باہر ابداری کھینچ کر
 اب کہاں لیا جائیگا اے بیتیاری کھینچ کر
 راہ کترا کر میرے گھر کی گیارہ شہسوار
 لاا و ہر اسے جذب لاری سوار کھینچ کر

کہ جگتی ہے پہلا پہر برق زیر آسمان
 دیکھ کر وہ پرواز روشن پہر نہ سکتا کہیں
 اسے بڑا کدن ہوئی جمیعت خاطر غیب
 پاس آئے سے نہ بچا کر دک تو شروع ہو
 فرقت تن کب گوارا روح کو تھی قضا
 یوں ہی چھوٹے محرم سے گر پروہ را تو رہتا
 کب جگتا ہے عہد پیری میں پہلا پہر غیب
 برش شمشیر ابرو نگہ کی دہم ہے
 غم نکھا رخ چین عالم خندان کا دیکھ
 پیرست محرم مچھو دولت دیدار سے

پہنکی ہے اورس دوپٹہ کی کناری کچھ
 بازہ غفلت کی شکن ہر شیا کی کچھ
 دولت اورس کا فرنے کب اپنی ستواری کچھ
 دوسرے لایا شوق جان شادی کچھ
 بچلی ہے جسم سے بے اختیاری کچھ
 ایک دن پہاڑ دن گاہن محرم تھاری کچھ
 لے گئی زانو پسنر کو شرمساری کچھ
 بھوکو بھی دکھلا دے قائل باری باری کچھ
 فصل لگی کو لائیگی باد بجاری کچھ
 الائی ہے درپر تیرے امیدواری کچھ

کب ترہ او کی پیری ہے چاہت پیات

ترک چشم پارنے ماری ہے تارے کچھ

فوج میر جی سے کرتا ہے مجھے فریاد پر
 آسمان ٹوٹے تہ او طالع تیری پیدا پر

آئی غالب ہوں منہ ستم ایما پر
 دج کرنے آیا تباہی مل گئی اوٹنی پھری
 کیا کر جائیگے بیک وقتل کر کے دو پہلا
 کر کے پوچھیں صلیب چلتے سے یہاں تو ہوں
 کس طرح پہنچاؤں اپنے ہم سفر کو مکہ
 کم نہ ہو شوق نثارہ کا وقت قتل ہی
 سے میں عیاد جا ملک پہنچا کے لئے
 وہ کیا بلائی پہولی راہ کوئے بار کی
 اوس پر چہو کرتے ہیں تیر جو تصور دانا
 نشتر ہر گان کو اپنے شوق سے لگا کر
 چاہ میں جاؤ زخماں کے ہمارا ہے یہ حال

بچ اور نا چلیا شگرد کا استہ
 میر رفاں قفس کا بڑ گلیب شاد پر
 ثبت ہے خون سے شہادت خنجر ملا پر
 کیوں کر ناز سب سے عیب حسن قبیہ اوپر
 دوڑتا سیادہ ریکر مچھری فریاد پر
 سر پہ خنجر نظر ہوگی رخ جلا اوپر
 اور آفت آلی مرغ آتشیوں برباد پر
 آفریں ہے حضرت دل کی بی یاد پر
 تنے قائم کی ہے یہ دنیا دکن بیا پر
 کوں کر سکے بے دعوی خون کا نسا پر
 ہیں گر پڑتے نظر رکتے نہیں اقماد پر

تاکہ فرط دروس سے بتیایا رہے رو

بانہ تلبے کس کے بے اس صیاد پر

ایسے دھرم رکھتا نہیں شقائق کی فریاد پر
 ایسے ستون شہادت میں تڑپتا ہوا نکلا
 کیوں نہ مجنون کو سبق و دن میں کتاب کا
 ہر شکوہ رنگ لائے نیا لے باغبان
 قامت سوزن جو گلشن میں تیرا یاد آگیا
 دیکھنا تاثیر مجھ ہے پر کے نالوں کی ذرا
 فکر تعمیر مکان خانہ بدشون کو نہیں
 وصل میں لڑتے ہیں مدد کئے جان

پہر کر بانڈی ہے اوسنے داؤسے بیدا پر
 خون میرا جو ہر تے گا خضر صبا د پر
 فرض ہے قلعہ شاگرداے جنوں اوتا د پر
 ختم میں نیرنگیان اس گلشن عجا د پر
 بے تکلف تار کی پستی ہوئی شمشاد پر
 انگنابے حق سے سیر و سٹے صبا د پر
 کیا بنا ڈالین بیلا اس عمر بے بنیاد پر
 فیصلہ ان کا رہے آپ کے ارشاد پر

آنکھ کے دور وک مرغ دل کو کرتا ہے سیر

ختم ہے بتیا صبا دی میری صبا د پر

جو ڈیلے چادر شہنم وہ تن پر

چمن میں کس نے جا کر کوئٹہ کو دھویا

لیو مر حیر زنگا دیکھا

یقین ہے اوس پڑ جائے سمن پر

پڑی ہے اوس لکھنے چمن پر

نمک چہر کو میرے زخم بدن پر

یقین ہے نام رستم کا مشادو
 ستان کیا نام تک ہو لاسم کا
 مکہ زرگد سے انسان ہنودے
 چلی باد خنزاں عارت گری کو
 مہین مخفی محبت میری اوس کی
 وہاں ہے اوس پر کیو یا س پردہ
 جسے دیکھو وہ دنیا پر ہے مرتا
 ہوئی خوش چشم بھی زخمی گھم کی
 صید آئی نہیں جو گوہ سے رنج

جو احباب و تم اپنے ہاتھ کا پتہ
 پڑھیں بہتر میرے دیور نہ پن پر
 پڑے گی خاک لاکھوں من بدین
 قیامت آئی لکھائے زمین پر
 ہوید ہے یہ ہر ایک مرد و زن پر
 یہاں ہے تیر دستی سپر ہن پر
 غضب کا حسن ہے اس قحبہ زن پر
 چلے نیرکساں ابرو و ہرن پر
 پڑا شاید کہ تیشہ کو ہن پر

جو چاہو بول بویا اب ایک دن
 پڑے گا قفل خاموشی دہن پر

کب نظر پڑتی ہے جانان کی لب بیاں پر
 وہ کیا پاتن ہین بن جاو دیانی کے شمار
 یہ وہ عیار ہے کہ گر پڑے تم ہے خوش بہانہ
 دم پڑے تم ہے تمہارے ناز کی آواز پر

پائیتے ہیں سینہ عاشق حشر آغوش میں
 اور ٹکے جا ماحن گلشن تک نفس سے من و زور
 سیر سینہ میں کہتے ہیں وہ مرگانِ دیار
 لے تائی کی اگر گلے میں وہ زہرہ حسین
 باد پستے اوس کے پیچے رہ گیا تو نزلوں
 ہر سحر پہلو سے میرا دھبہ کے چلے دیا کار
 مردہ زندہ ہو گئے ایسا چشمِ بار سے

کیا ہی جوین ہے خدایا اوس بتِ طراز
 ہر نہ گزشتہ دیکر قابلِ پرواز پر
 طایرِ جان لوت ہے تیرنگاہِ ناز پر
 ہے یقین پر وہ خجالت کا پڑے ہر ناز پر
 خاک مرغِ جان پڑے ایسی تیر می پرواز پر
 کیا ہی جی جلتے ہے صبحِ تفرقہ انداز پر
 بہہ وہ جادو کا کہ سبقت لیگیا اعجاز پر

مگر نہ اے بیتاب کہتے ہیں مجھے طوطی بند
 ختم ہے شیریں زبانی بلبلی شیراز پر

خدا کے واسطے آگہر سے لے حسین باہر
 جو ہنگو دل کو تو جان پہچین ٹکوں گہر بیٹھے
 حضورِ تیغ میں عیبِ بل کا احباب
 وہ بال بال سنو اورین بناؤ کی خاطر

تڑپ رہا ہوں پڑا کب سے میں حزنِ باہر
 تمہارے حکم سے ایجاں ہم نہیں باہر
 نکال ڈالے ابرو کے اپنی حسین باہر
 ہوں گے شانہ سے گیسو عینِ باہر

جواو سکو دستِ جوں سے بجاؤ ہو منگور
 راتِ یار نگاہِ گارو ح کو ت سے
 دکھا دو ہم کو یہی خود شیدِ حتر کی صورت
 خد کے فضل سے بے جیب کلام اپنا

کھل چکے سیرِ ماہوں کے استبرِ ماہ
 مکاں سے ہو گاشبِ ہجر میں کلین باہر
 نکا کویر دم سے تم روئے آتشین باہر
 زباں نکالیں دہن سے نہ مکہ چین باہر

غزل بیہ آب کی بیتاب کہنے لگائی ہے
 کہ آپ کے ہوئے مخاں پر سا میں باہر

کہتا نہیں لحاظ کوئی رسمِ در راہ پر
 کیوں کر فبا دل نہ نکالوں میں کو چہ گز
 یہ رفتی نہیں ہمارے سوا اور کی رفت
 لایا ہے آبِ دانہ ترے گہر میں کچھ نیک
 بر باد راہِ عشق میں درویش ہے نہیں
 کہاتی ہے بچ و تاب جو ہر کے بار بار

کیا پانی بہر گیسے زانہ کی چاہ پر
 لایا ہوں مدتوں میں آج راہ پر
 قبضہ ہمارا ہو گیا تیغِ سکاہ پر
 اب بالِ باندہ میرے تو صبا دخواہ پر
 مرتے ہیں ماجدار بھی اور کچلاہ پر
 ارضی کلبے گمان تیری زلفِ سیاہ پر

بیتاب روزِ ہجرت گہر نہ تو کہ اب

ایک سال کا جو وعدہ تھا پھر ہے ادا پر

سہم

یار کو آغوش میں اپنے سکایا رات بہر	زندگانی کا مڑا سنبھنے اوتھایا رات بہر
پنجہ مرجان بنے دست خنائی یار کے	زنگ اپنا خوب ہندی نے جمایا رات بہر
انتظار آمدِ جانان میں کب آتی ہے منید	بخت خفہ نے میرے مجھ کو جگایا رات بہر
رخمی تیغ نگاہ نازا پناحبان کر	چاندنی میں یاد نے بھوکو سکایا رات بہر
حسرتیں دل کی کالیجیج ہے کب کب ملک	وصل جانان کا مڑا کس دن اٹھایا رات بہر
پاشمیر نگہ آئی جراحت دیکھ کر	زخم خندان نے میرے مجھ کو رو لایا رات بہر

یہ ہوئی بقیات کل اس گل کے آئین کی خوشی

جامہ میں اپنے نہ میں پہولا سما یا رات بہر

اودھر چھوٹا ادھر گر لگا پیکان سیرت پر	کان اری ہوئی ہے ختم ترنگہ کو آنگن پر
دلا شام سحر کا فاصلہ سب ہو گیا ابٹ	لٹکے آڑی زلف یہ دھار روشن پر
بہار چند روزہ پہلا اسکا بہر وسا کیا	تھیں نہ بیا نہیں تہا ناز بجا اپنے جو بن پر
ملیکا خاتون آمد سوزان کے شراروں سے	گرگی برق میری ایک آن سیر ہی خرمن پر

کوئی دیکھے ذرا جو بے ہوش چہنشوں کا
 مثال تیر مقل ہیں گئے کلاتے ہیں اور اوزر کر
 زکیوں کو گوستہ غم میں کہاں کی طرح ^{چلاؤں}
 دم گھٹت اوٹھ وہ نقاب اینچو مار میں
 ہین چوڑا سسکتا کر دیا لگتے ہی دو ٹکڑے
 قیامت کا نہ ہے اگر وہ قاصت اوزر دن
 یہ کس حور شیدہ دھونڈے کو بالوں میں چھپا

کل لالہ کا سامہ مر گیا قاتل کے دواہر اپنے
 لگے ہیں کیا تیری شمشیر میں محبوب برف پر
 طبیعت آگئی ہے اندھوں کی ناوک ٹلن پر
 تو اور چلنے کو لگے بلبلوں کی زنگ گلتس پر
 تیری شمشیر کا احساں قاتل میری گردن پر
 کہاں ہے آفتاب حشر کا رخسار روشن پر
 شب تار ایک کا عالم ہوا ہے روز روشن پر

نہیں سنا وہ بیتاب الال اپنے عاشق کا
 دگا ناکاں کب گئے پہلا بیل کے شیون پر

ولا ایمان مت لانا کہیں شیخ و برہمن پر
 میری جیبا کہہ پڑ جاتی ہے اسی چنم و گرو پر
 تو سے نادان دیکھ جی دینا پر نف پر
 بچا یہ بہت نکل اب تو اس شنیہ مار میں

گماں ہم ہر کاست کر مٹنا پہلے سے ریزن پر
 گریبان ہاتھ میں آ رہا ہے اور اسکا نکا
 ہزار دن مر گئے کہا کہا کے زیر اس فاختہ زپ
 کڑا ہاتھ اکھون ایک چوڑو زنجیر آہن پر

آتشِ ہر بازیاں گر میں ہی تو دیکھ لینا تم
 گشتا جانا نہیں ہے بسببِ گدیں اس آفت
 تنکارا بن مرغِ دل کہ لینا ہے یار پر وہ
 لگانا موندہ ہے تم شوق سے اس میکشور شیر
 اوتارا دوش سے ہمہ ناز کے بارِ سر سودا
 کہنا یہ حال چہو کی سفیدی اور سرحی
 سراپا ناز کی رفتار ہے ہر گام میں اس کے
 برا پرند یکہ گیر چلی حالتی ہے دونوں کی
 وہ نالائا ہوں میری فریاد بت چڑک پڑ
 نہ سمجھیں انہ شبنم سے میاں اور گلین
 دعائیں مانگتا ہوں رات دن شہادتین

کمانڈار اب کمان تو میں گیسے تیر انگس پر
 گریبان کہاں کا رشک ہے چاک دامن پر
 گمان حیات کو ہو دام کا کیوں کرنے جلون پر
 ہمار گل میں آج بے دوخت روز کو جو بے
 رہیگا حشر تک حسان تیغ یار گردن پر
 زمانہ کی دورنگی ختم ہے اور بہت جو بے
 گماں باد بہاری کا ہے سب کا اسکے تون پر
 کہی تون سے شوخی پر کسی شوخی تون
 گان نا تون کو ہو تم ہے اؤ کو میرے شون پر
 گوے میں چشم بلب سے یہ آنسو گل کے دامن پر
 روان ہو خنجر تیرا قاتل میری گردن پر

سوامرشد کہ تو بیاباں کی راہ میں جنوس

نہ آیا بعد مردن بھی کسی وہ شیخ مرن پر

سب سے لگے سوتا وہ گھنڈا روز	ہم لوٹتے ہیں وصلِ منم کی بجائے
جیتے ہیں میری آنکھ میں ماسد غار روز	وہ نظر ہے کاوشِ شرگان یا روز
آنکھ ابل جواں ہے شب کا بھر میں	دیکھوں کہاں تلک میں تیرا انتظار روز
اسے دوستو بہ حق سے دعا لگتا نہیں	آیا کرے وہ گہر میں میرا ایک روز
سہرا کے کاہ چوڑے رنوں کو رخ روز	دیکھتا رہے گردشِ یل وہاں روز
سرنے پہی ہے گردشِ تقدیر ساتھ ساتھ	رتبہ ہے گردِ بادِ بھارا غبار روز
آنا ہیں جو تجھ کو میرے پاس ماہِ رو	کرتا ہے مجھ سے کس لئے شبِ قرار روز
لاتا ہوں دامنِ فکر میں ہنسون چشمِ بار	گہر پہنچے کیسا برون ہوں کاشکا روز

بیابانِ اداسی سے میری لو لگی ہوئی

پہر پہر کے ہر بوتلے چہرے نثار روز

یوں غیر کو بے حد مت دلا دے گریز	نزد و ریسے کرتا ہے بیگار سے گریز
درماندگی میں ہوتا ہے ساتھی کیسا کون	کرتا ہے رنگِ چہرہ بیمار سے گریز
بہاگاہی نہ جو ریتِ سنگدل سے	فراد ہوں نہیں مجھے کہنا سے گریز

کیا دن کرندوں جو طالع بدل ہو چکا
 انباریوں اشارہ اردین بلدے
 تخت کو کسے سج نہ پر پیر ہے بقدر
 بہاگین قرار و ہوش کیوں جو رشتے سے
 کیونکر مین توڑ دن رشتہ ہر تیان خدا
 اشارہ وصل مین کو و عذر میری جان
 یوں حسن یار تھوڑے ہی دن مین آہوا
 کہ ہے ہی فراق کا صدمہ تو ایک دن

عاشق کو کب ہے اپنے خریدار سے گریز
 نامر و جیسے کرتے ہیں تنوار سے گریز
 کرتی ہے موت ہی تیرے عیار سے گریز
 کرتی ہے خلق شاہ ستم گار سے گریز
 کس طرح برہمن کو ہونار سے گریز
 جو باد فائین کرتے ہیں انکار سے گریز
 جیسے بہار کرتی ہے گلزار سے گریز
 جان حسنی کر گیتی قزار سے گریز

بلیاب چھوٹنے کا نہیں عشقِ قدیار
 منصور نے کیا ہے کہاں دار سے گریز

آگے گیسو دیا رخ جانان افسوس
 اوسن پری کا نہ میر ہوا دامن افسوس
 خط موند آیا لبِ جان بخش سے اپنے
 اپنے

پڑ گیا خجہ کھنار مین قسراں افسوس
 سخت برباد ہوئی خاکِ نمین افسوس
 خضر سے چھوٹ گیا چشمہ حیران افسوس

<p>رکھ دیا ماتہ سے قافلے کے لئے اپنی قسمت میں نہ تھی سیرِ گلستانِ انوس نقل ہو تیکا اپنی حوصلہ ہے یہاں موس پیرہ کے صاف نہ خطِ روحِ جانان کر دیا زلفِ پریشان پریشان انوس اے کما ہمارے آیا تیرا یکاں انوس کر دیا عشق نے انسان سچو انوس</p>	<p>لطیف جی ہر کے میسر نہوار خون کو روحِ جاں کا میت نہوارِ نفار ایک ہی وار میں تل ہو گیا بارود کا کسی رچاں کہی گلو راوے سچے ہم دل کو مائل تھی تیری ناگینِ خاطر جی کو سر میں سیبہ کے کاٹے میں ہار لیا اب تو جگس کے سوا تھر میں لگتا نہیں جی</p>
---	---

دستِ قافلے، قسائے، اپنی پتیاب

یہر گیا سر سے خنجرِ بران انوس

<p>حیلوچ میرا ہوں مہاں کے آس پاس ہے چشمہ حیات بدخشان کے آس پاس کاٹی جی ہے چشمہ حیات کے آس پاس صیاد ہیں کمی میں گلستان کے آس پاس</p>	<p>یوں جاں و دل پرینہ میں پکاں کہ ہیں سچا ہیں قمرِ درونِ عمل لبست بہ سبزہ ہیں ہے بہر دہن یاو کے قریب مرغانِ نغمہ سچ کو یارب بچا یو</p>
--	---

یہ ان خطبہ گروہ ہے رضا یار
 مطلب ہی ہے اس کے مدد سے اپنے کام
 حلقہ ہے زلف کاٹنے و دوش پہ اس طرح
 افشاں ماروئے یار پہ اس طرح جلوہ گر

ہوں خارِ جلیح گلِ خنداں کے آپ ہیں
بجلی سے کچھ غرض ہے نہ بآر ان کے پاس
جیسے دہوان ہوا آتش سوزان کے آپ ہیں
آرے ہوں جیسے ماہِ درخشاں کے آپ ہیں

بیتا یہ ملک بخشان کی بنام ہے
ستی نہیں ہے لب پر یہ وذاکے اس پر

ملل ہمازمہ کی ہے انوار کی ہوس
 رہتی ہے بھجکونچہ دلدار کی ہوس
 اہٹہانہ رو سے یاد سے پردہ حجاب کی
 قاتل سے نہ ہوگا وفا وعدہ قتل کا
 وحدانیت کا یار کے قابل ازل ہون
 وقت خرام راہ میں انگبین پہا یگا
 ماتلے جذب شوق میرا ادسکو گہریت

ہے جسکو تیرے سایہ دیدار کی ہوس
ہے دل میں عندلیب کے گلزار کی ہوس
دل میں ہمارے رو گئی دیدار کی ہوس
گردن جھکائے دیتی ہے تلوار کی ہوس
یان دو کی آرزو ہونے ہے چار کی ہوس
نکلے گی لوح عاشق رفتار کی ہوس
یوسف کو پہنچی ہے خریدار کی ہوس

گردن نہ میری شوق شہادت کیوں چپکے	رنگ گین، بھری ہوئی تلوار کی ہوش
بیری میں اب کہاں وہ جوانی کے زور شو	دل ہی نہیں راجو کرین یار کی ہوس
اکدم ہی اوس کے سیدھے پوتے نہیں جیوا	دیکھے تو کوئی محرم خود تار کی ہوس
اندھے ناز کی کہ نہ کچھ زور چل سکا	بیشکے کورہ گئی کمر یار کی ہوس
کب اکہد اوٹھلکے دیکھا ہے عشاق کی ہوس	کبیں کالی آپ نے دو جوار کی ہوس

شہر کستی کا اس زب دنیا کو فتن ہے یاد

بیابان دل سے جو درد سر دار کی ہوس

مئے دید اوس ہے عاشق مضطر پہوش	آدمی نشہ سے ہو جاتا ہین اکثر پہوش
کیا عجب چشم صوں گینے کیا گر پہوش	سحر انسان کو کر دیتے ہین اکثر پہوش
دبیان اوس گیدوں کا شبہ تو لاگا معنی	یا رخسار صنم رکھتی ہے دن پہر پہوش
کون اوس تک خط توقید ہمارا لیا ہے	ستبے یک صبا اور کبوتر پہوش
حیف اوس مست نے جو چاہا نہ کسی اتنا ہی	سے الفت ہے کون عاشق مضطر پہوش
گردن چشم کسی کی مجھے بہر یاد آئی	پہر مجھے کرسنہ لگے گردش ساعر پہوش

بند دروازہ جو اس رشک پہ پکا پایا

سکہ اسٹ جو دم قصہ تہاری دیکھی

دیکھتا آئینہ رخ کی تہارے جو ضیا

دوڑ کر نرم میں مینے جو گلے لپٹایا

کیف الگیز جو مضمون مے الفت میں

کیا خبر عاشق مسطر کی اسے غش کی ہو

ضف سے اوڑنی کی طا جو پائی مینے

دل ہی غش کھلے کہ نہیں نکالے بہر چہ

ہو گیا گر کے مین دیوانہ پس بہوش

برق مان ہو گئے عشاق تڑپ کے بہوش

صاف حیرانی سے ہو جاتا سکن بہوش

ہو گیا خوش غیرت سے سمن بہوش

سنکے ہوتے مین غزل پیری سخنور بہوش

نشہ حسن جوانی سے ہے۔ نیر بہوش

ہو گیا وقت راہ جہاڑ کے شہر بہوش

جاں ہی ہو رہی ہے سینہ کے اندر بہوش

مے کشی کرتا ہے وہ ساتھ ہمارے بیاب

نشہ رشک سے ہوں غیر نہ کہو نہ کر بہوش

تم رہو اگر بسا فلاک خوش

آیا شے کے سب تریاک خوش

تشنہ دیدار ہو کب خاک خوش

کر دیا گردِ غم کب خوش

وصل کی امید پر فرقت ہی

حلق آب وصل سے ناکام ہے

بہل تیغ گارنا زہون -

ہے عیث دنیا سے امید و ف

گنجِ عزت سمجھے دیوانے تیرے

مجھے ہو گا حشرِ سفاک خوش

کیا کرے کی یہ زنِ ناپاک خوش

ایسا آیا دستِ دشتِ ناک خوش

ست اگر بدیتاب کر یادِ کفن

کیا بہن کر ہوتا ہے یو ناک خوش

اس معرکہ میں پاؤں جاتا ہے کون شخص

سوتا ہوا نصیبِ جگتا ہے کون شخص

آتا ہے کون بزم میں جاتا کون شخص

یہ ہیں کیوں آشورِ مجاہد ہے کون شخص

دیکھو تو دور پہ تھکوتا ہے کون شخص

زنگ اپنا آج دیکھیں جاتا کون شخص

دیکھیں تو اپنے خوں میں نہاتا کون شخص

دیکھیں تو قہرِ گاہِ مین آتا ہے کون شخص

دیکھوں پیامِ بار کا لاتا ہے کون شخص

محوِ جالِ یار کو سُلتنِ خبر نہیں

کہتا ہے زخمِ دل پہ چڑک کر ناک کوڑ

آؤ نخل کے گہرے ذرا باہر اے صنم

لگتی ہے ہدیٰ باؤنیں ان کس کا تہہ

کس پر کریں گے دارودہ تیغِ نگاہ کا

کیا جانے کس کے عشق میں ہٹی خراب ہے

بتیاب سپر خاک لڑاتا ہے کون شخص

دلوں سے ترک کریں کیسے اہل دنیا حرص
گزارہ کرتے ہیں ایک نان خشک پہ قانع
گلے لپٹی ہے معشوقہ حسین بن کر
خدا کرے کہ سودا یوں کو پھانسی دے
یہی سبب ہے جو ہے اہل باطل و دونوں میں
تمام اہل زمانہ ہیں اسکے زینگیں
تمام عمر کٹی مال زر کے خواہش میں
ہر ایک شے کی تناسل ہے مجھ کو لیل نہا

گلے میں ڈالے ہوئے ہے بلا کا پھندا حرص
خدا کے دوست کو ہوتے نہیں زیادہ حرص
پری کے بھیس میں دیتی ہے مجھ کو زیادہ حرص
نہ دار بن کے کرے گیسوے چلیا حرص
دل حریفیں شناسد ہے اور دریا حرص
لئے ہوئی ہے جہان کا گرجا راجا حرص
اہلی آئے قناعت کرے کنارا حرص
بنادیا میرے دل نے مجھے سہرا پاور حرص

خفیف ہوتے ہیں پیر پرہ کے در بدر مردم

زلیل کرتے بتیاب کو کیا کیا حرص

اکیرے نہ ہے زرد املاک سے غرض
ستے است ہوں میں رند بادہ نوش

رکھتا ہوں تیرے کوچہ کی مین خاک سے غرض
کچھ دختِ رز سے کام نہ ہے تاک سے غرض

آئی پسند نہ ہو سلاست روی کی چال
لاتے مہین خیال میں دنیا کی ورق و من
مراں تی پسند ہے نہہ خاک ار کو
کندہ مگین بل پہ نفس فایار
دست جنون کا رشتہ رواست قطع ہو
دیکھا حالِ یاد جو ہے پردہ طور پر
رہتا ہوں مست سایہ میں اسکے مین ادو کش

مطلق نہیں ہے توں چالاک سے عرض
مردوں کو کہ ہے تجھ بابا کے عرض
دارستہ ہوں نہیں مجھے بوتا کے عرض
خاتم کی آرزو ہے نہ حکاک سے عرض
سوزن کو اس لئے ہے میری پیار عرض
موسیٰ کی نکلے دیدہ ادراک سے عرض
باغ جہاں میں ہے شجر تاک سے عرض

بیلکے باذن گوشہ غزلت میں بیچہ رہ
بیاب رکھے نگردش افلاک سے عرض

چہرہ کو سب کام نہ تدبیر سے عرض
ہے ککوا دسکی رقت گرہ گیر سے عرض
ادوں کی گاہ ناز کا کہ ہے اشتیاق
اے باریاتِ پاکو تیرے کس دردِ نال

رکھتا ہوں صرف خواہشِ تقدیر سے عرض
سودا پہر ہے سر میں نہ زنجیر سے عرض
تو دے کو دل کہ ہے فقط اس تیرے عرض
وہ شمع میں نہیں جسے گلگیر سے عرض

ہوتے ہی صبح روئے درختان نظر پڑا
 کیون کر نہ اوس پری کی خوشی پہ ہوں
 اک چپ میری ہزار پہ بہاری کا دوستو
 کیون یار کی نظر نہیں پڑتی میری طر
 سوداے عشق ہے جو سرون میں بہاؤ
 ہر گشتگی بخت جو ہے آرزو کے ساتھ

نکلی ہماری نالائش گیسے غرض
 دیوانہ ہوں میں ہے مجھے تصویر سے غرض
 حجت کی آرزو ہے ۔ تقریر سے غرض
 صبا کو تو رہتی ہے پنجویں سے غرض
 دیوانوں کو ہے زلف گرہ گیر سے غرض
 نکلی نہ ایک ہی میری تقدیر سے غرض

کیون سنگ تہان سے بیتاب گر ہوں
 آگئی ہے میری اوس بت سے پیر سے غرض

اسے روز وصل شبِ ناکام کی عوض
 دیتے نہیں جو اکھون کا بوسہ مد و حضور
 مشتاق ہوں رنگی سیل و نہار کا
 مجھے رند بادہ نوش کی ہی نہ رہو قبول
 نسکین کچھ تو ہوتی دل بقیہ رکو

ہو چین کچھ تو چہرے کے ایام کی عوض
 پتھری پینک دو کوئی بادام کی عوض
 دکھلا دو زلف و رخ سحر و شام کی عوض
 دیتا ہوں نقد دل تجھے اک جام کی عوض
 ایک بوسہ کاش دیتے وہ شام کی عوض

بیمہری خلک کی تسکین نہیں کسے

دیکھ رہے رنج کب یہ آرام کی عوض

آتا نہیں ہے دان کو اسے نامہ بر جواب

جاہا ہوں آج آپ ہی بیگم کی عوض

بیابانِ عشق یار کے آتے ہی بن ہوا

آغاز ہی نے جان لی انجام کی عوض

ہر وقت رنج دیتے ہو آرام کی عوض

اے ہر ان ایسی ہی کس کام کی عوض

قشقہ لگا کے یاد نہ سکھ بٹھا دیا

تنہا کفر کو ہوئی اسلام کی عوض

اے سرخ دل نہ خال پہ گزرتا چہوڑ کر

یہ دانہ جان لیگا تیرے دام کی عوض

کس مات اور کوں سے دن اوس میں ملتا

یہ ہے ہجر یار کس ایام کی عوض

اے بواہوس یہ کہو بہ جان کی مراد

رکھنا پرچہ کس کو یہاں کام کی عوض

اک روز گل کہلاؤں گی یہ بد زبانیان

تو سے لبوں کے لینے میں دشنام کی عوض

بیابانِ رنج سے تہی ہے زلفِ سیاہ یار

ہوتی ہے اب مودِ سحر شام کی عوض

باکہ دارم میں آزاد غرض

ہست مارا دل ناشاد غرض

بانسازونه به اوراد غرض
هست بیش نظرم بانگ و گر
شه سپرد است بدست رسد
حیف پرسید نه معشوق گه
کرد مدحوش چنان باد و عشق
برده است اهل جهان را در چاه
خم کنم گردن خود در پیش
من نه جستم ازین قید هنوز
کردم عشق تو کے سنگد لا
گه نه پرسید نه حن انوس
نیت آئینم از آتش و آب
زخمی ترگان منم کارم کرد
لا مکان گر تو مکان را خواهی

دارم از عشق خدا داد و غرض
نیت با این گل و شمشاد غرض
رفت از فرد بانساز و غرض
چیت اسے عاشق ناشاد غرض
شد فراوش همه یاد غرض
که نظر کرد برافتاد غرض
جویم از خجسته جلا و غرض
است بایده و آزار و غرض
چکنم سخت چو افتاد غرض
چیت از ناله و سر یاد غرض
دارم از خاک هم از باد غرض
نیت با خجسته و فلا و غرض
افکنند باز نه بنیاد غرض

سببن عشق و ہم ستام و سحر

و رمت خون جب گریے نوشم

سر دل مائل رلف بیجان بہت

مرت دیدار تمتا دارم

لمت ہے جب گرا چشم چکے

کرد انکار زبوسہ معنون

نیت اسے حضرت استاد غرض

میت با شربت یقین غرض

دارم از دایم تو بسیار غرض

نیت نریں میں سراپا غرض

ماذاریم ز اولاد غرض

غرض من داد چہ برباد غرض

اینت بیتاب تب در روز غنا

گہبہ جز یاد خدا باد غرض

اندر کر چکے بیتا مہرمان غلط

ہے صاف یہ خیال ترا باغبان غلط

کتمان سے راہ مضر کرے کار دان غلط

ایسا گمان کرے ہی زابر و گمان غلط

تہیہ زبیر میری آہ کو اسے آہمان غلط

کرد کہی تو آکے غم نیچان غلط

رخسار یار چھوٹے دیکھوں گھونگی میر

ہو رام برا اگر نہ زلیخا کا جذب عشق

دل کب نگاہ ماز کا تو دہنا نہیں

اکہ میں پہنکے دو گئی تیرا گھر میں بقیر

حالِ شبِ سراقِ جہینے بیان کیا

چھٹلا کے بول دتھے کہ ہے پہلے نشانِ غلط

بیتاب نہ پہونے میرا نامہ یہی

بتلاتا ہے وہ اس لئے نام و نشانِ غلط

قاصدا کیا لکھون میں رنجور خط

ہے جواب نامہ کا کس کو خیال

ہے یقین لکھہ دون جو حالِ نرط

دیکھا خلوت میں جو تھا یار کو

دیکھئے کب پہنچا ہے وہ جواب

لکھہ دون گر بار غمِ فتنہ کا حال

پہاڑتا ہے بے پڑ ہے وہ مور خط

پہنچتا ہے کب بتِ خبرِ در خط

قاصدا اوٹھنے سے ہومو در خط

رہ گیا پاسِ ادب سے دور خط

رت رات ہے عاشقِ رنجور خط

ہے یقین اوٹھے نہ بے فرو در خط

نہ عبت بیتاب مجھ کو انتظار

پہنچنا او سکون نہیں منظور خط

مجھ کو لگے گا کہی تو یار خط

وصف لکھہ میں جو روئے یار کے

پہنچتا ہوں اس لئے سو بار خط

بن گیا ہے غیرتِ گلزار خط

ہے کمر بستہ اگر پیکرِ مہربا

کیا ہوا لکھا نگراؤں نے جواب

یاس کے مغمومِ دلِ نگرے کیا

میں اگر لکھوں ہولے شوقِ مین

وہ صفا اور وہ جو بن کھان

ہیبتا ہوں جبینِ ہب کہ اتہ

قامتِ موزون ہے سروِ باغِ حسن

سایہ سانِ عطا ہن دیوانہ تیرے

دیکھئے لیکرِ محبِ بیک جواب

اوس نے لکھا ہی تو یہ لکھ جواب

یاں ہی ہے رکھا ہوا ملیا خط

اور لیا قلمِ اکبرِ خط

ہو گیا میرے لئے نمودِ مد

ہوا ہی اور جانے کو طیارِ خط

اگیا رخِ پرتیرے اے بارِ خط

بینکنا ہے وہ ہیں دیوارِ خط

گلِ مینِ رخسارے تیرے ادوارِ خط

یہجِ جلدی، اے پری رخسارِ خط

لیجی لایے بیکِ خوشِ قمارِ خط

اب نہ محبِ کوسینا زخما رخا

اے برکتِ مجھے پتیاں اگر

ہیبتا مین اور بھی ادبِ خط

نہوا آؤں دیکھا اوسکے رخِ خندانِ محفوظ

کرتی ہے آدمی کو بے گشتانِ محفوظ

نہو اجان جائے کا ذرا اندیشہ

تہا میں اس درجہ نہ حجرِ تیراں محفوظ

آج تو شب کو میرے ساتھ بٹ کر سو

دولت وصل سے کر دے مجھے جامان

کیفِ لم غم جگر لٹکے لکھی ہیں غمیں

شعرا دیجھ کے ہوں میرا دیوان محفوظ

ایک دن اذکوبی شی آئیگا پتیاب یہ روز

مرگ دشمن پر غبت ہو بہن اسان محفوظ

ہے درخت شکونہ دار طمع

گل کھلاتی ہے بہار طمع

آخر کار دے ہے خار طمع

سبز گھن کی ہے بھار طمع

کبھی رہتی نہیں علیحدہ یہ

ساتھ چرتی ہے سایہ دار طمع

کب اوترتی ہے تو سب دل سے

رات دن رہتی ہے سوار طمع

ہے گزر گھاٹ پر قناعت کے

دار سے کہدو جائے بار طمع

صلو الماس سے مین در گزرا

نیکرے مجھ کو سنگسار طمع

چوڑ کر نخت ناک بر تھی

ابو نختا تیرا غب ر طمع

آنے کیوں کر ذبیحہ قابو میں

دل پر بیٹھ ہے مثل ہمار طمع

پیشِ شرمِ گردنِ نہ دستِ نواز

کیا کہوں حالِ آرزوؤں کا

اتسارِ کبر سے سپہِ یاد تار طبع

دلِ توبہ ایک اور بزار طبع

نہیں سنتے یادِ دکنِ بیتاب

تو کس بلِ بے سوار طبع

۱

تنگ کر قہرِ بار بار طبع

کیون کر دے ہر کے ہوشیار طبع

ہر فن سے ساتھ ساتھ دام طبع

ہے تین خاکِ جیبِ نہ حاصل ہو

ہیں ہم دو فونِ لازم و ملزوم

آخر کار یہاں سی دینی ہے

دلِ لیا جان لی جگر بھی لیا

قند کھائے زہر دیتی ہے

میں نہیں سکتی مزدوم دینا

ہو رہے ہے گمے کا مار طبع

بار کو توبہ اعتبار طبع

کیا ہیں سبھی بے شکار طبع

دل سے پیدا کرے غبار طبع

دل تو صیاد ہے شکار طبع

دار پر کہتی ہے مار طبع

تاجِ تیراں بار طبع

کرے کوئی زنجار طبع

اس قدر لادتی ہے بار طبع

ہم قاعت پرست ہیں بیتاب

طا معون کو ہو خوشگوار طمع

صبح بچتی ہے تو ہر جلیقی قبت و شام شمع
پوچھا ہے کون کسکو کام ہو چاہے کے بعد
یا دگیو میں تصور چاہیے رخسار کا
شعلہ رخسار سے رہتا ہے روشن مثل دوز
کر دیا اندھیر تیرے گیسوئے شب رنگ
کیون نہ گھل گھل کر ہے اس منج میں تابا
تجھ کو دیکھیں شعلہ رخسار جانان چو مگر
رنج روشن طبع بہتہ میں پے نہ آوے غم
میت پروانہ کو لیکر نخل میں جلگی

واہ کیا دکھلا رہی ہے گردشِ بام شمع
صبح ہوتی ہے بچا دیتے ہیں میں عام
کرتے ہیں روشن چہان میں لوگ قبت و شام
شب کو گہر میں کب جلائے گا وہ گل اندام
روئے روشن کی دکھلا دے بت گفلام
رستے ہیں پروانے جبکہ ہوتی ہی بدنام
پختہ مغزون سے ہے یہ تیرا خیال غلام
جل کے خود دیتی ہے دیکھو اور دکھو آرام
کر گئی ہو کرستی دنیا میں اپنا نام

ساق پستے اوکے اسکو مہری کرتی

رہ گئی بیتاب بکرا اس لے ناکام

کرتے ہیں سسوں عبت ابن رولہ
 اوس غلنتہ سردیجے کیا ماست
 مانگا رد بار اچا کے نہ تو نے جواب خط
 کرسی نشن حسن جو کتبی ہے اوسکو خلق
 اللہ سے تصور کیسے عین
 بے مجہدین اوہین فرق زمین آسمان کا
 بچے شبہ صال کی باتیں نہ پوچھے
 مہمان عارضی سے یہ عالم تباہ

زینا ہمیں کرے جو بشرت
 کیوں کر نہ ہے اتنا تولے
 ہس کو نہیں پسند تیرا امامہ بردن
 اللہ سے نزد کہت غرض پر داغ
 خوشبو سے تازہ رہا اتھون پہر داغ
 بیجا نہیں کرے جو وہ رشک قرداغ
 سوئے وہ ساتھ پر نہ طاقتا سحر داغ
 اس چند روزہ حسن بہ عالمان کو ہا

بیتاب کوئی تو بھی دکھا جگہ رر گری
 سوئے کیوقت کراہے گریسیر داغ

ریزلبے گل سے رچ چہ تجھے سیر داغ
 ادنا اثر یہ سیرے عذر دنیا کا
 سبکے جتنے لام تہہ جلتے تپے

خواہی زمین کرتے ہیں وہ بہت تراغ
 لٹائیں بے یار کا دو دیر داغ
 ناشتی کو تیرے صید کا ہونا ان

کی ہے حوش یارین ایک سر کچی
 ایک بد زمانہ کا شکل ہے جانچنا
 بینکر ہون زمانہ کی مین اوج پنج سے

موجوٹ ہو رہے یہاں سر سبز دماغ
 جیسا نہیں جو کرتے ہیں اہل نظر دماغ
 پتی میں باؤن میں زیہاں اوج پڑا

بیتاب تنگ ہون میں تلوک دہرے
 فکر وں کر دیا سیراز پروز بردماغ

پیدا کرے گلوں سے صباحت ہزار بلغ
 دخل حسنہ ان ہے اسین کھی او کھی بجا
 ہے دل میں اس کے گرد کدہ پری ہوا
 اسے باغبان مجھے تو نہیں خار خوش پسند
 وہ باغ حراں رہا طالب ہون جبکا میں
 شاید گفتمہ غنہ خاطر ہو سیر
 کہہ ہائے زخم لائے ہیں رنگت بہار میں
 آنکہ آئینہ میں رخ پر پڑی ہے نگارگی

کھینچیں ہمارے کاسے تیرے بار باغ
 دکھلا رہا ہے گردش لیل و نہار باغ
 رکھتا ہے خاکساروں سے تیرے غبار باغ
 شفاف و صاف ہے آئینہ وار باغ
 کس کام کے جہان میں اگر ہیں ہزار باغ
 دیکھ آؤں جی میں آئیں اور کیا باغ
 داغون سے بن گیا ہے میرا جسم زار باغ
 یا آئے دیکھنے کو غزال تتار باغ

رحسار یاد ہے جو گھٹوں سے شکستہ تر
اوس گل کے غمزدہ ہیں ہوں سباز نگاہ
ہر شرح پر ہے دامِ رگ گل بچھا ہوا

تکنا گاہِ شوق سے بار بار بارغ
صدقہ بہار ہوتی ہے جیسے سار بارغ
مرغِ جنس کا کہیل رہے تظار بارغ

پہلو سے رنگ بو پہ ندول کو لگا یو
بیابانِ جہان کا ناپا یاد بارغ

کیا سہری کر گیا سہلا آج بارغ
آئے بسند کیا مجھے اے گلزار بارغ
بیوجہ جھومتی نہیں بیچوں کی ڈالیاں
آنکھوں کا فرشِ راہ میں اوچھاؤں گا
کس سر و قد کے آئیں کی ہمدردی توج
کی سیر ہر روش کی رہا خوش چلی ہے
روسے آفتاب کے مجھ پر کھلا پہ حال
سیرِ جن میں ساتھ نہ ہو جہ لگندار

پیدا تو کرے جس کی تیرے بہار بارغ
سینہ میں داغِ عشق ہیں یہاں بارغ
ہو تب ہے تجھ پر اے گلِ رعنا بارغ
سنا ہوں آج جا بجا وہ گلزار بارغ
پہلا نہیں ساتھ ہے جو اے بہار بارغ
اے باغبان رہ گیا تیرا یادگار بارغ
بیشک کسی نے یاد میں ہاں شکار بارغ
کھٹکے کیوں نظر میں میرے مثلِ غار بارغ

نہ گس کی آنکھ سے جو ہر سبب دیکھتا

شاید کسی کا کہنا ہے انتظار بارغ

پتیا بگل پہ قطرہ شبنم نہیں مین بہم

رو پہلے پہوٹ پہوٹ پہوٹ سہگے بے بارغ

ہے تیرے ہاتھ اب سب انسان

پوچھو نصف فراق سے جا کر

ہم سے غیر دن کو گالیان مہکو

تنگ ہوں ہاتھ سے زمانہ کے

خوش ہوا میں جو تزل تو نے کیا

کیون نہ اوس بت کے ہجر میں ترپون

پاس تیرے رقبہ کو دیکھو

تکو کس نام سے پکاروں میں

فصل گل میں کیا ہے تہ سبھے

عمی نیک میں بھیہ دو پا میں

چہ تو کر بندہ خدا انصاف

ہے میرے ورد کی دوا انصاف

بہر بھی ہے کوئی تہ لقا انصاف

رنکے ہاتھ ہے میرا انصاف

بہرا جی ہے میرا انصاف

سے خدا تو ہی کر عہدا انصاف

چاہتا ہے یہی میرا انصاف

بیردت کہوں کہ نا انصاف

دل میں صبا و کر ذرا انصاف

خیر پویش شدہ بر ملا انصاف

ہٹ دہرم جوین جوت بیتاب

کیا زمانہ سے اوٹھ گیا انصاف

یارب وہ آئے عاشق بزار کی طرف
آفت ضرور آئیگی مرغانِ باغ پر
ہے صاف ہم سے چشمِ عنایت پھریا
کردش میرے نصیبِ دل آج شکر ہے
پہلا خوشی سے دھوپ میں آغیزت پڑا
درد و دلِ حزن کا کرے کون اب علاج
اندھے سے شوق دہ چمکتی نہیں ہے آنکھ

عربی کا ہو گزر کھین بیمار کی طرف
سیا د آج جا تا ہے گلزار کی طرف
پہر پہر کے دیکھتے ہیں زامیہ کی طرف
انکا دے تھکے ہیں وہ اقرار کی طرف
جا تا ہوں کب میں مایہ پودا کی طرف
ایل ہے طبع بار تو آزار کی طرف
ہے ٹٹکی بندھی تیرے رخسار کی طرف

بیتاب بن قتل نہیں ہے تو کس لئے

گردن چھکی ہے خجہ بخونخوار کی طرف

اجے یا ہجر میں مر جائے عاشق

یقین ہے اہر کو شہرِ عاشق

نہیں مستون کو پر داسے عاشق

اگر اشکون کا مہر برساے عاشق

نہ دل بول نہ الفتا کے اٹھاوے
 غرض کیا ہے اسے دیر و عزم سے
 خیال یا زبانی دیتا نہیں ساتھ
 نیرے کو چہ کے لاکھوں رستے ہیں
 جنازے پر بھی آدین گئے وہ تو
 پری شیشہ میں اوترے گی نہ ہرگز
 تماشائے پری گرد یکہنا ہے
 تیرے کو چہ میں ہے شور قیامت
 ہزاروں ہوائی ہین فرمائیں روز
 اشارہ کرتی ہے برق تبسم

بتوں کے عشق سے باز آئے عاشق
 دل مشوق میں ہے جاوے عاشق
 کہو پیر کس سے دل پہلے عاشق
 پہلا کیون کر نہ دھوکا کھائے عاشق
 بلا سے اون کے گرم بجائے عاشق
 خیال خام ہے سودائے عاشق
 کہو دیوانہ بن کر آئے عاشق
 سننے کا کون دان غوغائے عاشق
 کہان سے گنج تاروں لاکھ عاشق
 تیرے جتنا ترپا جائے عاشق

یہ بحر عشق ہے بیتاب پر شور

مجھے ڈر ہے نہ غولہ کھائے عاشق

کاشن کے گلاب نے خم کدکستان

اک عمر نے بن خنجر خونخوار کے شمشاق

کتا جو ہوا دیکھتے ہی ہو کہو وہ دوسلے
دکھ دے ہین جلوہ حسن رخ پر نور
چلے پڑے گلگشت ذرا حسن چمن میں

تھے آپ ہی آئینہ رخ کے مشتاق
ہین اک سے کھڑے ہم تیر دیکر مشتاق
ہین اکبک وری آپ کی رفتار کھشنا

کیا بیٹھے ہو بیتاب جلوہ جانبِ بھرا
ہین آبلہ پا خلش رخسار کے مشتاق

پوچھتے کیا ہو مجھے کیا ہے عشق
جان لیتا ہے از دما بس کر
آخر اسے جان تو جنگلی قن سے
میری گردن سے لاگے ہو اسکو
نہیں انسان کو اس سے بہتر شغل
غم قلا ہو وہ عاشقون کا کیون
ہے اسکا سے بنا و ظنم و ستم
رازِ الفت کھلا جو اشکون سے

ظلم ہے قہر ہے ہمت عشق
سب ملا دن میں بد بلا ہے عشق
کیون میں کہتا تھا افضل ہے عشق
سرِ پنجہ ہے کھڑا ہے عشق
عاشقون کا تو مشند ہے عشق
دور و دل کے لئے دو آہے عشق
بچ تو یہ یا پتی جناب ہے عشق
میرے رستے پہنچا ہے عشق

دیکھئے کب کنارہ ہوا میں سے

بجز غم میں پہنار ہا ہے عشق

ہاں سے بڑھ کر عزیز ہے جگر کو

دل کا مطلب ہے رعبا ہے عشق

بے اہل اترتا ہے اے بیتاب

ملک الموت سے سوا ہے عشق

معلوم ہو دے نہ مطلق نشان تک

انہ عزیز الیقین گشت کھان تک

تکے ہیں کیفتم جو مضامین قدیال

ایدل بتا دین پہ ہے کون جہلہ گر

سوڑتے ہیں اندر نہ بھگو جلا دیا

نامح نہ روک دیکھے میری داؤد و دش

صتیاد ہر فوج نہ دکھلا چہرے مجھے

بہل نہیں بھیجے ہی ساتھ اور اگر تو ایک ہے پریا

پہونچے وہ کیں طرح سے تہار مکان تک

صیتا و آن پہونچا تیرے آشیان تک

شہر و زمین شعر کا ہے آسمان ملک

کسا چک رہا ہے یہ نور آسمان تک

اوتھ رہے ضبط آف ہی نہ آئی رہا تک

روڑ و روین گاؤں و راجا بیگم جو جہان تک

مینے تو کی نہیں کہی غلام فغان تک

دوڑا پھرون میں بایں کے پیچھے کھان تک

بیتاب کیوزہ آب کا ہی دیکھیں ہی

پہونچا یا جس نے دانہ کو تیرے دامن تک

آتش رخ سے چوک بید دل مضطرب	آگ سے ملن نہیں ہوئے سمندر پاک
جف بت نگدل تو نے خبر تکالی	سفت ہوا ہجر میں عاشق مضطرب پاک
ہو رہی ہے زندگی ہجر صنم میں بال	بھر خدائے اہل کے مجھے کرب پاک
ریا دولا کر قبری مہتے کی افشاں مجھے	کرتے میں اسے ماہ و ش رات کو اختر پاک
یار کی میری طرٹ رہی ہے بروم کا	کیون نہ کہے غیر کو رشک کا خنجر پاک
کیون نہ ہوں رفقا سے مردہ دل ان قرون	سورج ہو جاتے ہیں چال سے اکثر پاک

بے نہیں مقصوم میں بوسہ دندان یار

ہوتا ہے قیامت کیوں تو بے مگو ہر پاک

تعجب کیا جو پہونچن سیر تک	خدا بے زر کو پہونچا ہے زر تک
فضیلت نکتہ کی ہے نکتہ ورتک	ہز کی تدر ہے اہل ہنر تک
و کھا دون کا ٹکڑا تیرا سے زلف	جو میرا ناتھ پہنچے گا کمر تک
مواہن انتظار نامہ بر میں	خبر پہونچی میری اون کی خبر تک

نہوں گا میں تو ہو گا خشک دریا

گئی سینہ سے سنتی ہی نکل جان

بہن کوئی نہ دام زلف میں پھر

کیا میں جان سے فرقت میں بہات

دباں جان ہوا نہ زلف

تیرے در سے جوین گسبہ کے بہاگ

دباں دوش تازک ہو رہے ہیں

یہ سیلابی ہے میری چشم تر تک

سفر میرا ہوا دن کے سفر تک

یہ تہی کالی بلا میری ستر تک

لیا ہے بغیر تو نے خستہ تک

راہ میں شام سے مفسطرسو تک

پہنچنا ہو گیا دشوار گھر تک

ابھی پہونچے نہیں گیسو کمر تک

جو یاد آتا ہے ہنسنا دیکھا پتیا ب

تو رو دیا کرتا ہوں دودھ پھرتی تک

اور مجھے صاف شمع کا پروانہ داری تک

دکھلائے پھول پھول کیوں وہ ہزار تک

دامن ہمارے خون سے نہ آؤ ہوا رنگ

اور مجھے رو گل سے ابھی ابھی رنگ

دکھلائے اپنے شعلہ رخ کا جویا رنگ

کب گل میں رو پار سا ہے ابھار رنگ

دہیہ لگا رہے گا نہ چھوٹے کا شتر تک

وہ بے نقاب ہے جو گلشن کی سیر کو

سرکہ بدلے یار کی آنکھوں میں گر گیا
 عزت کی شب بھی تو کبھی دن وصال کا
 سوخی تو دیکھتا میری اوس شہر کی
 سب زم زم نہیں ہے گل پہ پہ پیش رخ تنکا
 اوس برقی دن کو رنچ سے اگلے تو دقتا
 بڑے ملے ملے گرد رخ پر خوریا رکا
 اتارے نزاکت باناں کو رز و صل
 وہ گلزار آئیگا یا جان جائے گی

لایا ہے بعد مرگ بہار اخبار رنگ
 دکھار رہا ہے گردش سبیل بہار رنگ
 کہتا ہے اپنے خون سے میرا رامہ رنگ
 بہتا ہے پانی ہو ہو سکے بے اختیار رنگ
 اور بایکا گلون کا بزم شہر ابرنگ
 پروں کے رخ سے ہو جا سادہ رنگ
 چہرہ کا اوڑ گیا دم بوم کمار رنگ
 لایمگی کب تو آج شب انتظار رنگ

خونِ شہید نازے کس طرح سے وہ
 پیاب جکے پائیں وہ ہندی کا بار رنگ

کب میں ہوتا ہوں شہر گردان تنگ
 پہنچاؤں اس درجہ کو سہم گل میں
 تشنگی خون سے تیر کی نہ لگھی

کرتے ہست دستِ بیابان تنگ
 بیلون کو ہوا گلستان تنگ
 مانتے ہے بلکہ میں یہاں تنگ

برق سان ہجر میں طپان ہوں آپ
 روز اوڑھے میں وہ جویان اسکی
 ہے چڑا دیو عشق زوروں سے
 ایک ہی آہ میں حبلادون گا
 سب بلاؤں سے بد بلائے عشق
 دہن تنگ سے ہے تنگ عبث
 جلوہ گر ہے جو مسخف رخ پر
 اوس چہلا وہ پہ جا پڑی جو نظر
 میرے آغوش میں نہیں دلدار
 وسعت عشق کا نہ پوچھو حال

نکرے مجھ کو ابر باران تنگ
 میرے ماتھوں سے آگریاں تنگ
 قاف میں ہوں کہیں نہ پریاں تنگ
 نکرے مجھ کو چرخ گردان تنگ
 بین اس تہیب سے پر بخوان تنگ
 دیکھہ ہے غنچہ گلستان تنگ
 خال ہندو سے ہیں مسلمان تنگ
 آہو دن کو ہوا بیاں تنگ
 کر کے موسم زمستان تنگ
 جان کے دل سے رک ہے جان تنگ

دیکھئے کتب و رسائل ہو مہیاب
کر رہے فراقِ غلمانِ تنگ

گیوئے یار پرند اسے دل . مستلائے عظم و بلا سے دل

ادب سے کہتا ہے سرگزشت اپنی
 یہ بنادے چپکے آنکھوں سے
 کیون نہ کہوں غزیر جان کی طرح
 عشق میں کب کسی کی سنا ہے
 لئے بھرتا ہے بحرِ ہستی میں
 مہین پہلے سے محبت تو
 عشق ہے اکوہِ چنوں سے
 چوڑے عشق کیوئے پہچان
 باز آتا نہ یاد و گردی سے
 سچ لکھا ہے اس کی قسمت میں
 ہوا نعمتِ جان سے سیر

باؤں پر کر مینا رہا ہے دل
 قطرہ خون ہے اور کیا ہے دل
 تا توانی کا آسرا ہے دل
 اپنے مطلب کا اشتہا ہے دل
 جسم کشتی ہے ناخدا ہے دل
 کیا تجھے آج ہو گیا ہے دل
 حجبِ صورت کا اشتہا ہے دل
 کس پلا میں تو مبتلا ہے دل
 سخت ہے شرم و بھیا ہے دل
 مائل کیوئے دوپا ہے دل
 کیسی پہ تیرا اشتہا ہے دل

عشق ترکانِ یارین ہتیاب

مجھے برگشتہ ہو رہا ہے دل

جے یاد امین مر جائے بلبل
آثار دے ہی بادِ خزان کا
گلون سے اسکو ہے امید الفت
غضب ہے فصل گل میں قید ہونا
کرگی خشر برپا و بخت لینا
نہ مرنے ہے نہ چھپتی ہے قص سے
جہان میں عاشق و معشوق ہیں ایک
نہیں آئندہ نصیاد اسکو

نہیں صیاد کو پروا ہے بلبل
چمن کو چوڑ کر اوڑ جائے بلبل
خیالِ خام ہے سوداے بلبل
قص میں سنہ کیوں ٹکرائے بلبل
غضب ہے آذ جان فرسائے بلبل
بڑی ہے کس بلا میں ڈائے بلبل
فدا میں گل پہ تم شیدائے بلبل
خطا پر ہے چمن میں رائے بلبل

رہا ہوں موسم گل میں جو بختیاب

قص میں کس لئے گل کہائے بلبل

بگڑی ہوئی ہے مجھے جو تقدیر آج کل
سوداے زلف پار ہے اسکا عجیب
بہرِ حکمت ترک کیا آتش یک شلم

چلتی تھیں میری کوئی تدبیر آج کل
پڑ جائے میرے پاؤں تین بجز آج کل
رہا ہے گھر میں صورتِ تصویر آج کل

اوس نوجوان سے کس نے چھک چھوڑا

کرتے نہیں اشارہ چشم اب کسی طرف

مین او کو پہچاتا ہوں نہ وہ مجھ کو خط کوئی

مجھ کو بچا و ناز سے وہ دیکھتے ہیں کب

سرخ کیلن کو ہے صفیر گمان یار کا

مجھے پہرا ہے کیوں فلک پر آج کل

رہتا ہے اون کی میان میں شہر آج کل

میری اور اون کی ترک ہے تحریر آج کل

چلتے کہاں ہیں سوئے حروف تیراج کل

کیا جانے کون ہے ہفت تیراج کل

سناٹا نر و لواہم

نہ جوسکے

پتیا پتید خانہ کو آیا دجل کے کر

دیران پڑا ہے خانہ زنجیر آج کل

آگلی یاد جو اوس آئینہ رخسار کی شکل

سورکھ میں کہی شمشیر جو چلتے دیکھی

حسن میں حسرت و ہنس سر کہیں بہتر

چو کر می بول گئے دیکھ کر رفتا تیری

مجھ کو سوز تب فرقت نے گھلا یا ایسا

جان ہوشوں سے پردہ مایا رات کا

فکلی خوش حیرت سے ہوا آئینہ یار کی

بچر گئی آنکھ میں تیغ نگہ یار کی شکل

دیکھ لو جس نے نہ کی بھی میرے یار کی شکل

نظر آتی ہی نہیں آہوئے تار کی شکل

چاری دن میں ہوا سو کہ کے چنار کی شکل

ایسے مچا یہ ہوئی ہے تیر چار کی شکل

چشمِ نرگس پر ہوا بکھو نقینہ پیتاب
ہے معینہ پہ میرے دیدہ بیدار کی شکل

عشق سے جسم کو جلا میں گے ہم
باغ میں ادس پری کو لائیں گے ہم
موقعِ وقت جب کہ پائیں گے ہم
ادس سچا سے جی لگائیں گے ہم
رایگان جائیگی نہ محنتِ دل
ہو گا چوبِ دل سا پیشوا ہمراہ
زلفِ کافر سے بچ گئے تو صنم
حضرتِ دل تلاشِ جانان میں
دیکھنی ہے تیری کششِ ابدل
چوڑوڑو ہر سو ہنس رہا ساتھ
اے خناسِ خرو ہوگی تو

اگ اس خاک میں لگائیں گے ہم
رنگِ خار گل اور امیں گے ہم
یارِ غبار کو بنائیں گے ہم
زندگی کے مزے اور امیں گے ہم
دیکھ لپٹا جو کچھ دکھائیں گے ہم
ہستہ خضر کو بتائیں گے ہم
خالِ ہندو پر زہر کھائیں گے ہم
آپ کی طرح کٹو جائیں گے ہم
اکدن تجھ کو آزمائیں گے ہم
کون جانے کہ ہر کو جائیں گے ہم
رنگ اپنا اگر بتائیں گے ہم

آپ کی دیکھ لین گے ہشیاری
 یونہی ہے ولازن دنیا
 ساتھ دیگی نہ جب تک تقدیر
 دیر و کبہ میں تجھ کو دھونڈیں گے
 دیکھ لیں اقلیوں کا حال
 پوچھتے کیا ہو حال آمد و رفت
 فیصلہ اداں سے گھر میں کر لیں گے
 جو کیا حکم کے خلاف کیا
 باز کرتی ہے اما کیون دینا
 عشق رکھے گا زندہ جاوید
 شب فرقت ہے اور بیتابی
 یارب ان غولوں سے بچا مجھ کو
 آج اوشن شعلہ زدے گھر باکر

کیا کبھی آپ بن نہ آئیں گے ہم
 آنکھ اب اور سے لڑائیں گے ہم
 باز تدبیر سے نہ آئیں گے ہم
 یار تیرا پتا لگائیں گے ہم
 آسمان کو زمین دکھائیں گے ہم
 جیسے آئے تھے وہی جائیں گے ہم
 وہ نہیں اور اونہیں نہیں گے ہم
 کیا قیامت میں موندہ دکھائیں گے ہم
 ساتھ اپنے تو نے نہ جائیں گے ہم
 موت کی ٹہو کرین نہ دکھائیں گے ہم
 آج کس کو گھٹے دکھائیں گے ہم
 کہتے ہیں راستہ بیولا میں گے ہم
 دل کی ساری جلیں بجائیں گے ہم

ہے سلامت جنون تو دامنِ دشت
 ناز کی نے اگر اجازت دی
 مر گیا میں تو وہ پری بولی
 دی اجازت اگر نزاکت نے
 سکو کیوں چھوڑتے ہو جانے دو
 کیئے جانان سے جوشِ حشر میں
 کیوں منڈاتے ہو خطِ نورس کو

تیری بھی دجیان اور این کے ہم
 زبور گل او سے پنائیں گے ہم
 کس کو دیوانہ اب بنائیں گے ہم
 آنکھ میں تو سما جائیں گے ہم
 دیکھو کہوئی گہری سنائیں گے ہم
 جائیں گے بھی تو پھر بھڑائیں گے ہم
 کیئے پھر کس آہ زہر کھائیں گے ہم

تو بھی بیتاب اپنے دل کی کھ
 وہ تو کہتے ہیں صبح جاؤں گے ہم

ہے گل امید گردے صنم
 حضرت موسیٰ سے چل کر پوچھ لو
 خال کو کیوں کر پہلا بند و کیوں
 لو کہیہ لیجے رات آدی دہل گئی

بوستانِ فیض ہے کوئے صنم
 سامریا ہے چشمِ جاوے صنم
 دریاں ہے صفِ بروئے صنم
 تاکر بیونچے میں گیسوئے صنم

کیا سبب جو مجھ سے دور اُٹھ گئی
کٹ رہے ہیں ستر پہ ستر عشاق کے
پڑیوں پر اپنے جیب پڑتی ہے نگہ
جان تک ترسا کی لگا ایک دن
ایک تلو اور عاشق سنی کر ڈون
مست و شاہی سے ہنر ہے کہیں

میں تو رہا ہوں رنما جوئے صنم
چل رہی ہے تیغ ابروئے صنم
یاد آتا ہے ملک کوئے صنم
ہے وہ کافر خال ہوشے صنم
دیکھتا ہے زور بازوئے صنم
جائے تکیہ ہو جو پیلوئے صنم

کس طرح بقیاب دن تشیہ میں

کل سے رنگیں ہے بہت روئے صنم

کہاں ہر روز ڈھونڈیں کو بکو ہم
مستم جانتے ہیں دین کی خاطر
خاستے ستر رخ ہوں اترہ اوس پر کے
ہی ہے شوق سے نوشی تو اکدن
سبارک خند لیون کو ہو گلزار

کرین کیون کر تھاری جستجو ہم
مذہب گے بہر دنیا آبرو ہم
نہ کیون پانی کرین اپنا ہوش ہم
کرین گے بیٹ دست سبزو ہم
چلے باغ جہان سے مثل بو ہم

لہاں یارِ مین کیا کیا نہ بیٹھ کے
بغا ہر گرچہ ہے آنکھوں سے غائب
جسے ہر وقت ہو ضبطِ خویشی
جنوں کے ماتھے سے تنگ آگئے ہیں

پہرے دیوانہ بن کر چار سو ہم
کمرین گے اوس کمر کی جستجو ہم
سینیں اوس بت کی بونگ لنگوٹ ہم
کریں کب تک گریبان میں رفو ہم

یہ ہے عشق کمر میں مالِ بقیاب

ہوئے ہیں لاغری سے مثلِ موہم

دلفب اوس کا فر کی سلجھاتے ہیں ہم
بن گئے سالکِ طریقِ عشق کے
واہ رے تاثیرِ عشقِ چشمِ بست
رعبِ حسنِ یار کو دیتا ہے ہوش
ہیں ازل سے بستہ زنجیرِ زلف
کہہ رہے ہیں گردشِ چشمِ صنم
حسنِ بے پردہ دکھا دو اک نظر

آپ اپنے سر بلا لائے ہیں ہم
خضر کو بھی راہ بتلاتے ہیں ہم
جاہ سے باہر ہو جاتے ہیں ہم
جاگنے کے وقت سو جاتے ہیں ہم
تیرے دیوانے تو کہلاتے ہیں ہم
آسمان کو چرخِ مین لائے ہیں ہم
آپ کی تصویر کچھ لائے ہیں ہم

پاؤں پڑ کر کیوں نہ لائے یار کو	ماں تہا اب تل کے پھاتے ہیں ہم
کیا کریں گے دولت و جاہ و چشم	گور میں دنیا و دون جاہ میں ہم
راستہ و فرقت میں نیند آئی نہیں	گیشو و زرخ کی قسم کھاتے ہیں ہم
دیکھیں لیسا دے پہرہ بادی کمال	کام کی مانند اوڑ جاتے ہیں ہم
دیکھتے مت اسے یار غیر و ن کی طرف	مارے غیرت کے سرے جاہ میں ہم
زندگی پر ناز ہے کس کو یہاں	آئیے تھے کل آج اوٹھ جاتے ہیں ہم
پہونک ڈالا جسم عشق یار سے	اگ میں اپنے غلبے جاتے ہیں ہم
تو تو ہے حق میں ہمارے ہستی	گر وشن گردون پے جاتے ہیں ہم
ایسی جلدی کیلے اس کو ج رو	جسم کہتا ہے رہے جاتے ہیں ہم
ذیر میں تو وہ صنم ملت نہیں	اب حرم میں تو بوند بنے جاتے ہیں ہم
ابرہہ جاتا ہے منہ تکتا ہو	اشک جب اکھوں سے برساتے ہیں ہم
یا الہی کون آکر لے گیا	دل کو شیتہ میں نہیں پاتے ہیں ہم
کچھ نہیں تیری ضرورت ناھی	دل کو اپنے آپ سمجھاتے ہیں ہم

چو فکر اسلام کو بیتاب آج

رازم ایک بت کے ہوئے جلتے مین ہم

کجا نذر دل کہ وقتِ غصتِ جانِ نئی نیم

نہ پالا روشِ سستی نہ جا اندر چمنِ داری

پایشِ جیبِ سائی چون پیسِ نیتِ بیکار آ

علاجِ گویم آ بیمار کن پر نیرِ عادت

باقی ویتِ اینکِ مردمانِ از غرقِ چشم

بیادِ ہر ہم تا دورِ دوزخِ پر دنا سر

از انِ ہوا ختمِ ناقوسِ عشقِ اندر گشت

نگاہِ ہم جا گشتہ بانگاہِ رشکِ آہو ہے

ہو جِ بحرِ آشوبِ ہجرِ انتِ گرفتارم

ہمیں آوازِ لیلِ بیدارِ غرقِ خمیس

ردا بیدلِ سیانِ رشتہِ چشمِ ہی زینہا

دلِ پروردِ کسو در تنِ جانِ نئی نیم

کجائیِ اے گلِ رخسارِ درستانِ نئی نیم

نہرم چون سپرِ خود را کہ در سامانِ نئی نیم

کہ در علمِ طبابتِ بہ ازمینِ دربانِ نئی نیم

کجائے لعلِ اشکِ ماکہ در دامانِ نئی نیم

کہ جز تو آتشِ ناخودِ درینِ دارانِ نئی نیم

کہ مثلِ ادبِ کافرِ کھفرستانِ نئی نیم

کنون منِ جانبِ ابرِ گلستانِ نئی نیم

بگیرے آتشِ ستمِ کہ خیرِ جانِ نئی نیم

کجا ہستی تو اے مجنونِ کہ در زندانِ نئی نیم

کہ سن اینِ بردی در چشمِ چشمانِ نئی نیم

ہو نہ درد ہم من نسبت با کوہ چہ جانان
دہم در عشق چون از گفتن ایمان مومن
اگر داری سزیش ز دو بر خیز و تلاش کن

کہ ہمتایش ترا سے رود نہ عنوان نمی ہند
کہ این قول ترا ایا در ترسان نمی ہند
کہ یوسف را من آیت قبولہ کائنات نمی ہند

بیر در سنا: اسم صبیاب اور اور غلا نید

حبیب یار دہم من کم از شیطان نمی ہند

زہے قسمت گلی قح آتکے دمتیخ دودہم من
ہنہن او ہٹا کی سکے او چٹا چروک بر من
چٹا او سبت در در خاک چہانی بگیا چہی
دلغ جان ہوا از نہ اکدن غلبریز سے
اگر دریا قلزم مارتا سوج دان سنا
رہون گازندہ جاوید مرکبھی قیامت تک
ندو دشنام دوسون کی عوفن لہا سیر سے
مین کہتا ہانہ تجھے نہ لے شاہ بیت بل کی

ہا را نام ہی لکھا گیا قافلہ کے دشمن
تکھے تشویر کا عالم چوہی میری پیکر ہر
خدا بیا ہی لکھا ہے کیا کیا کچھ مقدر ہر
تمہاری رلف کی خوشبو پائے عود و عنبر
بہندہ راشک کا یاں ہی بہر اکا ویدہ تر
علا آیت با حق نے کیل ہے او کے خیر ہر
علا نامہ ہر کا اچھا نہیں ایمان شکر من
او لکھ کر گیا آخر کو از دن لعل منبر ہر

ہفت ہفتی جرتی منہ را دس چاہ غیب کی
 مثال گردش پر کدے گردش ہیر چہین
 ذرا لے میکشود کیو چلنا و خضر ز کا
 وہ شکر بندگی سے ہونہیں جبکو تعلق کچھ
 میری اور اس پری پیکر کہے اپنی جگہ
 عجب ہے شمع کو نہر و سا باہ و شروت کا
 دکھایا، یہ دن نہتے و شرف لائین
 بہا اسیا دین کیونکہ نہتہ و امین تیر
 نظر تیرے ہی سیدی ہو گئیں شرکان گشتہ
 پسند خاطر نازک نہیں آرایش ظاہر

کیلئے و شو غوطہ لگا کر آب کو ترین
 کروں گلے میں ان نون بہا کو ایک
 سب سے آئی شیشہ میں گئی شیشہ ساغر
 ہمارا چہرہ تو لکھا ہوا، اون کے دفتر میں
 بہم شکر ہو جیسے شیر میں اوشیر خرمین
 زمانہ کا درگون رنگ ہو جائادہم ہر
 چرخ آندہ ہے شام روشن ہیر گھر میں
 نقش کا آب دانہ بھی تو لکھا تھا مقدس
 غیب آیا وہ صیف بندی ہوئی ترگون
 تکلف جو کہ سادہ پن میں کہ ہے وہ زور میں

لئے زلفون کو سے ہنر آج اک لک و غدر	
پہنار کچھنا بیتاب سانپ ایک منتر میں	
بن گئے جان کو بال ہین	اسے پری تیرے بکھرے بال ہین

اوس سہمی قد نے ڈال کر سا پہ
 پڑ گئے نہیں کے جان کے لالے
 تیغ ابرو جو ادیں نے چمکائی
 مار ڈالا فراق نے اوس کے
 دل نے کھایا زگیسوؤں کا پیچ
 رات دین ہو لٹا نہیں کا فر
 دیکھا چلتے جو کجکت کو یہ نے
 لی تفسلی کی تو بھی ماویہ ام
 پیچ سے گیسوؤں کے ڈرتے مین
 بشرم ہے ہر خاموشی لب پر
 ہم تو مین تیری چال کے عاشق
 کبک و طوطی بہت چل نکھین
 ہاں کہہ مین ہم تو اب جنت

باغ مین کرو یا نہال ہمین
 دشت کیو ہوا و بال ہمین
 سب سے پہلے کیا ملاں ہمین
 نہ میر ہوا وصال ہمین
 کیا بچا ہے بال بال ہمین
 زلف و روح کا تیر خیال ہمین
 آگئی پاؤں کی چال ہمین
 دیکھتا ہے تیرا کمال ہمین
 اہن بلا مین خدا نڈال ہمین
 اگر نے دیتے نہیں سوال ہمین
 شو قی ہے یا پس ڈال ہمین
 یاؤ ہے او کی بول چال ہمین
 کئے حازن سے نکال ہمین

کروں آج کل کے وعدہ کو
نہے گزرا ہوں مقدر کی
نہیں ہوں ادھر پہ ایک تہ ہے
ایک چپ ہے ہزار پر بھاری

کل اپ بھرا آج بھی نہ تال ہوں
سخت بھاری ہے اب کال ہوں
زندگی کا نہیں خیال ہوں
کب پسند آئی قیل و قال ہوں

اکس کو تو چاہتا ہے ایک پیٹیا
دہن میں مشبوہ تیرا حال ہوں

ایک لہجے کیا بتاؤں کیا ہوں
قاتل سے جو دورہ گیا ہوں
کہہ دو نہ کہائے آنکھ نہ رگس
زنجیر ہے عشق گینوؤں کا
دل مانگ میں تہ نہ زلف میں ہے
کچھ کعبہ ہو دیر میں نہیں شرف
کیون آنکھوں میں جو جگہ میرے

تو درد ہے میں تیری دوا ہوں
بیل کی طرح ترپا رہا ہوں
میں عاشق چشم سمرت ہوں
ایک واسطہ بلا میں مبتلا ہوں
شانہ سے عبث اولیہ رہا ہوں
دو دن کو میں ایک جاتا ہوں
میں سمرہ چشم آشنا ہوں

کر تا ہوں بدرگد ورت دل

کہ کتاب ہے وہ زہر کیے کھالو

دیکھو میرے قلب کی صفائی

اک ہر لقا کی جستجو میں

آئینہ کو صاف کر کر

جیب پر سے خال ہانگتا ہوں

آئینہ اسے دکھا دے ہوں

خود شدید کی طرح پھر ڈا ہوں

بیابانِ بیاہن کس کا عاشق

میں آپ ہی اپنا سبتلا ہوں

تہا ہوں نہ یار سے جدا ہوں

دنیا کے نہ دین کے کام کا ہوں

اوس شوخ کا کہتا ہے پہ پڑو

گمراہ نہ رہی کا محتاج

دونوں سے میرا جلد ہے نہ

زنگس میری قربت براوگیگی

بیابانی دل ذرا تو دم لے

وہ مجھے میں اوس سے ملتا ہوں

بھر کون مرض کی میں دوا ہوں

بر رنگ میں ہوں گر جدا ہوں

اوی نہ کسی کا پیشوا ہوں

تو غم ہوں میں نہ پار ہوں

میں کشتہ چشم سر ہوں

تبریر وصال کر کر

چہشتی نہیں دائرہ کی گردش
 ہے روزِ ازل سے ساتھ باہم
 دیکھو مجھے رحم کی نظر سے
 پاتا ہوں جہاں میں اپنا جلوہ
 یہ بھی تو میں اب تک نہ سمجھا
 تلواریں کھڑے ہیں قاتل
 اس چاندی شکل کے میں صدقے
 مدت سے لڑی ہوئی ہیں آنکھیں
 دُوبے نہ کھیں فلک کی کشتی
 ہے یا رخسارِ زمین ذکرِ دنیا
 امید ہے سایہ کریم کے
 بت کرتے ہیں جب غورِ ناحق

پرکار کی طرح پھر رہا ہوں
 وہ میرا میں ادسکا آشنا ہوں
 بیکس ہوں میں بندہ بخدا ہوں
 جب آپ کو خوب دیکھتا ہوں
 میں کون ہوں یارب اور کیا ہوں
 میں موت کی راہ دیکھتا ہوں
 عاشق تیرا یا رہ لقا ہوں
 وہ مجھ کو میں ادسکو دیکھتا ہوں
 طوفان ہے پائین رو رہا ہوں
 بیداری میں خواب دیکھتا ہوں
 دروازہ یار پر پڑا ہوں
 میں قدرتِ حق کو دیکھتا ہوں

بیتاب رہوں نہ کیوں پریشان

میں والہ گیسوئے دوتا ہوں

ہسکو گر پوچھے وہ کیا کرتے ہیں
 دسل کی اداں سے جو کل تھیری تہا
 ہے نصیبوں میں جو گردش لکھی
 وہاں پار کے ہیں عاشق ہمس
 تیرے ابرو کے اشارے اترک
 پاس عاشق کے وہ کب آتے ہیں
 تو وہ مشوق ہے عاشق تیرے
 جان بلب کیوں نہوں اغیار کہ ہم
 منع کرتے نہیں تم خیر و نیکو
 یاد رخ میں تیرے اعلیٰ حسین
 اک پر نیا د کے چہچہے چہچہے
 داس جھل کی روش اسے بلبل

قاصد اکیتو دسا کرتے ہیں
 آج وعدہ و وفا کرتے ہیں
 دشتِ وحشت میں پہا کرتے ہیں
 غنچہ سان تنگ را کرتے ہیں
 بخدا کار قضا کرتے ہیں
 دور سے دیکھ لیا کرتے ہیں
 جان و دل تجھ پر فدا کرتے ہیں
 لب لب ادس سے را کرتے ہیں
 میرے رونے پہ ہنسا کرتے ہیں
 ہم گلستان کو پڑھا کرتے ہیں
 سایہ کی طرح پھرا کرتے ہیں
 ہم گریبانِ تب کرتے ہیں

دام کا کل سے ہیں اے بیتاب
دیکھئے کب وہ رنا کرتے ہیں

رند ہیں مست را کرتے ہیں	بادہ عشق پیا کرتے ہیں
جو وہ کرتے ہیں ہلکا کرتے ہیں	کون کہتا ہے بڑا کرتے ہیں
جسم سے جان کو جدا کرنے ہیں	میرے پہلو سے اوجھٹا ہیں او
زیت سے تنگ را کرتے ہیں	ہجر میں موت کے جو ہیں خواہن
مہر و مد داغ دبا کرتے ہیں	یاد و لواٹے ہیں تیرے رخسار
پچ پر پچ پڑا کرتے ہیں	عشق کا زلف کے کیا مال کہیں
دل کو چوزنگ کیا کرتے ہیں	ناز و انداز و اداسے قاتل
مونگ چاہتی پہ ولا کرتے ہیں	گھر میرے آتے ہیں وہ غیر کے ٹھکان
تیرے کوچہ میں راکوٹے ہیں	سبتر ہے درجنت کے قریب
مونہ کو حیرت سے ٹکا کرتے ہیں	دیم لغام پہ ہلتی ہے نگاہ
وہ تجھے ڈھونڈ لیا کرتے ہیں	جب کو معلوم پتا ہے گھر کا

آج خالی یہ سہرا کرتے ہیں	تاجکے الفتِ جہمِ خفا کی
روزِ ہم یاد کیا کرتے ہیں	زلفِ شبگون کو تیرے اکافر
ہوشِ عالم کے اوڑا کرتے ہیں	دیکھ کر مستوں کا تیرے عالم

واہ رے خوبی قسمتِ پتیاب
ہم وفا اور وہ جفا کرتے ہیں

گرم و وحشر کا بازار کیا کرتے ہیں	کیا قیامت وہ رفتار کیا کرتے ہیں
مرغِ مضمون کو گرفتار کیا کرتے ہیں	جالِ ہم فکر کا طیار کیا کرتے ہیں
تبر وہ خنجرِ خوشخوار کیا کرتے ہیں	دیچے تن سے جدا ہوئے سر کس کس کا
جہلمازی سہرا بازار کیا کرتے ہیں	گیسوؤں میں وہ پہناتے ہیں دلِ ہوا
ماز کیا کیا دمِ رفتار کیا کرتے ہیں	پیسے میں دلِ عشاق کو ماند حنا
روزِ روش کو شبِ تا کیا کرتے ہیں	چھوڑ دیتے ہیں جوتلوں کو خوار و حق
تذرتوں کو وہ پیار کیا کرتے ہیں	سحر سے کم نہیں انکھوں کے اشار جس سے
ہم تلاشِ لبِ سونار کیا کرتے ہیں	دیر سے میں بدفِ تیز گہرے کے مشتاق

تیز ہے رست جنوں جامہ روی پر پناہ
آبِ شیریں سے جو وہ چاہ و قن خان
قم باؤنی سے جلاو تے ہیں وہ مردو
ذائقہ قند مکر کا بہن ملتا ہے

جاگ ہم دہن کہا کیا کرتے ہیں
شور ہم تشنہ دیدار کیا کرتے ہیں
کام عیسیٰ کا لب یا کیا کرتے ہیں
وہ جو لگت دم گفتار کیا کرتے ہیں

یاں تو لب پرانی کی ہے صدا بیتاب
لن ترانی کی وہ مکرار کیا کرتے ہیں

وہ نیا شعبہ ہر روز کیا کرتے ہیں
سر آکھوں میں لگاؤ پہ سو جہاں آؤ
گہر میں اس شوخ کے جا نہیں پاجیم
اؤ کو اتا ہے نظر عکس جالِ حاماں
چوم لیتا ہوں جو گیسو سر بازار کبھی
دیکے بوسہ وہ لکھنے میں رہا تم عصر
دلِ عاشق کا اڈا ہن نشانیہ ہم

کام بجلی کا تبسم سے لیا کرتے ہیں
مردم دیدہ بھی اندھیر کیا کرتے ہیں
شل سایہ پس دیوار بچھا کرتے ہیں
دل کے آئینہ کو جو صاف کیا کرتے ہیں
بچہ سوالی کی بہتی وہ کسا کرتے ہیں
ہم یہ خیرات سد نام خدا کرتے ہیں
کب وہ تیر نگہ ناز خطا کرتے ہیں

اوس سے کہہ کے کوئی بیمار تیرا مرنا ہے	جو کہ دردِ دل عاشق کی دوا کرتے ہیں
شبِ فرقت میں بجا رہتے نہیں ہوشِ خواہ	جن سے امید و فاتحی وہ دغا کرتے ہیں
کوں موتا ہے سترِ خطِ آزادی سے	دیکھتے قید سے وہ ککھوڑا کرتے ہیں

اندون تیرے شیرِ ستم اسے بتیاب	
باتہ متاق پہ وہ صاف کیا کرتے ہیں	

اگر دس ہیں پتیوں کو ختمِ بار ہیں	ہوئے ہوئے ہیں چوگرٹھی آہو نما میں
منتار آہ اچکوں میں عشقِ یار میں	قابو میں دل ہے اور نہ خاستِ یار میں
مخنے گی روح اس تنِ خاک کے اکیلے	کب تک نہان سوار رہیگا غبار میں
کالا گس صفائی سے قاتل نے سرمیرا	وہ تھک لگا نہیں خجری کی دھار میں
ہو جائے سبز نخلِ تنہائے دل ہی	مہندی لگانے پاؤں اگر دستِ یار میں
پتھر پڑیں فراق کے صدموں پہ اصرم	ناچند سر کو پہوڑوں شبِ انتظار میں
انسان نہیں ہے زلف پریشانِ چلن	مارے چمکے ہیں یمن بہرِ شبِ آمار میں
کیونکر نہ غارِ دل میں جیسے او کے تکتے	وہ بوکھانے لگیں جو جسمِ یار میں

صبح شب وصال جب اڈھتا ہوں

ترپون مثال ماہی بے آب پر مین کیوں

مارے فراق سے کہ جلا کو وصال سے

زیر دھن پہ غال ذوقن مین تیرے پن

سمجھا نہ صاف ہوئے اوکے مین ضا صاف

کچھ گل ہی پر نہیں ہے اوکے فوق بلبلو

داس کو ٹکڑے ٹکڑے کروں گیس اجڑوں

مہندی نہیں لگائی ہے صیا دیر سے

اس مشت خاک کو میرے یارب بچاؤ

ویر و حرم مین ہی کہیں لگنا نہیں پتا

کس غیرت بہار کے آنے کی ہے خوشی

ایسے وعدہ گر کیا تو نے مجھے یار

یوں ہی وراری شب چیران رہی اگر

مونہ دیکھتا ہوں آئینہ رو سے یار مین

وہ بحر حزن آنے جو میرے کنار مین

مختار ہے وہ اوکے ہے سب اختیار مین

بیہوش ہے خضر خیرہ حیوان کے غار مین

تقدیر کا نوشتہ ہے خط غبار مین

یکتا ہے خبر و میرا سو مین ہزار مین

اوجھا اگر نہ ماتہ گریب کج مار مین

رگین کیا ہے ایشون کو ذوق شکار مین

می طرح آج یار بہر ہے مبار مین

یار مین ڈھونڈوں یار کو اب کس یار مین

پہلے نہیں سنا تے مین گل شاخسار مین

مر جاؤں گا ترپ کے شب انتظار مین

دیکھیں گے صبح حشر تیرے تظار مین

<p>کہا جانے۔ روح جسم میں کس طرح نہیں گئی دیکھو نہ کیسے میں روح ریگین بار کو دل سے خیالِ یار کو کرمانین جدا دیکھئے انگ و لطف سے یار کی طرنت واماں یار سے بہرِ لطف کی آرزو</p>	<p>ہوتی نہیں ہے بند ہوا تو عبا۔ میں کرتے ہیں لوگ سیر گھستاں بہارین ساحل کی طرح رکھتا ہوں دریا کنارین یہ مرد می بہ بات کمان چشم یار میں ایتک ہوا بہر ہی ہے ہمارے عبا میں</p>
--	---

بیتاب یار و لطفِ آفتونہین روان

موتی پرور ہون میں انکون کے تارین

<p>عمر نادان کہوتے ہیں بیفائدہ تدبیر میں صحبتِ پیران جو انون میں سے خالی ہیں ایجنون بند سلاسل کی جو میں ڈبیلی کوئی عاشقون میں عاشقِ جانا ہے میرا لقب میں وہ وحشی ہوں کہ زلفون پر اجازہ میرا گر پڑ پکا خاندان یہ ٹھہرنے کا نہیں</p>	<p>ست ہیں سکتا جو لکھلکے خط تقدیر میں یہ کمان کا زور ہے جو دیکھتے ہو تیر میں روز غل رہا ہے برپا مانہ زنجیر میں جان سینے کہوئی ہے عشقِ بتدیر میں اے جنون دک خلق تک ہے میری جاگیر میں ہے عشقِ معمار دل کی لگا تعمیر میں</p>
---	--

اوسکے زخمی کو دوا ملے گی اور یہ علاج

تجربہ شدگان شیریں کلامی ختم ہے

کشتہ تیغ کا دیار ہون میں تیرہ بخت

جسم میں اکر روح تو آئی ہے کس حکم سے

فرق بین ہے تیرے ابرو میں اور میرے

ہے مزا قند مکہ رکا تیری قفسہ برین

لکھی ہے میری شہادت سرمد کی تحریر

شمع روشن کی ہے کس نے خانہ تصویر

پاس بھی پیاس کی قاتل بجا دیگا دی

آب کو پیدا کیا جس نے دہم شیر میں

جانا تھارا موت کے آنے سے کم نہیں

مضمون تیری کمر کا فراموش ہو گیا

پیچھے کو کھینچتا ہے پہنچ کر جذب عشق

بوسوں کے دینے میں تو مختلف آپ کو

جانے دوں کیسے یار کو پہلو اپنے میں

پائے حضور پر نہیں کسا سیر نیاز

دم مارتا نہیں جسے دستی ہے بڑھ کے پہنچ

سکتا سا ہو گیا ہے میر دم میں دم نہیں

دو دین کی زندگی میں تلاش عدم نہیں

پڑتا سمندر کا آگے قدم نہیں

دین نقد دل کو مفت میں ایمان وہ ہم نہیں

دنیا میں کس کو جان کے جانیکا غم نہیں

وہ کون ہے کہ اچکا جیبر کرم نہیں

زلف پیا پیا بھی افعی سے کم نہیں

کس نہ کرے کبھی تیرے تشریف آوار۔
 کروں ہماری کج بلا وجہ غم بہین

ساقی نکرو دے تو بقیاب کے لئے
 اس ساغز شراب پہ کچھ جام جم نہیں

بڑھتی مکرار اثباتِ دہان میں
 نہیں چہرہ جانتا ہندوستان میں
 دھوان اوٹھتا ہے آہوں کا شہر اور
 کھل آتا ہے وہ گھر سے چہرہ
 تیری تقریر سے طوطی ہوا چپ
 ہوا برسوں میں حاصل وصلِ دلبر
 نہیں سداغ آشک میرزہ درخ
 ہوا ڈھکے سے دل باتوں سے اوکے
 ہوا وہ جو نہ تھا وہم دگمان میں
 تیرے عالم کا شہر ہے جہان میں
 بھری ہے اگ جیسے ناقراں بن
 اثر ہوتا جو عاشق کی نفساں میں
 زبان گویا نہ تھی اوکے دہان میں
 بہت شکل تھے آئی جانِ جان میں
 ملا شجرف ہے شہرِ عرفان میں
 غضب کی کائنات سے تیغِ زبان میں

پری رخساروں کے آنے سے بقیاب
 برستان کا ہے اب عالمِ کائنات میں

دایم بلا میں کون ہے جو مبتلا نہیں
 انداز عشق یار کی حالت نہ پوچھیے
 برسہ تمہارا خال کا کیونکر نصیب ہو
 آئی بہارِ زندین پساکشہریہ کے
 سچا نہیں جو دیتی ہے پہاڑی کینڈر لٹ
 رہے آہ پکی میں میرا کچھ تو ساتھ دے
 شہرِ وفا میں ہے کہ اقرار و صلہ میں
 کہانی ہے خود اور چھنے سے جھجکے تمہارا
 حیرت ہوئی ہے جب اوسے اپنے حسن پر
 اندھیرا سا دگی میں وہ کرتے ہیں روزِ شب

خالی وہ سب کا حسین تمہاری ہو نہیں
 وہ دردِ دل دیا ہے کہ جکی دو نہیں
 قسمت میں مجھ مریض کے حیشہ نہیں
 باقی غصہ ہے بیشیشہ کا مونہہ کی گلا نہیں
 عاشق میں اس سے بڑھ کے ہماری نہیں
 تیرے سوا کسی کا مجھے سیر نہیں
 آؤ بے زبان پر نہ بتا سہ نقا نہیں
 نشانہ کی اس میں بال برابر خطا نہیں
 آئینہ کو وہ بھول کے ہی دیکھتا نہیں
 سر سے اون کی آنکھ کبھی شہا نہیں

بیتاب پاؤں میں جدائی سے ہے عجب

اتکے سیرِ غزیت ہمارا بیجا نہیں

ربط اگلا سا ہم سے یار نہیں
 وہ محبت نہیں وہ پیار نہیں

صاف کواستے وہ یار نہیں
 کس جگہ اور کھان وہ یار نہیں
 آج کا کام جھڑمت کل پر
 ہائے کس طرح دل کو سمجھاؤں
 جسم تیرا کو دیکھ کر سمجھا
 عیب سے کوئی بھی نہیں خالی
 مان لیتا میں وعدہ کل کا مگر
 جبکو دیکھا وہ تیرا خود ہے
 میرے مرثیہ کرنے یا رافوس
 یاد کیوں میں کیوں نہ دل تڑپے
 کیوں نہ سہا لیب پیچھے ہیں
 کس طرح او بچے دل کو سلجھاؤں
 سینہ کیا جان و دل کہ ہوگی پار

میرے دل میں تو کچھ غیب نہیں
 بیوٹن وہ اکہیں جو دو چار نہیں
 زندگی گالی کا استبار نہیں
 پہنچتا خط بھی اب تو یار نہیں
 اس تو ہے مگر سوار نہیں
 اور اگر ہے تو غیب یار نہیں
 بقیہ رازی کو تو قہار نہیں
 کون اس آنکھ کا شکار نہیں
 یہاں کسی کا بھی اختیار نہیں
 ابر میں برن کو قہار نہیں
 کچھ مجھے تپ نہیں بخار نہیں
 ماتہ میں میر زلف یار نہیں
 مژدہ یار ہے کٹار نہیں

سامنا ابرو نوجھار سے ہے
 میری ادھی صنائی ہو کیون کر
 آنکھیں در پر لگی ہی رہتی ہیں
 یار ہے لپٹے آشنا کا وہ
 کچھ نشان ہی بتا دے اپنا یار
 جہانگشا کو چہ بتان نہ کبھی
 ہے خرابات کی ہوس باقی
 رات دن گہٹا بڑھتا رہتا ہے
 ایجنوں اتنا جوش مت دکھلا
 نشہ عشق یار میں ہوں مست
 یہ ہوتے مجھے کہیں زن دنیا
 ابھی ادھس رخ پہ خط نہیں آیا
 بکھتا رہتا ہوں مثل دیوانہ

تو تھکا آنسوؤں کا تار نہیں
 نکلا دل سے ابھی غبار نہیں
 کس گھڑی تیرا اتنا نہیں
 آشنا غیر کا وہ یار نہیں
 نام کا تو تیرے شہ مار نہیں
 کیا کروں دل پہ اختیار نہیں
 ابھی اس نشہ کا ادھار نہیں
 ایک عالم پہ روزگار نہیں
 یہاں گریبان میں کوئی تار نہیں
 ہما صفا میں شراب خوار نہیں
 ایسی قحبہ کا خواستگار نہیں
 باغ تو ہے مگر بھار نہیں
 شعر گوئی میرا شعار نہیں

دل کو مانجا تو وہ لگے کہنے - کیا تجھے میرا اعتبار نہیں

بکہ غزل اور قافیہ میں زمین

ایسی پیٹاپ چپدار نہیں

کیا کروں جام کو شہاب نہیں

اتنی اسے بار محب کو تاب نہیں

میرے ذمہ کوئی حساب نہیں

گفتگو کا تیرے جواب نہیں

قابل قول شیخ و شاپ نہیں

مہر و مہ میں یہ آپ تاب نہیں

بج تو ہے مگر حساب نہیں

ایک دو چار کا حساب نہیں

ہے خدا کا غضب عتاب نہیں

چشم جانان کم از عتاب نہیں

او تو ہے پر آفتاب نہیں

کہو لون و ملت میں ہی نقاب نہیں

کیا تکیہ میں مجھ سے چوچین گے

تجھ کو کیوں کر کہیں نہ طوطی ہند

ہوں ہرید اپنے مرشد دل کا

آگے رخسار و کج تیرے چکین

سینہ او بھرا نہیں بھی ادب کا

لا کیوں تیغ نگہ کے کشتہ ہیں

چین پشانی رخ جسامان

کیا ہی کیسا ہے مرغ دل کا شکار

آج نشتہ کو کو بھی دیکھ لیا

کرنا عشقِ ذوقِ سمجھ سکے والا

سُخا ریح کی ہے تلاوتِ فرض

بجربہ رکھیے گا قیامت تک

اُسے پردہ سے کس طرح باہر

پہرہ ہی انتظار کا ہے طور

ہوسِ خطِ نفس چھوڑ دے

موتِ عالم کے بارے کہوئے

کیا کروں نامہ برشتِ تدبیر

کیون مرے تحتِ دل سے خالی ہے

بچنا شکل ہے مرغِ دل تیرا

کس طرح میں شراب کو چھوڑوں

تیز تو سن کو جتنا چاہے کر

قامتِ یار کا جواب نہیں

یہ وہ ہے چاہِ حسینِ آبِ نہیں

اس سے بہتر کوئی کشتِ نہیں

نشتِ عشق ہے شرابِ نہیں

دیارِ خستِ او سے حجابِ نہیں

پہرہ آنکھ نشتِ خوابِ نہیں

عالمِ شیبہ ہے شبابِ نہیں

کون ہے جو کہ ستِ خوابِ نہیں

یار تو ہیجتِ جوابِ نہیں

کیون میرے سچ پر کبابِ نہیں

یار کی آنکھ ہے عذابِ نہیں

چھوڑتی مجھ کو تیرے شرابِ نہیں

چھوڑتا میں تیری رکابِ نہیں

دل کے آئینہ میں ہے او کی شبیہ
دیکھتا کیا ہے چشم ز گس کو
دل کا مضمون بہت ہی مشکل ہے

کوئی پردہ کوئی حجاب نہیں
ہے یہ وہ آنکھ حسین خواب نہیں
پڑے کوئی یہ وہ کتاب نہیں

ہے قصودِ نبی آنکھ کا پتلا تاب
رخ جانان پہ تو نقاب نہیں

جوانید لکھ کر یہ ستم مہر وہ کرتے ہیں
وہ دبرانوں کو تاپنے پہ لا لگ جلتے کوئی نہ کر
پریشانی کا عاشق کے ہوا کب غم حسدوں کا
گیا میں دیکھنے ماٹھو سے طور پر کس دن
نمود آفتابِ شکر کلبے حسن بے پردہ
اگر معشوق سرگردانی عاشق سے سیم ہے
لگاتے ہیں ریلے آنکھ پر میں آپ کیوں نہ
مقابلِ آئینہ رکھ کر لیا ہے اتہ پریشانہ

چپا گوشہ خط پر کبوتر کے کترتے ہیں
پری ہیں سائے انسان سے پر ہیز کرتے ہیں
جاسے کوئی بکھرے او کی تو سنو تے ہیں
عبث نظارہ دیدار کی تہمت دوہرا ہے
کل عاتی ہے با جہن چمکے وہ بکھرے ہیں
تو پھر کسی پریشانی پہ یہ کیوں بکھرتے ہیں
غضب کا ساٹھا او یہی اندھیر کرتے ہیں
وہ کیوں پریشان آپ کوئی دسم ہیز کرتے ہیں

ڈراتا عذابِ شرعی کس کو ملے
ادھین معلوم کیفیتِ رلالِ درو کی ہرگی
لگا یا کرتی ہیں چشمِ سید میں سرمہ پر
نکھنا مہر کا پتہ، ثابت برجِ آب سے

تیری یہاں کوں سننا ہی پہاڑ کس سے ڈرتے ہیں
جو اپنی سانہِ دل کو کوئی الفت سے بھر رہے ہیں
یہ بہت نامِ خدا اندھیر پراندہ پر کرتے ہیں
لگا کر غوطہ وہ جو قوتِ دریا اور بھر رہے ہیں

مزاجِ اوسکا میری جانب سے آخر کر دیا برہم
میں کہتا تھا نہ اویسیا گے یوکان بھر رہے ہیں

جب وہ محفل میں راگ لاتے ہیں
مجھ کو راہِ حرم دکھاتے ہیں
خطِ کو رخ سے وہ کب موڑتے ہیں
دانت وہ موتیوں کو دکھلا کر
کیون یہ کیفیتِ شراب ہے
حیف جو پار گلِ تلکِ تہ سے ساٹھ
ڈھانپنے کب وہ رخ ہیں بالوں میں

چنگیوں میں مجھے اوڑھتے ہیں
راہزنِ راستہ بھولتے ہیں
زنگ آئینہ سے چھڑاتے ہیں
آبرو خاک میں ملا تے ہیں
وہ ہمیں ہم ادھین پلاتے ہیں
آج ہم سے وہ چھو جاتے ہیں
چاند کو ابر میں چھپاتے ہیں

خیر میں گذرا شور و نالہ سے
 بوسہ جب رخ کا مانگتا ہوں میں
 ہاتھ گیو پہ پیغ و آہوں گا
 بھر کے دیر و حرم سے حضرتِ دل
 حالِ دن گیو دن کا مت پوچھو
 دیکھہ لینا کسی طریق سے ہم
 پہ نہی دل لگی نگالی ہے
 شانہ کرتے نہیں وہ زلفوں میں
 منزلِ عشق کرتے ہیں وہ لے
 راہِ الفت کے حوکہ سالک ہیں
 کیوں نہ خط بھیج کر دلاؤں یاد
 جب میں کرتا ہوں شمع و گل کا وصف
 خط میرا بڑے کے یار کہنے لگا

آہ اب کیوں پہ شرا و تھکتے ہیں
 آئینہ مجھ کو وہ دکھاتے ہیں
 آپ کیوں بچتا اب کھلتے ہیں
 دیکھئے کس طرف کو جاتے ہیں
 سانپ کی طرح کاٹے کھاتے ہیں
 راہ پر آج او سکولاتے ہیں
 وہ بگڑ کر مجھے بناتے ہیں
 دل میرا جال میں پھلتے ہیں
 دل کو جو پیشوا بناتے ہیں
 خضر کو راستا بناتے ہیں
 آپ تو ہم کو پہول جاتے ہیں
 ہستہ ہستہ وہ لوٹ جاتے ہیں
 ایسے فقروں میں کب ہم آتے ہیں

کرنا جو کچھ ہو کرے اے بیتاب

دن جو باقی ہیں گزرے جاتے ہیں

نیند سے اون کو ہم اوتھاتے ہیں

ہوش میں کب پہلاہم لاتے ہیں

ساتھ گلشن میں ادسکولاتے ہیں

لب جان بخش پھر دکھاتے ہیں

پیتے میں خیرام ناز میں دل

یکہنے کی نہ آرزو کرنا

روشنی طور کی ہے مد نظر

ارنی ہے زبان پہ یہاں چاری

پوچھو اس نشان سے دامن تھام

کیا کریں لیکے ایسے سامان کو

خیر وہ مانگتے ہیں غیروں کی

نتیختہ کو جگاتے ہیں

بجود می کے مزے اوتھاتے ہیں

ہم بھی ایک تازہ گل کہلاتے ہیں

پھر مجھے اگر جلاتے ہیں

وہ مجھے خاک میں ملائے ہیں

ہم دلا دور کی سنبھاتے ہیں

آنکھ پھر اون سے ہم لڑاتے ہیں

لن ترانی کی وہ سناتے ہیں

کون مردوں کو یہاں جلاتے ہیں

جمع کر کے جو چوڑ جاتے ہیں

بیٹھے پھلے شراوتھاتے ہیں

تاتے میں نہیں ہو دیں بہر سن
 رخ روشن پر یسا دکھلا کر
 تخت زر پر جو سوتے تھو کل تک
 وعدہ وصل کب کیا پورا
 ہاتھ جب دالتا ہوں گیسو پر
 بد زبانی کا بڑ گیا ہے سزا
 جال وہ گیسوؤں کا دکھلا کر
 کیا خطا مجھے کیا ہوئی تقصیر
 پہول کر بھی جو رخ بہین کرتے
 ایک اسید برنخین آتی
 خشکی کا سبب نہیں کھلتا
 کب پیام آپ نے مجھے پہنچا
 اب تو گھر میں ہی وہ نہیں ملتا

جلا اوترا ہوا چڑھاتے ہیں
 جھکودیا نہ وہ دہناتے ہیں
 آج ادھین خاک میں ملاتے ہیں
 روز جھولتی وہ قسین کھاتے ہیں
 بیڑیاں پاؤں میں پہناتے ہیں
 رات دن ادھیان سلتے ہیں
 مرغ دل کو رے پہناتے ہیں
 پاس مٹھلا کے کیوں اٹھاتے ہیں
 پہول مرقد یہ کب چڑھاتے ہیں
 روز قسمت کو آزماتے ہیں
 استین مجھ پہ کیوں چڑھاتے ہیں
 ایسی بے یار کیوں اوڑھتے ہیں
 روز جاتے ہیں اور پھرتے ہیں

مردم غیبر کی طرح بتیاب

آجکین اب مجھے وہ چپاتے ہیں

زرگس بھی فحل چشم ہمارے کہتے ہیں
 غش کھا کے گرا بھی تو معشوق کے قدموں
 قتل اوس کیا مجھ کو تلوار سے فرقت کے
 ہے عشق جنار کے ہمراہ پس از مردن
 ابرو کے اشاروں نے چور گ کیا دل کو
 بیہوش ہوں پر یاد بامان سے نہیں غافل
 طاہر میں وہ بیگانہ باطن میں چکانہ
 کہتے ہیں کہ آؤ گا پہر کہتے ہیں کون آؤ
 تھا عرش پہ سر جکا وہ خاک پہ بیٹھے ہیں
 دل لیکے وہ کرتے ہیں عشاق کی دلجوئی
 مرنا ہوں جو میں تمہرے بھی ہو فدا چہر

دم بند ہے طوطی کا گفتار سے کہتے ہیں
 بیہوش اسے کہتے ہیں بشارت سے کہتے ہیں
 جلا دے کہتے ہیں خونخوار سے کہتے ہیں
 چوٹا نہ مرے پر بھی آزار سے کہتے ہیں
 تلوار سے کہتے ہیں اور دار سے کہتے ہیں
 خفتہ اسے کہتے ہیں بیدار سے کہتے ہیں
 اعیار سے کہتے ہیں اور بار سے کہتے ہیں
 اقرار سے کہتے ہیں انکار سے کہتے ہیں
 اقبال سے کہتے ہیں ادبار سے کہتے ہیں
 دلبر سے کہتے ہیں دلدار سے کہتے ہیں
 جانناز سے کہتے ہیں لہار سے کہتے ہیں

جب روح لگی جلنے کچھ میں نہ جلاؤں گا
مردہ کیا چالوں زندہ کیا باتوں سے
سحر و یا میر بعد اس عشق نے مجنون کو

جھوٹا سے کہتے ہیں ناجار سے کہتے ہیں
رفا سے کہتے ہیں گھٹا سے کہتے ہیں
جاگیر سے کہتے ہیں سکار سے کہتے ہیں

میتاب بوجہ اوٹھا اغیار سے الفت کا
مزدور سے کہتے ہیں بیگار سے کہتے ہیں

اور دل کو جاں کو ناز سے برباد کرتے ہیں
بہلاکب صحیفہ اس وقت میں ادا کرتے ہیں
کفیانوس کو ملے ہیں پہرہ کنج غلو میں
سبکا حاتمہ شاید اس جاتاں تلک پہنچے
کہ کیونکر ختم ہو ساری جہان کی دہیزگی
مرید بنو ہوئے ہیں ہم بھی اپنے مرشد کے
کہیں ہم حال کیا اذکی عنایت اور غصہ کا
ہمارے گھر سے جا ہین وہ سو خانہ غیر آباد

یہ بت نام خدا کیا کیا تم ایجاد کرتے ہیں
اسیر ان قفس بنیائے فریاد کرتے ہیں
فراموشی کو تیری جگہڑی ہم یاد کرتے ہیں
ہم اپنی خاک کو واسطے برباد کرتے ہیں
نئے غم سے نئے عشق وہ روز ایجاد کرتے ہیں
بجائے ہیں جو جو کچھ کہ وہ ارشاد کرتے ہیں
کبھی وہ شاد کرتے ہیں کبھی ناشاد کرتے ہیں
اسے ویران کرتے ہیں اسے آباد کرتے ہیں

سب کتے ہیں وہ اپنے کوچہ کی صفائی کو
 اوجار کر کے ہیں صیاد میر کشیانہ کو
 دیا کس کس کے سر کے کاٹنے کا حکم ہے او
 یہوؤن پر تیغ کا جلا دھوتا ہے جیہ کا
 شاپہ بہت سیہ قاسم موزوں جا
 یکر عین گل میں لیا ہیں گلشن
 ہماری خاموشی کا تھکوشکوہ بہت

ہماری آج مشت خاک کو برباد کرتے ہیں
 یہ ظالم مدتوں کی خستین برباد کرتے ہیں
 کو خنجر اپنے اپنے تیز برباد کرتے ہیں
 تو ترکان پر گمان نہ شتر فساد کرتے ہیں
 جہن میں اس کو نظارہ شمشاد کرتے ہیں
 غضب کا جلیون پر ظلم یہ صیاد کرتے ہیں
 تو کیا جا کسے ہم چکے بیٹھے یا کرتے ہیں

سنان عشق کے پیاب میں وارستہ ہیں
 جگر کو اپنے جو اس جنگ میں فولا کرتے ہیں

کب حال یہاں فراق میں نوع و گرنین
 بیدار کی مژدہ پہ توخت جگر نہیں
 کب شکل یار خواب میں پیش نظر نہیں
 ادن گیوؤن کا رخ سے سر کنا محال

کس دن ہماری یاد میں جان ہو نہ نہیں
 یہ نخل وہ ہے حسین گل سرخ و تر نہیں
 کس دن خیال اور کیا یہاںات بہر نہیں
 ایل یہاںات وہ ہے کہ جس کی سحر نہیں

سیری میں بارِ عشق اودھناؤں میں کس طرح
 کیوں کر کہوں کہ دل گئی آدھی شہِ صا
 مرجاؤں گا تڑپ کے اسید وصال میں
 اولیں سے کام ہے نہ بلا کا ہے سنا
 کیا جاوے دل یہ آن بنے گی کہ جان پر
 دے مار کر کوئے دل آشفقہ عشق میں
 پنہاں ہے گیسوؤں میں رنجِ روشن نسیم
 تیری سی چال ڈال ڈرائی تو کیا ہوا
 کیوں جلدی اتنی کرتے ہو گھر جانکے
 نازک کمر سے پار کی دون کس طرح
 نازدہ کرم سے آپ کے ہر گلشنِ جہان
 سید ہے راہِ عشق سے اوس گھر کا راستہ
 نہیں بہار سے ہیں گل غنچہ مالدار

وہ دل نہیں وہ جان نہیں وہ جگر نہیں
 پہونچی ابھی تو زلفِ سپہ تا کمر نہیں
 ان سے خدا کیواسے ظالم مگر نہیں
 سودا زلفِ یاسین دردِ سر نہیں
 تیرا خاؤ نازِ صنم بے خطر نہیں
 اوں گیسوؤں کا بوسہ سیراگر نہیں
 ابرِ سیاہ ابھی کھلا سر نہیں
 وہ اکہدا ہوؤں کی نہیں وہ نظر نہیں
 ایجاں ابھی تو بولا ابھی مرغِ سحر نہیں
 چیتے کی گو کمر ہے مگر وہ کمر نہیں
 وہ نخل کو نسا ہے کہ شادابِ تر نہیں
 والقد کچھ بھی پیر نہیں اور خطر نہیں
 ایسا ہے کون اتہہ میں جسکے کہ زہ نہیں

دیر و حرم کے پھیر سے باہر نکل دلا
عشق کی ہو فکر میں مغموم روز و شب
بستر او تھلاؤں منزل دینا کیون میں
ہر شہر خامشان بھی عجب جا فاشی
بیہوش عشق یار میں ہیں جانِ دل ہوں

جس گھر کو دھونڈتا ہے تو بیہوش تو گھر نہیں
کھتا ہے کون او کو کسی کی خبر نہیں
جہاں رائے راہ ہو کچھ میرا گھر نہیں
مطلق جہاں کسی کو کسی کی خبر نہیں
میں کیا کروں کہ مجھ کو تو اپنی خبر نہیں

بیابان سے دل کو مہوا ہے وہاں کا عشق
مطلق جہاں خیال لگانا گزر نہیں

یار کو صبح کی ہوسنے کی خبر کرتے ہیں
ہو سو ہو ہم تو بس اب عشق کر کرتے ہیں
انتظار آپ کی آنکھوں سے اڑتا ہر غنیمت
ای پر ہی کیا ہی خوشاوقات میں دیوانے
منہ نہ پھیر گئے کبھی جو روح جاسی ہر گز
سایہ سان پھر کے صنم کو بہت پیوستہ

کیا غضبِ صل کی شبِ مرغِ سحر کرتے ہیں
جانبِ ملکِ عدم آج سفر کرتے ہیں
جاگ کر چہر کی شبِ ز سحر کرتے ہیں
جو سر زلف میں و نرات بسر کرتے ہیں
ہم بھی تپہر کا متو اب تو بگر کرتے ہیں
ارتع دیوار سے رخ جانبِ ر کرتے ہیں

تو نے نواؤ تہک بھی نہ کبھی کی ورنہ	یہ دو نالے ہیں کہ بہر میں اتر کرتے ہیں
جز تیری سوا دیکھائی نہیں دیتا ہے	چشم وحدت سے جد ہر بار نظر کرتے ہیں
زلزلے سے سوئے میں ہر پتہ تھا ایک دن پر	اس خطا پر وہم اب میرا سر کرتے ہیں
سینہ کیا پہلو دل کے بھی ہوا کرتے ہیں بار	کب نشانہ کو خطا سے نظر کرتے ہیں
روز اویں پر وہ نشیں جاک گریبان کر کے	وہ ان اشکوں سے تیری یاد میں کرتے ہیں
ہم تو ان حضرت دل کے ہیں مطیع فرمان	روح او دہر کرتے ہیں ہم حکم جد ہر کرتے ہیں
روز دکھتا ہیں پستی و بلندی جہان	حضرت دل مجھے اب پر روز بر کرتے ہیں
نات میں کہیں گیسو کبھی رح و کھلا کر	یوں ہی ہر روز وہ اشام و سحر کرتے ہیں
روز محروم پھرتے ہیں دریا بان سے	کی غریبوں کی یہ دربان خیر کرتے ہیں

مہر سے ذرہ جدا ہو نہیں سکتا بیتاب

ہم بھی پھرتے ہیں دیرِ نوح وہ جد ہر کرتے ہیں

اشک بری کی زمانہ کو خیر کرتے ہیں	جھکے سوا یہ میرے دیدہ ترک کرتے ہیں
اگر دش چشم فسون گرسے بچا نایاب	پر وہ آہو میں چہلاؤ پکوبہ کرتے ہیں

ای تو تم تو ذرا بھی نہ پیچھے ورنہ
 کثرت رنج و غم و اشک کات پوچھو حال
 دیکھنے والوں سے تم چپین سکتے ہرگز
 ست ہن بادہِ نوحہ سے پہ گیسوا
 رو برو ہوئے ہیں ادس بادشہ حسن کج
 صاف آئینہ میں ایک بال سا بڑھاتا ہے
 دام میں دیکھا تھا اگر دیر پھر کئے مجھ کو
 بحرِ روشن کو مبارک پد دریا و طبع
 سفلی میں مجھے ایجانے ہیں پیش منعم
 یا دگیو میں ربح صاف کرتے ہیں بیان
 شال زر بفت مبارک ہو امیرون کو دلا
 جان و دل سی ہی سمجھتے ہیں سواد کو
 وہ نظر اس لوگوں سے چراتے ہیں کہ بہر

مالہ دل سے پتھر میں اثر کرتے ہیں
 خشک کر کر کے گلا اکہہ کو تر کرتے ہیں
 صاف نظارہ رخ اہل نظر کرتے ہیں
 کب میری حال پریشان یہ نظر کرتے ہیں
 ہمہ دل جاں و جگر نذر نظر کرتے ہیں
 رخ کے جیب بیان میں ہم یاد کر کرتے ہیں
 اس خطا پر وہ جدا بازو پر کرنے ہیں
 ہم تو ایک ایک کورہ میں گذر کرتے ہیں
 ہاتھ کا پاؤں مجھے دست نگر کرتے ہیں
 شام کو وقت نما شائے سحر کرتے ہیں
 ہم تو کلمی میں فقیرانہ گذر کرتے ہیں
 اس قدر ناز و عبث صاحبہ کرتے ہیں
 آنکھ میں دیکھتے ہی دیکھتے گھر کرتے ہیں

تجربہ گرو چھے دو بیتا بیا را کچھ حال

کہیو دیکھ سے تیرے غم میں سفر کرتے ہیں

جلوہ گریز میں حضور نہیں

بیعتِ خطوہ رستک جو نہیں

دور کر یاں آہی پہچون گلا

خام کاری سے دل نہ بچتے ہوا

دیکھتے تھی نہیں اڈٹھا کر آنکھ

سچ تو اسے بت یہ ہے خدا کی قسم

شیشہ مے کو طاق پر رکھ دو

مثل بردانہ آپ جلتا ہوں

ایک جام اور بھر کے دے ساتی

ساتھ لوں کس کو کس سے کیچوں اتھ

نہیں کس پر نطرِ رعایت کی

آنکھ میں عاشقوں کو نہیں

قاصد اتیرا کچھ قصور نہیں

ایسے کچھ مجھے آپ دور نہیں

آتشِ عشق کا قصور نہیں

اتنا زیا تھیں غرور نہیں

بچتا عشق دور دور نہیں

لطفِ سینے کا بے حضور نہیں

شمعِ رویوں کا کچھ قصور نہیں

محبوبات تک ہوا سرور نہیں

کون سی شے ہے جو فردا نہیں

کون منت کش حضور نہیں

وصفِ جنت کا ختم کروا عطا
 ثوث جلنے دو تم جو ثوث گیا
 جو ہے وہ مفتری ہے دیکھ لیا
 سارا عالم ہے بندہ درگاہ
 گھر کا اپنے نشان بتا دیار
 نور سے سایہ گوجدا ہے ولا
 محمد کو تبرے رخ سے کیا نسبت
 جسم سا سماء گرد یگا
 سب میں جلوہ تہا را کیا ہے

میں تو شقائقِ حسنِ حور نہیں
 شیشہ بزل تو جوڑ جوڑ نہیں
 کس کی نیت میں یہاں فتور نہیں
 کون ہے جو سگِ حضور نہیں
 نام کی تو مجھے ضرور نہیں
 پر جب اسایہ سے تو نور نہیں
 لاکھ چمکے مگر وہ نور نہیں
 کون کہتا ہے وہ غفور نہیں
 کون سا کوہ کوہِ طور نہیں

دیکھہ کتاہین میں اے بیاب
 جلوہ یار کا قصور نہیں

تیرے عاشق پہ نگاہوں کے لگاتے جاؤ
 اے کمان دارِ نشانی کو اوڑھتے جاؤ
 شوکر ایک مرقعہ عاشق پہ لگاتے جاؤ
 چال سے حشر کا انداز دکھاتے جاؤ

سرخ میں مجھ سے نہ آنکھوں کو چڑھتا جاؤ
 ایک چپ کا ہی سرو ہی کا لگا جاؤ
 پہلے ہو جوں جان بیکر مبر وقت
 سیر خان کا طریقہ نہیں اچھا پیارے
 چوڑ کر عجب کو سکنا تو نہ جاؤ صاحب
 بھیر یہ دیدار غذا جانے میں کب ہو
 ہم وہ سالک ہیں تیری راہ محبت کس قسم
 آنکھ مرقد سے میرے پیہر کے جا ہو کہ ہر
 سو محبت کا گمان ہوتا ہے وقت قرار
 حیف مسم تو اچھی فرشتہ پستو بھی نہیں
 یوں نہ سپوش مجھے چوڑ کے جاؤ صاحب
 ہم سے تمہیں جو ابرو تو تیار ہو بھی
 کوئی یار کی یا خضر ہے ہلکو بھی تلاش

اے صنم آخری دیدار دکھاتا جاؤ
 بارغ تو جاتے ہو یہ گل بھی کھلاتے جاؤ
 چار دیو اور غما سر کو بھی ڈالتے جاؤ
 سیکھ لو راہ و فارا وہ پاتے جاؤ
 نہ تلواری کا ایک اور لگاتے جاؤ
 مل گئے ہو تو صنم آنکھ لڑکتے جاؤ
 خضر کتاب ہے مجھ کو راہ بتاتے جاؤ
 بھول دو جا کسی دن تو جراتے جاؤ
 یوں چھڑو تو چھڑو کو نہ بچا جاؤ
 موت کہتی ہے بچھونے کو ادھٹا جاؤ
 لکھ زلف معبر کا سونگھاتے جاؤ
 کسبج لی ہے جو کمان تیرے ملائے جاؤ
 کس طرف جاتے ہو بھوکو بھی بتاتے جاؤ

عاشقو جو نام ہے منظورِ نغمہ گر تمکو

سیرِ محراب کو جو آئے ہو تو اسے خوش بنو

پاؤں نازک سے اگر کرتے نہیں ہو پاؤں

کردارِ بد کے اشارہ میں شرہ کو شال

کیفِ بادہ تو نہیں نشہ عرفانِ ستو

بدلتیور بھی منم عینِ شکرِ رنجی میں

ساہتہ تابیوت کے لئے تو بنائو پیر کو

خاک رہنے کا نہیں زیرِ زمین بھی خزا

آنکھ میں سہر کی مانند سائے جاؤ

آہوں کو بھی ذرا آنکھ دکھا جاؤ

دونوں ماتوں سے میری خاک اڑا جاؤ

ساتھ تلوار کے جھڑ بھی چلائے جاؤ

ایسے پیہوش ہو ہوش میں آتے جاؤ

آنکھ پہیری ہے تو ننھ کو بھی بنا جاؤ

گور میں لاسے عاشق کو سلائے جاؤ

منہو گنجِ نہان کو بھی لٹائے جاؤ

بسل کے جو تصور میں ہو گریاں بیتاب

لحنتِ دلِ شکون کے ہمراہ پہلے جاؤ

تریا کس طرح سے چوز میں پردہ دیکھتے جاؤ

کھلے ہین ایک سے گل ایک تہر دیکھتے جاؤ

گدڑتی ہے جو کچھ فہم سے پردہ دیکھتے جاؤ

بتا نا اپنے بسل کا سنگد دیکھتے جاؤ

برے باغِ جگر کی سیرِ دلبر دیکھتے جاؤ

جھاؤ جو رخوانِ سنگد دیکھتے جاؤ

عیادت کو نہیں کیا مگر اتنی گزشتہ ہے
 کرو بھر مذالیکار سے چورنگ مانتی کو
 جن میں بل کے دیکھو روہین بٹانہ
 ہے ہر قسم سے راستہ میں ہمدست کے
 ذرا سا بھی تہارا دیکھنا میں عنایت ہے
 گریباں گیر الفت کو عبث دان چھوڑا ہو
 سہرہ کوئی بھی مانع نہیں بنارہ باز کا
 وہ وبالار میں آسماں یاد و نون عالم ہوں
 عیادت نرگس پیار کی کرنے جوئے ہو
 گہنگار دہر پیاری کس قدر گتھری لگا ہو
 میر غنیمت کی الفت میں کنوئیں جھانکے کس نے
 یہ کہتے ہیں پیاراں الفت دیر تک شہر و
 چلے تو جو میر پیاد سے اوتھکر پاس لے گئے

ادھر سے جاؤ تو مجھ کو بھی دم بھر دیکھتے جاؤ
 ذرا تیغ نگہ کے بھی توجہ ہر دیکھتے جاؤ
 کھڑے میں منتظر سرد و منور دیکھتے جاؤ
 بناؤ آنکھ پیڑے بندہ پرورد دیکھتے جاؤ
 یہ کہتے ہیں مجھ کو آنکھ بھر کر دیکھتے جاؤ
 ابھی تو کہتے تھے آؤ میرا گھر دیکھتے جاؤ
 مجھے بھی دیکھنے دو تم بھی بسر دیکھتے جاؤ
 تمہیں کیا تم تو نیچے گلاہ اوپر دیکھتے جاؤ
 تو سنبھل کو بھی حسب حال ابتر دیکھتے جاؤ
 اوتھا کر مجھ سے تم بھی اپنے سر پر دیکھتے جاؤ
 مہاری چاد کا ہے کون جو کر دیکھتے جاؤ
 حوائج ہو سہل سے تو دم بھر دیکھتے جاؤ
 کہیں گے آج پہر شکوہ کن دتر دیکھتے جاؤ

یہ کیا اندیز ہے موسیٰ ہی کی انجلیں کی درویش	اوہ بھی غیرت جو رشیدانور دیکھتے جاؤ
صفیہ ترکان، استاد پے غوزیری عاشق	کوئی دم میں یہاں چلتے ہیں خجور دیکھتے جاؤ
کھڑے ہیں سطر عاشق شمشیر نگہ قاتل	انہیں تیغِ نظر سے تم برابر دیکھتے جاؤ
نماشا دیدنی ہے آپ کے دیوانوں کا صاب	اور اتنے کس طرح ہیں خاک پر دیکھتے جاؤ

غبارِ دل نکالوں کے تم بیتاب اپنے

ہو بھر خدایسے مکر دیکھتے جاؤ

دشتِ مین اوس شونخ کو جانے تو دو	آہودوں کو اکہہ دکھلانے تو دو
سنگین اکہہ اون کو دکھلانے تو دو	عین اشارے میں غصہ مٹانے تو دو
دشتِ غربت میں مجھے جانے تو دو	بیکسی میں تھو کرین کہانے تو دو
دیکھہ لون گا ابر باران کی چھٹی	حشتم گریان کے حضور آنے تو دو
اوس زبانِ چشم سے چشمِ د زبان	تیچھے لڑنا پہلے ملجانے تو دو
صاف آدڑ جائیں گے شمعوں کے دھوپ	شعلہ رو کو بزم میں آنے تو دو
غیر سے ملنے کی دو گھائیں بند	یار کو جھوٹی قسم کھانے تو دو

مٹنے کا بھی کوئی نخل کا طریق
 دیکھیں دو کیونکر نہ لکھیں گے جواب
 پیچھے جانیے اے جانِ جہان
 ہے غبارِ دل میرا کہہ دن کا منہ
 جو ہر اینار بھی کھل جائیے گے
 دل کی کھل جاوے گی کسبیتین
 بیٹھ جاوے گے کلیجہ تمام کر
 دل تو کیا جان بھی کریں گے ہم نثار
 رفتہ رفتہ پہنچ لیں گے ماتھے بھی
 ابر بارانِ منہ تکے گا دیکھنا
 دل کی اوجھن بھی نکل جائیگی سب
 عاشق و معشوق میں کرنا تمیز
 رخ کا بوسہ ایک لونگ اور بھی

راہِ پروا کو ذرا آنے تو دو
 خط ہمارا دن کو پڑھو لے تو دو
 روح کو تن سے کھجائے تو دو
 رخِ یاد کے خط نکل آئے تو دو
 یار کو تموار چمکانے تو دو
 ساغرِ مے اور کو پی جائے تو دو
 لاشہ میرا دن کو ادھوا تو دو
 یار کا قسامد کو خط لاسے تو دو
 گوشہ گیر و پاؤں پہیلے تو دو
 پیچھے ذرا اشکون کا برسنا تو دو
 کاکلِ بیچاں کو سلجھانے تو دو
 ایک دل و نون کو ہوجانے تو دو
 اور کو قرآن مجھے ادھوا تو دو

بن بکل جاوے گا سارا سانپ کا

خم او سے گیسو کا دکھلانے تو دو

دیکھ ہون کا کس طرح ملتے نہیں

آنکھ بیتیاب ان کے لڑ جانے تو دو

آؤ میرے گھر یہ کس دن یار کا ارشاد ہو
اے جنوں اس گل سو گھر میرا کہیں آباد ہو
اے صبا جو لان یہاں پھر تو سن جلاؤ
ہوں ازل کے تیرے دل و شن کھان صلاؤ
اوس جوان کا قدا گردیکھے تو شکل پیرخ
دیکھے کب معرکہ پہلے ہو مدت سے عشق
اے پریر و تیرا دیوانہ سب بہولا ہوا
حسرت آیا دل پہ تو اوس سے معلوم نہ کھا
تین ابرو کی تیری کینچے کبھی تصویر تو
شوق اور دنیا کا ہوا تو سن دلدار کو

شاد کب تک کیجئے اپنا دل نا شاد ہو
اپنا دیرانہ بھی رشک گلشن نو شاد ہو
آرزو پر اپنی شست خاک پھر باد ہو
کس طرح سے بیا کوہ مادر زاد ہو
سرد قید راستی سے باغین آزاد ہو
تین ہو گردن ہو مین ہوں خنجر جلاؤ ہو
رے قسم دیر و حرم کا راستہ گریاؤ ہو
نام کو شاگرد ہو تم پر بڑا استاد ہو
کیا تعجب ہے قلم گر خامہ بہزاؤ ہو
دیکھے کس کس کی خاک اب صبا بر باد ہو

<p>جلد تابینا الہی دیدہ صیاد ہو کھنڈ فردا محشر زابدون کو یاد ہو یہ ہیں وہ قیدِ حبس کی کوئی میعاد ہو خاک ہو کوئی بلا سے تیرے پار یاد ہو مین نہیں وہ جسکے لب پر نالہ و فریاد ہو داد وہ دیتے ہیں جسمیں کچھ نہ کچھ یاد ہو شاخ گل ہو اوی صیایا مار صیاد ہو اوی صنم و انداب سبھا کہ تم ملا دو</p>	<p>دیکھ سکتا ہی ہیں محبتِ محفلِ طبل کی سہل کر ہی کان کہیں گریسے نا تو پہ جیسے جی ہونا راتِ کل ہی بند عشق سے اوی سمند پار کر ہر قدم پر شوخیان یاؤن کی بے خبری میں کڑی یا کڑی دیکھتے ہی مین تو ہیں آنکھیں چورا کر دیکھتے میں وہ بل ہوں کہ کیا ان کے عجیبے شادی قتل ہی آخر کیا شمشیر تیز بجھے</p>
--	---

کرتی ہے رسوا یہ اوی بیتیابِ زہین
 کس توقع یر پہلا اس کا کوئی داماد ہو

<p>دکھلاؤن کیا چراغ پہلا آفتاب کو آتا ہے جہنم چہرے کے دیکھو نعتاب کو آتا محال انکھوں مین سے درخوایہ کو</p>	<p>تشبیہ دن نہ رخ سوتری ماہتاب کے تہر خدا سناہو تباہِ حنین کا تہر اندرے پستبانی بیداری فرقتا</p>
--	--

گیسے یار سے جو اوڑا شکا دیوان
چھاتی جو سخت پکڑی تو بولا وہ جحر
کھائیگا اون کے زیر قدم شہر تھوکرین
اتنا ہے دور اپنا بھی اس دور جرخ میں
انگیا ہے ترپینہ میں اس جحر کی
اے زلف یار ہو کے تو برہم رولاہین
صاحب شب وصال ہے کیسی حیا و م
انہر دین و مارے نکری جان پہ
اشہو اچھا وڑاؤن میں ہر خاک

مٹی کیا پینہ نے مطر گلاب کو
کیا سنگ آپ سمجھے ہوڑ میں حباب کو
آنے دوراہ پر تو سمنہ شباب کو
کہدو بھرے پیا لون میں ساتی تار کی
دیکھا ہے ہننے پانی کے اندر حباب کو
برسٹا پانی کام یہی ہے سماج کو
پردہ کھان کا دور کر داب حباب کو
اے رشک مھر رخسے اولٹ دلقاب کو
اور ہو نصیب پائے حنائی رکاب کو

بہت ہے دل تو بیٹنے دیاتش میں عشق کے
بیابا آپ کرتی ہے پختہ کباب کو

کیون نہ ڈٹکرے کر تیغ حد ایں کو
کیا ہوا سو نیا اگر جان جگر دلا رکھو
یار سے الفت ہو کہو ہے الفت یار کو
اختیار اپنا سہی دیدیقتہ میں مختار کو

حیف یہاں تو سب جہکے تیاقی قلمین
 ای پری بھر خدایہ کے آباہر ذرا
 دم دو لینا ہے پر نظارہ رخسار صاف
 مار گھیا چچ سے آخر عدم کی راہ میں
 ہو گیا دیوانہ جس پر لگیا افسوس یار
 ہو گئے دیوانہ دونوں عشق زلف پائین
 ہو گئی اپنی رسائی اگر دیر دلہ از تک
 بعد مدت منہ سے بولا وہ شوخ لالہ
 ہو گئی ثابت اگر تاثیر اپنے آہ کی
 آگ لگ اٹھے اسی پیکر پر پے من بجھے
 اکبہ یا چشمہ بامان میں چسکتی ہے نہیں
 رو برو آوے نہ میر چشم گریان کبھی
 یاد ابرو صنم میں رات بہرائی نہ فیند

دمان بازت کینچہ دیتی نہیں تلوار کو
 ایک لٹکتے ترستے ہیں تیرے دیدار کو
 احو صنم سر کا دی رخ سے گیسو خمدار کو
 گیسوؤں کا بل ہوا سو میاں یار کو
 سمجھے ہم سایہ پری کا سایہ دیوار کو
 توڑتا ہے شیخ سجدہ برہمن زمار کو
 ایک دن پردہ ادا تھا کر دیکھ لینگ یار کو
 باغبان آج کھولا ہے در گلزار کو
 ایک دن سید اکبرین گنج کجرفنا کو
 برق سے نسبت جو دون برق لگا دیار کو
 نرگس بیمار کیئے دیدہ بیدار کو
 آبرو کہنی جو ہو دے ابرو دیا بار کو
 رکھ لیا جہنم نہ مینے زیر تلوار کو

صاف کر کے وہ صدفِ عشاق کو کہنے لگا
یاد دلوائتی ہر ہونٹوں کی مسی وں کی ہا
پسینکے اے ابو الہوس چلتا نہیں گر بارِ عشق

کیون کہیں یکہا تہا یوں جلتی ہوئے تلوار کو
ابرِ چھپر کہنچا ہے برن کی تلوار کو
کیون بچھرتا ہے نادان پاس بیکار کو

بچھو تو عقیابِ میسف کا پتا ملتا نہیں
جہاں مارا میں نے سادے صحر کے بازار کو

حیرت ہے صاف دیکھ کے سحر اپنا یار کو
اللہ سے اضطرابِ شبِ انتظار یار
تلوار کی ہے کون سی تلخ ہو حسیاج
رہنے دے اپنی بزم میں مجھ زار کو منہم
اوس بستیوں چھپائی ہے دین کا چا
کب کا غبارِ دل میں تیر تھا جو اے صبا
کیا مرغِ دل کو میر پہناتا ہے چھین
دندان دکھائے مناسیر بحرِ حسن نے

کہتا ہے دنگ آئینہ دار کو
دم بھر نہیں سزا دلِ بقیہ دار کو
ابر و کا ایک شہارہ ہے کافی ہزار کو
دی ہے جگہ خدا نے ہی گلشنِ مین خار کو
حسبِ طرح سنگ کہتا ہے پھانِ شہار کو
یر باد کر دیا میری مشتِ غبار کو
آتے بلکے چچ ہن گیسوے یار کو
آپ آب کر دیا گھرِ آبدار کو

ادس ماہ دش کو دیکھ کر چوچاں پاک ہے	تنبیہ ہے کتان سے گریبان کمار کو
افتادہ ہے زمین پہ جو دیوانوں کی طرح	سایہ ہوا ہے سایہ دیواریار کو
گیسویں اس دل جو پھیلاتا تو کیا عجب	صیاد کا ہے کام پہننا شکار کو
دندانہ سر کا نہیں آنکھوں میں یار کے	کوڑا انگ ہے ابلق ریل و خمار کو
حوالہ ہے دلوں سے ستم عندلیب روح	دکھلا دے باغ حس کی اتو بھار کو
گہو ننگے کو تو نے گریبان تو دیکھو	شکرے کروں گا میں ہی تیرا تار کو
آخر بدن سے چوٹ گئی روح بحرین	رو کے رہے پیادہ کہاں تک سوار کو
حالِ سیدائشہ رخ چبلوہ گر	دیکھو جنب میں نافہ مستکبتار کو

تقدیر دیکھنا جو کبھی پہول لے کے تے

بیتاب پہول جاوہ میرے مزار کو

تشنہ ہے رخ روشن ہوا دیکھ لپچاں کن	تعجب ہے کہ ہندو کر رہا ہے حفظ قرآن کو
ابھی حاصل ہو جمعیت میری روح پر نشان کو	اگر لاؤ صبا او کی شمیم زلف چان کو
دکھانا ہر نہیں نہ رہا چمن چشم فغان کو	جواب صاف بیسی دیا بیمار چہان کو

کنوین چکوائی غیرت عزیز دماہ کنان کو
 جو یاد آتی ہے تیری چشم رشک دیدہ آہو
 تمیز کج کرے امتیاز نیک بد و نون
 حبث ہو تا ہے برہم مجیب، او لچتا ہے
 جلایا آتش حسرت میں نل شمع ستایا
 نہ کھلا پر نہ نکلا کی بہت جرح نے محنت
 پہلا الفت جو اس کی تو بنے کیا برائی کی
 ہوا دوسرے محفوظ پر دل اہل خلوت کا
 ترپنا پہول اوصاف بنا برق و ہوش
 ستاروں کے ذرا کہدو کہ مکینا مقابل میں
 ہماری خاک ڈرتی ہی ہو کہ پطرح جالیٹی
 خوشی سے خوشی اور غم سے غم ایذا ایذا
 لگو کرنے جو وہ عوی خوش چشتی تو جانانے

دکھا دیکھا میرا بسف اگر چاہے نغدان کو
 تو رو کر بیگو دنیا ہوں امان سیابان کو
 خدائے اس لئے مجھے مین ہنوز عقل انان کو
 چو اکب منیے اے کافر تیری زلف پشان کو
 دکھا کر یار دست خانی تلخ مرمان کو
 محنت، جگر سے میر تیرا فلک کی پیکان کو
 زمانہ میں ہوا کرتا ہر اس نساک انسان کو
 نہیں مر مرسی کچھ حطرہ چرخ زردان کو
 دکھا دی سکر اس کے تو جواپنے برق زندان کو
 چنا ہے آج اور ہوشنیشانی نشان کو
 چایا لاکھ اوسن شک پرستی پند امان کو
 غضب کا بظ و ضبط اس حکم ہر دیکھنا جان کو
 دکھائیں خوب سی آنہیں غزلان بیابان کو

نہی ہے آئندہ میری بہنیں بتا کہ آپ کو
ستارے بکتی ہیں نہایت اوسکی نشان کو

بلے ترکان پر کھانا خیر فرلا دو
اشیاء پر کلبے میں فصل گلین تو
یا تر اتو نشان مجھ کو گلین ملتائیں
گر یہی ہے رزمہ سخی تو اکدن دیکھنا
قدرت حق کو میں یاد رہے غلام کیا
سیر ہو تو مونی میں اختیار فرمائیں
کر دیا صورت پرستی فراموشی سے دور
اپنے اپنے نگ میں ہر مست کھجائیں
روح و تن میں کیوں بدائی ڈالتی ہے اجل
دار شرکان کے لئے اکثر دل بسد چاک
دیکھ کر مجھ کو نفس میں اور کئے مصفی

کیل ایجا دستم ہے اوس ستم ایجا دو
آگ سے سیاد لگا دے تیرے بیدار کو
دھونڈ مارا میں سے سارے عالم ایجا دو
دام میں لادیں مرغان چمن سیاد کو
کوں دیکھتے ہیں ایسا رابطہ افساد کو
کب بجایا نہیں میں آپ کے ارشاد کو
عاشقیت ہو گئے سپور فدا کی یاد کو
کون سا بڑا جیلا بل کی میاں نہر یاد کو
کس لئے کرتی ہے دیران خانہ آباد کو
تہنہ سینہ سے لگا ہنجر حبلا کو
میں شکل میں نہ ہو چا کوئی نجی اراد کو

یہ خرامان ہر زمین اور وہ پابگل

دین گذرین نہیں لیتا خبر تک بھی کھی

گرد یک عشاق میں اس وقامت کسبا

کیا پڑا ہے دھم میں غلام کے تواضع دلا

سرو قد سے میری کیا نسبت پہلا شاد

کیون پہلا بیٹا ہے تو یار میری یاد کو

قمریان گہیرے ہو میں بلغ میں شاد کو

سوچتا الفت میں کوئی بھی نہیں اتنا کو

کس طرح بیتاب ہو الفت میں اس کو

سنجھ میں اکثر مرثیہ ناک بے بنیاد کو

یچ گیسو کا پھر کھلا دیکھو

قدرت ذات کبریا دیکھو

دل سوئے بت کد چلا دیکھو

خنجر زنا پھر کچا دیکھو

دیکھتے کیا ہو خبر و طوفان کو

سرخ سے رو ہو گیا گلشن

دام میں فصل گل کی دیکھ خیر

کس پہ آدے گی پہ بلا دیکھو

بت بھی بن سبیلے میں خدا دیکھو

خضر پہ لاسے راستا دیکھو

آئی عاشق کی پھر قضا دیکھو

ما خدا سوئے خدا دیکھو

کیا تھا اور ہو گیا پنہ کیا دیکھو

چیرتی ہے مجھے صبا کو دیکھو

رست با ماں سے ہا کے پیشی بہت
 نام فلو زلیت پر ہوا نازاں
 دیکھنی سب سے بڑھ کر کی میر
 وزر ہی ہے ہواے دامن
 وہ محبت اب ادن کو بہت نہیں
 رخسار اور ابرو کا ہوا دیو کا
 بادہ خوار وہ برق سان تر پو
 عاشقو پیشی بت کرو نالہ
 لب بجرادس نے بال کبول دے
 اوسے دامن سے لگ کے چلتی ہے
 کر دیا پانی پانی قسزم کو
 بارش میں نہیں پڑا دغہ پہ دین
 کیسے کیسے کھلے ہین خال سے نکلیں

عاشقو شوشت محبت دیکھو
 سہ پہر موجر بہت قضا دیکھو
 جس کے تم آنکھ کو لڑا دیکھو
 خاک کا مہیہ حوصلہ دیکھو
 ابتداء دیکھو انتہا دیکھو
 اثر نالہ و مہکا دیکھو
 وہ چلی اتنی ہے گشت دیکھو
 تم غیبہ ناتوس بھی بیا دیکھو
 گھاٹ پر گھر گئی گھٹا دیکھو
 بارش میں جرات مسبا دیکھو
 چشمہ گریان کا جہل دیکھو
 پیمبر تنگد کوئی مکہ دیکھو
 جہاد و رت خا دیکھو

خاک میری دان سے پھرتا
یوہ کیوں ہے مجھ پر غیب
چل بسی روح جسم خاک سے
صورت نقش پاگلے میں اب

کیسی اولٹی چلی ہوا دیکھو
حسرم دیکھو میری خطا دیکھو
ہو گیا دم میں کیا سے کیا دیکھو
آکے بیٹھا ہوں تم اوٹھا دیکھو

رحم کرنے کا وہ نہیں بتیاب
اشک بھی آنکھ سے بھا دیکھو

باغ حاتا ہوں اوس نگار کے ساتھ
بلبل باغ آرزو ہوں میں
نہتے ہیں وہ ہمارے رونے پر
ہر کا پاؤں کے خاک ہے اپنی
نہیں سیر دلربا کے پہلو میں
پھر گئی ہر وہ ترہ وہ نظر
چوڑین کب ہر ہی غبار و سوار

سیر کرتا ہوں میں بھار کے ساتھ
ایک دل ہے میرا ہزار کے ساتھ
برق ہے ابرو بھار کے ساتھ
ہے پیادہ روان سوار کے ساتھ
گل کو دیکھا ہے ہنر خوار کے ساتھ
تیغ بھی چل گئی کٹار کے ساتھ
ہے غبار اوس کے وہ غبار کے ساتھ

کشمکش کیوں نہ باندھے نرگس باغ
 اور بگئی روح روگیا قالب
 پنہ کرنا ہوں معروں سے میں
 جیب کو تار ٹوٹتا ہی نہیں
 جوتن سستی کا بے جواں تک
 عشق میں کب کو چل بسا تھامبر
 سیکہ مناق سے طریۂ عشق
 وہ سوار آیا تو مشال غبار

عشق بہت ادس کو چشم پر کھینچتا
 کیا پیادہ چلے سوار کے ساتھ
 کشتی لڑتا ہوں روز چار کے ساتھ
 کھانا آتا ہے تار تار کے ساتھ
 نشہ ہو گا ہرن ادتار کے ساتھ
 سینے رکھا ہے مار مار کے ساتھ
 بوسے اور خام پنہ کار کے ساتھ
 دم قدم ہوں گارا ہوا کے ساتھ

کام رکھ ایک سے زمانہ میں
 دوڑ پلٹا بمت ہزار کے ساتھ

دار پر کھینچے رو اسے پیچھے
 کب جفا خون دل پہلا ہے یہ
 عاشق زلف کی سزا ہے یہ
 تخیل شرکان میں گل کھلا ہے یہ
 ادس سبھا زبان کا مینا
 تپ فرقت کی بس اداس ہے یہ

جو پہنا اپنے سر پر کبیل گیا
 کب بہلا چوڑتا ہوں عشقِ صنم
 نہ لگا دشت پہ او سکی جاے دل
 وہ او دہر دم او دہر ہوا رخصت
 ہے نظر او س کی خاک پیر سے
 سر و قد و ن کا سینہ او بھرا ہے
 ہم کو خلوت میں حالِ دل کا ہلا
 ایک آتا ہے ایک جاتا ہے
 کیوں ندیم زن نہ راہ عشق میں بون
 واہ کیا ہی نکل گئی سن سے
 کیوں نہ خطِ کہین سر پہ اکھون پر
 یہاں تو اکھون کی راہ دم نکلا

دام کیونہیں بلا ہے یہ
 لاکھ نامح کے برا ہے یہ
 کھے رکھتے ہیں ہم و غلبے یہ
 غمِ فرقت نہیں فضا ہے یہ
 تیر و تو وہ کا سامنا ہے یہ
 نخلِ شمشاد یا پہلا ہے یہ
 نہیں میگا نہ آشنا ہے یہ
 سچ ہے دنیا نہیں نہر ہے یہ
 کوئے جانان کا راستا ہے یہ
 روح ہے یا کوئی ہوا ہے یہ
 یار کے ماتھے کا لکھا ہے یہ
 ہے گمان او کو تا کتا ہے یہ

فخر نیاب کو بے شاہوں پر

کوچہ یار کا گداس ہے بھ

مرہ دکھاتی ہے غصہ میں تند خو تیری
خوشادہ آکھہ کیا جس نے تیرا نظارہ
خدا کی واسطے ندم نہ مغرہ مالی کر
جود وعدہ کرتا ہے جیون میں ٹال دیتا ہے
مٹا نہ سینہ سے اوردارغ ہجرتوانیکا
قصور آتہ پہر مجھ کو یار تیرا ہے
سنا ہے نام تیرا جب سے یارو ربانی
نسیم عطر میں کاتنی دہلی ہتی ہتی
مجھے بناتا ہے باتون میں پیش غیر آؤ
مزاج کو نہ شبہ وصل میں کوہ برہم
نہ آیا آج بھی وعدہ نہ تو اگر اے یار
بدن میں روح ہے غیرت نسیم ہمار

لڑائی صلح سے بہتر ہے جبکو تیری
خوشادہ کان سنی جسے گفتگو تیری
مین سس جکا ہوں بہت ابھی گفتگو تیری
مجھے پسند نہیں خو بہہ حیلہ جو تیری
کہاں تلک کردن شکونے شش تیری
دہری ہی رہتی ہے تصویر رد ہوتی
بتلاش کرتا ہوں میں تجھے کو کو تیری
کھلی ہے آج گمراہ مشکبو تیری
بگڑ گئی ہے بہت امدون میں خو تیری
اولچہ رہی ہے بہت زلف مشکبو تیری
کمر لگی قتل بجھے تیغ آرزو تیری
کہ بند ہو گئی منچہ میں آکے بو تیری

کے نہیں ہے زمانہ میں جستجو تیری	پھر اہی کرتے ہیں نرات چرخ پر مہر
وہ گل ہے کونسا حسین نہیں ہو تیری	دماغ چاہیئے اور غیرت چمن ورنہ
جو اس زمانہ میں رہا آب و تیری	مقام شکر ہر نادان بہت غنیمت جان
ہر ایک کو ہر زمانہ میں جستجو تیری	تیری تلاش میں پھر مین کا فرد و نیدا

نزد وصال کے پتیاب اڈا لوجی بھر کے
برائی آج ہی مدت میں آرزو تیری

طاؤر دل تیری ہم باز دہر دیکھیں گے	اڈر کے جائیگا کھان اڈر اگر دیکھیں گے
وصل کی شب جو گریبان سحر دیکھیں گے	اور جنون پر رہ کرین گے یہ کھے رکھتے ہیں
بولا بیرحم کہ اب نوچ کے ہر دیکھیں گے	تن بلبل میں نہ صیاد جب پالی جان
پر نہ مارین گے اگر تیر میں پر دیکھیں گے	اڈر کے صیاد کھان جائیں گے مرغان ہوا
اپنے خورشید کو آب ٹھہ پھر دیکھیں گے	رات دن اڈر تصور ہی میں کہیں گے ہم
انکھیں کشتی میں کہ ہم لخت جگر دیکھیں گے	حیف یہاں جسم میں باقی بہت نظر خون کا
ایک دن تیرا بھی آہ اڈر دیکھیں گے	رو کے ہم تجھ کو بھی کہیں گے شب و قیامت

یہ تو ممکن نہیں کہوت نظر ہو کر جدا
ایری سایہ ہو آسب ہو جو چاہے سو ہو
دہو دہستے کبہ تجا۔ مین جاوین گے

ہم بھی دیکھیں گے اوہ ہر آید ہر دیکھیں گے
جسے چہا نہ جیتے تیرا گھر دیکھیں گے
لے دلائج تیرا کہنا بھی کر دیکھیں گے

زور و راری کو رہا من گے حسین اپنی تاب
شکل دکھلائیں گے جب ورت زرد دیکھیں گے

کہد و صیاد سے جنا کرے
کیون تیری زلف گے کہون مین دام
آگے یا المئی سینہ پر
لشہ دل لے کے دی تمہیم زلف
مین ہون بیمار چشم جانان کا
توڑ ڈالے کھائی گل کی شاخ
سہر و قد تیری گرم رفتاری
بل دکھا دے جو تو کر کا اسے

نوح لربو مجھے رہا نہ کرے
جلبازی میری بلاناہ کرے
تیرا جانان کھین حلا نہ کرے
اچھا سودا ہے کیوں نہا نہ کرے
کہد و عیسیٰ میری دوا نہ کرے
خون طبل کا کیون حنا نہ کرے
شور محشر کھین سیانہ کرے
بیچ بھر گیسو بے دوتا نہ کرے

کعبہ دل کو چوڑ کر کے بٹ
 سچ کھتا ہے کسی نے اے صاحب
 رنگ یکسان نہیں زمانہ کا
 کرتے ہو سب سے جو غنا پہ دغا
 خیال وہ چل جو ہر روش ہو بھلی
 دست دشمن اگر ہوں ملکر ایک
 اک زمانہ تمہارا شاکی ہے
 مسخِ رخ کا ہون میں سودا می

تجھ کو سمجھوں خدا خدا نہ کرے
 بے مروت کو اتنا شہ نہ کرے
 کیا کرے کوئی اور کیا نہ کرے
 دیکھنا کوئی بد دسا نہ کرے
 کوئی شکوہ کوئی گلانا نہ کرے
 ایک سے ایک پھر لڑا نہ کرے
 تباہید رہو خدا نہ کرے
 عشق گیسو پیری بلانا نہ کرے

دل جو دیتے ہو تو سمجھ کے دو

کہیں بلیاب وہ دغا نہ کرے

جہان دیکھو وہی جان جہان ہے
 مکان کہتے ہیں جب کو لا مکان ہے
 تعداد ہم میں اور او میں کہاں ہے

عیان ہے کور باطن سے نہاں ہے
 نشان نام نام بے نشان ہے
 نقطہ پردہ و دلی کا درمیان ہے

جو کہ زانام سے دو ہفتاں ہے
 نفس میں بھی نہیں ایک حرف ہو لیں
 اسی کو سیر گلشن کا اوٹھا ملت
 مبارتی شہین نقد دل و جان
 وہی ہزم میں سمجھ لیتے ہیں کُل کو
 جزاؤ کے راز او سکا کون جانے
 نوافض سرکشو واجب عین گر
 سمجھ کر کہوں اے ٹیل پر وبال
 یگانہ چشم و حدت میں میں سب بین
 نہیں یہاں مغز سے خالی کوئی پُست
 کمین ادسکو کہے کونین میں کون
 نفس بن یاد کر کے سیر گلشن
 ستارہ نگار سے پستہ بین بیمار

مکان کے بعد آخر لا مکان ہے
 کھستان بلیوں کو بربزاں ہے
 مبارک طرح جو دہاں کشاں ہے
 تنیم زلف کا سودا گراں ہے
 ورق چرب کو دفتر کا گماں ہے
 کہ جس کے کن سے پہ کوئی مکان ہے
 جہکا پیشِ ر میں کیوں آساں ہے
 نفس نزدیک ہے دوستان ہے
 کہے بیگانہ کہتے ہو کہاں ہے
 دروں جسم حاکی جاں بنان ہے
 مکاں جسکی نظر میں لامکاں ہے
 تڑپتی تند لبِ خستہ جاں ہے
 میرا یوسف سیمائے زمان ہے

چلے اور دعا عطا کا منان سے
 گھر بوٹے ہیں رت اوجھ کی
 سونے کا ہے ابر سیہ پر
 نال گوشت پہلو سے باہر
 ہم دنیا میں کشتی ہے جہاد قات
 وزا دیکھو توجذب عشق صادق
 غضب سے خون ہمارا کہہ کے عالم
 جو پہلے مر گیا رہنے سے اپنے
 عجیب ہے یہ دور نگلی زمانہ
 کمر کے لین بکر بوسہ غال
 ہنسن حکمت سے مالی کوئی شویہاں
 سیہ اثر رہے یا ہے رات کالی
 ہنسن ہم دیکھتے رہ دیکھتا ہے

ہمارا پیر طاقت میں جوان ہے
 یہ عالم باغ ہے وہ باغبان ہے
 تبسم برق پر خندہ زمان ہے
 لگاتا تیرہ ابر و کسان ہے
 اجل اس مال پر خندہ زمان ہے
 بے رقیس روان لیلی و دان ہے
 مٹاتا لب سے اپنے رنگ پان ہے
 اوسی مردہ پہ زندہ کا گمان ہے
 کوئی ناکام کوئی کاران ہے
 کرین کیا مصحف رخ و بیان ہے
 عبارت ہے بیان مطلب بیان ہے
 بلا کا اوس کے گیسو پر گمان ہے
 ہمارے اوس کے پلون دریاں ہے

چٹک کر ایک دن ہو گا سب کا
نہیں صورت کوئی معنی سوغالی

جسے بار اپنی ہستی کا گہا ہے
صدف کے بیٹھ میں گوہر ہے

میں ادن انکھوں کا ہون بیتا بکتہ
چپکتی جس سے چشم آہوان ہے

وان تو شعلِ حیا پرستی ہے
کیسی زور وں پہنگدستی ہے
رات وں شکر ت پرستی ہے
دیکھو نذر حسن کا عالم
آہِ براہِ گنجینا ہون بین
سکر مالی ہے مرعہ مضمون
جیو مونسے عیاں ہے طراری
کیون رہ پیا ہون اب نرے مضمون
بھر کھانن شباب کے ساتی

آنکھ یاں دید کو ترستی ہے
مہم ہیں اور روزِ خاقہ مستی ہے
نبتی پرگن ہستی ہے
روشنی چہرہ سے برستی ہے
آگِ یراگ یاں برستی ہے
آسمان سے زمین برستی ہے
شوخی گفتار سے برستی ہے
برلی یاں لکر کی برستی ہے
سب جوانی تک یہہستی ہے

کون سنا ہر تیری اسے نوح
 ہون چٹ راست کی صفین ہشیار
 کون ہوتا ہے وقت بد میں شریک
 کچھ کھلے رہ جاتی ہے جو اے قاتل
 چور رستے میں رات دن سانی
 کیا آباد ہے یہ ویرانہ
 کرنے ویراں جسم خاکی کو
 مول لے لے متاع العت کو
 چرخ پر خاک اور کے جا پہونچی
 بوے گیسو و عنبرین کو نسیم
 دیکھتا ہوں ہر ایک شرمین اسے
 زندگی پر جو امینی نازان بین
 جاے عبرت ہے شہر خاموشان

اندون زور و شور سنی ہے
 پینکا تیغ وہ دو دستی ہے
 ابرو و تلہے برق ہستی ہے
 کیا تیری تیغ مجھ کو کستی ہے
 ختم آنکھوں پہ تیرے سستی ہے
 کیسے ویراں میں یہ بستی ہے
 اے ابل روح امین بستی ہے
 جان دینے پہ بھی یہ سستی ہے
 اب بلند یا پہ اپنی پستی ہے
 نقد دل لیکے دی تو سستی ہے
 یہ بھی حسن خدا پر سستی ہے
 موت ہستی پہ ادک کھستی ہے
 لافلو یہ عدم کی بستی ہے

جیتے جی مرنے کی تمنا ہے

مفتنم جان صحبت احباب

نہیں یحسان و حبس بارادری

تقسقن بلا کلبہ حجاب

سوت آتی ہے عمر بھر کے تمام

پہاڑ تاجیب کوہ کیا فراد

کر دیا یادۃ العت سے مست

شکر عالی سے ہر عروج سخن

آدمی آپ کو نہ کیچھے دور

زندگی موت کو ترستی ہے

یہ بھی ایک اتفاق ہستی ہے

کوئی ہینگلی ہے کوئی سستی ہے

کیون تو اسے روح ہیں پستی ہے

نستی کو بھی قید ہستی ہے

یہ جنون تیری تیز دستی ہے

اب تو زور وں پا پنی سستی ہے

مرش پر امن زمین کی بستی ہے

اسکی ہستی کی کون ہستی ہے

بچنا زلفِ سیہ سے بقیاب

یہ وہ ناگن ہے اوڑکے دوستی ہے

صلح کی صلح لڑائی کی لڑائی ہوتی

تیغ جلاو کی بے کنچے کچ آئی ہوتی

اکہ غفہ سے جوالت کی دکھائی ہوتی

ہے یقین جذب شہادت جو کھاتا مین

چلتی قتل میں اگر تیغ نگاہ قاتل
 کبھی سمت جو دکھا دیتا دلا تو اپنی
 کیا ہوا ماتہ اگر تیرا پڑا تھا ادھما
 آنکھہ زنگس کو جو گلشن میں دکھا دیتا تم
 شمع فانوس کلائی کو تیری کہتا میں
 دیکھتو دیدہ وحدت سے اگر اہل نظر
 ہے یقین پہنکتا اگر اور طرف ہی وہ تیر
 چشمہ اور اک اگر ہوتی بچے بھی مائل
 خاطر یا رسے طے پہ بھی نکلا نہ غبار
 دیکھتے چشمہ سخن گو سے جو بیمار کو تم
 رخ کو دانا پاتا تھا تو لبکا کے دکھا تو گیسو
 ہر پہ سب گردش ایام کی خوبی ورنہ
 ہنس کر اگر چہرہ روشن سے اولتے وہ

صفت عشاق کی دم بہرین صفائی ہوتی
 و دنون عالم میں تیری سمائی ہوتی
 ایک تلوار صنم اور لگائی ہوتی
 محو حیرت تھی ادھر چشمہ منائی ہوتی
 استین سے جو نہ باہر نکل آئی ہوتی
 صورت یا زہینہ کہوں دکھائی ہوتی
 اس طرف ل کی کش کینچ کے لائی ہوتی
 طور نے دور کی مجھ کو بھی سبھائی ہوتی
 دل کدہ تھا تو کیا خاک صفائی ہوتی
 بات کی بات دوائی کی دوائی ہوتی
 دین گشتا یا تھا تو بھیرات بڑائی ہوتی
 آنکھہ اوس شوخ کے کیوں مجھ پرانی ہوتی
 ابرو بر ترپ کر کل آئی ہوتی

بات موندے سے جو نکل آئی تیرے خوب ہوا
 ناعدل سے کوئی کہہ دینا ذرا بھر خدا
 مثلِ یعقوب صبا ہوتا داغ اپنا تر
 بانیِ ظلم دستم ہوتا نہ لے بت تو اگر
 تارا دس رشک چمن کو جو ہوتا مجھے

دین تنگ میں کس طرح رسائی ہوتی
 میری کتنی بھی کراہ پہ لگائی ہوتی
 ہوا اگر میرے پیار کی لائی ہوتی
 مجھ ذاتیری طرف ساری خدا لائی ہوتی
 پاؤں گل میری تربت پہ چڑھائی ہوتی

ہو تا دریا کے اگر رابطہ حاصل بیتاب

وہ محبوب تک اپنی بھی رسائی ہوتی

پوچھتے کیا ہوا ہے بسمل کی
 کیوں یہ ہستی ہو ماہِ کامل کی
 دیکھتے کیا ہو حالِ قبلہ نب
 واقف کوئے یار ہوں یا خضر
 کس سے الفت تو کس سے نفرت ہے
 وہ زمینِ اود کا جب لگا نہ پتا

رہ گئی دل میں آرزو دل کی
 داغ دیتی ہے روشنی دل کی
 ہے تڑپ اس میں سب بسمل کی
 یاد ہے مجھ کو راہِ منزل کی
 کون جانے صنم تیرے دل کی
 راہ لی مجھے کعبہ دل کی

اگیا یا ایسے گھر از خود
 سوچ کر رکھنا کوئے عشق میں پاؤں
 بابائیت کبھی کا میں دان تک
 خضرے راہ اپنی چل پاؤں سے
 ہے وہی سالک طریقت عشق
 یہ کو دیکھتا ہے خواب میں روز
 چہو دین ساتھ میرا حضرت حصر
 کہے وہ بکتا ہے اگر ناصح
 ہو گا حشر میں یہی وہی حامی
 میری تمت پلٹ گئی دیکھو
 سہ بکھ دیر سے کھڑا ہوں لاج
 جل ہی روح فنا : تن سے
 غوطے بحر خودی میں کھپتا ہوں

دیکھو تاشیر حبز باؤں کی
 ہے بھی راہ پھلی منزل کی
 اگر ہی تو نے کھوئی منزل کی
 راہ دور کو خبر ہے منزل کی
 فہم ہے جسکو حق و باطل کی
 ہوشیاری تو دیکھو غفل کی
 مجھکو کافی ہے رہبری دل کی
 کون ستا ہے ایسے جاہل کی
 جسے آسان ہر ایک مشکل کی
 تیغ اولیٰ پڑی ہے قاتل کی
 راہ میں دیکھنا ہوں قاتل کی
 گل ہوئی شمع آج محفل کی
 دور قہر ہے مجھے ساحل کی

وہ بری اور بکے نرم سے میدی
جف بگشتگی طالع نے
کہیں لٹا حاس یکون مین سوئی
باجت رونن محبان تو ہے
رخم کاری کی ہے ہوس مجھ کو

بان نخی ہو کو ساری محفل کی
ساری محنت ہمارے زائل کی
یہ لگایوؤں سے مارل کی
تجھے زینت ہے ساری محفل کی
تیغ اد بھی پڑے ز قاتل کی

جھرو پار دیکھ اسے بیتاب
شکل بالکل ہے ماہ کامل کی

آنکھ گرگس کو وہ دکھا بیٹھے
جب بگڑ کر وہ منہ بنا بیٹھے
بیان کھڑے ہوں روئے بین عاشق
کیسی ترشہ ہے ابرین علی
میرے دل کو وہ ملے زیر قدم
دیکھے دہو کا وہ تیغ ابرو کا

دل بیمار کو دکھا بیٹھے
داغ محنت اب کو لگا بیٹھے
وہاں لگاتے ہیں وہ حنا بیٹھے
وہ جو کل شب کو سکا بیٹھے
نقش یا کی طرح مٹا بیٹھے
تیر مرغان ہمیں لگا بیٹھے

کستور مجھے ہے گریزون کو	جب گیا پاس دور جاسیٹھے
کیا عجب ہے جو اپنے بھل کو	تج قاتل گلے لگا سیٹھے
دوسہ نیک نیک کر رخ کلبیہ لگے	کیا گیسو کو سر چڑا سیٹھے
صبح جاتے ہی تیرے ہم اگلے	شعل زندگی عجب سیٹھے
ہم بھی گردن چکا دین آ قاتل	تج ابرو جو سرا دٹھا سیٹھے
دوسہ اٹھا جو دوسے روشن کا	آئینہ وہ مجھے دکھا سیٹھے
پنج گہا سرخ دل جو ناک سے	دام گیسو میں ہم پہن سیٹھے
مین یہ سمجھا تر ہے بدلی بن	وہ جو گیسو میں منہ چھپا سیٹھے

آج بیتاب میری پیاس کو وہ
آب ششیر سے بچھا سیٹھے

ابر دسے کر رہے ہوا اشارے نے	تو ار کے ہن دار پہ پیار نے نے
ہنگام رقص تپے ہن بی طرح جی میرا	نازداد اگر شے تمہارے نے نے
دشان جہی جو چھوہ رنگین پیار نے	دیکھو شفق میں بنے ستارے نے

تیرنخا نہ ناز کہ ہے صیدِ دل کی تاک	ابر و کے چور ہے میں اشارے نے
مستوق دہونڈ لینے گولی ہم بھی دوا	عاشق ہوئی جو لوگ تہارے نے
فرقت کی آگ نے جو کلیجہ جلا دیا	نچا دل جگر سے شرابے نے
تو محوِ ہجرات بات میں جہلِ بآںِ خیال	اندارا دس پری میں سارے

بیابانِ زلفِ پارِ سودِ مینِ ز کھل
 پڑتے مینِ بیچِ دل پہ ہمارے نے

کیا دل میں سمائی ہو تمہارے کئی دن	کیوں گھر میں نہیں آئے تمہارے کئی دن
کتاب ہے کہ رہتا ہے گلا دیکھ بیاہو	بی طرح ہیں ابرو کے اشارے کئی دن
گیسو کے تصویر میں جوتے ہیں نظرِ سنا	خیدا آتی نہیں خوف کے آگے کئی دن
پنسا نہیں یثانی پہ وہ ماہِ انبیا	دیکھتے نہیں گردِ وں پستار کئی دن
ہو گیا گدراؤں بجزِ لہامت کا کسی دن	استادہ ہوں دریا کا رے کئی دن
کس کشتہ کا کلکار کھا سوگ میرِ جان	کچھ کر ہوئے ہیں بالِ تمہارے کئی دن
دکھاپا کے ذرا سونہ کو کسی دن تو نہیں دوا	روتا ہوں کھرا دور یہ تمہارے کئی دن

قاتل تیری شرکان کا تصور نہیں جاتا

اگر دن یہ میری چلتی ہیں آسے کئی دن سے

بیابان گہا سے مگر زلف کا سودا

پھر تو ہو جو زنجیرا تو اسے کئی دن سے

عشق زندان میں بھی دامن گیر ہے
کیا ہی وہ قاتل ہے کیا بے پیر ہے
سبزہ خط سے عبث دلگیر ہے
کھاٹ ڈالوں آپ نے سر کو میں
کیون کھڑ ہے تو اسے آئینہ رو
دیدے اپنی تیغ میرے ہاتھ میں
ہے تجھے صورت پرستی سے جو کام
عشق میں زر کے نہیں حاجب کچھ
ماہ نو پر پڑ گیا عکسِ شفق
کیا پڑا ہے این دان کے دہم میں

زلف میں دل پاؤں میں زنجیر ہے
ہر جوان جسکے تر شمشیر ہے
سرخ خط تقدیر کی تحریر ہے
دردِ سر کی اب یہی تدبیر ہے
صاف کہہ دے کیا میری تقصیر ہے
قتل کرنے میں اگر تاخیر ہے
کیا دلا تو عاشق تصویر ہے
خاک ہو جا بس یہی اکسیر ہے
میں یہ سمجھا خون بھری شمشیر ہے
ہے کمان جسکی ادسی کا تیر ہے

<p> کیوں کر اس نے اس میں نکلون وہ اسے پری انساں کو ذلت سے بچو وہ ان طعانی طوق گردن میں بڑا یہاں تو نش اوٹھنے کا سامان چوکا رات دن اس کے تصور سے ہر کام ہے اس کی بات میری موت بھی سرکھن میں بھی کھڑا ہوں دیر سے کیوں نہ دو کر دے وہ اک اک بات لے لیا کرتا ہوں دل سے مشورہ قتل کے سے کوں یہاں کا بے جراح </p>	<p> پانک میں سے گڑی زنجیر ہے حضرت آدم کی یہ تصویر ہے یہاں ہمارے پاؤں میں زنجیر ہے کب تک آدین کے وہ کیا مانجیر ہے صفحہ دل پر کبھی تصویر ہے جھکے قلعہ میں دلا تھیر ہے دستِ قاتل میں جو وہاں تھیر ہے چلے میں اس کی زبان تھیر ہے میں مرید اس کا وہ میرا میر ہے ہر طرف یہ شور دار و گیر ہے </p>
--	---

<p> جہاں ہوں شمع سان بیتاب میں آدہ بنان کی بھی کیا تاشیر ہے </p>	<p> برق سان شکر ادا کیا کس نے خرم بادل جہلا دیا کس نے </p>
---	---

داغها و زخم کے اپنی بناؤں پر بیان
 عاشقِ رده کی دیکھی چشم و آتوں کا
 حور و غلامان آئین بھر قاشا اور پری
 بند ہوتی ہے نہیں اندری تیرا انتظار
 لاکے قبضہ میں دلِ عاشق کا کرنی
 وہ لگاؤں تیرے عیلاں پھر گوشتہ میں
 بولے وہ دیکھو جو ہے برسات کی مہر کی
 آتہ میں لاما ہوں یوں وقتِ غم کو
 پیچھے بیٹھے سب گزر جاتی خوش ہوا کا

پہول ببا وین اگر او کے گلے کے ہار
 بس جی ہوتے ہیں نقشے طالبِ ریا کے
 ہم وہ دیو آئین تیری سایہ دیوار کے
 دیدہ بیدار گویا رختہ ہیں دیوار کے
 واسی کے ہیں بہو و کز لعلِ توار کے
 سید شادی میں میری نہا کمان ہار کے
 باجر ہیں کپڑے کی چشم دریا ہار کے
 سانپ کو لٹے ہیں شبنم جیسے نثار کے
 بہت خفتہ ہیں ہمارے دیدہ بیدار کے

ساتھ لیکو ملک کر دل اور بقیات

صاف ہوئے عیالے آئینہ بر خیاں کے

گدڑ کے بنگدہ کو کعبہ دل میں ہم آئیں
 کیا کچھ بھی نہ میرا پاس ہے دوزخا شیر

مسافتِ راہ کی سطرے ہوئی منزل جاہر
 ہوشیہ کی مری مغل میں پانکڑ کیا پھر

چلتے تو تھے حرم کو کوہِ عاذاں میں تشریف
 شائے دینا و شہو کر و وقت گرم رقدای
 ملا ہے رستہ میں چلتے چلتے بعدت کے
 ہی اسباب مروا قیامت ہو کا کس لٹیا
 شکایت کی جو تھے پوچھالی کی تودہ پو
 ند اکو مے بندوں پر رحم اودم میں برمی
 یقین مروتات کر لون و جوتاہن ہو پھر
 کہ لیسے برقا صد شہر اودہ رستہ میں
 اگر اس بادشاہس ہو تاشیر سے وقت
 سے سودا ہوا وہ دشاہی جان پر کھلا

ارادہ تھا کیا ان کا او کھان ہم جو بیاہر
 تیرے عاتق تشریف آوری ہم نشین تشریف
 الہی دیکھے اوس بیوہ کے کیا تشریف
 خطا دار اودن کے ہم شہر دہ بالکل غلط
 کسی ایسے کو دھوید و اگر ہم مونا تشریف
 میں بیہ میراں چون تم ای تو کیوں کو دھو
 اگر و سقاری تو سہری خاطر ذرا تشریف
 تو لولا اودہا با صد تشریف ہم دوا تشریف
 تیرے دیوار کے سایے اگر ہا تشریف
 تہار و کا کل بجان ہر دہ بلا تشریف

کسین بتیا کیا ہم حال بجا مہبت کا

و تشریف تھے ہمارے اشیانا آشتیا تشریف

سہل ہے تو جو حد معین تو نہیں ہے

یہ سول دیریں ہیں بڑھ کر تو نہیں ہے

پہلو میں میرے کین دلبر تو نہیں ہے
 چہرے میں آنارکدست کے عیان ہیں
 ممکن ہے تصویر میں ہر ایک ست رسالی
 کاش کہ کامل کو ہوئی یار کے رخ سو
 ایک حسرت میں ہو جاؤں گا اس کا اور بے
 نالوں کے بھی سے ہوا پر ہوا نرم
 سوئی کی طرح ہیں شد چشم میں بہان
 افسوس پر میری بھی ہو۔ برہا کھنٹی غم
 بدوین یہ فلک صاف بہہ ہو جاتا ہی ہو
 شمس اور جواد بچاؤ تو بولن جیانی
 زمریف بزاراؤ کی کہا کرتو میں دل
 لبتا ہی عودل چہرے کے لیک چشم زدن میں
 کیوں کہتا ہوں سولے عورت میں

جگمگ کو میں بچا ہوتا یہ وہ گھر تو نہیں ہے
 کچھ ایک دل مجھ سے کدہ تو نہیں ہے
 یہ لایر دل بیل ہے پر تو نہیں ہے
 کیوں کہ نہ گشتے حسن میں بڑھ کر تو نہیں ہے
 دیو اتیری سدا سکندر تو نہیں ہے
 دل ہی بہت کا فر تر بہتر تو نہیں ہے
 اشک اکھوٹ میری کوئی باہر تو نہیں ہے
 جعیر کوئی عاشق مضطر تو نہیں ہے
 اوس ماہ کا اویزہ گوہر تو نہیں ہے
 رہے ہیں تیسرے قد کی باہر تو نہیں ہے
 اوس رخ کے مقابل بن گاتر تو نہیں ہے
 ایو متوغ تیری اکبہ سن گرو نہیں ہے
 سر زیمیری عمر کا سناہر تو نہیں ہے

چکر مجھے کیوں دیتا ہے ورنہ کس پر
 کیا یہ کر دے کہوں کے دل بے غیاں کی
 پھرتے ہیں یقین کے ڈگر و کبی کے
 آتے ہی ہیں راستی پر راہ گچی سے
 مان مرہیں ہو کر کوئی کاٹا ہوا اہکا

گردش میں میرے بخت کا اسیر تو نہیں ہے
 ہستی میں میرے گل کی روشنی زہر تو نہیں ہے
 بے وجہ نہ دھیر کا چیکر تو نہیں ہے
 میسر و لب پر میناں تیری خود دیر تو نہیں ہے
 یہ زلف سیہ آہ کی اثر تو نہیں ہے

بیتاب تو برعاستہ دل کیوں ہمیں رہتا

دیبا ہے تو ہو تیرا کچھ گہر تو نہیں ہے

دل کی شب تو دیکھا کرتی عریاں مجھے
 کیا کر گیا ہماری اوس غیرت جو سید
 خط کے آنے پر دیا پوسہ بن کا پارنے
 موسم بہار میں میرے بغیر بے برق
 دو رہو سادین ابھی آندہ وہ غم انگیز
 اکہوں گماں سوسن پر گورہ شیم کا نو

ساف آئینہ کی صورت کر دیا حیران مجھے
 شمع تو دکھائے فدا اپنا یہ تابان مجھے
 خضر کے باعث ملا حشر شمع حیوان مجھے
 کم ہمیں آبِ دہم شیریں باران مجھے
 پاس پہنکے جوابے وہ مہ تابان مجھے
 مل کے سیلاب پہ دکھلا حشر تابان مجھے

<p> کیا ہی قسمت دکھائی برتے باران مجھے یاد آجائے میں اس کے وہ لبنا ندان مجھے سوئے و قاتل جو اپنا حجر بران مجھے مصحفِ رخ کے لئے کہو نا پڑا ایمان مجھے وصل میں جب یاد آتا ہے غم حیران مجھے ہر بجا کا فر کہیں گر صاحبِ میان مجھے </p>	<p> میں ابھی دے نہ پایا تھا کہ اوس نے ہنسا ایک جا جب لعل کو ہر دیکھتا ہوں دوستو اشتیاق ایسا شہادت کا خود کا ٹون گلا برہمن کہتا ہے وہ رو کتابی دیکھ کر پہون ہی روتا ہوں اس جوتس میں مل کر خال ہندو پر جتا ہوں مصحفِ رخ چور کر </p>
---	--

چیرٹی رہتی ہے ایتنا تیر کی طرح

خون رولاتی ہے بہت وہ کاوشِ گان مجھے

<p> خلا کی ہم نے ای کا فر خطا کی کھلے کس دن گرہ زلفِ دما کی چہر دنیا میں کس کو بے قضا کی عبث ہے جستجو ہکو مہا کی یہ ہر اشکِ سسِخ اکثر ہیا کی </p>	<p> کی تعریف کیو دوتا کی اولچہ کہ کب نہ شانہ نے خطا کی نہ واقف صدمہ فرقت سے تفہیم گھسین گی ہڈیاں خود سوزِ غم رہا سرسبز نخل باغِ فرقت </p>
---	---

ہیں ہے چارہ درو محبت
 سیاہی زلف شبگون مین سین یہ
 ہوئے کس کے ہوا خواہی مین برباد
 رہے بیگانہ نا دانی سے لینے
 ملی وہ دان یہاں ٹکڑے ہوا دل
 لگا یا عطر گل بالون مین ادس نے
 حوایا بھی تو وقت نزع آیا
 یہ وہ ہماں نہیں عوا گھر سے
 پے ہر ہر قدم پر سینکڑوں دل
 نہ وقت نزع جا بالین سے میرے
 محبت مین ہیں دینی پڑی جان
 درازی رات کی دلوائی ہے یاد
 سے دلہا کی مردم مثل سے

دو کیا ہوئے درو لاو واکی
 اندھیری رات ہے ملک خطا کی
 ہماری خاک مدت تک اوڑا کی
 نہ کیجی ہم نے صورت آشنا کی
 غضب خستہ ہے ابروئے دو تا کی
 طلب ہے سنبستان مین صبا کی
 وفا تو دیکھتا ادس بیوفا کی
 خدنگ یار نے سینہ مین جا کی
 قیامت چال نے ادس کے پا کی
 قسم ہے ادس قسم تجھ کو خدا کی
 یہ سو جھی امتداد مین انتفا کی
 پریشانی تیری زلف دو تا کی
 غضب گردن ہے چشم دربار کی

بنانا ہوں میں ایک بیتاب کسیر
بت سین بدن کے خاک پاکی

<p>ماحق کی خدا ان شیخ و برہن کو ہم سے ہے زندگی اور رشک سیما تیر دم سے پرچ و دل آویز نہیں زلف صنم سے صاف ایک جہان دم میں کیتن دو دم سے آیا ہوں نقط سیر کو دنیا میں عدم سے بہتر ہے کہیں کو ڈنم باغ ادم سے شعلے دم تحریر نکلنے میں تسلیم سے کچھ بھوکو زیادہ سے ہو کام اور نہ کم سے لمتھے کو گرگشا ہوں تیرے نقش قدم سے رند و دل تیرے چہن لیا جام کو جم سے تھی زینت بیخا نہ جہان میں میر دم سے</p>	<p>ہم رند میں مطلب نہیں کچھ دیر و حرم سے تو عاشق مردہ کو جلاتا ہے گرم سے سبزل کو گلستان میں بہت غور سے کیا اندھے قاتل تیرے ہاتھوں کی صفائی رہنے نہ مطلب ہے نہ طالب ہیں اسکا تعریف کیا کرتا ہے واعظ بیت اداسکی جب حسن جہان سوز کی لکھتا ہوں میں تعریف رکھا کرو یکساں نظر لطف و عنایت کہا ہوا تقدیر کا مہشتا نہیں ہرگز ایک دم میں طلسمات جہان کھل گیا اوپر مجھ سے نہ رندوں کا نہ ہوتی کی صلا ہے</p>
---	---

خاطر میری دل کی تہیں لارم و حسینو
بام و در و دیوار شاہ ہے سدا لیا

بالا ہے اسے مینو بڑے ناز و لہم سے
کوچہ تیرا ملتا ہے بہت باغ ارم سے

ہر چند گنہگار ہے بیتاب مگر یار
بخشش کل سہارا ہے تیری لطف و کرم سے

ہو گیا حیرت کا لقمہ یاد و دیوار سے
شاد ہوں وید ہلال ارم و خدا سے
متغ خود نیز گلہ یا ابرو سے خدا سے
ایچون میں اوس پر سی کا والد دیوانہ ہوں
جتنے ہوتے دو گے لیلوں کا خوشی و جان
کیون نہ آوے صنویوں کو حال ابرو نیاز
رو نکلیں گرتا ہی تیری ختم کل ہوتی نہیں
دیکھو اگر دکھتا ہے وہ کب چشم سیہ
رف کو سر کل کے پوسہ لیلیا رخ کا

صورتِ آئینہ لک کر رہ گیا دیوار سے
کٹ گیا ہر روز کا غم مغربی تلوار سے
قتل و دہ کرنا ہے دیکھیں ہو کس تلوار سے
بچکے جن چلتا ہے جسکے سایہ دیوار سے
مجھ کو حجت سے ہے اور نیچہ تکرار سے
آتی ہے آواز موجی ساز کے ہر تار سے
یار ہے انکار بہتر ایسے تو افسر سے
کلنگی باندھی ہوئے ہر روزن دیوار سے
قبضہ دولت پر کیا چہنا سزاخہ مار سے

کیا نہ اکت ہی چکی جاتی ہوشِ شاخِ گل
 جان شیرین شش کی تلخی میں کہوتی شریک
 دل سے اوس کے دھو دیا تیر گریہ و غبار
 انتظارِ وصلِ جانان میں ہوا دنیا کو چ
 یوں ہماری آنکھ میں چہتے ہیں وہ کوثر
 بوسہ عارضِ ندیا ہو تو بس کہد و سن
 تیری صیاد کی اد کا فر زمانہ سے جدا
 رنجِ گلشن کی طرف جاوے خورشیدِ حسن
 اگیا بویار کے وصفِ سراپا کا خیال
 گردنِ طیل پہ کیا نسیا دھیری چھری
 کیون ہم گل کی روش پہ پھرے اعینہ لب
 طائرِ تیری شامت آئیگی اکدن نور

بوجہ ہزار کمر پر موتیوں کے ہرے
 آتی ہی آواز پہ نہر باد کو کھارے
 ہو گئی آئینہ سان اپنی صفائی یار سے
 لالہ سان ہم دلیغِ حسرت لیگے گلزار سے
 سبطِ رح ہوتی ہر ایدہ آبلہ کو خار سے
 ہے جوابِ صاف بہتر روز کے اقرار سے
 طائرِ دل کو پہنایا گیسو دن کے تار سے
 ہون گے مالا مال عاشقِ دولتِ بیکار سے
 کر دیا کاغذِ صبح کلک گوہر بار سے
 خون کا ایک دریا رواں جانبِ گلزار سے
 عینِ گلشن میں ہو میں ہم نعلِ ہم یار سے
 بچ جائیگا کہاں تیر نگاہ یار سے

غیر مال پناہ ہے کیون کر نہ ای مہیا پ

یار کو الفت ہوئی ہے اندون اعیار سے

<p>دُرو عاشق کی آؤ پر اثر سے نہیں واقف ہیں ہم او کی کر سے مسبا وہ دن دکھا جاوین چمن بین رگِ جان کو بہت بنے ٹٹو لا جفا میں چلیتا ہوں رات دن میں کھان وہ رخ کھان گیسو کشکین شرارت دیکھا اس شعلہ رو کی نہ برہم ہو چہوئے گیسو جو مینے بڑ ہے اوتنی ہی جتنی خرچ کچے ملا ہے صدلی زنگون کا مضمون</p>	<p>ابھی تک خیر ہے باز آؤ شر سے خبر کیا پوچتے ہو بے خبر سے اوہر سے ہم وہ رشک گل آؤہر سے مشابہ ہے تیری نازک کمر سے پڑا ہے کام کس بید اوگر سے نہیں کچھ شام کو نبت سحر سے کیا یا ہر بلا کو مہ کو گھر سے خطا بھی ہوتی ہے اکثر بشر سے کوئی دولت نہیں بہتر ہنر سے بہت کاوش نہایت درد سر سے</p>
---	--

یہ ہے موجود وہ معدوم بتیاب
 نہیں کچھ بال کو نبت کمر سے

جہاں کین گے صنم جتنے کو میں چاہا چھوٹا
 فریاد پہ کرتا ہی چھری کے وہ حوالے
 یہ بچ تو چلتے نہیں کیسے صنم پر
 دیکھا جو کسی جانبِ محرم تو وہ لولا
 کس ناز سے تلوار کو کینچا ہے کمر سے
 یہ برق کی شمشیر نہیں ابر سے نکلی
 ایدل یہ شبِ بسل نہ کل ہوگی سیر
 دانِ فرطِ نزاکت سے تو ادھتی نہیں تیغ
 دیکھو کوئی اس لفتِ صادق کے اثر کو ^{قطعہ}
 کہنے لگی غش کھلے یہ لیلی کوئی کہد
 اعضا کے تیر کا عبث کھاتے ہیں ہم غم
 کیا خوش ہوں لگا ہی مجھو بی طرح یہ ہر کا
 واعظ سے کہہ رہا جو ہو دیگا وہ ہو گا

ہم ایسے زندان کے نہیں چلے ہمارے
 سیرِ محرم کے بچہ میں تو اللہ نڈا لے
 سنبل سے کہو اور کوئی بچ کھالے
 چڑیا یہ نہیں وہ کہ جسے کوئی اور ڈالے
 قاتل کے میری ناز میں دھیلے نڈا لے
 پردہ سے سیر یاہ فرمیں اتہ نکالے
 جو کچھ کہہ اور انے میں مزاج اور ڈالے
 اور شوقِ شہادت میرا کتاب ہے اوٹھا لے
 زندان میں جو مجنون کو پڑ ضعف کے لالے
 زنجیر کڑی پاؤں میں حد اوند لالے
 ہون گے وہن گور کے اگر وزن لالے
 وہ آج کے بھی وعدہ کو پھر کل پہ نہ لالے
 ناحق مجھو اندیشہ فردا میں نڈا لے

ای شیخ دہاں ماک بھی پکیر بگازہ مائل
 باقی بین فقط پلنچ ہی دن ہفتہ میں ^{نادان}
 استاد میں عشاق چپکائی ہوڑ گردن
 کیا سہل ہوا دس کو کچھ سو توں کا جگانا
 افسوس دلا رسدہ امروز کو بھی وہ

جا تاکہ جہاں لڑن کو شیخ سنبھالے
 مینا ہو جو کچھ پی لے جو کھانا ہو کھالے
 کہہ دو کوئی قاتل تو کہ تلوار نکالے
 لے سوتا ہوں آشور قیامت تو جگانے
 کرتا ہے پھر اب جیلہ فردا کے حوالے

پتیا ب بین دیوانہ ہوں اوس شک پر کا
 جو بسا یہ بھی اپنا کہی انسان پہ نڈلے

مسجد ہے سلمان کی تو ہندو کے شوالے
 مائل سے کوئی کہہ دو کہ اب بوش سنبھالے
 ہے سوختہ جادو کہ اگر قتل میں سرگرم
 کھلبلی میمازی حقیقی کی حقیقت
 بل کر کے نخل ملتے ہیں جب لیتا ہوں ^{کفن میں}
 بند ایک دن آخر تو یہ ہونی ہی دس میں

معدرہ جاناں میں دلا اور نیلے
 جلا دجل آتا ہے تلوار نکالے
 قاتل تیری تلوار میں پڑ جائیگا چپکے
 زانو پہ جو تو شیخ ذرا سہر کو جگانے
 زلفون نے تمہارے پیچھے چھ نکالے
 جی کہوں کہ اب جتنی زباں جہاں ہلاے

کیا اتہ پھیل گیا کو یوں پاؤں نکالے	کیوں مل گئے پھرتے ہیں گرد آنکریں بہہ دوڑے
کہو سے مہ تو منہ کو گریبان میں ڈالے	نسبت تیری ابرو سے ذرا بھی نہیں اوڑھو
اب گیسوی کا فری بلا میری بلا لے	پھرتا ہوں تصدق کے لئے گرد و رخ پاں
وہ راز نہیں بہہ کہ جسے کوئی چھپا لے	دفتر بہ گناہوں کا کسی روز کھلے گا
بیدرد کے پائے کہی اللہ ندائے	کیا کیا میرے دے پہنچی آتی ہر ادائے
ناحق کا اگر روگ لگانا ہے لگا لے	اور شہنے کا بہین کچھ عجبی مز عشق بتائے
بہہ بوجہ نہیں وہ کہ جو جاگ سوا دھکا لے	اے بواہو سو عشقِ صمم بارگراں ہے
نماز تو بیغائدہ کے جوڑ چلا لے	وہ تمہارے جدا اور نہ ہم اوسے جدا ہیں
ایک نشہ الفت بھری جا رہا ہے	حاصل ہوئی کیفیتِ جامِ مے دیدار

بیتاب اگر فکر شکم ہوتی ہے مارچ

کیوں اسکو تو کرتا نہیں قہمت کے حوالے

لگے اتہ گیون زبلا سے	لے رخ کے بوتے سحر کی دعا سے
کھا میںے اورے ہیں گیو بولے	تو بل کر کے بولا تہ ساری بلا سے

دو دل کے جان بھی حرام ہے
 بسات ابد بھی وہاں سے گاہم کو
 میری حالت نزع کو سن کے ہولا
 سیدنا بھی غلام ذرا دیکھتا جا
 خدا جانتا ہے تو لاتے ہیں او کو
 عذابِ جنہاوی کے لئے ہے
 مذہب؟ تہتے ہیں ہم تو گلی میں
 ابھی سر کو اپنے خوشی سے چکا دیں
 میرے سر کو کاٹا تو پاؤں سے ہکرا
 نگاہِ نسب سے وہ پہر دیکھتے ہیں
 محبت کا ہے رشک گر مرد و زن کو
 کہا میں مرتا ہوں تجھ پر تو جو لا
 یہی سوچ رہا ہے نازک کمر پر

ہوئے آتش کیے آتش سے
 کھلے لگا جو موح بحرِ خلا سے
 سرے یلجے کوئی میرا بلا سے
 کیا نیم سہل جو بانگی ادا سے
 خوشامد سے منت سے اور التبا سے
 جو دنیا میں عاقل ہے یاد خدا سے
 وہ کوٹھے پہ چڑھنے نہیں ہیں جاسے
 جو پھانسی دو تم اپنی زلف دوتا سے
 چلو ہاتھ اوٹھتے ہیں ہم غول پہا
 ڈرتے ہیں پہر ہو تیر قفل سے
 ہماری بلا سے تمہاری بلا سے
 یہ فقرہ بھی غالی نہیں مدعا سے
 نہ پڑ جائے بل بار زلف رسا سے

جو اپنا تھا ایراد کو سمجھا کے ہم رہی ہم کو بیگانگی آشنا سے

ہی عرض بیتاب ہے دست بستہ
عطا ہے جو گزرو ہماری خطا سے

اگر وہ زلف کو رخ سے ہٹاتے
وہ مشتاق شہادت میں جویاتے
اثر کچھ پست نہ دشمن جویاتے
اگر چشم عنایت ہمہ ہوتی
وہ مرد و دو جہان میں ہم کو ادن کو
دکھاتے ہم کو ادن چہ رخ چار
تناہی وہ مثلِ شبنم دگل
ہو ہوتا شوقِ آرایشِ منم کو
نہ اگر بخوہی کرتا عنایت
ستجہ فسق گر شام و سحر میں
اندھیرے میں اد جالے کو دکھاتے
گلے ہم تیغ قاتل کو لگاتے
فلک اہل زمین سہ پر اد ہٹاتے
تو کیون وہ دیکھ کر آنکھیں جھرتے
جراتی یاد ہی تو پھول جاتے
سیما تھی اگر کو تھے یہ آتے
رولتے غیر کو ہم کو مہناتے
مہ و خورشید آئینہ دکھاتے
تو پھر ہم آپ میں برسوں نہ آتے
تو کیون بالون میں وہ منہ کو چپاتے

جو منکر فرماتے ہم ادس کے
بیہ اپنا خوں پیاسے قاتلو تھا

تو قتل سربراہ کجوں میں ملتا
کہ ہر کو قتل کر کے سکتا

سیا کینے سے چیتاب ہم بھی
اگر دلب ہمارے کام آتے

جان لی پازیب کی چینکا رہنے
مارا دتارا اروسے ٹھڈا رہنے
ردک رکھا بار کو اخبار نے
ہی لیا ہر روز کے افسار نے
کھل گئے 'مس' سنی الا متلار
خاکہ ان دہرین تیرے لئے
مگے 'بیمین' شیخ دیرہین
بچا دوسلا بھی بلا کا بچ ہے
آہ کھینے پر کھلا عالم کا حال

کی قیامت بار کی رفتا رہنے
کر دیا چو رنگ اس تلوار نے
گل کو گہیرا ہے ہجوم غاٹنے
مار ڈالا اشتیاقِ یار سے
مار ڈالا اشتیاقِ یار نے
خاک اوڑٹا ہے دردِ بوار نے
رشتہ جوڑا کافر دیندار نے
مار ڈالا گیسوے 'نمد' ہار نے
غراب دیکھتا مردم تہیدار نے

مرد مو اندھیر سر مہنے کی
تیر ترگان دیکھ کر پہاگ جو غیر
چشم گو یلنے نہ لب کہنے دے
اب نہیں کھلنے کی پہرہ کی جھڑی
خاکلو داح لالہ کو دیا
تو وہ بہت ہے اور منہم نام خدا
دل شکستہ زلف نور رخ سحر

ہوش کہوئے چشم ست یار نے
قتہہ ہارالب سو فار نے
بند عیسیٰ کو کیا یار نے
تار باندہ آتشوں کے تار نے
باغ میں یہ گل کھلائے یار نے
تجھ کو چوب کافر و دیندار نے
توڑ ڈالا کفر کو دیندار نے

چہٹ گئی بیتاب سے دنیا و دوز
خار طیل کو دیا گلزار سے

ایک مدت سے ہجر دلبر سے
کون بار آئے بادہ نوشی سے
لب لعلین بن یا عقیق مین
بادہ نوشی کے دن پھر آہو پیچے

موت اس زندگی سے بہتر ہے
کس کو یان خوف روز محشر ہے
دانت ہین یا کہ سلک گوہر ہے
ہم بہن ساقی ہے اور ساغر ہے

مے صبا کی تو زلفِ جاناں سے
قابلِ سیر ہے میرا دیوان
کیوں نہ زلفِ سیاہ کو چھڑوں
کر لیا رام سارے عالم کو
تیرے کو چہ سے کبہ ہو یا دیر
بہر تار ہوں ساتھ ساتھ ساتی کے
کہوں کراؤں آنکھوں سے بچے کوئی
اسکو کہتے ہیں مے کی کیفیت۔

حال سودا میوں کا ابتر ہے
بلکہ ایک عاشقی کا دفتر ہے
سانپ کا یا دمبھ کو مستر ہے
چشمِ بت یا کوئی فسون گر ہے
دونوں کا فاصلہ برابر ہے
مثلِ ساغر ہے بھی چکر ہے
ایک ساحر ہے ایک فنون گر ہے
کف میں ساعِ نعل میں دلبر ہے

ایک جانب کی راہ سے بٹیاب
کیوں تو اس چار سو میں ششدر ہے

اجل کا آنا ہے پیغامِ کام ہوتا ہے
خدا کا حاص جو گھر تباہِ عام ہوتا ہے
روشِ روش یہ صبا فرشتہ گل بھائی

وور روزہ زیت کا جگر اتمام ہوتا ہے
توں کا کعبہ دل میں مقام ہوتا ہے
بہہ کس کے آنیکا آج اہتمام ہوتا ہے

خدا نے جا تو پیشین گے پاس ہی جا کر
 ملتے ہیں ورقِ دل سے نقشِ الفت کے
 شبِ وصال میں کچھ عطر کی نہیں جانتا
 پہناؤ گے کسے گیو سنوار کر صبا
 نکلتی ہے تنِ سبل سے جانِ اقبال
 سا فرانہ گزارہ ہے اہل دنیا کا
 چپک چپک کے ملتے ہیں برقِ حسن کے
 خدا کے واسطے آدیکھنے کو اے بے رحم
 لہور دلاتی ہے ہر وقت چہرِ شکر گاہی

ابھی تو دور سے اپنا سلام ہوتا ہے
 بدایگین سے میرا حق نام ہوتا ہے
 شمیمِ زلف سے تازہ شام ہوتا ہے
 یہ کس کے واسطے طیارِ دام ہوتا ہے
 حونا تم تپا وہ اب تمام ہوتا ہے
 سہارے دہر میں کس کا قیام ہوتا ہے
 مسرور کو بھی سوداے غم ہوتا ہے
 تیرے فراق میں اب اپنا کام ہوتا ہے
 جگر کے زخموں کا کب التیام ہوتا ہے

کتابِ نثر میں ہی ایک کہانی ہے قیاب
 ابھی تو نظم ہی کا انتظام ہوتا ہے

ایک عالم تیرے عالم کا تماشا ہی ہے
 آپ ہی اپنے تماشہ کا تماشا ہی ہے

ختمِ سب تجھ پر صنمِ عشوہ در عنائی ہے
 دیکھتا آئینہ وہ محو خود آرائی ہے

عشق میں جامہ درمی داخل نامالی ہے
 کشتہ چشم صنم ایک ہی زندہ ہوا
 عیظا اولیٰ ہے شاد وہ گیسو کی غو
 برہن تو ہی بنا کون سے ہر دیر میں وہ
 دیکھے ہوتا ہے کیا مال شبِ رقت میں
 ابر تار ایک سے ایک چاند کل آیا ہے
 دیکھے کشتے ہیں خجرت گلے گلے کر کے
 شوگردوں سے تیرے ہو جا پس پروڑ
 جو ٹری ہول گئے آہوئے صحرایٰ اپنی
 دونوں عالم میں نہیں تجھے کوئی جاننا
 کون کیس مجھے کہتا ہے میرا ساتھ تو ہا
 بوسے گیسو کے سوا تار دہنو گاہ یہ دماغ
 عورت سے گلشن ایجاد کو دیکھہ اونا دان

مجھ کو دیوانہ جو کہتا ہے وہ سودا کی ہے
 اسے سیما یہ تیری کیسی سیمائی ہے
 دیکھنا کس کی بلا کس کے یہ سر آئی ہے
 ایک مدت سے تلاش مت ہر مائی ہے
 آج بطرح طبیعت میری گہرائی ہے
 زلف یہ کس نے رنج صاف کر کا ہے
 آج پر شکرتِ شکر خان میں سف آرائی ہے
 جال ہی کوئی اعبار سیمائی ہے
 جال کس شوخ نے اپنی انہیں دیکھائی ہے
 یاد سبر بھی تجھے دعویٰ کتنا ہے
 آہ ہے ناز ہے غم ہے شبِ تہائی ہے
 کیون نیم سحری اک میں دم لائی ہے
 کسی صاف ہے کسی جہن آرائی ہے

چاند کے رخ پہ چڑھے یار پہ کیسا دیا

منہ ملا کر کہیں منہ کی تو نہیں کہاں ہے

دیر کیا مجھ کو تواب تک وہ کسی جا نہ ملا

جس کو بیتاب تو کہتا بیت ہر حال ہے

راستہ رندوں کو بیگانہ کا بتلاتا ہے

فلزم قدرت حق جسم میں لہراتا ہے

رخت کو جب رخ روشن سودہ سترکتا ہے

شوق دیدار میں آنکھیں بھی ہیں بہراتا ہے

جائے عبرت ہو تماشا و جہان گذرنا

میرے پہلو سے تو اوٹھنے کا نہ سوچو پلو

دیکھو برگشتگی محبت کی میرے اثر

لالہ رویوں کی محبت سے بچا نایا ہے

برہمن دیکھی ہیں مینے بھی بہت قصور

نچھو کیا ڈھونڈ کا لگا وہ آپرہ نشین

چو متا سانسے وہ ابر چلا آتا ہے

یہ وہ دریائے کہ کوزہ میں سما جاتا ہے

ابر سے چاند نکلتا نظر آ جاتا ہے

اتنا کیوں آبت ترسے مجھے ترس لائے

اُسکے بیٹھا تھا جو کل آج ادھٹا جاتا ہے

یاں کلیجا بخند منہ کو جلا آتا ہے

اتے آتے وہ صغیر راہ سے پہر جاتا ہے

داغ یہ وہ ہے کہ سینہ میں جو رہتا ہے

کیا تماشا تو بتوں کا مجھے دیکھنا ہے

دھونڈتے دھونڈتے جو آپ ہی چلا ہے

اہل نظارہ پسے جلتے ہیں سر کی طرح	گردش چشم سے کیوں اتنا غنٹ ہوتا ہے
بیونا ہوتے ہیں محسوس رمانہ نامح	خود سمجھتا ہوں میں تو کیا مجھے سمجھاتا ہے
کیوں نہ دریا تعلق سے کنارتوں ہوں	بحرِ تجزیہ کا لہر اچھے لہراتا ہے
بہر گیا آکے منم پوچھو نہ طلع کا مال	یہ وہ بد بخت ہے جو جاگ کے سو جاتا ہے
کیوں نہ روئے پسیر ہنس پر ڈو غیرت	گرے ابر فلک برق کو تڑپاتا ہے
کیسی دلچسپ گستانِ حدم کی جو سیر	یان سے جو باتا ہے وہ پیر نہیں آتا ہے
جامہ ریت نہ کیوں کر ہو میر بریں تنگ	بار بار بد قبا غیر سے کہلاتا ہے

بجذا ابتوا و دہر رخ بھی نہیں کونے کا
مجھے جیتا ہے تیراں جیتا اور تیرا تپ

زلف کو رخسار پر لٹکائے	کج گمہ شام و سحر دکھلائے
حضرتِ ساقی کرم فرمائے	مے کی کینیت مجھے دکھلائے
جہی جس ہے اسکون کا مہ برمائے	آج سائون کی جھیرنی کھلائے
مل کے رستی و انت پر دکھلائے	ابر میں بجلی کو پھرتا پائے

حضرت خضر اس طرف بھی آئے
 بل میں آجائے گی اے حبیبِ کریم
 آپ کو کیا اگر کوئی بیمار ہو
 کیون میرا نام محمد بن ہونما
 دیر و کعبہ سے تو پہر کر آئیے
 کیجئے اگر دیکھ دلت سے دور
 یا وہ گردی سے نہیں پہر تاجِ دل
 شیر ہی تر چھی چل چکے چالین بہت
 وہ تصویر میں ہی تو آتا نہیں
 میں تو ارنی کا ہون عاشقِ مجھ پر آپ
 شوخِ چشمی کر رہی ہے اب سے
 آہ سرد و گرم پر کہتا ہے وہ
 آپ غیروں سے تمہیں ہم آپ سے

اگر ہوں کو راستہ بتلائے
 یوں نہ گیسو کی طرح بل کہائے
 آپ تو آنکھوں سے آفت ڈالئے
 بند محرم مجھے گو کہلو اے
 لو کہ ہر کو باؤں اب فرمائے
 صاف مثل آئینہ ہو جائے
 تاکجا نادان کو سمجھائے
 اب تو راہِ راستی پر آئے
 کون سی صورت سے دل بہلائے
 لن ترانی کی نہ لیجئے آنے
 آنکھ نہ زکس کو ذرا دکھائے
 تہڈی گرجی اور کو دکھلائے
 خیر ہے کچھ ہوش میں تو آئے

اپنے گشتہ کا پہلا انوس کی

تہا مے سینہ کو نشا و نشو اسے

اکجا قیاب اجل کا انتظار

حی میں ہے اب چھٹے جی مر جائے

یون نہ صاحب بزم سوا پتہ جائے

گیسو دن کو چہرے سے سرکائے

شل موسیٰ مجبکومت ترسائے

پہیرے دیر و حرم سے رخ دلا

ہونہ برہم آپ کا نازک مزاج

یار کے آنے کا بھی ہو گا علاج

کوئی اجمایا کوئی ناساز ہو

سجائے عدہ آپ نے کس دن کیا

تیز رفتاری میں ٹھوکر کا ہے خوف

حسب و عادت ہون غم رہا ہے ساتھ

بات کیا ہے مجھے تو فرمائے

ہو چکی اب رات دن دکھلائے

اے منم دیدار اب دکھلائے

اس دوراہہ کی نہ ٹھوکر کھائے

اوجھ میں زلفین بہت سلجھائے

حضرت دل آپ میں تو آئے

آپ کو کیا آب امینی گا ہے

بس بہت جھوٹی نہ تسنیں کھائے

نہ ڈیکھے صاحب نہ منہ کی کھائے

یا ابھی کس ہرقت کو جائے

آپ کی تیغ نگہ کی دھوم ہے
 مانب تجہا نہ یا سوئے محرم
 کشتہ رفتار ہون میں آپ کا
 ہجر میں کیوں کر نہ روؤں ناموا
 حضرت دل دیجئے ہوتا ہے کیا
 جی میں ہے درد اذہ تو کھلتا بہنیں

جو براؤں کے مجھ کو بھی دکھلائے
 کس طرہ کی راہ لون سرائے
 لاش میری پاؤں سے ٹبکرائے
 کیا کروں میں آپ ہی سرائے
 اتنا مت گھبرائے رچائے
 سر کو اب دیوار سے بکرائے

کیجئے بیتاب پراک دار اور
 چوڑی ریل اوسے مت جاؤ

پوچھتے کیا ہو بجز فرقت کی
 یہ جو کہتے ہو کیوں محبت کی
 کیوں نہ سچی بات قسمت کی
 سیکھ لو دُخِ ادمیت کی
 کس بہرہ دہی پہ غلہ کی ہے امید

موج ایک ایک ہے قیامت کی
 سچ ہے صاحب بڑی حماقت کی
 ہے یہ تحریر کلکیت درت کی
 چوڑی دُعا دین ظرافت کی
 کون سی بندگی کی خدمت کی

کہوں روان ہوں مجھ سے جانیں
 حکو و کچھ وہ تہ ہے اس کا
 دو پرین ہمارے گھر سے بناؤ
 شاخ امید ہو گئی سرسبز
 دیر دولت سراپہ حاضر ہوں
 کوہ غم سر پہ لے لیا ایدل
 ارکے کو چین ہے گزرا پنا
 دیکھہ تو سوئے عالم بالا
 آئے مالین یہ میرے نرس کے قوت
 اچٹو سینہ سے لے کے ہوئے
 پیری مجھ شون جو مجھے آنکھ
 بعد میں نہ پوچھے گا کوئی
 بواہوس کو ہوا ہے عشق صم

چال چلتا ہے وہ قیامت کی
 جاہ کس کو نہیں ہے دولت کی
 دہوپ پڑتی ہے پارشتہ کی
 خوب بارش ہے ابر رحمت کی
 آرزو ہے تمہارے خدمت کی
 کیون نہو داہ خوب بہت کی
 سیر کرتا ہوں باغ حنت کی
 دھوم ہے کس کے قد و قامت کی
 یہ بڑی آپ نے عنایت کی
 لونہ مجھے بہت نزاکت کی
 یاد آئی وطن میں خدمت کی
 ہوگی مٹی خراب، عزت کی
 دیکھو بہت تو پست ہمت کی

آنکھ بھریا رلی پڑو لگی سو دیا سار
 شمع نکلے کو شبنان بین میر و فل نہیں
 دم نکلے ہی ہوا فنا رخ کی برباد
 دل ہونیکا تیرا ماتہ سوسے رشتہ رشتہ
 جامہ زیبی پہ بہت ناز جو تھپکوا دھو گل
 اے صنم کیوں نہیں مجھ زار کی لیتا تو خبر
 قتل کا حکم جو قاتل نے دیا قتل میں
 توڑ دیا قفس تنگ کو سینے مسیاد
 آئینہ خانہ میں کہ اپنے سراپا پنڈل
 میری ثابت قدمی دیکھ لے عہد اودھ
 سنا ہوں حشر میں وہ عام کر گئے یاد
 غلام پر غلام تو کرتا ہے مگر اے ظالم
 ہو سکی کچھ بھی نہ میر حقائق کی تہیر

پھر سے کل کو محبت ہوئی غاروں کی
 روشنی کافی ہوا دن چاند سو خساروں کی
 خاک اوڑتی ہو در و بام کے دیواروں کی
 بہر جھپٹی نہیں قتل سے گہگہاروں کی
 تو نے دیکھی ہو کھان قلع طرہ داروں کی
 لکھ رہی ہو سیما کو تو میا روں کی
 کیا سنا تھی ہی الفت کے گہگہاروں کی
 دیکھ ہوئی ہو ٹرپ ایسے گرفتاروں کی
 دیکھنی ہو جو تجھے وضع طرہ داروں کی
 نکلت مٹ گئی اک آن میں کھساروں کی
 انتہا دیکھنی ہے پار کے اقراروں کی
 آہ پڑ جائے نہ تجھ پر جگر افکاروں کی
 ہوشیاری نہ چلی ایک بھی ہشیاروں کی

تک بیزار نظر کے زیور ابھیاب
دل میں الفت تو سالی ہو طر حد اردن کی

نے اوس بت کو اشنائی کی
کی مطلق نہیں صفائی کی
پیر پہلو سے وہ نہیں رکے
تک دل جو پہنچے فرق نہیں
نکلا ہوا نہیں چھپتا
وہ ہوں سالک طرقت عشق
ی صاف رخ پر زلف محیط
رخ گل سے ہی ہوا نازک
دیکھتا ہے وہ حریف
ست سب سے تھے ہو گئے دشمن
نخل آرزو سرسبز

راہ پہنچتے اشنائی کی
عشق سے آنکھ رہائی کی

جس نے دل لیکے بیوتالی کی
تاک بدیش نے گدائی کی
روح نے جسم سے جدا لائی کی
زلف تک تو بڑی رسائی کی
کیا ضرورت ہے حود منائی کی
خضر نے جس کی پشوئی کی
شام نے صبح پر چڑائی کی
دہوم ہے آپ کی کلائی کی
شکر رہتی ہے خود نمائی کی
با و فساؤں سے بے وفائی کی
پارہ قسمت آزمائی کی

اے حلقہ گم گیسو
 اے بھرتا ہے ہولا بیٹکا خضر
 سے عیان چہرہ سی کیورت دل
 رات وقت کی آئی گزارا دن
 طالب حق وہی ہے جس نے شیخ
 دیکھو شخصیں ان طلبیوں کی
 واہ بے صلح چاہتے ہی
 اے افسوس کشور دل پر
 سوئے بھی ساتھ وہ تو پیر کے منہ
 برسہ ایک دید حسن کی خیرات
 کیوں ملے عیش کا نہ مجھ کو چینر
 ہوتے ہیں تار تار پر وہ دل
 دیکھو مجھے یہ تھبہ دنیا

رفتہ رفتہ کھانا رسائی کی
 اوس نے کت میری دہائی کی
 کیا لیا کرتے ہو صفائی کی
 سایہ نے دھوپ پر چڑھائی کی
 کعبہ دل تلک رسائی کی
 کیا تھی بیماری کیا دوائی کی
 آنکھوں کو پڑ گئی لڑائی کی
 شکر غم نے پھر چڑھائی کی
 یہ بھی ہے ایک ادا جلالی کی
 شرم رکھ لو میری گدائی کی
 زن دنیا سے کٹھن الائی کی
 وہ دم ہے تیری خوش نالائی کی
 پھنر لگی سینے بارسائی کی

پہونچا حلوٰت سر کا جانان کچل
دل نے دکھلائی راہ کوئے صنم
دین و دنیا سے کہو دیا مجھ کو

واہ دے دل کھان راکم
حضر نے میری رہنمائی کی
واہ کیسے خوب آشنا کی

ایک بیتاب کیا ہے دینے
جس سے کی اوس سے چو فانی کی

رہا کی تاب رو ز جبر جانی
دلا ہے روح سے تن کی روائی
گھر آیا سیر و دخور شیدائی
نہ کم چشمی سے دیکھو آنسو دن کو
نہین بد نقشہ گر قتل میرا
لب جان بخش چو سینگے شب و محل
سنا فرما دکا نامح نہ قصہ
رہائی بھی وہی دیگا نفس سے

میری ارنی تہا وی لن ترانا
ہی تو اس گھڑی کی ہے کمانی
فلک کی اندون ہے مہر پانی
برسے کا بانوں اس رہا کا پانی
یہوین کس واسطے میں تم تو تالی
پین گے چشمہ جوان کا پانی
سختی میں مد توں اکیسی کمانی
دبا ہے جس نے دانا اور پانی

بسم الله الرحمن الرحيم

رویف الف

تصرف طبع من ہی کیا فروغ حیدر زان
مری تحریر میں پنہان ہی شہلہ سنبھان کا
ہو ہی مرغ دل کو میری تنہائی کی گستان کا
جست ہی گام فرسایک فکر مار سائے
تو اور از پیشہ و تشو اور غمان کو بے سجدہ اویں
یہ ہی پرواز اوج سدر منزل آید میانی
کمال کیا حال نحو ہسان بحر فکر سیلاب
زبان کو ذوق بخشا چشم کو بخشی ہی بینائی
وہ دریا ایک قطرہ ہی ہی باقی رہتے
تری غم ہی غم تو دخر طریوس کہتی تھی
ترا غم باعث تسکین مجنونان بیدل ہی

جواب نیر عظم ہی مطلع میری لیل
صبر خامہ سی سیل ہی شولہ سنگ افغان
کہ گہائی تسمین ہی جلو رنگ حران کا
نخیں ہی مرحلہ طی کرنا اسان یزدان کا
نہیں اسان نہیں شکل سہماں رز اسان کا
نہیں ہیما شہنا مرغ شوق فکر انسان کا
واری باغ فاک اس تری یای فلان کا
بیان ہو نا طقہ سی کیا ترقی ت کی اسان کا
جباب و شہا ہی حسین گسندگرو گن دان کا
تری جلوہ ہی جلوہ تہا جلوہ ماہ کنعان کا
ترا سو او ہی باعث شوخی شیم غم الاکان

کھیں جس کو تو فیصل کا دیوانہ بنایا ہی
سزا کا کس دُرخ ہی قفس قفس تیری
حلاوت پر رنج فقر براہِ سیم و دہم ہی

کیس جانیاز تفریحی کیا سرگلساں کا
 نسیم مہری کب یگ گل ہی غ فزون
 کل گلزار سی ہی تازہ تر خار اس بیامان

فدائی روسیہ کو بہت احمق سی گردانا
خداوند اگر وہ کیا سکر تری لٹ جہاں کی

ہے دم فکر سخن جو ذکر الہی
حمید و ان سی نہیں خالی کوئی نمون
زنگ غفلت کی نئی صیقل ہی میرا ہر کلام
خالصاً اللہ لکھا ہے جو کلمہ ہی کلام
فکر کر وہ جس نئی پیم ہوا ہی خستہ میں
روشنی گور تیرہ کو یہ کافی ہی چراغ
ہی جو محروم رحمت ہمعلم محض ہے
منزل خوف و خطر میں ہونہ آسائش غیر

گو یا ہی ہر مسرعتہ برجستہ نعرہ آو کا
یہ کلام خیر قوست ہی خدا کی راو کا
ما دی صادق ہی ہر مضمون آل کا
کیون ہو مطبوع خاطر پر گداو تہا
محو دنیا میں نہو دنیا کے مزو جاو کا
واغ ہے دل میں اگر قیری خدا کی راو کا
واغ جسکی دل میں ہی ہم مرتبہ ہی راو کا
بسکہ مینان ہی ستون ان خوشی گداو کا

کیون نہ اب پیری میں یہ طریق دروڑ
ہی تھا شاق طفلی سی غم خاک کا

مین محو ہوں محبت رب العباد کا
یا رب یہ ارزو ہی کہ ہوں ہر ایک بت
غافل مال سی ہے جو ہر شہید کو
دل میں اگر تری شہرِ سوز غم تخمین

پروا معاش کی نہ مجھی غم سوا کا
دی ل کو میری ہیان فقط اپنی با کا
تکوہ و شکر ہے دل انگیز و شا کا
مستری تیری ذات سے جو ہر جا کا

خاکِ فنا میں گلہا جملہ مواہیش مردود اس طمعِ فی نہ کس کو کر دیا قادرجو پیچہ ہم ہن ہمہ تن صلح میں حل کیا دقیقہ ای گزین کہ راہوں میں	یا تھا وہ شور انجمن کے مقابو کا ایسا نیک رسی ہوا ابنِ زبیا کا ای شخص دون تو ہی تو ہی فی سدا بجو سخن میں مرتبہ ہے اجہا کا
--	---

کافی ہی لطفتِ دوستِ فدائیری واسطی
یہا ہے رنجِ غیر کے غضب و عناد کا

منطلق میں جو نہ کو رہی محبوب نہ کا دنیا سی غرض مجھ کو نہ جتنی سی خبر ہے سر سبز جو زوہس ہی اس گنگِ روپ سویا غیاں بخش ہی چاہی جی میں کھتا ہوں میں صیغ کف پائی کبار حامی ہی مرا ختمِ رسلِ شافعِ محشر ہی سمتِ دینی کے رخِ مرغِ دل لپا خالقِ ترا ملج ہے یا سرورِ عالم فعلین و ٹھانکی ہی درپس کو مست قرب ہی کھا اس کو جو ہمیا نہ گردن پامال کیا ہی تری گھوڑی کی ہونے ایا ان جسی کہتی ہیں وہ جب نبوی ہے شاہانین تو محض خدائو مدینہ	لو لاک لما خطبہ ہے دیوانِ فدا میں عاشقِ شیدا ہوں رسولِ دسرا رضوان یہ شگونی ہی مدینہ کے ہوا شہ ہے یہ مولائی مری جو و عطا کا اتہ کیا ہی مضمون یہ پڑیا کی ضیا کا اصلا نہیں کچھ مجھ کو خطر و زجر کا منہ جانبِ قبلہ کی ہو جون قبلہ نما کا پہر حوصلہ کس کو ہے تری ہفت و شاکا مشتاقِ سیما ہی تری ہوسہ پاکا سرکش یہ ہے آپ کی کوچکی گدا کا کیون سطحِ منتش ہو اس جرخِ دوتا ہی دینِ حسین نامِ محمد کے ولکا کا مختار ہی ہے خانہ ربِ دوسرا
---	---

تیرے لئی ترستے ہیں حق نے پہلایا
ہیئتِ زین کو بھی تیرے فرائض سے تیری
کی کتاب جو خوشی دیا مت بھی دیکھی

باعث ہی تو ہی چرخِ مقدر کے سناکا
تیری ہی سبب تو ہی یہ رتبہ بطی کا
دنِ حشر کی سایہ جو ملا تیرے لوانکا

ہاں دوویہ مداح رسول دوسرا کے
کیا رتبہ سے داریں میں نشانِ وفدا کا

یہ فیضِ نعمت ہی اُس کو ہر تاجِ رسالت کا
یہ شہنشاہِ مہمئی ل میں گرمی شوقِ یار کا
ظہور ذاتِ قدس تب فروغِ بزمِ اہلِ کائنات
ر میں شہر ہی کیوں ہم عروجِ شعری گرو کا
اسی ملک دو آہِ غرق ہو امدِ یونان کا
مستالِ برقِ اہی بیتابِ پلو میں دلِ مضطر
صدائی یا محمد کون نہ سینہ سی سدا نکلا
نہیں سہے تابِ مجھ کو شوقِ دیدارِ نورین
خدا ہونچ ہوں جو دہوں غسٹنِ جوتِ شہرِ پیر
جرغِ روشن اسمِ مبارک پر ہوں پیر کا
سوئی بر بھی صدایِ یارِ رسولِ اُمید کا
مرغِ خاکِ حداثِ یگ صحرائیِ مدیہ کا

کہ ہر منہ سے ملاحظہ ہی ہوتا فضیلت کا
کہ جسمِ زارِ خاکِ ستم ہی آتہا ہی حسرت کا
اُپرید اُتہا جب حضرت آدم کی خلقت کا
رقمِ مشنوں کیل ہی مٹی کسکی شانِ نعمت کا
اگر جو عرب میں مجھ کو جوشِ آجائی ت کا
یہ مجھ کو شوق ہی اوس ابرار ان کے امت کا
پہاں ہوں شیعہ ملیں اس جیبِ غیبت کا
ابھی کل کی بدلی آج ہی ہوں قیامت کا
یہ عالم ہی ل غناک کو شوقِ یار تہ کا
یہ ہنگامہ دلِ قفۃ میں ہی سوزِ محبت کا
زبانِ سدا اگر یکا مثلِ سوسنِ نکتہ بہت کا
اثرِ بد از ما کیا مستشر ہی جذبِ الفت کا

کلامِ ایما قد انصیر ہی طہ و تسین کے
زبان کو اپنی شیوہ ہی شاخو انی حضرت کا

دُور کو اپنے مرتبہ سے آفتاب کا
 اسی پایہ ناشناس ہی کیا نسبت ہلا
 ہی وقت مثبت سخن اپنا کیسکو آج
 عزت ہو انسان کی جو دُنِست ہلا
 دُور ہی ہر حیرتِ انور کے روبرو
 مین خاکسار خاک و دُور تراب ہوں
 محمود و صد و سیر ہر برین ہوں بین
 از لبکہ صوف شد مین سخن ابدار ہے
 روز جزا ذریعہ والا سی پائے
 اسی شریہ آرزوی دل در دست

۴ دل ہی مرا مقیم غم دُور تراب کا
 خورشید بوسہ زن ہی کجواب جناب کا
 کیا حوصلہ ہی میری نزل کی جواب کا
 رتبہ ہی با علی وہ تمھاری کا کا
 نہ خوشہ چین ہی آپ کے گرد نقاب کا
 کچھ غم نہیں ہی مجکو زمین کے عذاب کا
 لکنا ہوں صف شاہِ فلک انصاف کا
 ہر لفظ پر گمان ہے مری دناب کا
 مجکو ذرا ہی خون نہیں ہی حسا کا
 جاب و کس ہوں مین نزار خاب کا

کرتی مین حفظ اہکوفدا ساکان خوش

کیا رتبہ ہے تری غنڈل لا جواب کا

۵ مطلع ہی قابِ نعمت ربِ جلیل کا
 ہو گا عبیرِ خلدِ موسے پر مرغبار
 دیوان مرا ہی نسخہ دریاں درو دل
 تعلیم میری کسبہ دل کی ضرورت ہی
 پیر ہی مین ساز و برگ سفر کا دست کہ
 فیضِ نور اسکت میری جان مین
 ہر کام احتیاط دیا نت کے ساتھ ہو

دیوان مرا جواب ہی خوانِ خلیل کا
 مین ہوں و نفیہ کسی چشمِ کھیل کا
 مین چارہ گر کلام سے ہوں ہیر کا
 کا فر مال ورنہ ہی اصحابِ فیصل کا
 نادانِ قریب وقت ہی کوس جیل کا
 سیرِ بزرگِ نجات ہی زرع و نخیل کا
 تجکو فدا خطابِ بلا ہے وکیل کا

کہا مینی جو منعمو شکستہ حس جاناں کی
کسی لی چنان چن بہتی دریا دن کو رسوا
گر سخی زن کف عیسی میں کیوں شہر لایا
وہ ہیں ہم سحت جان تل دلو کہ ہیں
جو ہی شیریں کلامی اور دین خسروندی
سو جس دے و خاک سی اور تی ہی حرا
موتی ریشونی و حشت کی میری لکے دیو
زبردستی نگاہ بدلی کیا تہمت لگلائی
ہمیشہ سی زمانہ اچھی لوگوں کو ڈوتا ہی
مجھی ہکی م رونی ہی سنگم یا پڑی سے
خلف ہفت آسمان شامین بن تیری چہ
ہینن کچھ جھکوس حشت سارننگ یا

یہ گب برگ گل بگین رت ہی میری اگل
علاج اسی چارہ گر شکل ہی ہی شہر گراں
مری خم جگر کا کیا کوئی ٹوٹا ہی پھر ٹانگا
گلا دم بند کر دیگا تری تہ سیران کا
خمن سبے شونی دین بت ناظم شہر اگل
فقط تہا فیسکل دم باحث فرق بیابان کا
غبار خاک اپنا سرہی چشم غزالاں کا
ٹھکانا ہی کوئی کافر تری ہتھان طمان کا
کنوین گرنیکے قائل تہا عزیز واکھناں کا
نمونہ ہوں ازل ہی دین تن برقی بار کا
بجارت حنت خاوس تیری یو اس کا
لری ستر عورت کہ ہی کیا دمن بیابان کا

عوام الناس نیاباتی ہن قدر کیا اپنی
سخندان ہی بہتا ہی قدر تہ بخندان کا

میرا ہوں ہیولا حشرت افسوس راگی
دلاہ طریقے پاس پر ہی لازم شکر زداں کا
خدا روز قیامت خبر دہی ایم ہجران کا
یہ کار گھر ترا جنت ہی در توجو حبت ہی
لگی ہی گ گھر مین جلوہ حسن برشتہ سی
گر جو ہری سیری ذات ناکامی حیران کا
زمانہ شک پر کوہ عشت ہی چشم گریان کا
حاجہ شہر قصہ ہی مری حال برشان کا
یہ کو چہ ہی گلستان در توجلوہ مکی گلستان کا
خدا گئے سیری روزن یواری جہا

هوتی بین بعد مردن بسکه وایغ تیشی شون
تری تون کی فرموده صد سار دزدین
سبحه پر خدا بتو که سبکو دی چکله کافر

نظر آتا ہی علی لم قبریں تحسب جہان کا
دیوان بی نشان تیرا مگر چشمہ سی جوان کا
متاع مبرو ہوس عقل نایہ میں ایسا کی

اگر ہی تو ہی لا قنطوس رحمتہ اللہ است

فدا ورنہ ہر گناہ کی نہین ہی میری عصا کی

شب تیرہ میں جو بوسہ ملا بہا جاناکا
میں ہوں جو دستمال جو اوس طفل لستان کا
میں ہوں مجروح سنگ سختی شہای ہجر کا
جواہر ہوں جب میں دست سسڑا کا ورنہ
تری قمار میں گری ہوس کہکشاں کا
جو روؤں گا تو عالم غرق ہوگا شل روں کا
شب بول صبح مہری تو سپاں کا
میرا نکمت آگین جی یہ شوریدگی میری

مگر ظلمت میں پامانی ساحل آجھو کا
مراد دیوانہ ہوں کیا باب خیم کی تار کا
نہایت طول ہی قصہ مرخی خالی بریاں کا
مکان ہی گناہ جلیں کو چپہ خیروان کا
طیبلدین مرخی نڈانہ طلی تیر قوساں کا
مرخی قس کا عالمی پر فیض من طوعی ناکا
گلا میں کیٹ دو لگا شام کو مرغ سوزن کا
میں دیوانہ ہوں کی بوی لاف غبار کا

مناسب ہی بھی فکر سخن کا نام جب لینا

فدا پہلی تو تو شاق ہوئی کاوشن جاں کا

مرض غم کو نسخہ ہی نظارہ روی جاناکا
وہ کافر ہو کہ جسکو اکدم ہی منید آتی ہو
بیاں کی یہ کالیا کی خبر وقت میں سبت
یقین ہی گرمی مضمون کا رہی گناہ میں

پسینا سبزہ خطہ میں نہیں بت ہی بچا
خدا کا لاکری منہ ای ضم شہای ہجران کا
ڈبائی میری جس شاکسہ خطہ ہی لوناں کا
جو لگوں جال کچہ اشعلہ رو کو سوزن پناں کا

میری ختم جنگ کو متوق کیا کیا ہی نکداں کا جو لکھا تیغ خنی تہ تدکوہ قاضی ہمدان کا	ملیحان جہان کی سورت راقت جو ہی پد وہی ہی محبت کہہ آگنی نسبت ہی ہستی ہین
--	--

بہت خوش جنگ کیا کی ہین ہم گر کین سے کیا جی صلابت ای قدر ترقیب دیوان کا	
---	--

خایا کیا بکنا ہی ی طغیان عصیان کا نہین ہی قاصدا ہین آئینہ میں دور خرد کچھ اور شی ہی دولت دنیا دگر سی ہے نیز پوش تپتہ سیرین مری ہمدان مرا جوش جنون کیفیت نور نور عترت ہے کرفت اور نرم انسان ریادہ شی نہیں کونی بنارنگین محل گویا سیہ خایہ مرا مار میری دیا کمو مور و نام دیوان فغانی ہے	کچھ ہی اس تیریر مری یا کی دیوان کا فقط علم و ادب دان ہی ہست لاسان اگر قارون ہی لیکن نہیں قائل میں نادان بیان گویا کیا کتا طوطی بکوش لسان ہمال مید گویا خار ہی سیری سیابان کا اوٹھایا یوسف مارک بدکن رخ زندان کا جو کما کر یان بہت رون یو اس جھانکا کہ اکثر حاجی لکھا ہی مضمون سوزان کا
---	---

ممک کیونکر نہواو سکی کلام لذت مامین قدراہنی یہ چین جوان محمد طے خان کا	
---	--

الہی فکر کہ دی سیری بہرہ فکر حسان کا سغن کو مرتبہ دی سیری ادب خشت اربان کا گہر زیری میں تہہ دی فلم کو ابریشیان کا رین پر بوجہ ہی بارالہانات سی سیر کے خدایا مجھ کو سبب جو اوٹ سی بچا لینا	زبان کو عطا رتبہ زباندانی سبحان کا شرف دیوان کو دی دست مال کہہ سبحان کا جو شہرہ ہند میں جو سیری ہر ہا خشتان کا ہوا ہی پہ سیری سعد انبا عصیان کا بزلف پاک احمد ہونہ میر ابال بھی با
---	--

مرغی تن جویون خنجر کی خنجر کی نسبت

بمهریت المقدس نام ہی بری بیاناں کا

قد ریا و بتان ہر خدا دل سی ہلاؤ تم
ہو ای شوق پیدا ایکو گریا قبر ان کا

رتبہ اپنا رتبہ ستان سی لا ہو گیا
نطق تیرن کو دکن کا آہ و نالہ ہو گیا
ایلی ابو و قلاق شبنم جس جس مر
ایک ایک غم سیلانی مہا دیو ای منہم
نقد جان پر بار دیکر عشق میں سلو ہوئی
بسکہ مجھ میکش کا وژون بخت باز جا
خلعت داغ جنون ہی خلعت دہ یار
دشت میں جیتا ہی آواز نہ غم کہا کر لہم
روتی روتی نہیں تیر ہی گئی اندھی ہر
کیا شکوہ شک گنگوں کے جلا یا ہی مر
وصل کی شب ہو گیا نخت سیدہ و شین مرا
جانب تہمتا دیون بکھا تا مینی باغ
باری در دول کو ہی کچھ شعر خوانی شفا
سرد مہری قاریت زبس لڑائی ہون

۱۲

میں گدا مشہور دکنی کو چی لالا ہو گیا
بھلون کا طو ملیون میں بول بالا ہو گیا
رسک دریای محیط شکون نالا ہو گیا
حکومتی حبسوں گویا شوالہ ہو گیا
دم نکلتا اپنا نیسے کا د والہ ہو گیا
بات میں اگر مرے اونڈ پیا لہ ہو گیا
مجھ گدا کی دستے کھیل دینا لہ ہو گیا
تیرا مجنون خلق و عالم سی نہ لالا ہو گیا
دام گیسو دین آہو کو جالا ہو گیا
ای صنف مید بیانی گس سے لالا ہو گیا
قدرت حق ہی کہ اندھیرا و جالا ہو گیا
برگمان عجیبی وہ شوخ سدا لالا ہو گیا
نسخہ دیوان عجیب کا رسالہ ہو گیا
آج کل جیکو وطن اپنا ہمالا ہو گیا

گرہ ارباب سخن تمیز حسن میں قدرا
بندہ شاگرد خید اند تعالیٰ ہو گیا

وارد گلزار جودہ سر دبالا ہو گیا
 اور گنی یزری ملک کے ہجر کی شبای پری
 وہل کی شب استقدرونی و ہجر غیر من
 مینی کیوں میں شک گل کی تلو کو دشی میر
 کیوں شب وہل غدیار ہیں قی تی ہی سج
 از کو ہر رات میں لگی ہیں کیا کیا جھٹیں
 قید ہوئی ندن غم میں جب دیکھا ہی او
 حب وہ تیکہ میر کیا نور رخ سی صبح سا
 حال عسرت میں کوئی جو تیس ہوئی
 حاصر نیادرا ابوسیدہ کاری کچھوڑ
 حجرہ مقبوضہ کی میری کشائیں ہی حال
 کھل گیا حال جہاں اکل دولت سے
 کیا تری دسرل ہی تو ماں ہر من
 آج کل پایا ہی کیا بیجائی فی رواج

وان ہر گل ہو گیا گلدار لالا ہو گیا
 باعث مراد ہی چسب اپنا لالا ہو گیا
 آفسون سی لونی میرا تر دو تہا لالا ہو گیا
 رہت ہی تیرا جو وہ شمشاد لالا ہو گیا
 کیا راج مہرانی دول سی کالا ہو گیا
 خط مرگوا یکہ مسقط کار سا لالا ہو گیا
 محکوط قی امنی مسونی کالالا ہو گیا
 خانہ تار یک مین میری او حال لالا ہو گیا
 کارساں جب سا ہر غیر سا لالا ہو گیا
 سر پیامی سی ترا پری مین کالالا ہو گیا
 طالع بد اپنا بنے کچھ کاتالا ہو گیا
 جام جسم مجھ زندگومی کا پیالا ہو گیا
 دہرہ سالاکھلی تھا از کی کسالا ہو گیا
 پارسا ہی اندون گو یا رزالا ہو گیا

مر گیا ملک و فدا بس دور ہی سے دیکھ کر
 نشتر موئی مرہ او کو تو بھلا ہو گیا

کو باغ غزل خوان کو ہی ای جان
 و صف گیوی بہت رشک گلستان کرنا
 تیر تجگو ہی عبت خجستہ تران کرنا
 فکر اشعار بیان غم نہان کرنا
 شل سہیل ہی مضامین کو پریشان کرنا
 قتل میرا لگہ تیز سی جانان کرنا

صورت حسن کو بقدر کوئی گڑبادی
کسائی ربط مری دست گریان میں
سرسب قیس فی صحرای مین کاٹنی پانچا
چرخ کو کچھ ہینن آتا ہی یہ ایک آتا ہی
لعل گو ہری شخص کو ہی ہری بہت ص
عشق کو یاس ہوئی روز ازل سے لڑم
سیکھو ہر جسم نہ دلا اولکامزاج باز
لکھنا تو صیف ملاحت ترسی اسیر الہا
جلوہ داغ جگر ہی جو موتی پیرانی
فاصلہ اس بات میں پوشیدہ کچھ عشق
سہل جان یا یہی غم میں تری نہ کا
ذکر الطاف صنم سی بھی قوت دنیا
کیا ہی شکل جو مری خاک کو اکسیر کری

خوبہ اپنی نہ مقرر کہے دربان کرنا
کسکو بہتا ہے مرا چاک گریان کرنا
سخت دشواری ہی شہر وں کی بیان کرنا
وصل کی شب کو ہماری شب ہجر کرنا
شیوہ اپنا ہی بیان لب و دندان کرنا
عاشقو نکو ہی عبت شکوہ حیران کرنا
ہی دم صور و بان نالہ و فغان کرنا
زخم دل کا ہی مدلی کو نمکدان کرنا
ای صبا خاک مری نذر گلستان کرنا
ظاہر او نسے نہ مرا حال پریشان کرنا
سخت دشواری ہی شوار کو آسان کرنا
حالت یاس میں ماصح نہ ہر سان کرنا
مورچہ کو حسی سان ہی سلیمان کرنا

عید قربان کو بھی جب اپنی گلی وہ نہ لگے
کیون فرا اوں یہ دل جان کو قربان کرنا

۱۷ جسکو دلدار سمجھتے تھے سوداگر نکلا
سرنہ چشم بت شوخ کو سمجھا کہیں
موتی کا جو وہاں غطرلا اوس نے
بانک پن کم ہوا ہی کہ خطا ہے او نکلا
۱۸ چارہ گرہم جسے سمجھی تے فسوگر نکلا
جس سے تیغ نگہ ناز کا جو ہر نکلا
صدف چشم سے بیان دانہ گوہر نکلا
بعد مدت کے خم زلفا منبر نکلا

<p>سبزہ تربت سی مری حیرت نمنجہ نکلا تیرا دل مان ہی مری حوں کا مختصر نکلا دیکھ کے کہا کہ کیا تیری بزم سی اکثر نکلا صورت آدہ سا سر دوسرے نو نکلا</p>	<p>حاک جو ستوق تھاوت میں ہوں نکلا خوں کی یہ داغ نہیں مجھ میں یا نکلا کیا نہ اس آؤنگا گواہی بت شیر حیرت نکلا حسرت قد میں تری سیدہ گلزار سی نکلا</p>
--	--

اتو حاتوں کا قرا بلہ دہائی کو ضرور
آج تک گو نہ وطن سے کہیں باہر نکلا

<p>ہامی سبزہ مری تربت سی صنوبر نکلا صورت حضرت یوسف کی برابر نکلا حطاب مٹلح ارد سے جو بہتر نکلا سر دسٹھے تے جسے مت نہ مختصر نکلا بارہ کج لحد سے مس تڑپ کر نکلا تب ہجراں جو ملک یر کوئی حشر نکلا حاک کی بدلے مری گور سی غنہ نکلا شعرا حیا یہ مرے طبع سے کٹر نکلا</p>	<p>دل پس از مرگ ہی خوف دہر نکلا مصحف روحی سنم حس کا دفتر نکلا سمجھا میں چہرہ نگین کی سی نکلا قد ترا ای حین جس فیامت ہی نکلا چیں یعنی دیا کب دل فی موتی پر نکلا بش عشق نظر آیا وہ زمین پر نکلا میں جو مڑتا تھا صنم حیطہ معر بہ نکلا ابتدا میں ہی میں گو فکر بہت کرتا نکلا</p>
--	--

ای فردا تو ہی سی مینہ تاباں بہ ہوی
لعد مدت کے مری طبع کا جوہر نکلا

<p>مجھ سی حقیقہ ولاغ و نا کام صمد نکلا بازار گرم دیر میں ہے کروید نکلا جسکا مرض ہوں میں ہاں لڑکا ہی نکلا</p>	<p>ظالم پسند کن نہو قطع اسید نکلا پانی ہوتی ہی جنس غا و نل رواج نکلا کیا ہی عجب جو بوسکا دی مالیت نکلا</p>
--	--

کسکو ہی لب تیز سنیاہ رسید کا

بکسان ہی روز شب مری نوبت بیاہ

دگر غم الم میں فدا کی مثال دو
کلام اس مباحثہ میں نہیں بکڑیگا

مکو اپنا پناہ نہیں ملتا	۱۱۳	جیکہ وہ دلربا نہیں ملتا
جانی انسان ناگنی کی راہ		کب تک پہرہ بدلا نہیں ملتا
دین ایمان دولت دنیا		حق تعالیٰ سے کیا نہیں ملتا
عید کی دل بھی ائی گامی		مجسم و خوشتراد نہیں ملتا
تیرا ملنا تو کیا کہ یار تر سے		خط کا بھی دعا نہیں ملتا
ہی سب کا رخا نہ قدرت		ہیسا اور شکا در انھیں ملتا
ایک کی ہے سمور پانڈا		ایک کو بوریا نہیں ملتا
نکمت زلف کا داغ تر سے		ای بہت دلربا نہیں ملتا
ہی ہمارے تلامس میں نہ ملتا		ورنہ کیونکر خدائیں ملتا
غم گزری ہی جستجو میں نام		یروہ نا اشنا نہیں ملتا

حاکم و التو تلامس زہرہ فدا
تم کو جو روپا نہیں ملتا

ہی تخلص جو نام ہے اپنا	۱۱۴	اینا تخلص کلام ہے اپنا
غیر نہیں اب غلام ہے اپنا		بہت بد خو جو رام ہے اپنا
ہم میں بیل تو یا چھی صبا		زلف چھیدہ و نام ہے اپنا
جب سی ترا ہو جن پر میر		زلف و دل جان نام ہے اپنا

ہو میں راہِ رواں کف جھونکے	دشت میں انتقام ہی اپنا
بنکی ہم ماسہ جیلے ہیں آپ	لبیرا نے پیام ہی اپنا
اوسکے ماننے کو غیر کے دیر	کیون بجاؤں کہ کام ہی اپنا
لیلی اوسکے کثیر ہے یارو	اور محسنوں غلام ہی اپنا

ای فدا می ہے مجھ کو خون بکر

دل صد یار و حامی اپنا

کچھ رنم کر دھت لخت پیر کن جو جائیگا	سنبھرا نشان سرسبز میرا سخن جو جائیگا
وہ عسکر نیز منہر محبوبی اگر آج بھی	محسب یوسف مرا میت الخزن جو جائیگا
تسرتہ یوں ہی ماجد مں گل ترسی گی	خار کی مانند خشک ایسا بد ہو جائیگا
و حلف جیتم شہ رخ کا آیا اگر بجا ویال	مرغزار طبع میں مٹھوئی کی جو جائیگا
اگر یہی مافی رہا جو جس سون بعد ازاں	یا ویاہ کئے پردہ میں کفن ہو جائیگا
کیا ہوں خوش کسی لبانی نش کو دیکھ کر	تب تھارا بانگ میں دیوانہ پن جو جائیگا
نند جان کو تاہی لایا تاسع حسن	نعت میں جان کا شہر بجان میں جو جائیگا
بیلج جیسا لگا ہی ہے کو کر شمع کا	بسکہ لاغر خون کھسا کما کر بدن جو جائیگا

کہا تا مل اوسکے چمکارو میں ہی رو تو شمار

اسی نند اچر خاک راہِ نفیس ہو جائیگا

جلو دہارا گزشتہ شمع گلاب جو جائیگا	خار خوش سب گہر کا میری سنتین جو جائیگا
نیش نمون ہی میری بسکہ ہو گنگر گنگر	لفظہ خارستان بیا بعد میں ہو جائیگا
باندہ دوزخ اگر غزل پر لفظ نامہ مشوم	انطباع خاطر ہر مرد و زن جو جائیگا

نکتہ سیخ طرز فیاضی میں ہونگا گھر کی
 نظم کو میری بنات تعس کا ہی تہ
 وہ گھر ریز بلا منت ہوں کہ تجھ کو مرا
 اگلی شاید جو میری تست چشت ہاں میں
 وہ بت گل رو اگر بن جا تر کو جا گیا
 کی نہانی میں جو کلی تہ فی ای شیریں میں
 گھر سفر میں فی زار عین غبار نشان کہو لہ

سخن دیوان جواب بلند میں ہو گیا
 مگر کہوں گے گیت تر پر وین یرق جا گیا
 انتخاب نسخہ بحر عدل ہو جا گیا
 میٹک ای لہائی نشس مجنون ہون جا گیا
 سخن گلشن شست بند لہاں کا ہو جا گیا
 شربت مصری تمام آب تپن ہو جا گیا
 رادنی غریت گروشت خست ہو جا گیا

گر سنا اہنی کلام پر فصاحت کو تری
 ای خدا سبحان اہل بی سخن ہو جا گیا

فکر عقبی میں قسم گر کہ سخن ہو جا گیا
 اس بہار چند روزہ پر نہ ہو لاکھ
 جدت نشو و نما ہی دار فانی پر نہ ہو ل
 اس قبائلی پریان پر کج کیا نازان ہی
 آج کیون موت کی سانی ہی نازان ہست
 غش ہی کیا گلکاری ابوان کو نک پیر
 موت جدم آگنی اوائل قص غشا
 دن قیامت کی خرابی لاکھ حرم ہوا
 بید بجا یگے تیری ستوں روشنی
 منحرف ہونا تر اٹھالم طریق شرع

ای خدا مقبول رب ذو اہل ہو جا گیا
 یہ گلستان سکن زراغ و زغن ہو جا گیا
 قصہ یہ افانہ ویر کمن ہو جا گیا
 ایک دن قامت ترانہ کمن ہو جا گیا
 خاک یہ گل ناز پرورد بدل ہو جا گیا
 ایک دن بالکل خسار یہ چین ہو جا گیا
 سبب تہ و بالا جلوس بخش ہو جا گیا
 رشتہ طیل اقل حکوین ہو جا گیا
 یہ پری دار مگر محسن کا بڑا ہو جا گیا
 باعث ناراضی اور احسن ہو جا گیا

کها تھی وجہ تنہا خرابی لباس فاختہ	حاک اکدل سب یہ جسم ویریں ہو جائیگا
ہر ہو جائیگا اکدل لقمہ مالِ حرام	ساس کا قلمہ تھکا خود تیرا دہیں ہو جائیگا

کر یہ طرز و عظمیٰ نواںی خدا دیوان ہر	
تحفہ بر ہم زرنگان زمین ہو جائیگا	

ہی ہر ایک سخت جگر لعل نشتاں ایسا	رسک صد معدن یا قوت ہی امان اپنا
کیون ہے یہ محو حیداری و زکیموں	دیکھ آئینہ میں کافر دردِ دیدان اپنا
سخت خصم کی ستم میں جو لکھی ہیں سینے	لختِ خواب یریاں ہی یہ دیوان اپنا
لعلِ لعلہ سر میں ہی ہوں ہی ہر حق	کوچہ رسک گشتاں ہی گلستان اپنا
علم مراد و ریلو سے زیادہ ہی بہت	کم نہ کچھ محسوس ہی ہر دریاں اپنا
تذکرہ ہی مرا ہر سر و حواں کی لبیر	فاست ای لعل ہو ای غم نہیاں اپنا
گرد اوں گہر کی ذخیرہ کو پسٹنے دیتا	کرتا وہ تبت جو مفر بھی دریاں اپنا
یہ سمجھ رکھا ہے اگر روز ہی مرنا برحق	حوت دکھلاتی ہی یہ کیا تسمیہ جبریل اپنا
یتح تکلیف نہ بھی سفر حج کی بجھے	کعبہ ہے قبلہ میں کوچہ جاناں اپنا
تسہڑ ہوتا، دن حواں شمع کی غم میں اکثر	نام عالم میں ہی متھو غزل خواں اپنا
رنگی دل میں ہماری ہوں اور تیرا	ہنوا نایت میں اوں بت کے گریباں اپنا

ہین مری ملنے کی مشتاق خدا اہل حق	
حاجا پیو نی ہی چپ کر جو یہ دیوان اپنا	

ماہ کنگان سی فروزاں کہی زرقاں	جلوہ گریاں صدوی کلبہ حسنہ انہوا
رخ ماکامی کسی رو میں گریاں نہوا	خچہ آرزو اپنا کہی حسد انہوا

<p>کیا مری جیتھ سی بریا کوئی طوفان نہوا ہم ہوئی ختم گم خستہ دیوان نہوا حاصل اکہ زمر اکام دل جان نہوا کو فسا کام ہی شکل کہ ہر آسان نہوا چاک اوس پنجہ رنگین سی گریان نہوا جان مخزون کو مری تریک تیسان نہوا</p>	<p>میں ہی کھت نہ دو باہ نہ ڈوبان فکر معشوق رہی نسکر سخن پر غالب گد ری ہن تیں ہر بس عمر کی کامی مین ذات انبان مین ہو بہت کی گھر استعداد رنگی جوتس جنون مین ہی حسرت کہہ ہی دفعہ مر گیا مین غم سی تری شکر خدا</p>
--	--

کیا شتر بار کر گیا اسی لک لک کی فدا

کوئی طوفان ہوا یہ ترا دیوان نہوا

<p>گو یا مین ترا بلبل شیدا ہوا پیدا اب ہجر مین گویا یہ وظیفہ ہوا پیدا کچھ رات سی دل کو مری ہر کام ہوا پیدا جا بنا زکیمے کوئی نہ مجسا ہوا پیدا اس بات کا ارمان مجھے کیا کیا ہوا پیدا ہجران کا سدا وصل مین کسکا ہوا پیدا جو ہر ہی مری ذات مین آیا ہوا پیدا جب سی کہ مجھے شوق سخن کا ہوا پیدا</p>	<p>تو باغ جهان مین گل رغا ہوا پیدا جر نام صنم اور نہ کچھ ہی مری لب پر آج آسکایا سفری مجھ کو یقین ہے ہر شمع پر ترا ہون ہر اک گل پہ ہون کل توئی جو کچھ کاں مین شمع کی کہتا اس عشق مین ہمنے تو کبھی جن نیایا محبور ہون سن ل کی لگانی سی تین صبح ہر کام سی غفلت ہی مجھ پر فکر مضامین</p>
--	--

اب تمام سی صبا کی جو آرزو ہو حضرت

کسی کہ فدا کی سی یہ تقویٰ ہوا پیدا

بت قاتل نے جو گردن یہ تبر کو کرکھا

محسب بھی ہی محبت ہی ہوگی
شوق نثارہ جانان ہی ہوگی
باز آئینکا وہ کعبہ غیر کی گرجانی ہی
ہی تنوں کی بیعت سنگدل کی ہوگی
کئی صورت کسی ڈھب نہیں کی ہوگی
آج کیا جانے لگے کوچہ سی تمہاری ہوگی
کیا مصیبت ہی دم قصد زبا خالی ہوگی

یاں اوستی نہ گنی فرید شکر کو کہا
وہستہ اگر میں ہی دیدہ تر کو کہا
گو کہ غیبی قسم یار پہ سہر کو کہا
آہ میں سیری حدائے نہ اثر کو کہا
کیا خدائی شب غم میں نہ سحر کو کہا
طاو سیمان نہ بہت روزی گھر کو کہا
تو تے دنیا میں نہ کچھ زاد سحر کو کہا

ایا حوصرت کی سیمبرون میں ہے
ای خود ایسے اپنی کسے زر کو کہا

تفویض کا رہتا نہ ہی سر کام ایکا
ٹوٹا مری ٹرپا ہے جو ہمتا جان
کفر اختیار کر لیا ہی دین کو چور
اس کترین پر نظر لطف چاہی
تم سوویون کنار عدو میں غم
حیرت کار خیر کام نہ سہر ہی جدا ہوا

کیون نیک امی ندانہوا انجام ایکا
شر بندہ ہوں خراب ہوا دام ایکا
ای شمشع ہے بیکار اسلام ایکا
بندہ ہے یہ غلام ولا رام ایکا
جانتے سدا بہ بندہ ناکام ایکا
شمسہ کام آتا نہ کچھ جام ایکا

تم امی قدا بہت ترین میں جا کر
زندہ کلام سے ہے مگر نام ایکا

جان میں ہمینی اگر کیا نیا
بہر اسے اپنی دل سی دور کر

نشان لیکن محبت کا نیا
ہیان نہیں کسی چہا نیا

اسی غم سی ہی چو سایہ قنار
گشت گنجہ و دشت و چمن
خیر کون یاران عدم کی
رہی نالان سدا بیل چمن
چسایا ہمنی یہ سوز نہان کو
ہست دیکھی اگرچہ مصر و بار
یہ دنیا واقعی نامکدہ ہے
خوشیاد ہر طرحی کی دین
اسی حیرت میں جان آئی ہوں
بجز بچ و لعب ہمنی جہانین
ملی محکو جواہ حیرت گشت
مرا کچہ زلیت کا اسی تلخ مایا

زمین نے جو تراستحبابہ تنہا
بہمان یارب ترا جلوہ بنایا
کسی زندہ فی وہ رستا بنایا
مرا کچہ گل کی صحبت کا بنایا
کبھی راز غم اپنا بنایا
کوئی یوسف مگر حبا بنایا
نشان یان فیش و راحت کا بنایا
مرا راج دلبر عشا بنایا
مگر لب کا تری بوسہ بنایا
اثر آرام کا حسلا بنایا
کسی بلبل کی یہ نسا بنایا
نیا یا ہمنے داد روا بنایا

وہ اشاکر دہو تم شیفہ کے

کسی ہم فن نیے یہ پایا بنایا

نکان کیون شیخ پر ہی پارسا کا
زلیخا حنیسرت یوسف کو پہولی
کفرن ریاسہ ہے محکو ارغوانی
ہنین سگ طینان دہر غم
مکرمیت باندہ خوریزی پراسی

یہ تجبہ برین ہے گویا ریا کا
اگر دیکھی جمال او س نہ تھا کا
مواہون دیکھ کر عالم خا کا
ہن جادوم ہون در شیر خا کا
ستہر خوف کر در حیرت کا

ہیں بے آہ و گریہ مجھ کو آرام
صنم بہر خدا یل و قدم ساتھ
تسب غم ہی کب ایسی طول و تیر
مری اس مدگی بس لیجئے آپ
ہو اکہانی میں کیا دیکھیں تختی خاک
سرا مانو خ ہے بجلی کی تصویر
خدا کی واسطے گونگٹ اوٹھا دو
عبث ہے تجکو دل دنیا جتا جو
روا ایسا نہیں ہی ظلم کافر
عذوبت ہے جو میری ٹھکانی
ہمیشہ عجز کا مے میں گزری

میں خوگر ہوں اسی آب و ہوا کا
میں کشتہ ہوں تیری رفتار پا کا
میں عاشق ہوں تیری لف و لٹ کا
صنم بندہ ہوں میں اہل فنا کا
تیری گھوڑی میں عالم ہے ہوا کا
صبا نقشہ ہی اوسکے باو پاکا
نقطہ کافی ہے اک برقع ہوا کا
نسان ل میں نہیں تیری دنا کا
یہ بندہ بھی تو بندہ ہی خدا کا
میں ہوں بیار کس شیریں ادا کا
میں کیا تامل ہوں تاشیر دعا کا

فدا دنیا ہے گویا دم تزییر

جہان بازار ہے اہل فنا کا

شوق دیداریری میں مجھ کو سودا ہو گیا
بسکہ ہی ادا وہ خاہ خرابی جہان
ہی بہن مشکل جو اندر کجی سہاوی ہرین
حسن ہوزون نی تیری زون طبع دیا
ہو گیا تیری دہان بی نشان کا جبکو غم
نار لیتے ہیں لگاہ شوق کو اہل نظر

۳۲

دیکھ ل اوس غیرت کہ کو میں سو گیا
ساری عالم کو مری رونی کار و با ہو گیا
جو بیان آیا غلام زال رغا ہو گیا
شاعری کا غم میں تیری مجھ کو دعا ہو گیا
غم وہ کہا کہ اگر حرف ذات عطا ہو گیا
تسب میں تجکو دیکھ کر متھقل میں سو گیا

<p>کس مری کے ساتھ فریادناؤں پر ایک بوسہ کی طلب میں کس قدر بگڑی رات پان کمر غیر پر اوسنی جو ہر یکا یک کو کیوں ہی چپاؤ نہیں کرتی ہوشیروں آب آتش رنگ ہی ہم قیمت آب حیات</p>	<p>غیر کی ساتھ اوسکو لیا ناں تلیا ہو گیا ساری ہمایوں میں چلائی کاغذ ہو گیا خون مرا تکلیف حسرت سی کلیجا ہو گیا کیا مری بالین پر نکو اسی جا ہو گیا میری میخواری سی ایسا قحط صبا ہو گیا</p>
	<p>کیا گلہ ہم عاصیان و سیکہ کا دی فدا جبکہ تجھ یا رسا اوس بت کا شید ہو گیا</p>
<p>خوف رسوائی مری لہجہ زایل ہو گیا لیلیٰ گلہ رنگ کا وارہ جو محفل ہو گیا باری مجنون کو ملی بحر انوری سی بجا پار پیرا ہو گیا بحر غم و اربین سے مل گیا باری خدا مجھ کو غم اضماع میں کیا مری ذکر جنوں کے اہل دل محفوظ میں پچھ گیا گرداب بھر جبری میں وصل میں بت پرستوں ہی اعطی آج سرگرم زبا</p>	<p>عشق میں جو ہر مرا اب فردا مل ہو گیا سب غبار دشت مجنون بگ محفل ہو گیا تیرا دیوانہ جو پابند سلاسل ہو گیا فضل یزدان حال اسان کے چشماں ہو گیا نور ایمان کفر کی ظلمت جی حاصل ہو گیا گویا افسانہ مراد یوان بیدل ہو گیا حلقہ آنغوش جاناں مجھ کو حل ہو گیا کیا خدا کی شان ہی ملا ہی جاہل ہو گیا</p>
	<p>جب رہا ناقص نہ ہرگز قابل تر من شتاب گویا پیری میں فدا اب پیر کامل ہو گیا</p>
<p>کیا تر بنا دیکھ کر میرا وہ گہر جاہلیگا کیا یہ پیمان وفا و عہد بتوں کی ساتھ ہی</p>	<p>سا منی قاتل کی خود مجھ ہی ٹپا جا گیا روزہ کیوں ماہ مبارک میں تو راجا جا گیا</p>

نامیج نادان عیت بکماهی میری سانی
 او کی محفل میں ملا قسمت سی ہو میری سانی
 کیا میں تریوں جبر بران قاتل کی سانی
 مگر خیال آیا وہاں تیری او او ماریا
 یہ کہ قصہ میری فتنہا ہوں میں او کی سانی
 گر ہا بعد ماہی دوستو فیہ شرب
 یہ تو کرتی ہیں تم ہر اک کی کوچہ میں کی
 کیسی یارب بیان شوق کا ہی معلوم
 لکھ کہ کتلی تیا ک حسن حق ہی تیری
 اپنی عبت عشق جان کی آرزوی شمع و شمع
 کہ میری ہو جی سن تجواری اٹا ہی کوچ
 ماتیہ اٹا بہ عالم ہی کہ چنا ہی محال
 ساتھ گڈری کی نہیں لگتی فیم جی
 بسکہ شوق دید ہی بیٹ حایک بک
 خبر تو اپنا پیو ج بایک گری انام
 عاشق کا کل کا وشت سی ٹھہرنا ہی محال
 مگر کتس مو تو نہ ہی براہ تو مجبور
 شوق میرا برتان کما ہی جو محکو شوق
 اسی فدا مس کرنے تو محفل میں او کی مانی

کہ جیلا تو کما او کی جی انا جانیگا
 تا قیامت محسی اب بیان نہ او مانیگا
 دیکر مجھ کو تریا وہ تو گھر لاجیگا
 قبر سی کا فر مرالاستہ نہ تبا جانیگا
 کچھ کتب ساتھ او کی محسی کھیل جانیگا
 قبر میں لاشہ میرا کیو نہ دیا جانیگا
 کیا دل شید کو اپنی خاک ہلا جانیگا
 سامنی کب اوس بت کا فو کی لاجیگا
 بوسہ اوس رخ شید عارض یہ لگا جانیگا
 بوجہ پس آفت کا کب نہی نہا لاجیگا
 مل تری زلفون کا فاب کلا لاجیگا
 او کی کوچہ کب کی جیسے نہ پونچا جانیگا
 کہ کا ب تیو ج میں میری نہا کا جانیگا
 وہ بت کا فر میری تربت پہ گرا جانیگا
 قاصد پیارہ ماخو جان بیا جانیگا
 لگا کہ گوہر نہ زنجیر و ن سی غذا جانیگا
 نالہ محسی ضعیف کی باعث نہ کرنا جانیگا
 جو نہو گنا قابل دیدن وہ دیکھا جانیگا
 دوسرا پازان باتون سی تہرا جانیگا

۳۵	<p>ای دل سوزان کلیاک مرا اسطو کا مرگنی پر ہی نہ اوسکی رنگانی کم ہوئی تیرا ہی موی ترکان ہی تھی ائی کنبہ جو قیس کو جبنہ ن بنایا عشق پر نیرنگ کمر ہوا چانی میں قنم ہی ہاں قصہ تمام بسکہ میں لاغر ہوا سو دلی لف یارین لیکیا جو فوق استاذان اہل فرس پر کردیا کس برق پس فی ح ک کو گویا کیم رخی ہو گئی دکن تیری ہی بت خوشید میں جو شاعر ہوں پیر ہا شاعر کا تر و س</p>	<p>ایک فی سوزان مرا زخمی ہی مسئلہ طو کا مجھ پر اسکا فر کو شک ہی عاشقی ہو کا دل مرا رکشیں ہوا ہی خانہ زینو کا گوہ کن کو کام منشا ہی کین ہر دو کا لب پہ دم ہی درد دور ہی تری محو کا مجھ کو کام از دیا گویا مان ہی مو کا ہی نظیری نام وہ شاعر ہی شایو کا سوچ طوفان ہی گرجو دی یہ شغل طو کا مجھ کو ہوتا رہم صبح کے کا نو کا دخل کیا ہی بزم میں تری مری کو کا</p>
----	---	---

تھی جو یکساں زبان ہو وادناخ ای قدرا
 نین ہی ہوں سرواؤنن و شاعر مغفورا

۳۶	<p>ای چور ولی میں خیال و سن گس محو کا قربت جانان ہی جو مجھ نار کا کو بک شمع کی تپی کا ہی مرہم کی تپی پر گمان شہرک ہی اپنا جد اکب ہی یقین پاک عاشق معشوق ملی تین طفیل تیرگی کچھ نہ رقی آجائیکا شان اکت میں تر اشک نین راندن جاری ہی ہیر میں</p>	<p>اشک کا ہر وادہ وادہ ہے مگر انگو کا ماتہ آتا ہی مری مضمون ہی اکثر دو کا سوز کیا کیجے بیان خمول محو کا بت ہی پوچھا ہی تو پوچھا ہی سنگا طو کا رکھی حق قائم حذر پر وہ شب و سو کا لب پہ دم ہی چل ذرا کا ذری محو کا چشم گریان پر مری کو شک نہ ہوا سو کا</p>
----	--	--

تجکذا و ان ہی عبت اس ملک وقت پر
 سنگریزی گور کی حب لایا ریح میں لگ
 صفحہ ہستی سی سیری ہستی تقدیر
 حسن کی راز میں سیری ہی حبس راز
 کب ہمارا آخر سخت سیہ رقتیں ہو
 دل کا لگنا تھا کہ رسوائی زمانہ ہو

دیکھ پا مال فنا قفسیہ و فغور کا
 خاک جسم جم گھر سرمد ہے چشم گور کا
 حرف چیلای سقر خاطر مسرور کا
 کون موش شتر تی آب موی کا تو کل
 کب ملا ہی ہکو نوسہ عارض یر نور کا
 جا بجا ہی آج کل حیر جامری مذکور کا

فرق آجائی شان گرم طبعی میں خدا

قابض باقی نہ بجائی کہیں تنور کا

دیکھ کر میں سبزہ رخسار بیدم ہو گیا
 بڑھ گیا جوش جنوں یا تو باری اندون
 صاف آتا ہی نظر سار اطلسمات جہاں
 آسمان ہنسی لگا ایک آؤر نہایت
 ناخس سینہ خورش غم ہی پچان میں مال
 کیون اب بڑھ کر کہیں ہم کو جی نہیں
 کس قدر حال جہان میں ہی تیر لرت دن
 جگلیا میں غیر کو بزم صنم میں دیکھ کر
 رحمت حق کا خیال کیا جو بزم مادہ میں
 حاسد مرد و دوس خالی نہ پائی کوئی جا
 غم میں پس سر دفتر دیوان خوبی کی قدرا

سرت نظارہ گلہ و دوحی سم ہو گیا
 احسان پند کو کا جو صلہ کم ہو گیا
 ہر حجاب بحر مجکو سا غم جم ہو گیا
 شب جو میں شفتہ ٹھیکہ ی پر جم ہو گیا
 مجکو ماہ عید ہی ماہ محرم ہو گیا
 خوف رسوائی جو تھا دامن سودہ کم ہو گیا
 شب تھا کیہ عالم سحر کہیہ اور عالم ہو گیا
 روضہ خلد برین مجکو ہنس ہو گیا
 ہر پیالہ مجکو جام آب زمزم ہو گیا
 خلد میں شیطان عدوی جان آدم ہو گیا
 سب مراد فترت کیسیا کی کا بہر ہو گیا

بل بی جوتس گریہ خود میں ڈوب کر گم ہو گیا	۵۳	اتک کا دریا بھی دریائی قلزم ہو گیا
تیری آنکھ اس قدر بقدر روزِ نامور ہو		ہر درخت بوستانِ انارِ ہیرم ہو گیا
زخمِ دل بقیہ میں میری سکرانی سی تری	۱	میری یوں کو صبا تیرا قسم ہو گیا
دو نو عالم سی ہوا میں نچر کر سر پہ	۲	میکدہ کا خیم ہی افلاطون کا خیم ہو گیا

بسکہ خوش الحان ہوں میں و مصیبت میں
لب پر آیا جو مرے نالہ ترنم ہو گیا

مردہ جی اوٹھے جو تو محوِ تکلم ہو گیا	۵۴	معجزہ عیسیٰ کا تیری سامنی گم ہو گیا
خندہ دزدانِ ناک کو کیوں نہ سمجھوں خند		سم قاتل مجھ کو قاتل کا تبسم ہو گیا
دیکھ اسی کم بین مری والا لگا کچی متا		جب میں رویا اتک کا ہر قطرہ خیم ہو گیا
تیسری دن قبر سی آیا ہوں زندہ ہو کر آج		یار کا قل ثیر ہا سیوم میں بھی تم ہو گیا
ایسی قسم پھر وزہ پر نہ ہو لو غلو		جسکی ہوتی تھی جی کل آج جہلم ہو گیا
گو بہت سیدھا کیا مینی یہ ٹیڑا ہی ہا		مدعی بی ادب بھی کتنی کمی دم ہو گیا
پاتی بیچارہ لی نشویش دو عالم سی ہا		نمکدہ میٹش کو افلاطون کا خیم ہو گیا
سوزِ غم میں نگیا گاشن کدہ کدہ		جہاں بیٹے کا مجھے انارِ ہیرم ہو گیا
کسی آواز قدم نہ کر دیا ہی پتھر		کس کا بچو امیری جان کو فیت گزوم ہو گیا
بسکہ طوفانِ طوالت میں غنیمت ہی مرا		موجہ فکر سا کو کیا غلام ہو گیا

ای خدا خادم ہوں میں وں شہسور قد کا
خرد وں عرش جسکی گھوڑی کا تبسم ہو گیا

آج اتک جو چشم بت بی پیری پکا	۵۵	کیا رنگ اثرِ نالہ شبگیری ٹپکا
------------------------------	----	-------------------------------

بیمت سی تری خشک چو افقن آرد
یا قوت عشیق در دریاں پهنی نایق
ایک تیر ساینی میں لکھیا روز میں کے
یہزادے عہ زار کینا نقشہ چہ بنایا
اک زار لیدہ کیا اگر قی ہی زمین پر
کلا لکھا صنم زہر او گلنا چھ دھکلا
چو ہیر تری حسن کی جلوہ سی ہی خاوار

کب پشت میں ہو ہو تری پتھر سی پیکار
وہ اشک کہ جو دیدہ دیکھری پیکار
لہو ہو تری زخمی ہا اگر تیر سی پیکار
آنسو بھی وہیں دینے قصویر سی پیکار
لو ہو تری کشتی کا جو مستیر سی پیکار
کیہ اب عسقر زلف گرو گیری پیکار
زوفس سی ہستارہ تری خونیر سی پیکار

گو یا ہی فراز نگ چمن بزم سخن میں
کیا رنگ شقایق تری تحریر سی پیکار

مرا اوس بت کی نشانہ جس شکر گلہ گریں کا
یہ عالم صغف ہجران ہی اس بدوشیں کا
منوہ بدو ہو ہی ستون درخند کی بن کا
قیس کیو لکھ روزلف سیہ رتہ نئی لکھ کا
خدا کی جسم تیرا سیم ساوہ سی نہا ہی
مواہون جسکی مرہون مس آگاہ ہی لیکن
میں ہی آرزو شطرنج مازان محبت کی
دھوان ہر باد آت آہ سوز ایک لکھ کا
لب خندان کا کی ہستی چہ بدہ لیا ہمام
کیے کیو کر کوئی شایح تیری ان دایوں کا

لب شیریں سی آلودہ ہی گلہ گر سنو کا
کہ جو شکا ہی گردن میں مری گویا ہی سنو کا
یہی اسی قاسد جانان تیا ہی سیر سی کا
سیرہ رنگ کا فرشاہ مندل سینا ہی سنو کا
مگر دل کو تری کہا ہی کافر سنگ دہن کا
جہان میں شور برپا مری زنی کی شیون کا
کہ زرخیزہ قاتل ہو مہرہ اینی گردن کا
نکھان بیانیہ میں میت لخرن پر میری گلن کا
جگر مہیٹ جاسکا جس سرے حسرت و تیر کا
مری آنکھ میں کھلکی ہی اٹھانیا وہ دھن کا

یونہی دم کا ہون میں مہمان آجانے سے
زہ صدر اگر وہ نہیں داد تیری ظلم کی پائی
گرا تاں کہہ کا شکل ہی جنگ تیر و نیزہ سی
نہیں گز رنگ بیاہی دل میں جلوہ شوخی
نہی میں خور ہی ہستی خور نیزہ بخور

سب از برہنہ نسل بیا کی سب سے
پیل ای شوخ ایک باقی رہا خاکستر کی
جگر ہوتا ہوا شمع کی میں سامہ پہن کا
وہ بہت دیوانہ ہی کیوں سیر اندازہ
خدا حافظ ہی ترمہ بادہ میں مینا کی گردن کا

قد کیا رخ تارہ ہی سوار می جنت کی
عجب ہیبت یاد ہی اوس شوخ کو گوری راس کا

دل جو غیر ذکی طرف اوس بیوفا گٹ گیا
گو نہیں تاب تو ان مجہ میں مگر جرات تو
یاد میں باتیں تری بجگو زمان حسن کی
عشق کو ستینہ میں سیری کیا رہا گیا
وہیں اتنی بعد مردن ہی یہ باتی غبار
کل خود گئی تھی لری مہلی میں ہنسی لگا
محبت اوس بہت کجا غائب کئی میرا مہ
حسن کی تیری صنم وہ گھر خانی بارگاہی

اُس سب سے دل بہار اوس ہمد ہٹ گیا
پہلوں عشق کی آگ سی کب میں ہٹ گیا
گودلی گناہا جیسی وہ زمانہ گٹ گیا
تہا چو کہ خون جگر آنکھوں کو سودہ ہٹ گیا
جو قمری ترست پر آنا خاک میں ہٹ گیا
اصدہ خسرت مہی دشمن کا کلیجہ پٹ گیا
وہں بدتم کوئی بہت قاتل سی آگ رٹ گیا
نرخ کا لای جمال یوسفی نہی گٹ گیا

چھوڑ دی اب ہتی میں ہون بان تیری ای خدا
کس قدر نادان اس فکر سخن میں لٹ گیا

کیا ہو مجھ سوختہ عجم کا ہلا دل ہٹا
غیر دریا میں نہا تا ہی بہت شوخی سا

دوست دشمن کا بھی تجھے نہوا دل ہٹا
یا خدا وہ مری تب ہو مراد دل ہٹا

بسکه جلتار با ایک عمر میں اسی شعلہ مزاج
 کیون جلاؤن میں آتش میں غیاک
 آتش تنوں شہادت میں جو جلتا تھا
 آج کس کس طرح غیر و کو جلا دینے
 شمع کافور کی لازم برقی تیں سبھی
 سر دکتی ہیں تجھے کچھ تو دکھا اپنا

کبھی دو دم کو بھی بخشی ہوا دل ٹھنڈا
 گرم لطفی سی وہ رکتی ہیں سدا دل ٹھنڈا
 آج آب دم خنجر سی ہوا دل ٹھنڈا
 اب تو تیرا ہوا وس بت فی کیا دل ٹھنڈا
 کمر کبھی سوختہ سینوں کا صبا دل ٹھنڈا
 یعنی کردی سیر اسی آہ رسا دل ٹھنڈا

میری آب سخن تازہ کا شہرہ چوسنا
 لکھنؤ میں ہوا آتش کا خدا دل ٹھنڈا

خار گلبن سی تری جامہ کا دہن ہنگیا
 کب قسم کرتا تھا میں چاک گریا کی پاپ
 متوق نظارہ موی پر ہی یہ مجھ درستی
 تانہ تو صد بیغہ صد چاک کردن دوست کو
 کیا کرین زور آزمائی میکشی ہر ساقیا
 بسکہ تہا حیرت سی نیو فرنگی ل شیدا دیم
 کیا خطا صادر ہوئی لکھ کا فر عفو کر
 بسکہ اوس شیرین آدا کی خوش ہنگامی
 دشنہ آہیں تہا گویا مسرۂ موزوں
 خود بخود اچھا ہوا جو دل ہمارا ہنگیا
 کیا یہ میدان محبت سخت ہیست ہمارا

۲۳

پیر ہن یوسف گویا اسی سخن میں ہنگیا
 کیون ورق یوان کا ہنگام شوق ہنگیا
 آتی ہی اس بت کی میرا سنگ دہن ہنگیا
 ماسہ اپنا لکھتی گاتی شفق میں ہنگیا
 سب مزاجا مار باحو پر بہن ہنگیا
 سنگ مرقد ہی ہمارا بعد مردن ہنگیا
 دل جو تیرا ہنسی ہی طفل پر ہن ہنگیا
 شیر جکی بات سے ہنگام سخن ہنگیا
 جس سی جا سک کا جگر وقت شنیدن ہنگیا
 لطفہ میخواری ہنیں ابر بہن ہنگیا
 اسی فدا یہاں ہر سہر پہن ہنگیا

ایک

کیا دفور گریہ سی میری مرا گھر بھگیا
 ہنس کی شرم رکھ لی دیدہ ترنی ہی
 نامہ عم میں لکھا تہا منی کس ویکال
 بعد مردن ہی گداز دل باقی ہی اثر
 ملگتی ہی آبروئی کتہہ سچی خاک میں
 کیا کرے گا خون ل تو میرا ہی رنج خزان
 میں جو دیا ہوں تم زلف مہرین تری
 بکے اعمال زبون سی نی یں ماہم

شہر سارا بھگیا صحسہ ابراہیم بھگیا
 لاشیک کی نالہ میں لاشہ گہری ہا بھگیا
 قلزم عرصہ میں کیوں میرا کبوتر بھگیا
 میری تربت کا پانچ لکڑی گڑھ بھگیا
 بحر بقدری میں ت سی یہ جو بھگیا
 خون ل کب کا براہ دیدہ شہر بھگیا
 دشت دشت سی ہی ہر وار واز بھگیا
 خوی غیرت سی مری میدان شہر بھگیا

چشم ترنی بی سہر و سامان مجاہد کر دیا
 ای فدا سارا اثاث البت ماہر بھگیا

اسک سی میری بنجار کوئی جان بھگیا
 دشت دشت میں مجھ قوت جوائی ایچون
 دفتر گردون و دیو یا میری موج اسک
 جا بجا لکھا تہا ہر یک بحر میں گریہ کا ذکر
 باغ خستہ میں جو دیا ہوں فداقی یار
 اچھی تھی گر سخت شفقہ کی میری سرتو
 جبکہ جوی شیر کا اجڑا سیل آیا نظر
 کس قدر دنیا میں دریائی فنا ہی موج
 ای فدا سامان نخوت ہی خدا کو پسند

لی ترا کھل الجواہر چشم گریان بھگیا
 جوتس گریہ سی سری سارا بیا بان بھگیا
 غرق ہوئی میں عطار دہی کیوں بھگیا
 کتب ملک بہتا نہیں اکھر کو دیوان بھگیا
 غل ہی ارباب چنان کہ نہ خون بھگیا
 کیوں مری ولی سی طفلی میں بتان بھگیا
 خون ہمہ تن ہو کی فدا ویشان بھگیا
 دیکھ اسی غافل کہاں تخت سلیمان بھگیا
 دیکھ کیوں کر لشکر فرعون امان بھگیا

جو گالی تری منہ سی کہا نے لگا
 بھی کیا بخشین دیر من فورق
 من رونی لگا زخم پٹنے لگا
 ہو اگر م صحبت جو غزون سی ڈ
 کیا او شنی قتل رقیان تو من
 خدا مجھ کو دی دست دل ہی بجا

۵۱

وہ مسیری کی کوزی چبانے لگا
 حرم کیون میں اسی شخ جانے لگا
 جو وہ عجب لب شکر اسے لگا
 بھی سو زحمت حلائے لگا
 او چشم تر سے سحائے لگا
 بہت اب یہ کافر تاسے لگا

فدا چھ بہتان بندہ ہی لگے
 جو گہراونکی میں آنے جانے لگے

افت ہی خیرام اوس پر کی
 آتا ہی خیال انگ جانان
 شیطان کا جال ہے مقرر
 کیا شخ ہی بندہ او اسے
 ہو جاتا ہون قتل برق بیاب
 اعجاز ہی شہر ہی فسون ہے
 پیغام اجل تھا جان کو میرے
 واعظ مراد ل اگر ہے بندہ

۵۲

محشر ہی قیام اوس پر کی
 کیا لکھون میں نام اوس پر کی
 کیا زلف ہی دام اوس پر کی
 تراپ ہی ہے رام اوس پر کی
 سنتی ہی میں نام اوس پر کی
 ہر ایک کلام اوس پر کی
 پہونچا جو سلام اوس پر کی
 میں خود ہون غلام اوس پر کی

کچھ دور نہیں فدا چلو جلد

ہی پاس مقام اوس پر کی

دین و ایمان نہیں حرام قرآن ہونا

نہت و شوہر ہی انسان کو سلمان ہونا

کس طرح چین ہی میں کچھ قیدیں ہوئیں	اوسکی عادت ہوئی پنجاب قیدبان ہونا
ایک بے عمل ہی تو ہی ترانا معلوم	تیری وعدہ پر عبت ہو گئی نازن ہونا
راہ گمان ہو گئی اس فن میں ہر جی عمر غریب	ہنیں ہی بازی اطفال ستمدان ہونا
باب حرت مری دیر ہو کشادہ باب	جہاں ہوں در امان کام کا دربان ہونا
دل ہی کیوں جا خور و لطف تان کی	لگہ گیا ہی مری قسمت میں قیام ہونا
کسکایہ نخت رہا ہی چھٹے یہ رتبہ	فخر انسان ہی سنگ کو خیمہ جانان ہونا
رحم کر رحم کہ ہی موجب خوشنودین	اجی چشم ملتفت حال غریبان ہونا

ہی وہ موجود جو لکھا ہی تری قسمت میں

محض سجا ہی فدا تائی دربان ہونا

جی ہی ایسا اگر اس غم میں بکل جا گیا	کیا مزاج اوس بہت بیدار بکل جا گیا
گر ہی حال ہی انداز واد کا تیرے	جان مضطرب کامری تن سنی ملل جا گیا
استقدر غم ہی نہیں میری شریک تر	بانواب کا وز میں کا ہی پیل جا گیا
جان نفل جا گیا گویا جسد وادی سے	نقد کی بن سی اگر قسین نکل جا گیا

گو فدا یاری تو آج بگاڑ آیا ہے

بیجا آج نجایگا تو کل جا گیا

وکیل کی شب ہی بہن بازی سوئیا	اوس جفا کار کی لکار سونی ندیا
دہیان میں اپنی ہی کنگی وہ جھنجھک	کہ مجھی رات شب تارنی سونی ندیا
فکر سودا می زلیخا جو ہی یوسف کو	حسن کی گرے بازارنی سونی ندیا
دہیان میں زکرس بیار کی کب کب لگی	راست ہمیں اکر کو بیارنے سونی ندیا

	ای فداکار و کالت میں کسی شب مجھکو لکر بیداری دریا سے سوئی دیا	
یار کی ایک قسم باری سوئی ندیا ایسی اس بخت یہ کارنی سوئی ندیا مجھکو اس وقت بیدارنی سوئی ندیا سمہر حسرت اعیارنی سوئی ندیا شب مجھی سیر چین لارنی سوئی ندیا باس اینی بت عیارنی سوئی ندیا جھجھکیا رات خسم باری سوئی ندیا تیرگی ہاں شب تارنی سوئی ندیا	۵۲ شب ہمیں وعدہ دلدارنی سوئی دیا باس اوس جہیں کی مجھی موس بھی چو پیکر تار باشوخی سی و کازتب و حاک کہ بھی سد اکالی ہیں تب اسی ذرا محو ایسا رہا فکر سخن نگین شب خوشا بدین بسر مومگی لیکن مجھکو کسکو آرام ملا شور و فغان سی میری طلبت گور کا کیا خوف رہا رات بچہ	
	سب لی سوئی دیباچ ہی یہ کسی رات ہمیں ای فدا فکر اشعارنی سوئی دیا	
گو یا قفہ سی مری ملک حلق جاتا رہا ترش ہو کر مجھی وہ شیریں دہن جاتا رہا جو ہر سداوی چرخ کمن جاتا رہا سب اصل کی ساتھ رنگ اجس جاتا رہا	۵۳ ہاتہ سی کہا تار دہن پر شکن جاتا رہا ٹھوکانی شی کینا کہ ہوں میں سم کہا کر موا صفوہ ہستی سی میر امت گیا کیا نقش ملکیانا ہاں کینہ جش کینا	
	ابر دی مکتہ سنجی خاک میں ملجا ملگی ای فدا مجھکو اگر سوں سخن جاتا رہا	
۵۴ پا پا اوسی قریب جو ظاہر میں دار نہا	حسن ملا شیا میں اینا تو تہا	

جلوہ تہا نور تھا کہ تجلی طور تھا
 دہر باجو آب آہن تیشہ میں کوہ کن
 فکر سخن کا ہی بھی وسن ہی حوصلہ
 کہنی کہاں کیا دوا ہے جاں آکو
 بحر ان میں چشم سی مرغی فلان تہا نشون
 ثابت ہوا قصور وفا و قصور قسم
 کچھ پاس تھا نہ کوچہ لیلی کا قیس کو
 اب فوج کر کی لی تو سکی آپ استمان
 میدان جنگ عشق کا مجنوں تہا گیرگر

حضرت کا جسم تھا کہ خد اکھا خد تھا
 و شور جو ہی شیر غما سی عبور تھا
 جنتک بہ بات کہنی کا اصل شعور تھا
 اس حسن چندرورہ یہ کتنا غرور تھا
 سینہ حریت گرمی نارالتندر تھا
 یح ہے کہ شکر و شکوہ ہوا صرور تھا
 دیوانہ تھا کہ دوست کی غزل سی اور تھا
 فرما تے وفا میں مری کچھ قصور تھا
 فرما دہی نبرد محبت کا سور تھا

قسمت کو جو صلہ یلین درکار کچھ فدا
 پایا وہ ہے کام کہ خاص نشور تھا

ای ستمگر رحم تیری ذات سی تارا
 تم ہواں سوئی کنار غیر میں آرام سے
 حسرت و ملتان میں غریب آخر ہوئی
 یہ پشیمان کبریا ہی ہے چہ جائی تکیو پائی

تب میں یہ صدمی محبت تین ہی تارا
 میں یہاں شب بہر خم حسرت انگہ آمارا
 آج کل کی وعدہ دیر میں دل کو بہلا مارا
 میں ترا اور تو سودا غیر و کل غم کتا مارا

ای فدا کچھ تولی دنیا میں نہ کی فکر معاد
 رات دن ای بسیمہ میں تکیو سہما تارا

ہی فسر ض خد اکھا نام لینا
 او محو غم سرور خود نسائی

ہر دم یہ زبان سے کام لینا
 بندہ کا او حسہ سلام لینا

کافر	بی بچہ خدا شرب ہوی شام سی سحر کیون وقت تلک کر باہی سیر کنار کا	
ای دور اسی مکان بست پچیر ساز کا کب دل کو اپنی خطر و طوفاں یاد ہی مجھ کو نہیں کسی سی کسی کام میں غرض چرکین کی فکر شہر ہی ناپاک تھی کمال تصویر یاری مری تسکین محال ہی قلیان دیاں کی بھی تواضع وہاں نہیں	۴۳	ڈوبی ہوا میں تیری کبوتر کو باز کا ہی ناخدا خدا جو ہماری جہاز کا محتاج ہوں میں پرورش کا ساز مضمون لکھا سخن میں جو بول ہزار کا دیوانہ ہوں کسی مین انداز و مار کا کیا کیجیے گلہ فلک حقہ باز کا
	ای مدعی بہ حاتمہ صد یار و خدا ہی زرب استین سخن کی طراز کا	
ستارہ مجھ کو ایسا ہی شکر کب نہ تھا صنم یہ تازیانہ بہر تبد نیز اکت ہی ہوا تھا میں تو سوایہ کرنا تھا او بی سوا کیا کیون حضرت یاسیل کو قتل کیسی حیا کیا ہی تنہی پیدا کیا یہ سلمان خود گرا تیرا قامت ہی طوبی اسی بہا خلد غنا	۴۵	ستم بند دپہ کر باندہ پردہ کب نہ تھا تری طرہ کو کھنار واژہ کب نہ تھا لگانا کو چہ جانان میں ستر کب نہ تھا ستم بہائی پراتنا اسی برادر کب نہ تھا بنانا آئینہ کا اسی کندر کب نہ تھا رقم کرنا چھی مثل صنوبر کب نہ تھا
	فدا ہی طول تا کون کر سکتا ہی قتل سکی فراہم کر بایہ دیوان کا دفتر کب نہ تھا	
دنیا کا جو پہنے حال دیکھا	۴۶	بہر حال ہیں اختلال دیکھا

<p>یوں ہمنی بہت حسین دیکھی اوس تک چرسکا گھر ہی گشت سوچی کہ ہی مرہون سیاہی کیا زیر شکم کمر کو دیکھا دنیا میں جنود سرخ و غم سی</p>	<p>لیکن تجھے ہمیشہ دیکھا دیکھا جسی وہاں نہال دیکھا چروہ جو اونکے خال دیکھا آئینہ میں گویا بال دیکھا ہر شخص کو پامال دیکھا</p>
<p>شاید کہ فدا کا اگیا یار کل ہمنی اوسی بحال دیکھا</p>	

<p>تا چند گلہ کیجئے بیدا و تباں کا مطلب ہی فدا کیچہ جو بیان کا ممکن نہیں ہ شوخ جو منہ مجھ کو گالی و اعبط مری تم حال ہی اُف نہیں شاید بیگانہ کیا دو لو جوان ہی مجھی غم نے دیکھا اوسی جس شخص نے بس گویا طاق کیا بات کروں تاہ نہیں جنبش لب کی کیا آون نظر ضعف سے صحرای جنوں میں ترچھی جو نگاہوں فی کیا تیر کو سیدھا دنیا میں نہ دین ماتہ لگا اور نہ دنیا</p>	<p>۴۷ چاہا جسی ہمنی وہی دشمن ہوا جان کا کز فکر سخن دور یہ قصہ ہی کہاں کا معلوم ہی اوسکو کہ میں عاشق ہوؤں گا مرشد مری بندہ ہوں میں اک پیر کا ہی اکٹہ پر مشغلہ اک آہ و فغان کا مطلوبہ ہی وہ شوخ ہر اک پیر کا و شواہ ہی اظہار محبت کے بیان کا دیوانہ ہوں میں اک صنم موی سان کا بل ابروؤں نی تیری نکالا ہی کان کا افسوس ہوا میں نہ بیان کا نہ وہاں کا</p>
---	---

و اسوخت فدا ہی مرا ہر شعر برشتہ
میں سوختہ ہوں سوز غم شعلہ رخاں کا

دولت کی نہیں سامی عزت کی حقیقت
تیسرے قاتل میں ہی کیا آبِ خلیا
یہ سداً و ہمداً ترا و ام بلاست
بسان ہے مری دیدہ نساک کا نقشہ
ہر تر عرت میر اور دریای معانی
ہای بیتس ہا مانہ آہوی خن سے

خوایان ہی سداً خلیا میں جو قیر کا وانا
سر سبز ہو ابو ہر شمشیر کا وانا
یہ خال تپتہ گویا ہی قنبر کا وانا
گوہر ہی مری اشک کی تفتیر کا وانا
کیون ہونمشت خوان می تحریر کا وانا
مانا ہی تری خال سی جو قیر کا وانا

دنی نئی خدا دید و نیاسی ملائک
رو رہ صہ بل حضرت شمشیر کا وانا

احکم سند ہی گویا خفا ہو یا یار کا
مختل جہک رہی ہی پستی ہی یار کے
اوس تہ کی کاٹی کا ہی بیاباں چین خیاں
قطری ہین ہو ہی شستہ میں یا ہر مار کا
چشت مری موی پہ بستور ہی ولی
برانی پس سیکنی ذوق اور چونکے ہم

دورہ کا ہی مقدمہ جگر اپیار کا
محتاج کون ہی بیان طرہ بار کا
ہر خار دشت مجکو ہی کاٹنا سناں کا
گیسو میں شانہ ہی کہ یہ کفجہ ہے ار کا
البتہ سداً ہے پتھر مزار کا
سو و اہماری ستر میں ہی سبب انار کا

کیون ای خدا کلام من میری نیک نہو
لکھتا ہوں وصف حسن طبع نگار کا

ریگ روان میں جلوہ ہی نگہ بار کا
کیا جامی کوئی مرتبہ مجھ خاک ار کا
کیا ہم ہی واعظا نگہ پیشاں کا

گلبرگ نام ہی مری سداً کی خاک
سرفردان پہ ہی مری شت غبار کا
پندہ یہ روسیاہ ہی آمرزگار کا

کیا لکھوں ایک سو زول و اغدا ارکا
 قاتل تصویر ہے مری جان مزار کا
 کافی ہی دامن کا کل صد پیدار کا
 کیا اعتبار ہستی ناما دیدار کا
 درویشان میں جلوہ ہی بزم بیکار کا
 میں محو ای قدا ہوں جو آہنگ یار کا
 طالب ہوں آبرو کا جو اہل کلام میں
 آب و ان نہیں مگر آب حیات ہی
 پہلائی خاک سانس شیریں کی کوکھ
 بیو اسطہ سیوال تو قطعاً حرام ہے
 مکینہ نکر قیام جہان خراب پر
 تائید غیب ہی مری فکر لبثت کو
 فراد کو جو کو دکنی کار با خیال

حاکم قسم تین میں ہی نسل خیار کا
 لوہا مگر تیرا نہیں تیرے کنار کا
 قاتل کو میری شوق اگر سی شکار کا
 اتنی زینت قطرہ شبنم سی خار کا
 گلاباگ آہ ہی مری خمہ ہزار کا
 پردہ ہی میری گوشت کا پردہ تار کا
 میں نشہ کام ہوں سخن آبدار کا
 درویشان جو نام ہے پروردگار کا
 دامن زرافسہ رخ نہیں کو ہار کا
 بردون کو ناگواری لینا اودھار کا
 کیا اعتبار زندگی مستعار کا
 ہی نام قتل کل مری آسوار کا
 وندان غم سی کاٹا ہی تہر مزار کا

کلفت میں تیری پاتی ہیں ہم رنگ صد سر
 تو ای خدا فریقہ ہی کس نگار کا

اٹھارون کی آگ ہی مطلب کی راک کا
 جولا نگہ ادا میں مری شہوار پس
 ہی عزم طوف کوی تان بجکو عطا
 آزاد می غما سے نصیہ محال ہے
 گھوڑا جو غمزدہ کا ہی تو کوڑا سی مار کا
 گویا ہوں میں غریب سبیل حجار کا
 یا بند جنت ملک ہے تو زندان آزار کا

دشمن سی مو اخذہ ہی میرا میں قبیلہ عاشقانِ حق قیس لجائی جو زکریا بدلی ہی ہفت ناکیدہ ہی ناز کی نگہ سے رہتی ہنق تاب او کی نگہ سے منہ پہلی تو پاک کرے واعظ	ای چہ سرخ کچہ انتقام لینا تعظیم سے میرا نام لینا دیوان مرا لاکھ نام لینا خجبر کا قزوینی کام لینا ہمد م مجھے آپ تمام لینا پہر نام شراب و جام لینا
---	---

ہی کا زبنت پرست کا فر
کوئی نہ فدا کا نام لینا

۵۷	شب یار جو بنی نقاب نکلا کچھ پوچھا جو اوسنی حال میرا پہلو میں مرے جلا یر تیر واہند قبا ہوا جو تیرا ہم سمجھتی تھے شیخ کو جو انور سمجھا اوسی دوست میں جو	میں سمجھا کہ افتاب نکلا منہ سی زمری جواب نکلا پیکان کی جگہ کباب نکلا دل کا مریح و تاب نکلا واہی میں مگر خضاب نکلا محفل سے تری شتاب نکلا
----	--	--

دیوان ترا فدا جو دیکھا
ہر شہر پر اتحاب نکلا

۵۸	کافر تری کان میں ہے بالا منہ کر چلا اسی فدا میں کالا دشمن جائیگا جان ناتوان کو	یامہ کی متصل ہے بالا الہی ہی شرم رکھنے والا چوٹی ہی تمہاری ناک کالا
----	--	---

قیاب جو تم ہو گئی غم چہرہ سدو من نوسہ جو وہاں نہر کو تم دو کی دہن کا تہو جا بیگا حور تید حیات اپنا لب باہ کرتی ہیں کین وقت کی آؤنگو جو وہ یہج ہو گا وہ کب ہما یہ روز بخت مین ہی نہیں تنہا ستم دہری مالان یہ حسن یرستی کا دلا شوق برہا	اس بات کا کیا جہیہ پچسہ المام نہکا اس بات کا کیوں کر مجھے المام نہکا گر ستام کو وہ حبلوہ گر باہ نہو کا پہر شہر طہ کر تے ہیں کہ جو کام نہو کا جسکو کہ غم زلف سیہ عام نہو کا وہ کون ہی جو ستا کی آیام نہو کا ایجا تو کچھ اس شوق کا انجام نہو کا
---	---

بیلاری دل ہی جھے صحت نہیں ممکن

جیتک کہ متام اپنا قدر کام نہو کا

ہنسی مثل اپنی جفاکش کوئی کتر دیکھا ہوئیں کیوں جرخ بہ ہر اہم ملک گم ہن مانع روشنی شمع نہیں ہی فانوس گھاٹ دریای شہادت کی لگایا مجکو	اور نہ پیدا کر اوس بیت کی پردہ دیکھا کیا کہین قاتل مجھ کر کا خجہ دیکھا صاحب ہنسی نہیں اس پردہ کی اندر دیکھا آج جھنے تری تموار کا ہر دیکھا
--	--

اثر برق ہی کیا شوق بتان مین صاحب

دیکھا جب تمکو قراہی تو مضطر دیکھا

نہ سینی جی غم لکلا نہ دل سنی الم لکلا ہر جہت چاہا پونچون تری درکیت رذرا تا ہی آنکھوں ہی گرہین بجاشی اوس شوخ جفا جو کو بلوایا جو کل درپر	آخر اسی قبضہ مین اپنا تو یہ دم لکلا پر ضعیف کی باعث سی گہری قدم لکلا یوں قصہ دین مین میری فصاحت ہی کہ لکلا نکلا ہی تو کیا لکلا کرتا ہوا رم لکلا
--	--

اب نخت دل کی ہیں سکون کی جہیں
کیا جوس بھی یہ کا ہو ہو کی فراہم سک
ہی جسی ہی م او سکو کیا جانی حد اور
شب آئی وہ گہری لیکن بھی بایا

جو ہر ترا البستہ ای دیا نہ
کچھ نہ نہیں نکلی گہری مری نہ
وہ عیدہ جو اربس غیر وں سی نہ
تقصیر ہی کیا ان کی نخت اپنا ڈر نہ

مرچند بہت دیکھا مہ مرا محشرین
کچھ ہی نہ فدا باری جرشوق صنم نکلا

صبر خست ہوا مضطرب دل رنجور ہوا
شکر حق ہے کہ ہوا وار پر اپنا معراج
میں ای ہر کی سی ترا ہوں کچھ پر لگا کون
فہرین بھی ہوں تصویر سی قریب ہمام
تشرعین ہی لذت سب خودوں
قبر میں چین نہ دیکھا دل مضطرب ہو

رات جو غم سفر کا تری نہ کو ہو
حاصل عشق تباں رہتہ منصوبہ
بوسہ دینا ہی مجھے او سکو جو منظر ہو
دلوں ستوق کا کب بعد فنا دور ہو
وصف سبب ذوق یار جو ذکور ہو
دفن اگر کو چے میں تیری اندیہ رنجور ہو

جو ہری جانتی میں تدر جو اہر کی فدا
یہو نیکر لکھنؤ دیوان مرا مشہور ہوا

پہر کسی وجہ نہ جینا مجھے منظور ہوا
پانی پانی وہیں ہوی خجالت سی ہو
وای قسمت کہ وہ آئی ہی تو کو وقت آ
چل کی صورت کو زردیکہ لی اور دکلا
یہ شکایت میری سچا ہی سلف سی آئی

دشمن جان جو مرا وہ بت مغرور ہو
چاہہ کا میری جو اوس بزم میں ہو
جبکہ میں روشنی چشم سی مسدود ہو
سر و اہی تونہ ترا سبمل رنجور ہو
مھر و زدی کسی محبوب کا دستور ہو

تو اگر بت ہی تو میں ہوں ترا کا نو کا فر شوق نظارہ فی دی ہین مجھی ایسی آگین کیا نری شان ہی سب پند میں تیری لک	پارسا میں ہی ہوں تو کاش اگر ہو دیکھ لون گا جو کسی پردہ میں تو رہو کوی مرحوم ہوا اور کوئی مقہور رہو
--	--

نرہا عشق جوانی جو خدا پیری میں
بڑا جگر اتا کہ بھی سے مری دور رہو

ہر شہر کی ساتھ پہلی بچ خوشمیدامو پارسا و زب یونی ہین اوس شوخی کرچکا ہوں منزل نیرنگی الفت جوطی و صلی شب ہم سحر ہوتی ہی نور ام کچہ ہین فکر معیشت بجھو فکر شعر میں حافظ زماصر ہی تو ہر حال میں فسان نظم سنی کا قلم وہی مری زیر قلم تو اگر میدامو ہی ایسی سے جاو نگاہ	جو ہو پیدا یمان با چشم غم میدامو آفت دوران جہان میں ہنم میدامو میری ہر نقشش پاسی جام ہم میدامو وہ قلع دل کو ہماری صجدم میدامو میں جہان میں عر عالی ہم میدامو ساتھ بندون کی ترافضل کرم میدامو خاص میری واسطی گویا قلم میدامو میں ہی دیوانہ ترا جاو و رقم میدامو
--	---

کیا بڑا دیوان کہتا تو فی زاری عمر میں
تجسا گویا ہی خدا دنیا میں کہ میدامو

غیر دل کی جو ہمراہ وہ آیا لب دریا جلوہ فی خط مہر بنایا لب دریا اوس شوخ کو مینی جو بنایا لب دریا غیر دیکو ہوتی موج روان برق جہان سوز	جون برق کی تابش بھی مایا لب دریا وہ غیرت خورشید جو آیا لب دریا دریا ی شریک او بہا یا لب دریا اوس شوخ فی محکو جو نہا یا لب دریا
--	---

ان یاروں کی سی میرے | اوس شکر پرستار ہوا خدا بھی
اوس شکر پرستار ہوا خدا بھی | اوس شکر پرستار ہوا خدا بھی

کیا تمنیٰ پڑھا تو خدا سے پانی -

کیا تمنیٰ پڑھا تو خدا سے پانی -

رات اوس ماہ کا کس کو تھا راتوں کا
کونسا غمزدہ دنیا سے گیا ہی ماہ کا
مرض عشق کا کیا حاکم علاج ہو گیا
یہ غمزدہ جنت ہر کیا ورسیدہ ہوں میں
ہوئی تہ اہل عقوت کی حقیقت معلوم
میں تو ہر خیر رہا اوس ہم خوبی سی کیا
میری ہی بخت کا روتھن یہ
حیف حاصل یہ
کہ مسیحا سی ہو اوس دور
کہ مری عہد میں روش کوئی
آتش ہم کا سقر کوئی تہ
دل قیاب کو ہمیری یہ کنا

اردیا میں قدر ہی نہ وفا کا ہم کنا

ہم ہوئی جسکے بیان پر وہ ہمارا ہوا

اترنا کہ سوزان ہوا تمہا سو ہوا
مگر گیا کوچ بس اب تانہ حضرت عشق
وہ پری روح نہانی کو گیا انی دلاک
بیدہ شکر آج اوسی حال سیایا ہنی
آمد وصل نی کیا چاک قسائی گل کی
محو وں شوخ فی ہنجا ہی غایت
پیرگنی ہیں جرمی حوں کی دہی تامل
موم سنگ دل جانان ہوا
کعبہ دل مراد ایران
قصر حیات ام پرستان
سار و شوار جو آہسان ہوا
چاک نا صبح کا گریہاں ہوا
مستحق حال غمیریاں ہوا
محضر انیا تر ادا مان ہوا

لکہ اطفال و علم ہیں وہاں فک نشین | لکھو چاہو ۳۰
 پرفہر نہر ل تانہ اسی طرز میں اور
 شکر گستاخ تھے آسان نہواتا سو ہوا

۴۹	ادہ خواری کا جو سامان نہواتا سو ہوا خوش بخت کو یہ طعیاں نہواتا سو ہوا اکاثر لاج اوس شمع فی کینیا ہی جس پر شفق لب بہار و بخت ہی سیری جو خون کف پائی گئیں ہوا لکھ لکھ گیا ہون طلب بوسہ میں سکر اقبال اور لکھ لکھ اکس جوش خون میں یہ اور لکھ لکھ غم کو اب تو بس دلی سی باز آئی گدہا ہی جہاں دہا لکھ گیا در جدائی میں مزاج وصال فصل گل میں مجھی کیون لکھ گیا صبح میہاں ہی مرا و غلط وہ بت حور شہر
۵۰	استدر تر مرا دامان نہواتا سو ہوا طلی کہی دست و بیامان نہواتا سو ہوا نندہ بت جو سلمان نہواتا سو ہوا گل کسی خار بیابان نہواتا سو ہوا لطف او لکھ ستم جان نہواتا سو ہوا شہر آبا و جد ویران نہواتا سو ہوا جو کچھ اسی دیدہ گریان نہواتا سو ہوا مختصر قصہ حبس ال نہواتا سو ہوا لکھ سان گنگ جو زندان نہواتا سو ہوا اگر مرار خستہ عنوان نہواتا سو ہوا

کیا مری طبع قدا اور جواب سو دا
 ذرہ جو سحر درخشان نہواتا سو ہوا

۵۱	نہ حال دل پہنچے کچھ عجب دیکھا تیری محزون کو کس قدر ہی نحیف کچھ غمیر کی طرف تھے ہجر میں ذکر کیا ہے راتوں کا
۵۲	وصل میں ہی بعد تعب دیکھا بات کرنے میں جان بلب دیکھا کچھ سبب ہی نہ فی سلب دیکھا دن کو دیکھا تو شل شب دیکھا

لوگ کستی ہیں دیکھ کر بھگو
 ہوا اور د کو مرے آرام
 بے قرار ہی تھی ہی کیوں دل
 فی تیزی حواں میں ہی تانتے

دیکھا غناک اس کو جب دیکھ
 لو علی آیکا مطلب دیکھ
 جانب غیرا و سنی کب دیکھا
 کم کوئی صاحب ادب دیکھا

نہ گیا کیون مگر فدا بھگو
 بارہا عازم عرب دیکھا

عالم حسن جو وہاں رہا
 قتل بھی کر چکے مرا کہے
 اختر بد کو دیکھ کر ایسے
 کوئی حان و دست و نہانہ
 جیسی ڈا ہنی شیل سیک
 غم نہیں اب تمہاری چٹنی کا
 کسی صورت مجھے نہیں آرام
 ہجر میں کیا بیان دور وصال
 شیب میں یہ کہاں بے لطف تیا
 بدگمان میں سب از کی الفت سے

ماز و عمرہ کا ہی نشان نہ رہا
 اب تو باقی کچھ استہان نہ رہا
 ستون دیدار مرہ رخاں نہ رہا
 عمر ہر من کمان کہاں نہ رہا
 کوئی تھیک کوئی سکاں نہ رہا
 کہ وہ سو رخسہ نہان نہ رہا
 وصل میں کیا یہ دل تیاں نہ رہا
 وہ ستاری وہ آساں نہ رہا
 وہ بہار اور وہ سہان نہ رہا
 کوئی غنچوار و محسب نہ رہا

کیا میں وصف وہاں یا رکھوں
 اسی فدا کوئی مکتہ دان نہ رہا

۱۷ دن مری آنکھوں میں مثل شب و تجرہ تھا

دل شید کو جو شوق رخ پر فرہ تھا

ز سبب بهر مجکودها درس الماسی گر
 آپ بنامی می گزینی بین با حق صاحب
 سفر جان کاتها گو یا تری چلے یہ مار
 عیونے گو کہ یکا راتمانہ کستی تم ہاں
 چشتی ہمسک آیتا جو پوشاک و شوش
 تھی تو طالب تری سپاہ پریرت
 ہاتہ پہلا کی غضب غیر سی ناگی چالی
 نرم انخیا رین پیتی تھی جو تم رات نیم
 دشت عبرت میں میرا دست تاج بگریز
 شوق تہا بخود ہی شہر مضمون کا کمال
 میری ہمنام ہوئی اور ہی می شوش
 بلیساں چین را رہ چرت تھی مجھے

نسخہ عمر من نعت دل سسرور نہتا
 قسی کیا پہلے مرا حال یہ مستور نہتا
 موت تھی میری ترا حسن زم کس تہا
 گر جلانا مارا سے حان تمہیں ملو نہتا
 گرد پھر کوں یہاں صورت زنبور نہتا
 مضطرب میری سو کوئی ہی محو نہتا
 ہس تہید دست گو کی آسا ہی مقدور نہتا
 تہا مرا خون بگر شربت اگلو نہتا
 زیر پاکب مری تاج سے نفور نہتا
 بادہ مشق سخن سے جو میں مخور نہتا
 جام فکر اولنگا یہ میری طرح مہور نہتا
 نعمہ سجون میں مرا نام جو مستور نہتا

خارج از عشق خدا اگنا ہی شہر بہت

پیرو تو جگہ ہے اولنگا قویہ دستور نہتا

نمیون نہو گردن پہ میر جو قاتل خدا
 سن داسی وار محفل نہواتا ست ودا
 وعظا بوسہ جو مالنگا میں فی فورادی یا
 کم کسین ناما کی نفرت ہوتی ہی مادا ک
 عید قربان نہتی ہی اس سبب کو چین نام

میں ہر ہر رخم میر کرتا ہوں جان دل
 جان دل تھی ہوئی میں سبب محفل نہ
 کیون نہتا اس بت باؤل یہ میں سائل خدا
 تاکہ جان گو کہ ہو عالم بدسو جاہل نہ
 دودھ چوٹیاں ان جانہای صمد سبیل خدا

دی گئی بیولون کا گجر اور حاکم دیکھی	آکھیں نہ اس گلر بہ ہو جان دل کل فدا
-------------------------------------	-------------------------------------

آسمان تساعری کا ہی نہ کامل فدا	کسا عجب لکھی زیریں سحت میں گروہ غزل
--------------------------------	-------------------------------------

قیس فدا تو تھی کوہ وریا یاں بہ فدا	دل دیوانہ ہے میرا رہ جانماں بہ فدا
لیا فی حل امت لکھی ہی فرہنگ میں	کیوں نہوں اہل سحر حضرت بریاں بہ فدا
ہوں میں قربانی تیغ نگہ مار صدمہ	عید قربان ہی مری پیہ دھیران فدا
ہم فدا ہیں خط و گیسو دلب جہان بہ	خضر سیاحہ ہی ایک چشمہ جواں بہ فدا
بسکہ خون رو رو کی سرخ اسکو کیا ہی	اب تو ہوتا ہی شفق ہی مری امان فدا
عشق مازی کی جو مضمون لکھی ہیں مینی	ہونگی عساق مری فتر دیواں بہ فدا
میں ہی قربان نہیں کیہ اسکی لب خلیاں	ہی وہ محبوب ہی عجب عاشق گریان فدا
درس میں رکشا ہی اپنی جوہ طیل فرس	کیوں نہ جانیں سعد کی گلستان بہ فدا
ہیں نہ موسیٰ ہی نقد تینفہ بانو کی تری	جلوہ طور ہی ہی چہرہ تاباں بہ فدا
میں ہی کچھ دست نور دی نہیں توئی	آبلی ہی ہیں مری خار مغیلاں فدا

ای حقیقت میں بھی مرتبہ حرجل	
ای فدا ہوں میں جوان شہ مردان فدا	

ہیں مجکو تاب حرکت نہ سر کی ہی یار	تری گردش نگہ فی بھی ای پری ہی
مری جسم دجان کو کا فر بہ جلا طم اتا ہی	مری پہلو میں نہیں ل لی ہی کوئی نگار
مجی باریخ کی ہی تری گوٹ پا پنجو کی	مراخوں کر بکا خشک ترا او پری غزارا
میں مین بہ گڑا ہوں تو آنکہ کیا اوٹھائی	مرا دم کل گیا ہی توئی کیا اشارا

بجای

وہ خانہ خراب ہو کہ حسنی	کو چہ سی تری مجھے نکالا
سو بار گرا ہونے ضعف سی ہین	کب تھی صنم مجھے سنبھالا
حسرت ہی تمام فکر میری	دیوان ہے درد کار سالا

ای شوخ خدا پر اسے بیتاب	
جا کر او سے خاک سے اوٹھالا	

ش رتک عدد میں کیا یہ مضطر جلگیا	غیر کا ہی آہ سوز آن مرے گھر جلگیا
مہ سوز دل کا افسانہ جو پہونچا نہیں	ای پری رویہ رڈہ گوش سمنہ جلگیا
ویر روی جو خط لکھ کر دیا اغیار کو	سوز حسرت سی مری بال کسوٹ جلگیا
یون و خانہ گاہ ہی موج شمیم شکریاب	کیا دل سودا ئی زلف مضمر جلگیا
تین ہی آتش روشن ہی پھر مہوون گم	تب مرا حاسد مری اشعار سنکر جلگیا
ی نقاضا شعلگی سینہ کا جاری ہندو	قبر پر میری جو ادگ کر سبزہ تر جلگیا
یکہ معراج ادس نور خدا کا عرس پر	عقل کل کی طائرہ بہت کا شہپر جلگیا
تس ہجران میں بڑھون سوز دل سی	جلگیا پہلو میں تنگی اور بستہ جلگیا
کمر ہی آتش نشان میرا بیان سوز دل	جسکے لکھتی ہی خط اس سے جلگیا
سہاں ہی گرم و مضطر کیون کیم کوئی	کون آج ادس کوچی مین محروم مضطر جلگیا

باعث افشای راز سوز دل ہی ای قدر	
کیون نہ آتش مین مری دیوان کا دفتر جلگیا	

نہ مین مری افشک سی نوحہ کا دانا	سبز ہے چون باغ مین انجیر کا دانا
نہین کوئی کسی تدبیر کا دانا	ہی نوحہ پر اک حال مین نقد سر کا دانا

<p>چنیا مسکو ہی اب و بابل اپنا پیری حیرانی کا سبب ست پوچھ دکر اتیار کون کرتا ہے کیوں نہ مرغ دل اسیر مرا صولت حسن سی زمان ہی بند گر ہوا رشاد تو کھوں اسی جان مندمل ہو جو جسم دل میرا تم تو کہتے تھے بن ہوا نائب</p>	<p>جان فرقت سی ہی یہ حال دیکھ آئینہ میں جمال تو کلیجا مگر سنبھال ہی جسم زلفت یار جمال کرنے سکتا ہوں کچھ سوال کہ دکھا دو ذرا جمال سے مجھے پان کا اوگال پر نہ سوچے فدا یہ حال</p>
---	--

یہ فریق تہان کا فریق
 دیکھی رہنا اب بڈال اپنا

<p>گر پیش نظر وہ بت رغنائین ہوتا نسبت تری جلوہ سی نہیں ایست کیا رقت کا بھی خوش جو ہوتا جی نہیں جاہوں تو ترالو نہ لو تے میں و گرنہ</p>	<p>کیا کیا دل بیتاب پہ صد مانہین ہوتا خورشید بھی کہنا تجھی زیریا نہیں ہوتا کب شبت میں جازنی کوئی دریا نہیں ہوتا میں مرکب حرکت سیجائیں ہوتا</p>
--	---

کیا بھولی ہوئی ہے ہو قدرایا دگر و کی
 اس دل کا گناہ بہت اچھا نہیں ہوتا

<p>کب جذب محبت میں مرانام نہوگا کھانا نہ کروں گا کبھی صفت لب لعل اب یہ دلی تو کیا مجھ کو گلستانِ ارم میں</p>	<p>کب رانم مرا وہ بت خود کام نہوگا صاحبِ جمعی ہوسے اگر انعام نہوگا آرام نہوگا جو دلا رانم نہوگا</p>
--	---

جہ ہونڈہ خدا تم اچی سمجھو کچھ خبا کو مراجی اولٹ گیا ہی یہ ادا جو دیکھی مہی ہی آرزو ہی محکونہیں اور کوئی خواہش ہوئی ستیفتمہ صند ہاتری اوتری چہرہ پر	کرور جم بیکون پر بتو و مسدم خدارا تونی ہارای بری شمس ای گی کیوں قمار کہ صنم کیا کروں مین ترارات دن نظارا رکنا آخر حجب مین تونی روزہ کیا ہارا
---	---

جو بولایا مینے اونکو تو یہ بولی کل وہ ہنسکر
نہیں آتی اسی فدا ہم مین تیرا کچھ احارا

۱۷۷	ہمنے حوا نگہ کرگی واو دیکھا عالم با عمل کیصوت مین لدت غم سے حب ہوئی محروم بڑھ گئی عسک اور بھی غم میں سخت مغرور ہے نہ آیا وہ ایک عالم کو تیرا ہی قاتل	۱۷۸	دیر مین جلوہ خدا دیکھا ہمنے انوارا بنسیا دیکھا پہر نہ جینے کا کچھ مزا دیکھا سوت کا اب جو آسرا دیکھا کئی بار او سکو کل بولا دیکھا کشتہ عینہ واو دیکھا
-----	---	-----	---

یہ بدل قافیہ لکھ اور غزل
تجسایر گو کلم ای فدا دیکھا

۱۷۹	ہمنی دنیا مین جو بشر دیکھا روتی روتی مین ہونگا مینا لاکھ محشر کا شور اسی قاتل اور وہ شعلہ و جلا لمبی کرنہ بازار عشق مین سودا	۱۸۰	سندہ حرص سیم وزر دیکھا جانب غیر تنے گرد دیکھا تیر کی کشی کی لاشیں پر دیکھا اثر آہ بے اثر دیکھا نقد جان کا یہاں ضرر دیکھا
-----	--	-----	--

زیرِ مامیری دشتِ غمِ بخت	کیا زبردست آبِ خورِ دیکھا
مارِ قاتل نے گو سیکا ہو	راستی میں جو یا رہ بر دیکھا
نظر آئی متاعِ کاسِ دیہ	سپہمِ ذہر کو جو عور کر دیکھا
اسی غم میں جان سی گزری	پر نہ اوسکا یہاں گزر دیکھا
ہر فضا ہی جو لعلِ آنکھ	آگرہ کو ترار اگر دیکھا

ای قدر اکنتی نمکو کما غم ہی

حبِ تمہیں دیکھا حیرتِ تر دیکھا

آنکھ کی گرتی ہی اونیسی کام اپنا ہو گیا	مستق کے آغاز میں انجام اپنا ہو گیا
شکرِ ربِ خالقِ الاصلاح کو تپوٹاں	نہرِ نابِ اب وہ بت بکلام اپنا ہو گیا
گو بہت محبتِ رشتہائی مٹی فکرِ شرمین	لیکن بوابِ سخنِ حق نام اپنا ہو گیا
مارِ دالا اور بہت قاتل فی سیرِ شکیام	حق میں قاصد کی بلا سنا کام اپنا ہو گیا

کی قبولِ وعدہ فی میری تجدید کی ادعا
وہ بت کا فردِ اجور ام اپنا ہو گیا

بت کیا نظر نہیں آتا	کچھ خدا یا نظر نہیں آتا
کیا میں تیرے خون کو دکھلاؤں	کوئی صحرانظر نہیں آتا
جس نے خوبی میں ای پری بکر	کوئی تہما نظر نہیں آتا
گر تو روپوشِ سہم سی ہتا ہی	خواب میں کیا نظر نہیں آتا
پون توینا میں سپہِ زمین	کوئی دنیا نظر نہیں آتا
دلِ زمین کی جلی لاشوں سے بکنا	کوئی دعوایِ طیسر نہیں آتا

ای فدا اس سرای بنامین
اکوئی اپنا نظر نہیں آتا

شب جو وہ مہ روزی اور زینہ خانہ ہوا ۹۰
اتفاقاً نہ صنم نرم غلامین سے یک
خطہ یونیاں پر ہی آج کل ہی حکم بخیر
صورت برق طیان سب ہو گئی پرانے
حنا اس حسرت میں اپنا ہو گیا معلوم
بلبی تاثیر طافت صفت ہزارین سے
جام می بہر کر دیا اوستی ہاں انجیا کو
جا بجا ہی ذکر میرا دتھار آج کل
آج کہا تا جب ہو امین اوٹھ گیا کیف شراب

چشم کے مانند روست میرا کسانہ ہوا
گہمراہ تقریباً دی سی یری خانہ ہوا
کون فرزانہ ہے جو تیرا نہ دیوانہ ہوا
کسکی جلوہ کا مری محفل میں افسانہ ہوا
اوس بت کا فرما غیر روک جو بارانہ ہوا
جو زبان سے لفظ نکلا دریکدانہ ہوا
عمس کا میری یہاں لہری زبانہ ہوا
نغمہ لیلی و مجنوں اپنا افسانہ ہوا
محض لی رونق مری توبہ سی نہ خانہ ہوا

اوس ستون کا رخ دین کا ہی فدا ہی دل نگار
زار جسکے غم میں رکن چوب خانہ ہوا۔

روح آفت عاقبت کا میری ہنخانہ ہوا ۹۱
غافل اس تعمیرستی نہا برقونہ ہول
خال شکین سے تری مجھ کو اتنا ہو گیا
کیا پندہ ہی دم کا کل میں کہ دل صد چاک ہے
مجھی دیوانہ کو سمجھا نا ہی ای محروم عقل
صحبت نیاک نے ایسا بگاڑا دل ہوا

اوس پری پیکر کا دشمن ہی جو بارانہ ہوا
جو مکان آباد کل تھا کج ویرانہ ہوا
میری بیمار ہی کی یہ دبا ہیدہ انہ ہوا
شانہ کی صورت صنم نیر دکان کا شانہ ہوا
ناصح نادان کہیں کیا توبہ دیوانہ ہوا
غیر کا بستان سر محکو تو یا خانہ ہوا

نقد دل چیا گیا تیرا سزای عشق مین
ای قدر آنچہ سر کا گویا یہ جرمانہ ہوا

۱۵۱ کیوں مرا سوز ہاں عالم میں افسانہ ہوا
آلہا فایا خود بار میں وہ شمع رو
عمر سب بیداری تبہای جسم میں کنگھی
یوں دلی ہار کی لاکھ جو کھٹی قاق من
بیانہ کنگھی کی ہی قابل نہی ہمدی ہریان
تہا جو دست ساقی شک تم کی تازہ مین
کت میں اوس پردہ نشیں کی عم میں روانہ ہوا
وکیگر ہر اہل دیوان اوسکو دیوانہ ہوا
گاہ ہنچو اب اپنے لیکر نہ جانانہ ہوا
ریشک صد گلزار حبت اپسا کا شانہ ہوا
کل جو لہو فون میں تہا رسی علاج کا ستانہ ہوا
غیرت بیانہ خورشید پیمانہ ہوا

کیا قدر کو خانقہ سی کام ہی ای شیخ فیت
اوسکا معبد تو صمنم خانہ و تنخانہ ہوا

۱۵۲ بعدت کی تمہارا آج بیان کیا ہوا
عمر زلفہ بہر میں محکو آج کیا مسترین
رات ہر تڑپا کیا ہوں مین آہستہ مین
عقل سی مجھ کو مروتی ہیانی کی نکلتس
مشوری یار و اب اس بات مین بیسویں
جانا ہی محکو وہ بت اپنا خواہان مجال
بیگناہ محض ہوں لیکن ملاقات سی ترے
ای سنگ دنیا کبیرن دلت کو سمجھائیڈ
ای قدر انکو نہ جانان ہی تعلق تھا اگر
کیا تعجب ہی جو میری سادہ غم کما ہوا
عالم میری مین مین نادان اب رانا ہوا
خیر کی گھر اوس ییری پیکر کا کیوں جا ہوا
جو ہنسائیں ام دنیا میں وہ دیوانا ہوا
اوسکی کوچی سے مراد سوار لیجا ہوا
سخت شکل یا الہی اوسکا بلوانا ہوا
واوچر شہ کی گے محکو شہر نا ہوا
محکو اس گھر گھر کی کیا پر جو اترانا ہوا
اوسکی کو حیدرین بہلا کر لیے جانا ہوا

فرقت سی ہی تنگ حال اپنا
کیا نار ہے بند گے پہ ہمسک
نمک ہنیں جو بیان میں آئے
کیا بوسہ جواب ہی نہ سینکے
یعنی کہ زوال آگیا ہے
اچھے ہونے کا حال معلوم
کنناری سی کہتے ہیں دو جی جی
یہ الفت سا کل پریشان
گھونٹ تیرا دیکھ کر مواہون
ہو زخم جگر کو میری مسم
ہم مرغ ہیں اور تم ہو صباد
تو اور فدا ہوا ہے خوابان

یوسف کو دوبارہ چہ کنعان نظر آیا
تب خواب میں جو وہ لب خندان نظر آیا
مجنون کشت جوش جنون دیکھ کر مجھ کو
اس گلشن گیتی میں ہمیں فکر فانی
ہی آنکھوں میں جلوہ حوت تک چمکا
جوان یہ میں گرجاؤں غش کما کے دین پر
کیا کیا ہوا رشک کہ وہ جائیگی مشک

کیونکر خواب وصال اپنا
ایک ہے وہ ڈوا الجلال اپنا
ہی مد سے قسروں ملال اپنا
ہی محض حسنون سوال اپنا
یہ عسم میں ہوا کمال اپنا
یعنی کہ ہر اہے حال اپنا
باتوں میں ہی جی ٹڈال اپنا
ظاہر ہے کہ ہے وبال اپنا
لاشہ پہ دوپٹہ ڈال اپنا
دے رشک بری و کمال اپنا
زلفین میں تمھاری مال اپنا
کعبخت جگر سہال اپنا

جب عالم تار کے زندان نظر آیا
ظلمت میں مگر چشمہ چوہاں نظر آیا
آتا ہوا اگر اپنے بیابان بطسہ آیا
جز غنچہ گل کوئی - جستان نظر آیا
صحرا مجھے ہر تک گلستان نظر آیا
جلوہ تر اگر ایم بہ اسی جان نظر آیا
گھر غیر کے جو نرم کاساں نظر آیا

آئینہ تصویر معانی اویسی پایا

جو اپنا مجھے صغیر دیوانِ نظر آیا

الندیوں کی عمر کا کل سی بجای

تنت محکوفِ اخواب پریشان نظر آیا

اکثر جسی دیکھا وہ ہی شیطانِ نظر آیا ۹۲
 کیوں پیر منِ صبر کستان ہو گیا میرا
 اوس طفلِ رستان کا جو کھلایا سر آیا
 جہرِ سحر و غم و حسرت و نومیدی چرا
 دیکھا جسی ہمیشی اوسنی سادہ سی پایا
 ممنوں تری کیوں سونے ہی ہست پایا
 بخشی بخشی مالک اوسی کوچی کی گنا
 مین صاحبِ دولت پہوار فنی کی لبت

اسان کو دنیا میں کم انسانِ نظر آیا
 کس ماہ کی نیشدار کا دامنِ نظر آیا
 دیوان مرا بجگو گلستانِ نظر آیا
 دنیا میں نہ آرام کا سامانِ نظر آیا
 کوئی تھی یہاں ہنگوئے ستاروںِ نظر آیا
 شکل جسی سمجھی تھی وہ آسانِ نظر آیا
 جس راہِ چین ہر مہرِ سیلیانِ نظر آیا
 ہر اشکِ مجھے لعلِ بدخشاںِ نظر آیا

نیزنگِ قیامت کا مرقع تھا سراپا

بجگو جو قدا قیامت جا مانِ نظر آیا

اہ مین کیوں اتر نہیں ہوتا
 کون دوتا نہیں تری غم مین
 ہم تو جلتا تی مین گہری در
 دولتِ عشق مین وہ عورت تھی
 می کو وہ عطا شکنی گلتا ہون
 نہ پیرا جو گیا عید کو دلا

کس سحر مین ترخصین ہوتا
 پیرِ عدو چشم تر نہیں ہوتا
 پیرِ وفا کا فخرِ خبر نہیں ہوتا
 کون یہاں تا پور نہیں ہوتا
 پاس لپٹے پور ز نہیں ہوتا
 طول ایسا سفر نہیں ہوتا

۱۔	بجزین ای قدر کسی مہب سے وقت ایسا بسر نہیں ہوتا۔
----	--

۹۸۔	خاورستان پہ مراکلتہ احراں ہوگا مرضِ نغم کا سیہی ساسی نہ زبان ہوگا ہوگا درو دروازہ دوبارہ دریاں ہوگا ظاہر اپنا جو مبادا غمِ سندان ہوگا باس پس ہر کارہ کی گزائے حلمان ہوگا کیا نہ چیلیم کا کسی دن سرد سامان ہوگا دل کی داغون سی گر نوچ راغان ہوگا یاد کر اپنی ستم خوب پشیمان ہوگا نہ جنون ہوگا نہ زنجیر نہ زندان ہوگا غیب مئی رزق کا لیکن جہاں ہوگا قاضی شہر نبی اوبت ترا خواہاں ہوگا مثل غنچہ وہاں جاکر جو خندان ہوگا اور ہر دہہ شبنم در غلطان ہوگا	پر تو انگس جو یہاں خلوۂ جاں ہوگا بخش سجا میری آزار میں ہی ملے گی یاد کر موت کو ای محو تحکم اک دن کیا شخص کی نہ ہمد میری ہوگی مرلی مچھولی کی جان نہ رکھو لگاؤ کے آج بچی کی چٹی کی ہی پشادی بچیا قبر پر میری کوئی گونجلا سکا چراغ ہوگا عاشق جو کسی پر قد بت عیار مر گیا فصل بھاری میں جنم ہی پوڑ ظاہر اگوہنیں دنیا میں کتنی شعل شعل آگنی اوسکے جو مرا دتر اچھر پہونچا باغ میں ہوگا جو تیرا گی گلگشت وود عکس دندان سی تری مٹی ہو گیا پید
-----	--	---

مدتِ العمر سی کرتا ہوں میں یہ مشقِ سخن
ہم زبان میرا قدر اکون خندان ہوگا

۹۹۔	جو ہر حسن سخن کا جو شناسا ہوگا روز اول سکے جو توبات نہ بہو لا ہوگا	پیری دیوانِ قدر احو تماشا ہوگا پختہ ہوگا تو اوسی قول پہ یکتا ہوگا
-----	---	--

<p>فرط گریہ می مری دست خود ریا ہوگا مکرین چرخ چارم ہی سینا تکلیف کنگنی غم مری لب یہ مری سر گمل رہا تھا عرق حنظل مکر وقت آیا گریہ رگیں کا وطنیفہ میں خیال کہا ونگا غم لب شیریں تری ای دا حق فی بید کیا وہ حور شبا تل تحکو کاٹنا اک شب پھراں کاہنی محکو ہوا</p>	<p>گرمی آہ سی ہدیاسی تو صحر ا ہوگا اوں سی سیار عجم نیر نہ اچا ہوگا بوسہ تم دوگی تو کیا جاں اپنا ہوگا شربت وصل میں سمجھتا کہ میٹھا ہوگا رشک مرجان مری تسبیح کا دانا ہوگا داغ دل کیوں نہ مرا ہر گھل حلو ہوگا واعظ دہر ہی اوبت تر استیدا ہوگا کوہ کو کس طرح فرما دے کاٹا ہوگا</p>
--	---

ای قدا دل کسی بت سی نہ لگانا دہ

خوار و بدنام و دلیل اترو رسوا ہوگا

<p>گرم فستار جو وہ شیوہ سنگر ہوگا سب گسا ہون سی کیا ہی گنہ عقی کی دو لگانا مہ چہ تالک کی گلی کا اوشن سنگ کیا ہو مری ہر دم کی اثر ہی ہستی پھول جانیکا اگر پھول تری دہن میں منعفی ہوگی نہ کیوں حشر کی دل تانی لب نازک کی جو توصیف کرونگا میں روہن ایشہ ہستی میں ہی ویکہ حسنی چین یعنی بنین دیگی بھی حامد ہرگز</p>	<p>گرم آفاق میں ہنگامہ محتر ہوگا ہو گئے ہم اور درجہ سید یہ ستر ہوگا رشک صمد بال ہما بال کھو تر ہوگا حشر کے دن ہی تو بستر سی در پر ہوگا عینہ امی شک چمن جامہ سی ماہر ہوگا تیرا امان گری حول کا محض ہوگا کیوں نہ دیو اس ورق برگ گل تر ہوگا ایک دن خاک فنا میں تو مکد ہوگا اسی قدا اسق جو کر کر تو سختور ہوگا</p>
---	--

<p>لب کو کلرگ جو تیری مین ای دلت رجا خاصہ بریزہ الماسک شکرین او سہ شب تہا کیوں شیعہ مقدثر یا دی دل جوار بہا تا تو نہیں سیل یم اشک میر قتل میمون مین تری جد کو سچو ای انکھتہ چین ہو مرا ای حاسد با جو شست</p>	<p>۱۲۱</p>	<p>سرخی پاں کو سرجی گل تر سچھا قاتل تنوخ کی شمشیر کا جو سچھا کیا تو او شکو کیسی محبوب کا جو سچھا کیون دو ابہ کو سمد کا مین بند سچھا حبش دست کو چو گمان قلندر سچھا کیون مری نظم کو تو سد سکدر سچھا</p>
<p>خاک و خون مین جو موہوں قدر ابد فنا شفیق دامن گردون کو مین بستر سچھا</p>	<p>۱۲۲</p>	<p>خال کو مردک چیم سکندر سچھا شاخ سنبل کو تری زلف منبر سچھا ای حاسد کو مین شیطان ہی بدر سچھا انکھتہ سنجی کو جو مین فن خربور سچھا بت عیار مری جذب کو مٹر سچھا گردش دہر کو مین لفت ما در سچھا دوستو شہاء و گدا کو مین برابر سچھا</p>
<p>خط کو تیری جو مین آئینہ کا جو سچھا دکلاشت چمن گل کو مین سچھا عارض وسوسہ والا جو مردک نی سخن مین سیر کب انکار گزین مین ہون ہیتہ مصر کشتون نی جو اوسی ولو کہ شوق و ستم چرخ کو سچھا ہون اگر مجھ پر ایک ان باب کی اولاد ہین کچہ فرق</p>	<p>۱۲۳</p>	<p>خال کو مردک چیم سکندر سچھا شاخ سنبل کو تری زلف منبر سچھا ای حاسد کو مین شیطان ہی بدر سچھا انکھتہ سنجی کو جو مین فن خربور سچھا بت عیار مری جذب کو مٹر سچھا گردش دہر کو مین لفت ما در سچھا دوستو شہاء و گدا کو مین برابر سچھا</p>
<p>کیا فدا مجھی عیان شان سخن سنجی ہی جسنے دکھی مری صورت و دخنو سچھا</p>	<p>۱۲۴</p>	<p>خدا اکام مین سیری ہی اثر جا دو شوق طفلی مین جو تہا پرورش ہو کا</p>
<p>وصف کتھا ہون مین چشم بت خوش کا تنوخ چمنو نی جوانی مین پڑای یا لا</p>	<p>۱۲۵</p>	<p>خدا اکام مین سیری ہی اثر جا دو شوق طفلی مین جو تہا پرورش ہو کا</p>

قطرہ مدہوش ہی اود میں لے دیا تو اس
ای بری ترست دیداری کر سیر منجے
وقت و عدم ہی کی لیسا تا موسیٰ محکو
مکمل کی تدلی مری ترست یہ چڑھانا مافی
غیر کی باتوں میں تاکر بھی تم چوڑھائی
خوں مرا کر کی سہ سگی یہ ادا می رنگین

اسی سکھڑت تیرا طرف ہی اک جیلو کا
تیری کو جیمیں پڑا ہوں عیاں سا ہو گا
کیا تصور اپکا بدہ ہی تو صاحب جو
ستیفہ ہوں میں کسی طسہ دہنبر لو کا
یہ حرائی کا سبب بولنا ہی لو کا
سرخ منگ رہیہ دو پتہ تی غضب شا کا

دشت و حشت میں قورا کا بھی گرم ٹھکان
ہی نسیم سحری او کو تو صدمہ لوکا

ای پرہی سایہ سی میری غیر سوزاں ہئی
ہو گئی عمر انی سہ رخ و سراو میں سہ
کیون ملی حبت میں مجکو بلستاں میں جگہ
تیز ہی گو یا سطر ارد کو مری آہ سا
بعد مروں بھی یہ باقی شوق دیدیادی
دیکھ اسی بیل گل انی ہستی ہو ہو
بیان لب میگونی صد ہا مردی زندہ ہو
لاکھوں یونانی غریق بحر حیرت ہو گئی
عمر مر کر کی کٹی عشق لب جاں بخش میں
کیونش غم کہا دن کہہ یوں کیوت یا یاد نہ
باغ عالم میں فدا تھا بیل نعہ سر

حذب الفت کی عمل سی مین ریحوں ہئی
 مجکو ہر روز ولس شام غریبان ہئی
 کیا سوئی یہی سیر زلف بچان ہئی
 دفتر حبرخ اپنی تانوسی چشماں ہئی
 تختہ تربت ہمارا رگستان ہئی
 جت ملک باقی رہا گلستان میں خندان ہئی
 خضر وہاں سرور حفظ آجیوان ہئی
 محو حکت کا زیتیری ایک لقمان ہئی
 گو کہ مین حقیار تھا فرہ پریان ہئی
 دور مین سیر سی سہ قحط پیایاں ہئی
 زندہ وہ میتک ہا یا روز جزاں ہئی

مین فکر شعر میں شاگرد ہوں بی طبیعت کا یہ وسعت کی خطابت کو لینی سیر معنی فی قبای اغ سودا آجھی کافی ہی ای ناصح بگو لی کی طرح گسرتہ ہی ہر دم عار لیا نری سودا عالم فی ہی سالم گردیا نکو ہر ایک فرد بشر کو سو کیڑوں میں بنایا یہی عشق ہی کو جی ہی تیری دور رہتا مو مرا داغ جگر ہی کم ہیں حور تیرہ شہسری	میں ہنیں ہی عم مجھ کو غالب و موس کی صحبت کا دو عالم ایک گوتہ ہی کی کج قناعت کا نہیں خفاں میں اس حشت سرزمین وزینت کا یہی لعن قبا ہی عالم ہی جوش حشمت کا موی ثولیدہ سکی سر بہ بطرم ہی فضیلت کا لساں ہی ہمدرد پر دہرائے کب حشر رحمت کا یری و خوف ہی مجھ کو تری اہل قرابت کا تیرا قامت اگر اسی جان نہونم قیامت کا
--	--

پراگندہ ہی تو لیکن فراہم کر لیا دیوان
فدا کیونکر نہ قائل ہو نہیں تیری قیامت کا

ما نوس الم ہے دل ہمارا مازان ہیں نہ ظرفیت پر ہے عم کمانی سے یگانہ آگیا ہی یاس و عیم حسرت و الم کا ستحمل با عشق ہیں ہم اوس حور کا یہ مکان ہی مہول دنی مکو جگہ نصب تو اضع بی لطف ہی سب نماز و روزہ اب جلد خدا تو کعبہ کھل	پر درودہ خم ہے دل ہمارا گو ساغر جم ہی دل ہمارا چونیدہ سہم ہی دل ہمارا ممنون کرم ہی دل ہمارا تمال ستم ہی دل ہمارا مکملہ ارادہ ہی دل ہمارا یہ حضرت غم ہی دل ہمارا شیدائی ستم ہی دل ہمارا مشتاق حرم ہی دل ہمارا
---	--

ڈالا اس سیم میں لی وہاں کا سہرا
سہرا اسی جاں بہ تو گر گیسٹ شہلا کا پن
تھقہ پروں ہوا اس نیم کی وہ کی صورت
چرخ سی کرتا حودہ تنوع طلب سہرہ
جھکو ہی نوشتہ نایا ہے غم نوشتہ فی
کیزا اس خشک سے اب خشک نہو جاؤں
باغبان سہرا پہلوں کا بنا اس گل کو
مرغ مجھوں کی تیری ہی ہر درخ پر سیا

ہمیں گودا بہاں شہنوشی گھر کا سہرا
تجھ کو رہا ہی مری دیدہ تیر کا سہرا
یسا اس تنوع فی حوصف گھر کا سہرا
دیتا گردن اوسے خورشید و قمر کا سہرا
سر پہ دیکھو مری آہوں کی تر کا سہرا
غیر ہٹاے جو تجھ کو گل تر کا سہرا
گوندہ عاشق کی گل لخت جگر کا سہرا
پد قیس نے دیکھا یہ پسر کا سہرا

اس غزل کی بھی تکلیف ترائی دی تھی
ورہ لکھتا ہے فدا کوں مخمور سہرا۔

دوری چین جو میں سالہ واقفاں ہیں کرتا
ڈرتا ہوں کہ منبر میں جہم گنگ نہ لگتا
وشت میں اگر کوئی جانان بھی فنا
ہر شعر مرار شک حواہر نہو کپڑ کر
ہر باعث رسوائی ہی کیا میں تو کسی
ڈرتا ہوں حسینوں سی یہ بزمی کی غیث
بولی وہ کہ چلوں سی تجھی جاسکتے اکثر

کیا باس تھی سنگ کا اسی جاں ہیں کرتا
مسجد میں جو میں مالہ سوران ہیں کرتا
تا عمر کہی نصف دیباہان نہیں کرتا
کب آیکا وصف لب ذراں نہیں کرتا
طاہر یہ غم الفت پنہاں نہیں کرتا
مین خواب میں سہ جانب کھان نہیں کرتا
تو اوس دن اگر چاک گریبان نہیں کرتا

ہی سنگ فدا ابس سخن پوچھی اپنے
اس وجہ مدون میں یہ دیوان نہیں کرتا

خدا حافظ ہی سواج تلق ہی کشتی دکل مری پاؤں میں خلیاں صم کی پیریاں الو امان یارب تباں سنگدل کی در وچرخ اجل کا حرفت ایام جوانی میں نہیں ہوا	نقش بوجہت میں کیا کس سوکے سا کل کہ سودا ئی ہو نہیں دشمن رخ گنم کس کس سنبھل سکتا ہی سیکہ مری کب نہ اس کل ہمایت سخت شکل تھیں گنم کس کس
---	---

قد اہر رنج و غم میں لک کو اپنی ستقل رکھو
خدا آسان کر نیوالا ہی بندوں کے شکل کا

تو جماعت میں جس شاملی بت بی پیر کینچا تصویر کیا آئینہ رخ کی ترے کوشل و سر نہا جمل و زون ست میں و گیا فون ہر نہان معافی سی مری قتل کرتی تھی چمک شب مجھ کو بازو بند کی کیا لکھتا تھا میں خط میں یا کو مضبوط	ہر مصلی تیر مرگاں سی تری پھر تھا دیکھ کر ہزا دیکھو صورت تصویر تھا اگرہ بھی امی پری روختہ کشمیر تھا خوشتان سخن میں میری آہو گیر تھا ساعد میں بھی گویا قبضہ شمشیر تھا تھا قلم دست محرر میں کہ آتش گیر تھا
--	--

شا و کیون کرتا مخلص ہو نہیں ننگین ہی قدا
نام تو موروں مجھی مفسوم یا د لکیر تھا

سوگ مشو تون میں میری بعد روئی گیا گویا بہر فتن زیر زمین ہی یا تراب روند ڈالا مجھ کو مثل مردم مغلوں کے آپ کی زلفوں کی سودانی پنہا میں پیریاں شب چتر ہا بارہ دری پر توجہ ای شکر فتر	جایا عشرت کرد وں میں شور شوق گیا قد کو پری میں جو میدان خمیدہ گیا توسن ایام ادس قاتل کا توسن ہو گیا حلقہ گیسوی پیچان طوق آہن ہو گیا میں یہ سمجھا جو دہو میں کا چاند روشن گیا
---	--

سہا میں جاتی یہ تیری گری شوقِ دل باتون توں میں خوشنہاج اوکی سیر کرید تیل لٹا کیا ضرورت ہے سروبی یہ تھی	میزہ میرا سونش چراں ہی گلشن ہو گیا بسکہ وہ شوقِ جفا دے جسے بطن ہو گیا قاتلِ عالم نری بالون کا روغن ہو گیا
--	---

ای قدر اس بحر میں ہی پیر گھر رہی ضرور راقی توجہ ہر محسی کا معدن ہو گیا	
---	--

ملکی غیروں سی ہمارا دوست دشمن ہو گیا متعلیل کیوں تھی ہورتوں کے نہیں شہرت جب پہلا مرتبہ گشت کی کڑی ہمارے ہی ہمارا اس تلخ رو کی دل میں توجہ نہ لیا کنج مضمون دیکھ کر میری زمینِ حرمین قوت بازو پر اپنی کیوں کہ تھی ہم سخت بیا بھی ہم میا خدہ مونی صبا میں ہیں گزری طری اوس سینہ میں برکن کی کیا ضبط تھا	بدرد سمجھی تہ جسکو ہم وہ بہتر ہو گیا گھر مراد توں نہوگا مجکو روشن ہو گیا خاکِ حشر ابھو چوئے رخِ سون ہو گیا ہی عجیب سیاب سا آئینہ مسکن ہو گیا سیہ محاسن غمِ حسرت کا مدفن ہو گیا کشد رازان وہ قاتلِ کدست ہو گیا ترپسنی میں جو اوس گل کو تو سن ہو گیا وہم کو قالبِ خانہ زنجیرا ہن ہو گیا
--	--

عشقِ طفلانِ مین رہیں نگ جوانی ہوں خدا یرصد سالہ کا بچہ خشت کو طعن ہو گیا	
---	--

شہر سارا خاکِ اٹانی سی مری بس ہو گیا جو کرا آؤں لہجہ ہوا کا کل میں کس آواز ای پری اب واجبِ تمہیل ہی تھا ادا مشقِ کاس تھا جو دندان سی آلودہ کا	غیرت صد نجد میری گھر کا آئین ہو گیا شائہ کیو تھا راسناب کا پن ہو گیا خط تر آنا مجھے بند کیشن ہو گیا بعد مرد کیوں غبارِ اینا نہ نہیں ہو گیا
--	---

ضعف فی زور جنو کو تہست این خبر کیا
اوبن سیم بدن کس نہ درو کا حکم کیا

یا بوی داماد سے مد ترید مانگن ہو گیا
کیون اگوٹھی کا تری الماس کد ان ہو گیا

کیون ہوسن نکو ہوئی ہی ل گائی کی قدر
حضرت من عشق بازی کچھ لڑکین ہو گیا

۱۱۱
رستم ہی معتقد ہی بجان چکی کاٹ کا
سجھا غلط ہی بانہڑنا لہوی کی کاٹ کا
اسباب مغفرت کا خدا اسی ہون خوا
ترد منی سے اپنی برابر ہے مرتبہ
مسند لگی بچانی پس از غدر وہ گستا
ضد سی مری نہان ہی یربی کا ترکی ہی
موزون طبع ہوں ایسا کہ بعد فبا ہی
نو کر دہیر نام کسی چاؤنی مین سے
ساقی دہر زہری مینا سی چسج مین
جو کچھ نذر خوا نخبہ وصل کر دیا

۱۱۲
تنبیہ بنا ہوا ہی ترا ایسی گھاٹ کا
گو با کہ معترض مرا الو ہی کاٹ کا
محتاج مین نین کی سی نیکی ٹھاٹ کا
دریا کی بوٹ اور مری اسکا پاٹ کا
بستر نصیب جنگو نہوتا تھاتاٹ کا
ٹھیکہ لیا ہی مینی جو گنگا کی گھاٹ کا
رورامری مزار کا پتھر ہی باٹ کا
بتلا دو ای خضر مجھے رستہ کہاٹ کا
عقدہ کھلا ہی اب تری بوتل کی کاٹ کا
خو کر ہون مین قدیم سی رت کی کاٹ کا

رنجیت سنگہ واسلے لاہور ہو گیا

یا درجوا ی قدر اہوا اقبال جاٹ کا

۱۱۳
مین اگر تکلیف حشت سی بیان میں کیا
کو کی گلشن میں ہا کوئی بیابان میں کیا
انہ کی کوچمین رہا ہو کر فنا سی بعد کر

۱۱۴
پر دل دیوانہ میر اکو سی بہان مین کیا
فصل گل حیات رہی مین تبتہ تیار مین کیا
میں دوزخ میں بات بانغ ضلوان میں کیا

اب ہی خوش گریہ میں حوں دم آئی
گورہ شیبہ و تپتی کمت ول سی ای ہی
آب نیشیری ناک کا جو درہ درہ آتا
تمام اندازتہ جی خلیکے کے کیلئے سبب
جز خزانہ ملک تائیر اس میں کچھ نہیں
بسکہ میں تشنہ نہ ہو اہو کی نہ تھی تان
پرست ل کی ہی سبتیوسف کے غناں کی

آب انکس چشم تر سی بجرمان میں رہا
عمر پیر میری جو لہر خانہ دامن میں رہا
مرتی دم تک میں خیال کو مایان میں رہا
کیا یہ وہ جلوہ کا عالم کو جانان میں رہا
نامہ ہی باقی تر کا اہ سوزان میں رہا
نزع تکب جی میرا آب تیغ بران میں رہا
وہ چہ کنگان بن یہ جاہ رخشاں میں رہا

ای قدر اوس جت کو چکی گدا فی جوڑ کر
شاہ جہان کا باد تو کیا میں نہ کنگان میں رہا

جگر ہو گا مرا نظارہ دلدار سی ٹھنڈا
ز بس جلتا ہوں قاتل آتش شوق ستا
دینی ہو سہ کا شکوہ نہیں لیکن یہ ادا
میں جلتا ہوں ریتک جین کے سوز جوا
نہیں آگاد میں سرت زرد و کینہ ہی
جو وہ خوش چشم آیا نزع میں اپنی عبادت
نہیں پروا جو اہل نر کی خشی تو نہیں ٹھنڈا
ہر سیک کی تاب گورہائی ندان میں بس ل

دل محدود ہو گا شربت دیدار سی ٹھنڈا
مراد دل ہو گا آب خنجر خونخوار سی ٹھنڈا
ندیتی ہو سہ کرتی دل کبی اقرار سی ٹھنڈا
مراد دل خاک ہو سہ گل و گلزار سی ٹھنڈا
جگر کس طرح ہوتا ہی صالی یار سی ٹھنڈا
تو دم ہو گا لگا ہر گرس ہمار سی ٹھنڈا
مرا ہی جو پڑ ہی چشم گورہا رہی ٹھنڈا
اگر وہ دم کو مری آب دور تہوار سی ٹھنڈا

مدینہ میں قدر اکو یا شہ لولاک بلواؤ
کلیجا ہو گا میرا آپ کے دربار سی ٹھنڈا

<p>خانہ نجیب میرا خانہ دہرا نہ تھا کب یہ لیلی پریشان حال کا ہنسا نہ تھا باغ کو شاید خیال گر بس ستا نہ تھا دائے انجم تھا میری اشک کا جو داہ تھا دیوان تہمین آنا تھا یہ عام دیوان تھا ہلک وہ گویا صد فہم کو ہر کد تھا قتل گمہ میں کس قدر خونریزی ماکا نہ تھا ہر طرف غدر تکلف کہی پس آنا تھا شب جو وہ مہ جلوہ ریز محفل بیگناہ تھا کیا تھی بزم مہ لقا گویا کبوتر خانہ تھا</p>	<p>۱۱۹ قیدی زلف یری جن روز و نین یونہ کوچہ گیو میں سنا کن کب دل یونہ تھا سرتاہو شیشہ می جام و گل پیانہ تھا شب جو رویا میں تہارا داغ چمک یا کو آپ ہی رسوا ہوئی مجھ کو ہی سو اگر دیا تھی وہاں تنگہ میں او سکی نہ چکنی کی نہا خد اکاؤدہ حاکم تابت سفاک کو آئے مدت میں سفر سی پر نہ آئی میری شیخ سان جلی تھی نانس بد میں چائی نیشیوں کا پانچ تھا غیار کی تھی پیڑ بابا</p>
---	---

میں فدا کو جاتا ہوں کیا ہی اسکا ذکر خیر

تھا وہ کافر کافر عشق بت حانانہ تھا

<p>۱۲۰ صیاد میری جان کو نہ کیا باغبان یوسف شہر یک قافلہ کاروان ہوا یہ کیا گمان بد تجھے او بد گمان ہوا دیوان مرا جان سی کیوں بی نشان ہوا کیوں آشنا کہنا آپ کو میرا گران ہوا کب بند مری مزار کا دل کا دھوان ہوا سکن جو میرا خطہ ہندوستان ہوا</p>	<p>۱۲۱ ہر باد جسکے ہاتھ سب آشیان ہوا ہمراہ اشک کی دل مضطر روان ہوا سوتلی میں کیوں چمک و ٹپائی ہیں ہون مضمون لکھا تھا کب بہن ملک کا تر چشم نہ جان میں کب جمنیں غیر خفیف اقد رنی سوز غم کہ موتی پر ہی حال سکافروں خال خال زلف تان کای یہ سب</p>
--	---

عالم عیان ہی عشق کا حوتہ خاک سے
 ہی پہلے لکرا لیلین کو ہریاں ہمیں
 اندری لطافت روی جسم کہ کرج
 اوسس کو پی کی ہو آ بھی اپنی مرغ دل
 وحیت ہی سیری او کو پیریزا کر دیا
 اسی ماہ رد ہو خاک مری بصیرت بسر
 عالم فی تیری کسکو بیان چو کہ اختیار
 یہ جوئی ہی ہر پر یہ ادائیں میں نکویا
 کسکو نہ عشق ہی تری جس سبب سے
 افسوس بکھو آتا ہی رہ رہ کی عطا
 ابرو پد خال و یکسی میں ہو گیا ہاک
 تشریف آپ لاتی بیت مسجد میں اب تو کم
 یعی نہ رہتی پانی سوئی پر ہار غیاک
 جلوہ کا حال وس بت ہو سکے کچھ چوہ
 کم نیچہ سے ہے نہ تری یحییٰ استین

میں ہوں قطرہ جسم کہ در باہاں ہوا
 قاصد کا سیری کو چھیں دلی زبان ہوا
 بوسہ کا صاف چہرہ پہ ادلی نشان ہوا
 کشن ہمارا ضرب نسیم جہان ہوا
 بلی کی زلف قیس کی دل کا دہوان ہوا
 برگشتہ محبتی آپ ہوئی آسمان ہوا
 دیوانہ دیکھ کر تجھے سارا جہان ہوا
 کشتہ تمہارا ہر کس خرد و کلان ہوا
 بیتاب ہجر میں تیری پیرو جان ہوا
 دل ناتھ خدا تھا جو بت کا مکان ہوا
 شہباز مرغ جان کو زار کماں ہوا
 ای شیخ نکو ہی کہیں شوق تباں ہوا
 یون ریگ تیری کو چہ کار گیہ وان ہوا
 شیخ مرید کا بھی تو خرہ کتان ہوا
 ہر نیمیر پوشش آگے تری نیم جان ہوا

کیا صولت سخن ہی اہری ذات میں فدا
 مرغ چمن ہی آگے مرے بی زبان ہوا

اسی ہو آتش و زرخ تر زمین پیدا
 خیال زلف میں رہتا ہی درون محکو
 مزار میں ہو جو سوز دل خیز پیدا
 کمان سے ہو گیا یہ مار آستین پیدا

جنون نے قلم بیاہاں یہ مجھ کو دکھایا فلک کو کردی بس ای تعایر و جلا کرنا فرغ چرخ کو میرا ذرا نہیں منگور یہ منسی ہی کہ زخون بن کیا ہر مین پنای مس کو بلای سیہا ہی خالق درو خدا سے کرو یاد کینہ مرقد کو	نہیں ہی دست نوردی ابے میرا چوسینہ سی ہو مری کو آتیس پیا کھداون نام جو اپنا نہیں گین پیدا چہ بامی شک نامک ہی بھی نہیں پیدا کسی کو زونہ غم زلفت عسبرین پیدا نہیا ہی وہاں کوئی نہ ہنیش پیدا
--	---

عجبت ہی خون جگر فکر شمسہ میں گمانا
کہ قدروان سنن اسی نور انہیں پیدا

مرا ہی غم تازہ میں مری علم زلال کا نہ عالی ستقد تنہا ہی مضمر نہاں عالی کا کہا ہی صدف بیت آبرو جان جو کثرت جگر میں سیکڑوں راز ہیں کلیف حسرت غم ہم بستری یار میں ہوں ناتوان لایا ابھی ہی کیوں تھے طرز خونریز نکالی ہے جوں عشق پر مین ہتی ہتی بیگناہ مری کب خبر ہائی کار بستہ کی تائیں ہو کناگر مین آخر غم حسرت فی سلوایا نکوتے عمل کچہ کر تو پیدا ہی بت بد خو برہنہ پاو سراوگی آوارہ کسی بن مین	جہانیشو مری ہر سو کھر شیرین متالی کا خیالی ہی شنا خواں ہی نازک میاں کا مری دیوان پر ہو کا ہی دیوان ہائی کا جو تھی آج بدلا ہے دوپٹہ لوٹ جالی کا نکمان ہی جسم لا غریب مرے تار نہالی کا یہ سدا اور جسی اور یہ عالم خرد سالی کا جمل مجھوں کے ہو کیا رن کہ جس کمال کا حسان مین نام مقام ہی مری تالی کی کمالی نتیجہ آج یا یا ہی ہر آغوش حالی کا عشت پڑہنا ہی تیرا ورنہ اخلاق جالی کا پنا کیا پوچھتی ہو تم فدا سی لا اوبالی کا
---	---

۱۷۱	کجوت ایسا نقطه فراموش ہو گیا کس نازی سلام کیا اوس برنج ہجران یار میں جو مرا ہو گیا وصال پیتا ہوں روز جامِ ہلاہل یہ زندہ ہوں جسکو ترانم ای بہت بردہ نشیں لگا اس صرصر ناسی جہان خراب میں چکھا اوسی فی مایدہ زلیت کا نمک ہم مر کی غیبتوں سی چٹے تختہ فرار	میرا نصیب خواب کو خرگوش ہو گیا دتا جواب کیا میں کہ بیوش ہو گیا بار غموم سی میں سبکدوش ہو گیا میں کہا کے زخم یار بیاوش ہو گیا کج لحد میں جاکی وہ روپوش ہو گیا کس کا جسراغ عمر نہ خاموش ہو گیا جو اوس بت ملیج سی ہمدوش ہو گیا ویک وہاں خلیں کامر پوش ہو گیا
-----	---	--

تنہا و نمکدہ میں خدا کی لکھی تھی رات
 کجوت ارفی کیون نہ ہم اغموش ہو گیا

۱۷۲	مسکن راہ اگر کو چہ جانان ہوتا مشکل ای دل جو نہ تو اغم سیا سنا او کی آنی سی مرا کلبہ تنگ تیرہ بخت ڈاروں زلیخا ہی اوسی ڈوبی رکشتی امید ملاقات مری سیم اندام آتا مرقد میں جو اوس خوشنما کا خیال ہوتا اگر خوش جنون قبر میں بچہ مجنون کو صلح پیر شعر نہ پڑ پڑہ سکے جولا نا مسکو ہوتا گھر میں جو فیلہ تری خطا کا روشن	باغ فردوس پر کلا نہ وہ خواہن دل لگانا ہر اک افسان کو کسان ہوتا نا اگر خلد نہوتا تو کلاستان ہوتا ورنہ کیون خرق کنو میں میں گنہاں ہوتا زرد دولت کا جو گھر میں مری سلمان ہوتا کج تار یک لحد روضہ رضوان ہوتا تیسکی گود سی پیدا وہن زندان ہوتا حایقہ پر میری کیون بلوہ زیباں ہوتا کیون میں تیرب شمع ہم ہی آسان ہوتا
-----	---	--

ہوتا مجنون تری سودا سی پری فدا ہو ہو گیا قتل میں ابرو سی تری جو بہ ہوا گوست زدم ہوتا زلیخا کی اگر چاہ کا ذکر میں ہوں و مایہ جو ہر کہ جو ہوتا جو کچھ تو حکمت تھی کو میں میں کنگال گری	واوی بجد مگر خطہ یوں ہوتا ورہ تلو اوکاسر پر مری احسان ہوتا کاروان مصر کی جانب سی گریزان ہوتا انگ انگشترا نگشت سلیان ہوتا ورنہ کیونکر چو خشب چو کنگال ہوتا
--	---

عمر انی جو نہ غفلت میں قدا میں کہوتا
ایسا کیون نادوم و محبوب و پشیمان ہوتا

پوسہ دی مجھ کو میں نہیں سو کا ملاو کا راہ فنا میں بس ہی سواری سناو کی سودا جو بہ میں اوس لب شیں گری دل یکے باتیں کیجئے بوسہ نہ دیکھئے جونی کی بل ہی کار براری پو اج رخشس کا اعتبار نہ الفت کا اعتبار جو بہ پری نہیں انسان کیو اسطی ہی ہضم ایک سارگی نعمت بڑی	۱۳۳ مگر اکملادی مجھ کو کوئی نان پاو کا سامان لگتے ہا ہی بیان جل چلاو کا پرساں ہوں شوق ہر شکر کی بہاو کا سودا ہی غم میں بیان نہیں لایچ بہاو کا ہی آشنا ہر ایک کینہ و باو کا نیزنگ جون نکستہ تمہاری بہاو کا جز گوشتہ نزار سگانا بہاو کا ہر شخص کو خداوی یہ چورن بہاو کا
---	---

تج نگاہ یار کا زخمی ہوا ہون میں
مشکل ہی اندال قدا ایسی گماو کا

کچھ غم نہیں ہی آب غنا کی چڑھو کا غم کے ترویات سی پچھا شمال تھا	۱۳۴ ہی ما خدا خدا جو قدا میری ناد کا خوگر میں ہو گیا مگر اس کاو کا
---	--

تقویٰ دیوین توراہ سی مٹ گیا انجیس دون ہوس پیرتری لغت خلا	اسلام مام رہ گیا ہی گوشت لگا تو کا بلو کی جھوٹ مجھے جو کما ناپا د کا
---	---

پہندا برہی زلفت کرہ گیر کا قدرا قیدی ہوا رہا نہ سبکے اس پنہا کا	
--	--

جس جس فی قدرا سینہ بیچ ادناغ کچا دکھلائے گا ہر شخص کو عیسالم بالا کرتا ہوں بیان جو تپ وری کی حرارت نافذ ہو جو نست تری کہ عشق ارشاد ڈس جا بگا مشاطہ سمجھ کر اوسی چونا مین فقر و غنا کو جو سمجھتا ہوں اب پامال مری کشور جاں کیوں نہ ہو اوسے شہنشاہ ہیں کرمل کی دلا طبع خون لیجا ماہی زرقا ہی کو سیکر و فی رنگ ای سمہو نبیا و جان پس کہ بھی ناخیر	۱۲۵ وہ سستی مین ہم اور بیابان مین ہی لا رندہ کسے چوڑ لگا ترا عیالم بالا پر تہا ہی زبان پر مری فورا وہین چہالا تسلیم کر اسی دل اوس کی نکوئی ہی لا چوٹی نہیں گوس بہت کی گزرا گئی ہی لا میسری لیے یکساں ہی کلیم اور دوا تغمرہ ترا بیٹن ہی کر شمشہی رسالا سستا ہوں کہ ہی سر دہت کو وہ چالا شکل سی بہت ہو چنچا ہی منہ مری لا یہ قصر سفید آپکا کڑی کا ہی جالا
---	---

دلت مین قدرا ہمیں جو کھی یہ غزل ہے ہر شعر مدقتہ ہی طبیعت سے نکالا	
--	--

سوزش دل سی اگر ایوان تن جلی جلی مگر یہی ہی انتشا رنگت گیسوی یار ای مزال دشت حوی ہونین دل کو	۱۳۱ آہ آہ تباہی میت الحسنین جلی جلی آتش سرت نہر کہ ہوئی غنم جلی جلی سبزہ تربت مرا جو کر ہرن جلی جلی
---	--

نفرہ زن ہونیس سلاک نہ کھنکی پھرن
 آبِ بہن سی گرہوں ہی تھی آتشِ نشان
 ہی جو غنبت میں سزا عزار کا نہ لگا گیم
 چشم تر دشمن کی آگے جو وہ ہوگا کسرو
 باغ میں ہوگا گذر جو اس سمن اندام
 گھر ہی باقی تپ زلفت ہی بیدار مہال
 سوز دل باقی ہی عشق مار کا کل بن
 اگل پہلیگی مری تن میں بدولت سگی

کیوں نہ آہو فی مری حسن کس حلی گیا
 اسی ستر ارتیتہ جسم کو کس حلی گیا
 کیوں نہ اس حسرت ہی اہل وطن حلی گیا
 چوب خشک آسار کیوں نہ پناہ حلی گیا
 سوز حسرت سی دجست نستر حلی گیا
 قبر میں بیمار کا تیری کفن حلی گیا
 قبر پر میری اوکا گرناگ میں حلی گیا
 عید کی دن جو ملا مجھے بدن حلی گیا

شک نہیں ہی ای فدا ہندو کی مردہ کی طرح
 زندہ حاسد آپ کا سنکر سخن حلی گیا

غم نے اوس بت کی ہمارا دل نہ توڑا
 دل شکستہ کیا اوس کو مری درد دل
 تیشہ کیوں مارو اکو کہن اپنی سرین
 جوڑتا ہے تو ہے ہر بار دگر نہ کافر
 کیوں نہ توڑو لگا میں تیری سراسر دیکھتا
 میرا دل توڑا ایدہ رنگ حادث سی وے
 صبر بیل کا پڑ گیا تیری سپر کافر
 ہاتھ نہ سیلم ہوں تری امی ملہ
 آگیا تھا کہیں کیا حرف و بابی بیان

مدتہ سنگ فی یادانہ گوہر ٹوڑا
 کیا تماشا ہی کہ نوشیشہ فی پتھر توڑا
 سر پر وینہ ہی پتھر سے نہ کیونکر توڑا
 رشتہ الفت کا تری غیر نے اکثر توڑا
 محبت فی جو مرا بزم میں باغ توڑا
 اسی خاک غیر کا تو فی نہ کہی نہ توڑا
 تو فی گلچین جو گلستان میں گل تر توڑا
 تو فی گنجت موسی زلف معشر توڑا
 لکھتے لکھتے قلم اوس تسوخی کیونکر توڑا

خط کو بہارِ امری اور بالِ کبوتر توڑا سخت جانی نے جو فلاںِ خنجر توڑا اور مجلس میں کہی شیشہ و ساغر توڑا	جد بھی اس کے جو کچھ ہی کھل اس کاونچ دم نی سیری و شمشیر کا منہ موڑ دیا اجر ساتی میں کہی مینی سہ لایا ہوڑا
---	--

ای خدا کوئی سخن کا ہی خسہ نہ ازین سنگِ بقدری دورانِ فی تہ کو ہر توڑا	
---	--

کس باغ میں کب سروِ صنوبر نہیں دیکھا کس آئینہ صاف میں جو ہر نہیں دیکھا قاتل اوسی دعوای جو خورِ تر نہیں ورہای سرِ شکِ آنکھوں سی سارون کیونکر وہ تسکِ علی اکبر معصوم کی دیکھی وہ بحرِ شمس کی مری شست میں دیکھی بعض آدمی وہ ہیں روشن پہرین چیچک کا ترنگی می خور یہ ہو کیوں انخ چہرہ ہی ترا پاک صتمِ سبزہ خط سی یہ خوف ہی تیرا کہ باین شوقِ لظاؤ کیونکر نہ تو مار یک جان میری نظر میں تسک وہ کسی بہائی کا کہی منہ پہ دلا چمکیزنگی دادی لی ہی یہ خون کیا تا نسبتِ سنگِ دنیا کو نہیں مرد خدا	لیکن تری قاست کی برابر نہیں دیکھا لیکن خطِ رخ سی تری بہتر نہیں دیکھا مریخ فلک نی ترا خنجر نہیں دیکھا مدت سی تری کان کا گوہر نہیں دیکھا جسے کہ رخ پاکِ پنبہ نہیں دیکھا جسنی کہی دنیا میں سمندر نہیں دیکھا کسی بعض کو ابلیس سی بدتر نہیں دیکھا خورشید کی انگی کہی اختر نہیں دیکھا اس آئینہ صاف میں جو ہر نہیں دیکھا بیرحم کہی تجکو نظر بہر نہیں دیکھا مدت سی ترا چہرہ انور نہیں دیکھا محسن کوئی یوسف سا براو نہیں دیکھا سفاک کوئی تجا سگر نہیں دیکھا ہم مرتبہ شیر کہی خرنیں دیکھا
--	--

مستور بی پیر دیتی قایل کا قفسہ

وتم کوئی بہائی کی برا بھلائی نہ کیا

ہاں دیکھی افس سوچو وہ کی ادگری
جستی کہ قذافت نہ محشر نہیں دیکھا

گر دم گر بہ خیال رخ افروز ہوتا
کاشیں کو بان شتر مال کہو تر ہوتا
سبزہ خطبے گئی یار کی چہرہ کی بہار
بوی شک کی پس زمر گری خلی گئی
لطف کیا جانی کیا کیا معجز حاصل ہوتا
یوسفانی تر بجران میں بھی کام آئی
تب رقم کرتا میں ذکر اپنی تن لاغرا
ہوتا اوس چہرہ تابان کی مقابل جوئی
مید پرک لطف کو کا فہ تری جویتا میں
آب کہن میں نیون جان میں کو کویتا

گر تا آفسو جو مری خیم سی اختر ہوتا
جای خطا یار کو دیوان کا دفتر ہوتا
یہ سمجھا تو میں سید ای گل تر ہوتا
گر نہ میں شیفہ زلف معشر ہوتا
اوس پس بڑی زاد کی گھر میں جو مر گھڑتا
یا آئی جو وفا تیری تو مضطرب ہوتا
زلزلت کی تار کا دیوان میں جو سطر ہوتا
آئینہ آئینہ محشر منور ہوتا
یاد کالے کا مجھے کر کوئی منتر ہوتا
کو اکھن بحر عن کا جو شہنا در ہوتا

بشت خاک اپنی قدر اشد میں چاچی آب

ہوتا میں اور دریاک سمبہ ہوتا

گر میں شیدا ی عقیق لب دلبر ہوتا
روز میرا شب تاریک سی بدتر ہوتا
ہوتا گر فصل بہاری میں نہ خوش خون
لکھا مضمون میں اگر دیدہ گریاں کھی

ہر شک یا قوت مری احکام کو ہوتا
میں اگر شیفہ زلف معشر ہوتا
یا غ میں چاک گریاں نہ گل تر ہوتا
یا بیانی مری دیوان کا دفتر ہوتا

صورت داغ ہوتا مرا اختر ہرگز
خط جو میں پہنچتا اوس خوش کو لکھ کر
آہ سرد آتش دل کو جھکرتی ٹھنڈا
ہوتا آئینہ عارض سی جو تیری اوچار
گر تصور تری زلفوں کا کرتا اندھیر
اسی سبب تری غم میں بھی نیداتی کب

داغ غم تیرا جو میری نہ جگر پر ہوتا
غیرت بال بری مال کبوتر ہوتا
کیا دم گریہ نہ آنسو مرا اکر ہوتا
آئینہ ہے کہ ہر آئینہ تو ششدر ہوتا
داغ دل ہجر کے شب ماؤ منور ہوتا
گو کہ ہر چند مرا ہوں لوسی بستر ہوتا

شب تار یک جدائی بھی ہوتی نہ نصیب
روشن اینا جو قدر اعلیٰ میں اختر ہوتا

شب ہجران میں حور روشن کوئی اختر ہوتا
خط میں تحریر جو حال دل مضطر ہوتا
پہونچا مشت غبار اوج فلک پر اپنا
قید زندان جہاں میں نکل جاتا تھا
باغ عالم میں نہ گلچری اور آہ کیا
ظرف میرا نہیں اس جام کی نابل سا
کچھ اشارہ جو مری قتل کا لکھ جاتی تم
آہ فصل ہزاران کا جو سنا شروع
اوس ستم تک کوئی لیجا اغزل تویری
سرخروئی بھی یا قوت لبون میں لیتی
کینچتا میں تری ای نور مجسم تصویر

اختر نخت سیہ کامری ہمسر ہوتا
مضطرب برق کی مانند کبوتر ہوتا
خاک ہونی سی مرا مرتبہ برتر ہوتا
گنبد جبریں میں جو کوئی درویش
شت میں میری جو غنچہ کی طرح زور ہوتا
میکشی کو مری جمشید کا ساغر ہوتا
آپکا خط ہی مرے خون کا محض ہوتا
میں ہی جو غنچہ گل جامہ سی ماہر ہوتا
کیا لگد ازاد سکویری شعر نہ شکر ہوتا
خون رونی کا مری چشم میں چہر ہوتا
عقل کل کاپی مو خانہ جو شہر ہوتا

نزع مین آتا فدا کرده بت خلد حیات
هر دم سیر و مرا شربت کوثر هوتا

گردای عقد شریا تو ملک پر هوتا
تو شاید تن الطفت نه مکدر هوتا
ای پری و صفت پری بند جو کرانذ کو
ناله کش هوتا جو اوت قیامت خوش کی غم من
قبر یابی مری ای شوخ موی رشتی
وحشت او هستی محبی او ریشاری کفایت
بار اگر خلد کوئی یار مین ملتا محکم
دعای کوئی سخن سنجی کا دعوی بجا
هنگامی کی ہو جس تب تو بکلیت یار
نات مین اپنی اوٹھالیا حودہ غنچه دمان
هوتا کر سبزہ خط لیت لب نازک پر
چین ترخواب عدم مین محبی آتا خاک
رہتا ہر وقت نہ دل کو مری رنج دور
بسکہ لکھتا ہوں میں زنا رتباں کی تو
بار کر بازی شطرنج یہ تم لال ہوتے
اتنی ایذا تری بازو کو ہوتی ہرگز
پادا آتا جو ترانہ خال مشکین

گر مقابل تری وس ماہ کا جو مر هوتا
برگ گل سی جو قبا کا تری ہتر هوتا
حسن مطلع مری دیوان کو زیور هوتا
شجر آہ مرا رشک حسنور هوتا
گیر مین دیوانہ گیسو ہی منسیر هوتا
آپ تشریف نہ لاتی تو یہ منظر هوتا
چشمہ اشک وہاں چشمہ کوثر هوتا
لفظ طوطی کا ہنسن ہوم مین جہر هوتا
یوست کامیری قبا مین تری ہتر هوتا
رستہ گل مری دیوان کا دفتر هوتا
رتبہ مین خضر ہی عیسی کے برابر هوتا
سنگ تربت جو دریا کا پتھر هوتا
متصل پار کی گھر کی جو مرا گھر هوتا
رشتہ جان سی دیوان کا مسطر هوتا
جو کوئی دیکھتا تھو وہ ہی ششدر هوتا
تیر ظالم کھٹ نازک مین جو خنجر هوتا
سارا عالم مری آہوں سی معطر هوتا

فلک پر عسریز و جوئے تو اگر آوے

آید مین کا ہیکو یوسف سا پر سر ہوتا

کیف اوٹتا محی ہر محبت عسرت سی ذوق چند

ای قدر انار سی ایشا جو سمندر ہوتا

دم مروتن جو نہ اوس سے کما طار آتا
میتیم تریر جو وہ روز مال نہ اگر کہتے
صلح کی راہ سی کرتا جو بین اسط کلام
محو خوش چشتی آہو کاہ موتاں مین
ریشک آتا ہی محبتی طالع حیدر ایسے
گرتا مارک کمری کا جو تری غنیمت
برخ لیلی اوسنی آنا شب تار یک نظر
منوچ مستیم خیال نہیں تاجیر

کئی دن تک ملک الموت سی جگر آہوتا
دو این دشت فراوان مین دریا ہوتا
جنگل پر اوس بت کا زنی کیا کیا ہوتا
چشم لیلی کو اگر قیس نے دیکھا ہوتا
کیا بڑا تاجا جو نصیباً قرا اچھا ہوتا
ورق و قدر دیوان پر غنقا ہوتا
قیس تیری ریح روشن کا جو شید ہوتا
آب محبت کاتری گز نہ پیاسا ہوتا

نامی قدر اتر غم عشق مین گشتی کیونکر

مشق کہ گزے جتنے فکر سخن سلا ہوتا

تصور بیکہ رہتا ہی تریخ تفت مغیر کا
شب فیت مین کیا محکو قلی خاک ہو کہ
آرب جتا ماہون بار بفتح ہو کی نشان
ہو انہون فکر مضمون کرمین اسقدر
اجلا دیسی کی اسکی فکر مین میرا ہی آہ کا
یہاں ہم کش شوق جو خط مین بنی

اول شو بدہ نافہ بیکیا ہی شک ازو کا
مین شید کسی ہر جین کے روی نور کا
ایوان کیوقت ستا ہون جو شاد اگر کا
اس کا ہیزاہ گویا اسی بری شہی سحر کا
حد حاطہ اسی ہم فن کسی دیوان دمر کا
وہاں قلی نے کسا تار مین چکا کیو تر کا

خدا یا جی تو ہی الکت ایہم پاس عیانی
شہادت پری عیانی ہو انا کام میں مینا

نه کچھ بیابان اس گھر کا نہ کچھ آب و ہوا اس گھر کا
نہیں گستاہی نہ آبی خان جو کلبا می مقد کا

فدا خون چکر کار و زو شب بهی ناسته بمبو

فین بایں علامتہ دین گویا ہون میمان شبیر کا

یار کی میں سانسے گنیرا گیا
شکوہ بیدار کروں دس کیوں
دل مری پہلو سی گیا ہی نکل
غیر کو کیا شوق تہاوت ہوا
ہم جو موتی تو وہ یہ کہتی لگا
جبکہ یہ تر پہاڑی گیا ہی نکل
جسم ہی کرتی ہو جو شوق ستم
آتشیں تھالے ہیں پی آہ سرد
قبر میں جلنی کا ارادہ ہی بیان
بیٹھ گیا نقش قدم کا جو طوطا
میں ہی گیا سب غیر ہی ای تند
ہو گئیں انکسین مری جلوہ سی بند

ویکراؤنکو غمچی غش گیا
 خورا دھانا تو مجھے بیا گیا
 خوب ہوا یا رکا دسو گیا
 کو پتہ قاتل کو جو بیا گیا
 خوب ہوا مر گیا جگڑا گیا
 وٹل مرا کب مجھی سبھا لا گیا
 شوخ عدد کیا کہین از گیا
 گریبان ایٹ اگین جا گیا
 پتھر کے گزروہ مستم آ گیا
 پیر نہ تری کو جی سی اوٹھا گیا
 ہو گیا گزرتے دکا لا گیا
 وکی طرف بخشی نہ کیا گیا

۲۱۔ تھک گئی ہن یاؤں مری ہی قدر

اسکونہ تاتل ہر جو (ماگت)

بندم بسکه مخنی موی می قوت پیدا

وگیا ہی مری ذل کو غمِ الفت پیدا

کیا ہوئی ز گس سہار کی الفت پیدا
ہی یہ نزدیک کہ مر جاؤ گے دویشِ شباب
بی طرح روگ لگا ہی یہ خدا خیر کری
فیس فرما دیجی دیتی ہیں دہمہ کہ تعظیم
میری بزمی ہی بدنام ہوگی کیا تم
ملگیا ملگیا بس خوں بہا اپنا ہنگو
یا قد میں ترے کینچو لگا جو ناکہ کافر
آؤ لجاو مری جان ذرا مجھے ہی
آہ زمانہ کی گزرتی ہی ہی وقت میں
موت آج ہی جو کچھ روز گذر جائی تو خوب
کیا تصور تھی تری مجھ کو کیا ہی حیران
کیسی بی شرم ہو تم وصلِ عدو میں ہی

ہو گئی جان کو میری کوئی علت پیدا
گر مبادا ہوا مجھ کو غمِ فرقت پیدا
کہہ موئی ہے ست کافر کی محبت پیدا
نولت عشق میں میری ہوئی غرت پیدا
گر کیا آپ نے آوازہ عفت پیدا
بعد کشتن ہوئی قاتل کو نہ ہمت پیدا
ابھی ہو جائیگی عالم میں قیامت پیدا
ہو کہی تو دل اغیار کو حسرت پیدا
ہو گئی ہے مری جان کو مصیبت پیدا
پر کسی کو ہو سکی نہ محبت پیدا
بسکہ ہر شکل سی ہی تیری ہی رت پیدا
مر گیا میں ہوئی آپ کو غیرت پیدا

پیدا خالق فی کیا ہی جوازل سے نمکین

ای قدرِ امجد کو کہاں جلسہ عشرت پیدا

چرخِ ہون میں وسبتِ رخصا غزال
کچھ کر سکی بیان جو مری غم کی حال کا
ہی بارگاہِ حسن تری کس قدر رفیع
نمکین ہونِ ذناک ہو گئی یانِ زار ہون
یارِ بلی کفن مجھے آہو کی کمال کا
یہ حوصلہ نہیں ہے زبانِ مقال کا
ممکن نہیں گذر وہاں بیک خیال کا
کیا پوچھی ہو حال مجھے شہتہ حال کا
کس کا ذرا نہیں اور نہیں مشکِ سال کا

کس غمزدہ کی پوچھی ہیں کئی سواری پری
ہوٹو کی بوسہ میں ہو جو دہک کچھ خیال
جسکے سبب ازل خلاق عزیز ہیں
کافر برائیان کرا کی گھٹ میں
تل کی درخت خاک سی سیر کیون
قاتل فی قتل گزیر یا ہوا کی قوت
تیری مزاج میں جو تلون پئی ای ری

بہیگا جو آب شک سی اپنل ہی تال کا
خیر صحتی ستم بھی کوئی بوسہ دی گال کا
وہ مرتبہ جہان میں ہی ال وصال کا
کیا اعمت و حسن سرخ ازوال کا
تہا دل پہ داغ میری کسی بکے خال کا
تھیلدا ابر کیا ہوا ہی اس محال کا
ہی میری حال میں ہی اثر اختلال کا

مرا ہوں شوق وصل میں ابی خدا کین
آجائے تب وصال کی یاد وصال کا

شوق ہوں جہان میں تو کی جمال کا
نامہ بند باجو شکر گریہ کی خال کا
معلوم بدرسی کری رتبہ ہلال کا
ہر وقت ہی نگاہ میں عالم صال کا
ہی سرخ و جہان میں جو گریں کلام
فرہ و قیس کی ہی قدم پر مرا قدم
نثر نہو جمال سرخ ازوال پر
زلزلیں تھاری موضعین ہیں چھی کی
لائی ہی سوختہ جگر وں کو شمیم یار
آؤ شتاب اپکی آنکھ دیر ہے

۱۳۸

یار بنین ہی غم بھی جاہ و جلال کا
بحری ہی نام میری کبوتر کی بال کا
انسان کو شوق چاہی کیب کمال کا
دیکھو تو جو صلہ مری خواب و خیال کا
کیا لال سنہ ہی طوطی شیرین مقال کا
کب چوڑا زار و اہی بزرگوں کی حال کا
کچھ ہی خیال ہی تجھے کافر مال کا
پتیاں بانہ ہی ہیں عبت او پنہ جا
ٹھنڈا کلیجا ہو چو باد شمال کا
تیار ورنہ ہی بیان سامان صال کا

واجب ہے ایک سموش روپوں گفتگو سی تو
 غیجی لڑ کو سست میں انہی کیا ہی بند
 جنوں میں کہ بن سی ہی سستی میں وہاں
 دنیا میں وہی ہنر کو نیک کیا کہی عروج
 صدی کی دل بہ دلع سوید ہی ہیکار
 شاق متوں سی ہون افتادہ زیر سر
 واجب ہی یہ کہ دور رہی تھے روزی
 یہ تاوان تری غم تیراں میں ہی ہوا
 کیونکر نہ براق تمہارا ملک نور
 چوٹا سا قطعہ دشت کا ہوا سی حوں
 اس نمکدہ کا نام خرابات ہی بجا
 وامق مرا مرید ہی راہ میں ہی معتقد

رند و مکتوب اثر ہی تری قیل قال کا
 باغ جہان میں کون غالب ہے مال کا
 پیو یا رہی کیا ہی تو کھڑی کے مال کا
 کیوں سیت حوصلہ نہواہل بحال کا
 کہ کو نہیں ہی غم تری چہر کی خال کا
 دکھلا دو بام سی نور احیلہ و جمال کا
 واعظ کو کچھ جو پاس ہی نسل نکال کا
 ہر خبر بد میں ہو سکا خصال کا
 ہی آ کے رکاب میں نقشہ ہلال کا
 مجنون میں سال خورد و ہون یک حوال کا
 دنیا نہیں ہے گہری مقرر کمال کا
 سیدہ جو کو دکن ہی تو مجنون ہی مال کا

دنیا محب کش ہی فدا سی میں پاک
 اماک بن غلام نہ اس سبب زوال کا

آتش شمع کا جو دل اپنا سمندر ہو گیا
 بال جو تو ماہان دم ٹوٹ جا ہی گیا
 دست میں تری لکھا تو لکھ کر حسن
 ردی خنداں کا تری رنگ ظلالی لکھ کر
 دج کر ڈالا جی قاتل فی گزبان دیکھ کر
 چشم گریان سی مری پیدا سمندر ہو گیا
 رشتہ جان مار گیسوی مغیر ہو گیا
 مصرقہ برجستہ ہر رنگ صنوبر ہو گیا
 رنگ میر از سفر انی صورت زرم ہو گیا
 گوہر افک زردان خنجر کا جو ہر ہو گیا

سبیل لشکراںنا جو کویہیں ہاری رہی	قصہ سیمون آپکا دیکھا کاسید ہو گیا
عشق کو سمجھی تھی ہم بازی بگڑاس لہلہ سی	ای فدا اپنا تو سارا کیل ایترو ہو گیا
بیکہ میں خندان دم دید جانان ہو گیا کیا لکھوں عالم میں خیم سرسین یار کا روز روشن میں بھی ٹوٹا ہی افریاد ہے داغہای فرقت سرور یا ضنا زہی طاف میں لاکر جو کوی ہنسی تصویر صنم شکوہ محرومی بخت زبون سی نازدہ میں جو خستہ ہوں سکی حسرت لنگیز کا	دیکھ کر صورت فری آئینہ حیران ہو گیا اک نگہ سی جسکی خون صفایاں ہو گیا رہزن لاپنا خال روی تابان ہو گیا قامت اس لطف کا سر و چراغ ان ہو گیا گھر بہار ارکوش صد قصر خلون ہو گیا مین ازل سی باعث ایجاد حرمان ہو گیا میرا ہر ہر زخم خواہاں ممکن ہو گیا
فوج کرد اللہ ہی قاتل کی دایوں نی فدا	وصل کا دن مجبور و زعید قربان ہو گیا
دل مرا محو خط رخسار جانان ہو گیا تہا اتوار گر یہ من کی لب جان بخش کا رات جو دیکھا نہ غیر و سب کو بزم میں ماڑا لا محکود دل کی دلو لون نی دستو یا لعل لب میں اسکی ہوا کٹکٹا نشین اوس بت عیار نی مہین اوڑا یا جو کیا ز اہم کچھ دیوان کہ ہجر مار میں	کیا یہ کافر حافظ آیات قرآن ہو گیا لشک کا چشمہ جواب اجمیوان ہو گیا خود بزرگ لطف خود کا فریہ شان ہو گیا شوق ید روی جانان شبن جان ہو گیا ریشک یا قوت میں ہر و غلطان ہو گیا سادہ لوحی سی مین گویا دو قلیان ہو گیا اپنی جمیعت کا مجموعہ پر شان ہو گیا

بلعی تاشیر غم زلف پریشان بعد مرگ ہی سکندرتس تری صورت بایں نیند دغمانی دل کی نیند شرج کب کی ہی قسم	سنہ زار تربت اینا سبستان ہو گیا کچھ نہ بچکو و دیکھ کر آئینہ حیراں ہو گیا کیون مراد یوان خیابان گلستان ہو گیا
---	--

جاں نثار دین سمجھتے تھے قدا کو ہم دے
تہا کوئی کا فکر کج اک بت پہ قرآن ہو گیا

نالہ اپنا غیرت برق درختان ہو گیا وصف گیسوی پریشان میں پریشان ہو گیا تک غمین ہین مری گویا کہ تعلق حسین جاذبی میں سیرا نقد دل جو را کر لگیا نشیتہ دل میرا دس تک شجر کا گہر ہوا نزع میں مہنی شنی ہی اندکی آسکی خبر شاعری کی واسطے کیا قابلیت چاہتے کیون ہنس غم کی نہیں ک پوتا کا غنا عبادت مجکو دی سکائی فیروز مارٹالاکا و کا د آرزوی قتل نے جاسکا کہا ہی عشاق سلف کا تذکرہ لسقدر قوت کا میری ات میں اپنی	چشم سی شرمندہ میری ہر ازل ہو گیا شعر کا مضمون میں سبستان ہو گیا گھر مرا اسی محلہ وکان بختان ہو گیا سارق عیار خال روی جان ہو گیا کیا مہی پواہ ہو گویا پرچی ان ہو گیا بیک جانان تادمگر گریزان ہو گیا دل لگا کر فکر حسنی کی سمندان ہو گیا غیر کا فریتری گھر کا خانسا مان ہو گیا حامی اس وادی میں اپنا تیر نوان ہو گیا اونکی ایروکا تصویر تیغ بڑان ہو گیا قصہ فریاد و محبتوں اپنا دیوان ہو گیا گوہر تر گویا میرا کوہ سر جان ہو گیا
---	---

دو غزل ورہیں میں میں لکھ بدل کر قافیہ
ای فدا تو شاعر کیتای دوران ہو گیا

مین جو نحو نکست زلف مغنیر ہو گیا
خط مین جو کلاما القبتیر اشہ فرخند بخت
اوٹھ کیا پہلو سی شب جو دست چیں بن
مر گیا مین نل شکستہ خط کو تیری تیکہ لک
استدر لکھا اوسی دیوانگی نل کامل
پہر نہ یہ امنیر ہو تا اگر نہ تو پایہ سیاد
بسکہ چھتا یا ہون لکھ کر انی سوز غم کا
دوش پر ہوتا تو ہٹا سکے مغنیر کو
واجب الاذعان فرمان تیر آج کل
باز کر کہا خوف قاتل نل و سی پرواز

ہر نفس میرا تسمیم شک از فر ہو گیا
ای بری بال ہما بال کو تر ہو گیا
دل مرا سیاب کی مانند منہ نظر ہو گیا
سم قاتل سبزہ روی منور ہو گیا
چٹھی اینی صدر دیوانی کا دفتر ہو گیا
موجودتہای فرقت اپنا اختر ہو گیا
جلگی خط سی میری غل کستر کو تر ہو گیا
سج قلم سی میری حاسد کا سلم ہو گیا
حسن کی شوکت سی تو آیت کو تر ہو گیا
طاہر بے بال و پیر اپنا کو تر ہو گیا

بسکہ تکلیف سفر نے کر دیا ہے نیم جان
ای فردا مین زندہ اب مردہ سی بدتر ہو گیا

واجہ اعمال زبون کا میری فتر ہو گیا
تیری کو چسکی گدائی سی ہوا شاہ جان
ضعف ہو چا دیا اس تہ کو ای پری
ستہ مین لکھا جو مینی ضعف جو مکر کا ترے
تجکوتا کا فریت اپنی نزاکت گہنڈ
لی اوڑھا آج خود میرا وہ خط اشتیاق
ہون گدا و عشق ہی لکشاہ خوبان کا

ایک سلم بہم حساب زور محشر ہو گیا
آج ای کہینہ رو مین بھی سکدر ہو گیا
گو یا مین عالم مین غنا کے برابر ہو گیا
ای پری حسن سخن کو میری یور ہو گیا
لاغری سی مین بھی تو تیری ہمسر ہو گیا
طاہر دل ای پری پیکر کو تر ہو گیا
زور مقاب محو محسّر انور ہو گیا

کون لیجا بیگما کویا کبوتر کی بیا بدون مجسمه آنست عشق تبارت عسله رو نازی طبعی انکا دو ما بر خوگی یادون	نامه مسنون گرانجامی سی پهر ہو گیا سینه بی آتشکده و اور دل سینه ہو گیا ذره ذره و یک کاتاشده اختر ہو گیا
---	--

بکے نزلت کو ہوئی عزت ہی لازم ای قدا گوتہ گیرئی صدف سی قلندر کو ہو گیا	
--	--

جلتی جلتے دل مرا گویا سندر ہو گیا خاتمہ دل میں ہوا ہی وبت کا ورمیم غیر ایسویں شہا عشق جلتے لال ہی باکی ظاہر ہی ناباکی باطن کھل گئی	روتی روتی شکست کا دیا سندر ہو گیا حیف ہی تھا جو مدد کا گھر وہ سندر ہو گیا میرا آنا تھا کہ یہ مرد و بندر ہو گیا فکش پردہ اسخ کا پردہ کے اندر ہو گیا
---	---

کیا نصرت دور بہک آن کل ہی ای قدا تھا جو عارف بیتے اب وہ بھی غلندر ہو گیا	
---	--

لشکر و فدائی قدا حاسد مراد کو کیونکہ ان نہ رہا شہید نہ چور و بیک تھک گئی یاق اماں ہی یہ ایک کسین ہو کہ وہ کو بندہ دوست بد دوست کیونکہ مری مشر کو زار ہو گیا کیونکہ بکے حق سی گم چا تھا پیرا ہو گیا عدوت دلدادگی کیتے ہوئے بہت مری کیونکہ ہی خط خارج نفس کا کیا وجہ ہے	بیک خودانی دیا مترتبہ محمود کا نالہ آس گداز مقہ ہی داؤد کا گلستا بنا ہے سنسین کو پتہ مقصود کا میرا تولاہ عین سلامت سسرود کا ہست احمد ہون میں بندہ ہون ہو گیا کس طرح یادوں سر لے میں دل مشغول کا عال گدا نے میں رنگ ہے محمود کا آوا مری دہوان ہوان ہی کس ہو گیا
--	---

دیکی اوسی نقد دل بوسہ نما لیکگی ہم خوف کراوبت ذرا ایسی خستہ رانی نکر غیر کی ہو کی مین و مجھی بھی ہی بد گمان رستیت کو معدوم جان بخت کو موجود کیا	قرض پہ لینا رو اکبہ ہی بہلا سو کا کیانہ شستہ ہی بیان قصہ مرود کا پہونک کی پتیا ہی چہاج جو آجلادو کا کچہ ہی بہر و ساہنین ستی بی مود کا
--	--

-	ایسا پارا گندہ ہون عہد صبا سی خدا آیا سبق مین مری صیغہ نہ آسو کا	-
---	---	---

مین پی ملک عدم سیا مان بخت مانگتا غم مجھی ملتا جو مین سا مان عشرت مانگتا رمز بوسی کی لیے کہلو تا سبنوسی او دیدہ ترسی مری کرڈن طلب کرنا مان بسکہ مین پیدا ہو جن خلق میں گزشتہ بخت بسکہ ہون بسکہ جو رتیا نی چرت سے بہرہ در ہوتا نشاط و صلحانان سی چند گر مین سن لیتا کہ آئینکی حیات کی لیے ہوئین و سیکسٹن غدا اسی پہلی مین کرنا چرخ دون پرو کو از بس صدی ہی نہ بخت سی	۱۲۷ اگر سفر کی مجھی دہکا فرا جارت مانگتا ملتی تنہائی اگر یار دن کی صحت مانگتا دوبت میکش اگر مجھی ضیافت مانگتا ضبط گریہ سی جو مین و نیکی حجت مانگتا ملتی ذلت ہی مجھی جتنی کہ عرت مانگتا کیونٹی بونی کو فلک کی مین قوت مانگتا گر عد و کیوا سٹے مین و ذوق مانگتا اور غمرا تیل سی و دروم کی مہلت مانگتا محبت ہی کبھی شاید جو دوت مانگتا رنج ہی ملتا جان تک مین رحمت مانگتا
--	--

ہاتھ پہلا کر فردا راتون کو فکر شعر مین کیا خدا سی مین بجز فہم و کاوت مانگتا	۱۲۸ تھی سی جو مین مانگتا عقیقی کی نعمت مانگتا کیون تھا ہو سیکو کچہ دنیا کی دوت مانگتا
--	---

<p>آپ ہیں ایسی کریم گشتِ سحر کی مالِ تنہا خلعتِ داغِ جنوں کا فی ہی بھگو دہر مہون میں اتھال غم گیسو پرستے مانگنا جہ تا کر کا دھیراں سہسہ دھوم سے دیکھتا جلوہ ترا میں جوشِ شبنمِ رامی کریم نعمتِ بستی کو ہی تجھی نہ میں کرا طلب مانگنا بدستِ شیریں کا وقتِ عقیدہ آتشِ سو راں بستی باہر تر ہی عالمی آب کعبہ سیمِ بختی پذیرا ہونی رہتی یہ دعا</p>	<p>دیتی جو سائل سیلاں کی خلافت بگنا کیا میں اس حشتِ سحر میں بگنا کیون نہ خاقانِ حق سے ملکِ حشت بگنا استحسانِ بیکرہِ عالم سی کالت بگنا تھا لگتے دنیا جو میں نیا کی تروت بگنا اں گر تجھے تراور دمحبت مانگنا فوشہ شیریں دہی کا شبنم بگنا گر فلک سی میں کہی بارانِ مست مانگنا کیا نہ اسی میں بت خوش طہلت مانگنا</p>
---	---

روشنہ پاک بنی برہو بختا کرایِ خدا
ہر ترست جایِ زیر پایِ حضرت مانگنا

<p>کر دعا ہی تیس کچھ تہا بابت مانگنا اک پہاں زوہمان کی بختی بخت مانگنا خوب سمجھا تیس اس حشتِ سحر میں پاسکتے بخت میں پڑ رہا کیوں حشر میں دیتی گراوٹن جان سی بھگو دہر سال جاسے خاک میں ہو جا اگر فوری لدا</p>	<p>جانی اہل طہلت روزِ محبت مانگنا کہ خدا اسی میں جو توفیق فرماست مانگنا کیا نہ اسی ہر جزا دہی حشت مانگنا گر خدا اسی شتِ پیائی کی سمیت مانگنا بہر شبِ خالی سی میں جیون کی خلعت مانگنا کر خدا اسی آدمی کی ادیت مانگنا</p>
---	---

باز تہا اب بابت میکدی میں ہی خدا
بی تا مل طہتی جو کچھ میں کہ سمیت مانگنا

<p>۱۵۰ کیا کیجئے گلہ فلک بے تیسز کا طالب ہی جو مسرت جان عزیز کا دعویٰ میں دس ہی کیا کر دلِ خیر کا مریم سی تہہ پوچھئے اذکی گنہیز کا جون دیدہ زنی میں ہو تہہ پیشیز کا ہون میں تہہ بد شمع سراپا تیسز کا</p>	<p>یوسف سی ماہ کو کیا بند و سزیز کا کیا جانی دل کو سد وہی سودی متقین لی یعنی دو جو لیلیا دوس پہلے دل مرا کیا میں جناتِ حشر تہہ ہر ایک ان کوٹری تری گار کی بجگہ ہی غنیز میت پیری رکنا لحاظ ادب ضرور</p>
--	--

کب سنا کر بچا فدا سیرام سی
مردون کے کیا مقابلہ کو منہ ہی حیر کا

<p>۱۵۱ تھوک دین کب تو ہو چشمہ حیدان پیدا دیدہ ترمری کروین باہی الوغان پیدا طوق پیدا ہی نہ زنجیر زندان پیدا کیجئے سوز دل و دیدہ گریان پیدا ہو گیا میری تلاوت کو قیسران پیدا بحرین ہونی لگی اعلِ خشان پیدا ہوتا صحرا میں اگر چہ مر جان پیدا میری رخ سی ہی مرا حال پریشان پیدا ہو زمینِ جہنم تازہ سی ریحان پیدا مثل غما نہیں عالم میں بیابان پیدا یہ وہ مستہ در کہ جسکا نہ جی جان پیدا</p>	<p>لب جان بخش سی ہو مکر کا سان پیدا جوش رفت جو کر سی سینہ سوزان پیدا مزد و امی جو جنون میں و مجنون کجی شیخ صاحب اب جو کچھ شش خدا کا دعو ہو نہیں عاشق تری ہیں وہی کتابی کام ابتوانی لگی آنکھوں سی جگر کی ٹکری مٹی حشر میں غم ست خدائی سی بھا مثل بندق ہوئی اسیمہ پیش فزین لکھون کر صوف خطیہ یاد م فکر سخن قحط صحرا ہی بہ افراط جنون سی میر ای فدا دل کا لگانا تیرا ہوا چہ شہر</p>
---	--

<p> بطنِ مادر سی جوانِ انسانِ اسیران پیدا ہر بستر کی ہوئی تسکِ جو تو مان پیدا ای فدا مجھ کو کہاں صحبتِ خان پیدا خارِ غمِ سینہ میں پیری جو نہیں فیندا آمدِ کد کا حواسِ تکی ہی ہنگامِ گرم خشک لبِ یدِ دریا کا گریبانِ نہیں لکھ لطفِ سی جو صبرِ زوہِ حرمانِ ہون برمِ آرا مری تربت یہ جو ہو وہ گل و ہی سخنِ مین مری امدارِ کلامِ حلق دُستِ دُختِ مین جو جو خلائِ وقتِ مجھ کو روحِ عالم سے پیرِ دہو یگانِ سلام پاک کیا خاکِ کروں عالمِ سوزانی مین </p>	<p> پہلی یوشش کو ہو خاک کا دامن پیدا ہم تولد ہی ہوتا نہیں آسان پیدا ساتھ میری ہوئی کامی حیران پیدا کیون ہوئی خاک سی شہِ مرغیلاں پیدا کھنڈی شکرِ کوفی ہی کیا جلوہ جانا پیدا میرا ہی پڑے تیس ہی غمِ نہان پیدا میری پٹرنی کو ہوئی تھی گلستاں پیدا شہرِ سگ سی ہونو چسپراغان پیدا مری مولد سی مین آنا رخصتاں پیدا ہو گولی سی ابھی تختِ سلیمان پیدا دینِ باقی تھی اس ورس ایمان پیدا آئی جنونِ جیب ہی پیرِ نہ گریباں پیدا </p>
--	--

ہی تعجب کہ ڈبا ی مین غلِ خان ہی فدا
 دستِ مین ورنہ کہاں مرغِ خوشِ اچان

<p> مجھ کو گیسوی پارنے مارا کہیں تہو وصال ہی ہو جا دہلی کیا ہی گریستانِ آ فصلِ گل مین نہیں گینِ گرم پست ہی حوصلہ نیست اکا </p>	<p> طرۂ تابدار نے مارا کہ مجھی ہجرِ یار نے مارا ہنگو تو اس دیار نے مارا مجھ کو جس بہار نے مارا رفعتِ شانِ یار نے مارا </p>
--	--

ہم کو بانی مکار نے مارا او کی اوج حصار نے مارا مجھ کو تیری غبار نے مارا اکیس تہسوار سے مارا	ایکے ہی دواؤںی جنوں پر خار عقل حیران ہی کس طرح پہنچا کیونکہ روت ہی بی سب تھکوا لگیا ہوں جو خاک میں مجھ کو
--	--

سخت ترساں ہوں ی فدا مجھ کو
خوف روز شمار سے مارا

۱۵۳ مجاہد زلف لگا رہے مارا تسک وہ یار ہے عبت مجھ کو غم گیسو و رخ میں مڑتا ہوں روتی روتی ہوا میں نابینا درد حیران سی آخر تنہا آسمان فی کیا خراب و تباہ	۱۵۴ کہ سواد تمار سے مارا بخت ناساز کا دے مارا مجھ کو لیل و نہار سے مارا دینے شکبار نے مارا حسرت وصل یار سے مارا باجھی روزگار نے مارا
---	--

تب یہ پیچود ہوں اسی فدا کہ مجھ
کسی غفلت شعار نے مارا

۱۵۵ ہوں ست میں ازل سی تری چیم ست کا گو یا ہی ہمعنان دل بیتاب کا مر عشق تباہ سی اتو برابر ہی مرگ و بربت زنگل پھول پایا ہی مرجان کی شاخ فی گرگن کا کیت چاہی بن میں مری ضرور	۱۵۶ یہ نشہ ہی صنم مجھ روز است کا عالم ہو کیا بیان تری گھوڑکی جیت کا اندیشہ کچھ رہا نہ بھی نیست و ہست کا ساتی کی ماتہ پر نہ کٹور اسی جیت کا جستی ہی دل مرا کسی آہوی ست کا
--	---

یعنی ترقی کستہ دلی ہمیشہ کمال گئی
 زانو بدل کی مٹی مرقی لیل پر ہوا ج
 فصیحہ جو تیج حام کا تو بیستاد و عطا
 فکر بلند کا مری سید و مقام ہی
 گذری ترموع سال کی وعدہ کو تہتاد

طلب برادری کی خط پہنچ چکا
 کل تک درخت شاہانہ غریبہ
 معلوم کر تا ہر تہہ ہر مری پرست کا
 کب دل ہی سخن میں مری پرست کا
 کیا نام جنوری ہی مری پرست کا

اقدیم طیس کا ہی تو گیتور کا فدا
 سکے ہی تیری بات میں اس سید گیت کا

عالم ہی وہ بیتان اور کا	۱۵۶	کیا کبھی بیان حال اور کا
بہوش و موت و خود بد و		دکھائی مجھے خیال اور کا
بہوش حاتی پس منکی ماتن اور کا		گفتا عس و ہی حال اور کا
پیری میں ہی تہا ہر کار		کیا حسن ہی یہ وال اور کا
طلسم کالی و تن کمر من اور کا		چی چرخ ہی پایاں اور کا
صوفی کو ہی ملک شمس توید		دیکھا نہیں تو شمس حال اور کا
ای چارہ گرد بجای ہر جسم		نہ خون بہا کو و گال اور کا
دو زین ملتگی را حد کو		ہی شخص جنون خیال اور کا

گریبان میں کہی فدا کہی عشق
 رہتا ہی سدا یہ حال اور کا

داع حیات کا مری چہرہ کو مہر و زون کیا
 باری تو مجھی کچھ کہہ ہی حشت شیون کیا

۱۵۷
 بحر خوبی کو یہ وانا و کونوں ہو گیا
 جذبہ دل اور پس پری کمر کو فسون ہو گیا

<p>علا تر تھیل لیا گویا مرخ مجنون ہو گیا قطرہ لی آب اپنا رشک جیو ہو گیا اک قفس لہانہ بھی رہے مسکون ہو گیا حلقہ فاقم سی پیری کون برون ہو گیا شہر بھی خست کدہ مانند مانوں ہو گیا بھکاو میں انانی کیا بس مجنون ہو گیا</p>	<p>اور گئی ہوش کی لڑی لگیا کی لڑی ہو گیا آشنا کی محبت شوق مگر شہر سے تنگ رہی شہر سے سیر ہوئے عین جہان خاک میں دفن چراغ کی کو کر ملک ہجر جانا بسین ہر ایک تیسرا نام ہو گیا ہی کمان قیل غلا طوں ہی کمان</p>
---	--

ایسی قدر پیری فی دنیا کرو یا ہی حاصل
 آج تو دنیا ہی عذاب جان مجنون ہو گیا

<p>پرستون جانہ گویا بید مجنون ہو گیا اب بہ زور دل ملانی جان مجنون ہو گیا آج شمع قوت اس بکھڑا جو منقون ہو گیا خیر ہو گنج سخن بھی گنج فارون ہو گیا میرا سکین خانہ دیوان فریون ہو گیا کیلے روپوش نیاسی غلا طوں ہو گیا</p>	<p>کلمہ ترہ مرغی خست سی لائون ہو گیا دل لگی سمجھی تھی ہم دل کی لگانیکو کما زمین حضرت کے ساری رسائی ہو گیا اس قدر پوشیدہ دران بیانی سی کہا وہ شہر خرم خوبی اگیا جونا گمان انرا از اہل عالم گر تھی حکمت کی بات</p>
---	---

کب ہی اب فکر غول ہای سلم کا داغ
 مغتسم جان ای قدر جو شعر منور ہو گیا

<p>سر سے پاؤں تک پسینا اگیا شہر خون جگر کا بھاگیا لکھتوں نہ اب ایک کہن مارا گیا</p>	<p>دیکھ کر اوس بت کو میں خبر اگیا روز غم کھاتا ہوں فکری شعر میں ایک مدت لکھی گیا ہے نامبر</p>
---	---

جانب کی گلا دل کی لینے سے کہیں
گہل گسین غم کہانی کہانی بڑیاں
دیکھنے و دجو گے میری طرف
کل نرے کو یہ مین دو واہ سی
گر نہ سورا تھا او سے اغیار کا

اوس بت قاتل کا کیا دعویٰ کیا
میں کیا کھایا وہ مجھ کو کیا کیا
پہر نہ مجھے اوس طرف دیکھا گیا
ابر سا اک سیرہ میری چھا گیا
کہوں وہ بت پہر جانب صحر کیا

دین و ایمان جان و دل صبر قرار
عشق میں کیہ فدا کیا کیا گیا

عالم ہی حشیم میں مری کس نف یا ک
اسد رمی سم و غم سم حلق لایزال
ہوتا ہوں ست نشہ غم دیکھا او
قضا ہی روز رات تب غم میری چوٹے
کہتی ہیں جب کو کا لبد و جسم و تن بدن
معزول میری خط سنی چٹھی سان ہوا
جو شس جنون مرا تھا کو زہ گر ہوا
محتاج تو تیا ی صفا مان نہیں ہونین

ہر موی تن سی تور فدا ہی فدا کا
ہر زردہ آفتاب موی پر سی خاک کا
خجور مر گر تر لب مجھے خوشہ ہی تاک کا
سہر کار عشق میں ہوں لایزال خاک کا
تیرا جہل کو ورنہ وہ تو وہ ہی خاک کا
معتوب آج کل ہی جو نو کر ہی خاک کا
مشت غبار میں مری عالم ہی خاک کا
کحل البصر ہو مجھ کو مدینہ کی خاک کا

نایاب بندگی تہان سی کرا جنتاب
بندہ ہی اسی فدا تو خداوند پاک کا

اگر گئی ہوش جو وہ شوخ بریر و آیا
ایا چو غم میں تکتا ہوا او سکوا یا

گو یا شاہین لی کشتن تہو آیا
جو کوئے آیا میرا پیچھے کولہ ہوا یا

مرحامہ جانشاہستان لابر تہا پاس
ہوئے بلبل کی دڑھی گل فی گنا جانہ چل
چاہی جان کو بعد شوق کو دن و رات
غافلہ طیر گنا اعدا میں کہ اب خیرین
آگے نوستاہ کی آباہی ازرق پی خاک
عمر سعد خدا سی نہ ذرا شہ پایا

بعد محبتوں بھی دیوانہ نظر تو کیا
سیر گلزار کو جو وہ بت گل رد کیا
بعد محبت کی جو یک نیت و جویا
خلف حیدر کرار لب جو آیا
شیر کے سائے تو زادہ ہو گیا
فصل اولاد بنے کو جو سیر رو گیا

دعایا مری بزم سخن میں نہ فدا
بحثِ عمل کی لیے باغ میں لو آیا

کہو یا ایسا غم دلدار میں ڈھونڈ اٹھلا
زخم جو ہیں دل صد چاک میں سیرای گل
تنگدل پایا ہر اک شخص کو مثل غنچہ
تیغہ ابروی قاتل میں جو ہی برانی
ظلم کو مہنی ہر اک کام میں یا مارا ج
جستہ در جا ہے مینا بی ہے موجود
یوسف اپنا نہیں معلوم کہاں پہاں
واغ ہی پاک نہ پایا سی رخ ماہ سپر
خال شکیں جنم میں جو لطافت پائی
حسن کو خط نے تری رنگ بنایا میر
نہاوشن کر فدا ایسی ریتوں میں نہ کر

دل مرا اس حیدر میں ڈھونڈ اٹھلا
غنچہ ایسا کوئی گلزار میں ڈھونڈ اٹھلا
فیض ہرگز کسی زر دار میں ڈھونڈ اٹھلا
کھاٹ ایسا کسی تلوار میں ڈھونڈ اٹھلا
عبدل ہرگز تری دربار میں ڈھونڈ اٹھلا
چمن کچہ جان گرفتار میں ڈھونڈ اٹھلا
جستہ در کو جو وہ بازار میں ڈھونڈ اٹھلا
تل کر عارض ولد ار میں ڈھونڈ اٹھلا
ناؤ ایسا کبھی تانا میں ڈھونڈ اٹھلا
آب وہ آئینہ تو زنگار میں ڈھونڈ اٹھلا
لطف ہر چند ان اشعار میں ڈھونڈ اٹھلا

۱۶۲
 دہس یہ تیری رنگ ہی کا زہتاب کا
 ہی تنہا وصل میں مجھی تم تراب کا
 نادان بہ محو ایسا ہوشش تراب کا
 کسی نئی نانا ہے ابواں زرد نگار
 مڑا ہوں یاد لطف جوانی میں ات
 قاصد جو بیکار آئے تو نہ حاشی تکراری
 اوس ہر دس کی جلوہ کا ہنگامہ گرم ہے
 حسن پرستہ کا حوٹری شور میں ہے
 شرمائی خاک کیا مرے دیوان کے دیکر
 لطف کلام سی سر جی سد ہی لایعجب
 ای ل وہ بت خدا کی منائی سی کوئی

۱۶۱
 یا خون کیا ہی توئی کسی سچ تراب کا
 شتابان آؤئی ہی کیا آفتاب کا
 اس عمر میں زور و میں عالم ہی تو ایک
 ہی عارضی قیام ہر سال خراب کا
 سیری میں داغ ہی مجھی غم سب کا
 کیا انتظار ہے دل بڑا دن جواب کا
 باز اوپر داغ نون ہی ماہ تاب کا
 سوز جگر میں سیری مڑا ہی کتاب کا
 قائل حوبت نہیں ہی خدا کی کتاب کا
 نامزد آتشلاہین میں شتاب کا
 ہی ہوش پرداغ کہ جسکے قباب کا

ای قیست تجکو حال خدا سی نہیں خبر

سبے نام ایک باد یہ گرو خراب کا

۱۶۳
 فصل گل میں گل گلشن میں ہی صبا
 ہر حیرانی ہی کو گلشن میں بوی لعلیا
 حلوہ گل ہی سار کوئی جان فیدا
 کس بیت گل کو گلگشت چمن کا غم ہی
 مہجمل و فغان کو کیا بلبل تو ریو مال
 ہجر میں یہ سو گم گل ہی کہ وقت ترغ ہی

۱۶۴
 داغ سودا کو مری کش لگاتی صبا
 نچھائی گل کو کیا مانی بناتی صبا
 ٹھوکرین جاکر وہاں ہر صبح کہانی صبا
 فرس گل جو گلشن میں بچانی صبا
 با آدب نرم بیت گل روئین آتی صبا
 مرگ ہی بجکو گلستان سی جو آتی صبا

باغ عالم میں قدا تہا عذیب خوش نصیب
بعد مردن ہی جو یوں میں دیانی ہی صبا

۱۶۰	گر وصل کو میں حیات سمجھا میں لب کو تری نبات سمجھا لحد صدمہ مجھے پیسے دلو سمجھا ہوں جو حج رو رضا کو اس جادہ بیخودی کو اپنے کبار و ریسہ دیہی غم سے	فرقت کو تری مہمات سمجھا باتون کو شکر نہ بات سمجھا بوسہ کو جو توڑ کات سمجھا تسلیم کو میں صلات سمجھا زاہد میں رو نجات سمجھا میں دن کو ہوشہ ارت سمجھا
-----	---	---

دیوان فکر اکا دیکھا جو جزو
سودا کی میں کلیات سمجھا

۱۶۱	ہوش آیا نہ جیسے پار گیا ایک کیا موسم سمجھا گیا تیب میں اب کہاں روایت کیا اے گلگون سی میں ہا محروم	جان و دل سی مری تو ار گیا کہ وہ سب چھپسہ ہزار گیا وہ رفتہ اور وہ خسار گیا اور سب موسم ہار گیا
-----	--	--

قیس و فیرا دو دو ہستی اور قدا
جو گیا یہاں سے دل نگار گیا

۱۶۲	غبارت کیا کافر فی سب سلام ہار مہم تری میں شرم پہ گویوتی میں سوا کیا اپنی حقیقت ہی یہ صدیقی سی سخن کے	رہزن ہی ترا خال سید فام ہار شرابی میں جو لیتے ہیں و فام ہار عالم میں ہی مشہور فساد نام ہار
-----	--	--

کبھی ہی گری کبھی رستان کبھی ہی ہوپ اور کبھی ہی سایا
 فنا ہی دنیا کا سارا سامان کبھی ہی دھوپ اور کبھی ہی سایا
 نہ ہی جان میں قیام راحت نہ ہنگامی کوئی دوام رحمت
 نہ رنج و غم سی ہو تو ہرستان کبھی ہی ہوپ اور کبھی ہی سایا
 یہ کب ہی زیبا غور و روان کمان کی ولت ہی کسا سامان
 نہیں زمانہ کا حال کیاں کبھی ہی ہوپ اور کبھی ہی سایا
 رہیگا کب تک یہ تجھ جو بن چٹک کی بل پٹن ہستی و ہن
 نہ جو جوانی پرانی نازان کبھی ہی دھوپ اور کبھی ہی سایا
 کبھی ہی شام اور کبھی سحر ہی کبھی ہلاکت یزعیان قمر ہے
 کبھی ہی سرور و زان ہی مہربان کبھی ہی دھوپ اور کبھی ہی سایا
 کسی ہی طفلی کبھی جوانی کبھی ہی سیری سے قد خمیدہ
 یہ ہیں تغیر خیال انسان کبھی ہی دھوپ اور کبھی ہی سایا

قدرا نہ غم میں ہو تویر شان نہ وقت شادی ہو شاد و ذرخان
 شخصین ہی یکرنگ حال دوران کبھی ہی ہوپ اور کبھی ہی سایا

<p>جو کام پیشہ چیرا بس رہا ادھور ڈاڑھی پر اپنی زاہد ملو امین آپ نور قند و نبات و شکر مشرعی شہد بور عطر و گلاب و صندل جاوے کچی چور قبا و نو بھاری ہر سو رہو بور</p>	<p>۱۶۹ عشق تباں ہی یارب محسوس ہوا نہ نور سستی میں ہم جانیں بلایے شمع کی گور بھائی شکر بن سی تیر جی بل ہل ہی جان کا فوڑنک و غیر عود و اگر قمر فسل شہد فیض کہت ہر یکے پوی رفت</p>
--	--

پہر خدا دی مہلت دو دہم کی ناتوان کو
کچھ ای اہل خدا کو کرنا ہی اوستی ستور

کیون پر زرب ہما کی میں ساجت کرتا حق تعالیٰ جو مری جذب میں بیتا تیر دل کو سورج میں دریاں گہ ہزاروں چشم دار فانی میں مجھے فنی حیات جاو ٹوٹی بار محبت سی جو انہیں شست کوئی ہنسنا من ہونی جو سائی او کی گو دو پری تھی قدم بچہ نورانی وا نہم سی او کے لکھو ایام کو کو بنے	خفس مارہ جو دنیا میں قیامت کرتا اوس بت شمع کی ہر وقت میت کرتا جانا گریہ مصیبت نہ محبت کرتا یار اگر دوسرے لب بجو غایت کرتا ریخ اوٹھانیکلی جو طفلی سی میں دت کرتا کب سوی میت خم شمع عیت کرتا پیشکش کنی میں درو کا سرت کرتا آدمی ہونا تو اس بات یہ غیرت کرتا
---	--

ای فدا رنج دو عالم سی بری جوتا میں
پیشہ گر گر میں خدا کی جو عبادت کرتا

لا جلد ساقیا نہیں قمع و رنگ کا گر داب پر ملا ہی چمن بجاو دہر میں توسک شب زاق میں ہی شیر کی تلی پونچو گانا گاہ میں ہی مہمان شوق مریم کیو اسٹلی مجھے زنگار چاہیے ظالم کمان جو ابروی خدا میں تری سرمہ کی بارہ کرکھی جو تیغ لگا فہر	گر جام می نہیں تو پیانہ نہوننگ کا ای گل گل شکفتہ ہی تالو تنگ کا ہی چار پائی پر مجھے دھوکا پٹنگ کا سو جا ہی قبر میں جو گنا مانہنگ کا میں ناتوان ہوں تہہ کسی سبز رنگ کا انداز ہرزہ میں ہی طعن ہنڈنگ کا کچھ اور زلی زراو سی ارادہ ہی جگ کا
---	---

مضمون حاکمی بامی بی بی یونس
 ای شوق تجھ کو بعد کوئی بار ہی قرب
 بھی نہ ہو تھکی سجا کہ خدا نے دیا صدم
 کبر و شکست ہی جن مرجی ایاغ شرم
 قانون نظم شکست سخن ہی اکا کلام

سید امون وں پر کی جو ہمدی بیک
 لیون بست جو خصلہ ہی مری مای لنگ
 انداز تھکو شمع کا مجھ کو قننگ
 انداز شور گریہ من نہی جل ننگ
 نو کر ہون لیں کچھ ہی اہل فرنگ

نات
 نات

مزلی ہو تم توں پہ پائیں زہد و اتقا
 کچھ نہی فدا خیال ہی اس دم ونگ

کبت سوئی تیر و حرم ہی سکوا گنگ
 گویا بار زہی میری تو گنگانی سخن
 دیر تھی مان سی بالائی سب ناز و عام
 آفت عالم ہی نا اند در کپا سچ ہی نام
 سامری سستی ہو چکا نام ہی اہل جون
 دیکھ کر بقاشی نظم نگارین کو مگر
 اہل آس و بارش جو سچ شوق آتیا

سیری کو چین جسمی تہ بلا خشک
 مشط و دیوان نہیں تختہ ہی شفا ہنگ
 اس کچھ جہلا نہیں ہی مجھ کو نام ننگ
 آخر و سالہ واری جان تری ننگ
 ہی آتشا کردہ میری طبع کی ننگ
 عاقبت ہی ننگ لب نہان ہی ننگ
 قصہ ہی جان خربس ہی سیر تجھ کو جھنگ

نات
 نات

کب میں ہنوزن سخن سجانا ہون فدا
 باری سن ہنوزن میں دل کچھ نہا ننگ

ارمان خوشنل یا اگر جان میں گہا
 کو مجھ کو تو وہاں سی اوٹھا لایا جھا
 بستی کو ایا ناکہ لیلے پہ ضعف ہے

اواغ فراق سینہ سوزان میں گہا
 لیکن دل ایا کوجہ جانان میں گہا
 تعین حقیقت دوز آریا جان میں گہا

ز بدن تن همجو خوش خوش تیا ک
 یار دین هم سبق مری غیل و اهو
 محکو محکان کچھ مار سیہ ہوا
 جوش جنون مری یہ طولی کو کوئی
 اندری لطافت رونی منم مری
 قربان بر شکال کیا محکو شربت
 فکر سخن سے پایا نہ کچھ فائدہ مگر
 اوس لعل لب کا غیم تھا جو شکر

حی اپنا فارماں منبایان میں ہو گیا
 میں کیندہ ہن ویر گلستان میں گیا
 شانہ خواہ کی زینت یشتان میں گیا
 لکنا نہ ایک حبیب گریبان میں گیا
 پوسہ کا نیل وں لب دندان میں گیا
 گھر مری شہبہ ہا بشن دان میں گیا
 یام اپنا چو طیان خوش لمان میں گیا
 میں جاگی ستر میں خستان میں گیا

دیندار لوگ اور وہ کئی دنیا سی ای خدا
 دین محض اب صحیفہ یزدان میں رگیا

ارمان وصل پار خدا جان میں گیا
 گل ہو گیا مری شمس سوزی چراغ
 سج ہی کی اجل کوئی ترانہ نہیں کہی
 ایب لڑکی سیر سانی پڑ پڑو کی دیکھی
 دستہ ترا جوتاج دریا رسد ہے
 گر کہ کسی کو تین سی نہ بکلام غریز
 خط کہتی لکھتی شکوہ موی کلاک ارغر
 خط توئی کیا مٹایا قیامت ہوئی عیا
 کب تھا خیال مصحفیخ میں خیال

بعد از وصال حی میرا دین میں گیا
 لیکن دُخان گرم شہستان میں گیا
 زہدہ تین نیمان شب ہجران میں گیا
 میں ایک کیندہ ہن بستان میں گیا
 کچھ تک لہنیں نہ ہنرم قیابان میں گیا
 یوسف ہمارا چاہ رخندان میں گیا
 اب صرت نامہ حاتمہ قلندر میں گیا
 باقی نشانج قنہ قرآن میں گیا
 کیوں کہ کفر کا اثر مری ایمان میں گیا

کرنی لگی جویشخ ہی اب بت بیان
بی آب محض ہی اور زمان کی آفر
میں مکہ سنچ تو ہوں اصل میں
دوہن چٹا گیا جو بت شایگان حسن
یاران ہم سفر مری سب ہو چکی آب پر

کیا فرق نہیں ہو مسلمان میں گیا
بنی امیہ آب گوہر سلطان میں گیا
مضنون وصل کیوں کر دیوں میں گیا
کنج گہر سب اب مری امان میں گیا
میں تشنہ کام کپ بیابان میں گیا

ہجران میں مریا میں قدر قبول رند
اہرام و منسل کا دل زلالان میں رنگیا

آفت جان طلبگار سے گناہ تیرا
تلخ کامی ہی عیتق و پیش میں
تھے الفت ہی جی اس سے عداوت ہی
غیر گراہ کی ہزار جو تو ہی شب و روز
نہ معاش تھی ہی پیامین نہ کچھ زہاد
بچہ حیل نہ اگر گر کہ کھینچیں بجو خبر
ساقیا جا کر م کیے بزم سے میں
نہ گناہ پر نہ لکھا تو نے جواب نہ
بی دیدار ہی در پردہ مری دلجوئی
دین دنیا کا نہ سامان ہی کیہ مری

جیسی دیکھا نہ صنم کون کیا تیرا
جان شیریں لہی بہت تگمگہ تھی تیرا
سارے عالم سے ہی انداز مرالا تیرا
بت کافر یہ طریقہ کھینچ چلا تیرا
اسرا ہر ذہن میں ہی خدا تیرا
کہ اسی راہ سی گزری کا جبار تیرا
منتظر جام ہی شباق ہی بیاتیرا
مر گئے ہم گر آیا بھٹکین نا تیرا
کہ گویا ہے مری کو چیمین نہ چلا تیرا
مجھ تہی دست کو یار ہے بہر وساتیرا

دکھلا جو ہر کو ڈوبانی سے نکل کر ماہر
قدردان کون وطن میں ہی قدر ایترا

<p>باغ عالم میں جو بھگو گل غیا بھجا سنگریز کوں نہ سمجھا ہوں بھگ تاب دیدار نہ لایا جو تری جلوہ کی مرک کو زیست تری ہجر میں سمجھا بھجا جو شربت میں اہل بسکہ خوش طعنان بھگ ایشی جان کو میں صنم بلبل شید سمجھا خاک در کو تری میں غنہ سار سمجھا طاقت نہر کو میں مرغ مسیحا سمجھا ملک الموت کو میں حضرت عیسیٰ سمجھا جی دیکھا مری صحر کو و دریا سمجھا</p>	<p>۱۲۱</p>
---	------------

نظر آیا جو بھی نسخہ از رنگ بھجار
 اسی قدر امین اوسی دیوان تھار سمجھا

<p>میں وس سہی ت کو نیند میں مام ہو گیا لب میری نمکدہ میں نہ آیا بھڑک مین ہوں جو اس وقت وشت کا یزید مگر یہ میں تھا جو گرس بیا کا خیال فرما و قیس سی کی ہنوں جلو میں ہین بھگو قی شاہ کمان میری و سٹے تنبا و میری طائر جان کو ہنوں ہونی لا تقطع کار از کھلا بھگو بعد گز و رو شب و دغای سحر نے اثر کیا ہر شہر اپا و در زبان تباں ہی آج ہارش سی ز کو آئی از گاہا تھان ملک از راہ ہو گئی و دغاشاد کی بات سے</p>	<p>۱۲۲</p>
--	------------

ما کردہ جسم مور و از انم ہو گیا
 کیون خانہ قیاب میں کھرام ہو گیا
 مشہور میرا وشت ہی ایشام ہو گیا
 شہر آب شک روغن بادام ہو گیا
 صحر میں بھگو مجمع خدام ہو گیا
 خون جگر شراب جگر جام ہو گیا
 بند تعلقات حسن دامن ہو گیا
 پاپا کہ کا جو پاک آب اشام ہو گیا
 رام اپنا آخر شربت خود کا ہو گیا
 دیوان ہمارا پو پو صنم ہو گیا
 شاید جو وصل کا بھگی سہرام ہو گیا
 دنیا دغای خیر کا دشنام ہو گیا

دستوار تر قدیم سی ہے کار امتحان
ہی پوسہ زوں جو مصنف دی نگار

پر سختیہ کار کج پنجیاں خام ہو گیا
ہندوی زلف تابع اسلام ہو گیا

روزِ حساب پوچھی قداسی نہ ایک بات
کیا نے سنا ز پاک کا انعام ہو گیا

میرِ فضل حضرت شام ہو گیا
اپنا چراغ گل جو سر شام ہو گیا
شارح ہوں بن جو کلمہ می کی سان
دوم شہید نامہ کا تیری نکل گیا
ابا جواب نامہ رتب کہ جب بیان
دنیا کی تخت و تخت کو صلا نہیں تا
یعنی جگر حلا کی کلمہ ہے جو بہ کلام
انعام حق سی مدد زرق ہی زار
ضعف ہی کہ سبھی ریڑھ ہا سماں
نائب ریاسی آج ہو شیخ خود بہت
ناگفتہ حال شب جو کھلا میں فروش پر
نفس و نگار کا ہی شا کلام میں
شب ہاش آج گھر مری و دہا ہر دہا

۱۴۵

راحم اپنا آج وہ بت کلام ہو گیا
آغا عشق میں مرا انجام ہو گیا
گویا میں آج مولوی جام ہو گیا
ساری جہاں میں جو یہ کہہ کر ہو گیا
اپنا جواب نامہ بھی ارباب ہو گیا
حکا یہ باب تھا وہی نامہ کام ہو گیا
نقصان خاص نامہ عام ہو گیا
دروایا جیسے سورہ انعام ہو گیا
شک و رنگار بجھے بام ہو گیا
رہبان ویر و خسل اسلام ہو گیا
آئی ندای غیب کہ اٹھام ہو گیا
فیض سخن سی آج میں رسام ہو گیا
کیا انقلاب گر دش ایام ہو گیا

بی چین تھا جو دردِ غم ہجر میں فدا
فی الفور اوسکے آئی سے آرام ہو گیا

ارڈالی کا مجھے زلف و واکا سنا
یوسف مصری متقابل جسکی سیکھا اخیر
کبھی پی تاثیر از روزن با منج کچھ
شفقت میں جانچ میں زار کا خون ہو گیا
مگر سی غافل ہوا اس عمری مباد
گو بیت یاروں فی ہوائی سخن سنجی
او بت ظالم تو فاکستی میں کونکھنا
بجھکا کا فر اگر غم زون سی پیر میں خجیت
بی تیزی کس قدر شائع ہوئی ہی میں
ہر زمانی میں ہی اہل سخن کی ہونے

۱۴۹
میں اکیلا اور دو کالی ملا کا سنا
کوں کر سکتا ہی اس سیر فی اکا سنا
عار ہی گویا جابت کو دعا کا سنا
لیا کیا فاعل تری درد خفا کا سنا
زمیت کو ہر وقت نادان قضا کا سنا
کب ہوا لیکن مری فکر سا کا سنا
میں ضعیف اور نہ ترحمی رنج کا سنا
ارڈالی کا تری ماز واد اکا سنا
جو ماب کرنی لگے یارب ہما کا سنا
اکت فانی میں تہا خیرات کو ہوا کا سنا

کس درد میں بسر کرنا ہوں کو قضا ہوں میں
مجاہد ہر دم سے خدا خوت ورجا کا سنا

۱۵۰
کیون انبان رہی رنج و غما کا سنا
مگر دیش لٹاک سی اہل زمین کو کھن
آکھ گندا اس بیت کا فرسی کچھ لچا نہیں
مشکیا ہی کیا جان سی حق میں تل تہیز
کربہ غم جو مقابل ہی تو کچھ پر زدن نہیں
دیکھی علی کی کیا اسفل متقابل ہو گیا
کچھ مرقہ میں ہی مجھ کو کس ہر ہما کا سنا

۱۵۰
ایک شت خاک اور خرچ و تما کا سنا
جیکہ ہی ہر دم سپر سنج ادا کا سنا
میں ڈالی گا لگا و سر سا کا سنا
راج کر رہی جو مرغ خوشو کا سنا
جذبہ انجھ کو پنی تہا آہ و بکا کا سنا
یہ دل پر داغ اور اس لقا کا سنا
ہی جو خاک گوریستان سر کا سنا

روزی که تپا سی ایک چوتیا کا سانا	ایک کیتی ہن مجھی کر گاتے مین گنوار
ای قدر اوں شخص کی حقسی سی دونا چاہی	ای جوت موجود کر نکو خدا کا سانا
<p>۱۰۱</p> او غطا ہر نفل میں تری قرآن ہوگا کیا نہ شرمندہ مری تہہ سی عنوان ہوگا چارہ گر میرا ہلاکون پر خمی ان ہوگا ملک الموت جو اجائین تو جان ہوگا اب جو دل دیگا کوئی تجکو وہ ہلان ہوگا کھاٹ کر میتون فرما دیشیان ہوگا ہاتھ میں سری گریا کھا و امان ہوگا	<p>۱۰۱</p> رو برو تیری جوہ تہن ایمان ہوگا گریہ بندہ در صہنام کا دریاں ہوگا ہی مری ل کو نہم شریک بزرگی اسب ہوگا جان یہ میری غم جانان کا ہر اصد ہوگا بیوفائی تری مشہور ہوئی عالم میں ہوگا چمکی سامنی پروں کی شیریں ہوگا حشر میں نارہ سال تکلف ہوگی غلت ہوگا
ای ہنم ایک فدا کیا ہوا بندہ تیرا	ہوگا کافہ تر اطالب جو مسلمان ہوگا
<p>۱۰۲</p> سدا ہی بندہ دروازہ تری از لبت کا ہنن پیمان و نہ میری طمان ضلالت کا فقط پیغام ہو چیا نا طر قید ہی حالت کا نہایت گرم سی بازار از زون لبت کا	<p>۱۰۲</p> خدا حافظ ای پیدا کر ایسی ایالت کا اگر ای تو بھی لا تقبل من حبت لبت کا نہ دین جو وہ جواب خط مر کیا تو جم صد کا متاع علم ہر مفقود سوئی ہری گونا
فرا د کھلا ناہی منہ داوردیوان حشر کو	دیانت میں ہو کامل تجکو عہد نبی و کالت کا
<p>۱۰۳</p> عویش و کار نہن سر و خوسر خاں کا	<p>۱۰۳</p> مین ح خان کس در رج کمال کا

سست ہی رہے جو جسکی فروغ ہمیں آج
 شان و شکوہ کا جو نگہسان ہی روکار
 یاد زمانہ ہی تری ایام عیش کا
 فتو و نثار ہی تری اجاب کو لہم
 در زبان خلق ہی تری دعای خیر
 لطف کلام پایا ہی ہر کہ تسخیر
 کیا کچھ ہی تری گمے ہنگامہ سخا
 شہرہ ہی تیرا شرق تہا غرب آج کل
 والا گھر بندش نسک خو ہی تو
 روشن رہے مدام تیرا غروب
 صحبت نصیب ہمارا ہم سے ہے
 اسباب ساز و برگ مہیا ہی ہم
 حزن و ملال کو نہ تری دل میں باز
 بالائی فتنہ قزیر ہی تیرا اگر قدم
 بچو محب خواہش دل جو دعا کرو

مستاق آفتاب ہی جسکی جمال کا
 صامن ہی آسمان تری چاند و جمال کا
 داعی فلک ہی عمر ابد اتصال کا
 یا مال ہر عدم ہی سنو زوال کا
 ممنون ہی جہان تری بند لڑ نال کا
 شہرہ ہی تیری اتسی اہل کمال کا
 حاتم کی چہرہ پر ہی عرق انفعال کا
 کیا تذکرہ حدود جنوب شمال کا
 شہزادوں خطاب ہی تجھی خندہ مال کا
 جب تک کہ ہی نہو فلک سی ہلال کا
 شامل جو لطف عیش ہی تری حال کا
 پامال زیر پار ہے سدا شمال کا
 خاطر کو تیری دہیاں آئی کمال کا
 ہوزیر باقیام ہی مال و مثال کا
 یہ حوصلہ نہیں مری یارائے قال کا

دیکھ اب فدا کی سادہ بیانی کی نگہ کو
 کیا نام تیرا غارہ ہی حسن مقال کا

روایت

کیا فلک توئی کیا مجھ کو چار سی اب جگلیا تو بھی مری آہ شہر پار سی اب

غش جو آتا ہی مجھی سائیہ دیواری اب رم جو کچھ اوکو ہوئی صحبت غیا سی قل ہو جاؤنگا میں ابرو نمی خمداری اب ہی عدل او کی گلی چشم گہر بار سی اب یخ نہ سکا ہوں میں قاتل تری تواری سی اب	ضعفایا ہو کس تسکیت سی کی غم بعد مدت کی مراساتہ بنا ہاؤ سی بی طرح ہوتی ہیں فریہ شاری تیری میں غرقیم الفت جو دہان و تابون بی سبب مجھی جو بل ابروی حلا میں
---	---

ای قدر اہو گیا بدنام تو او سکی غم میں
چشم بویسی تجھی لازم نہیں دیاری سی اب

۱۸۵ کرتی شخصین جو کلام صاحب حمیشہ بیون نیفت کا میں کس سی کوں جالی دل کہ تیری یہ ابلو رو زگار بد معشر ای جان ہو تو کم آفتاب تابان قاصد کو تو مارو گے و لیکن	۱۸۶ لو تو مر اسلام صاحب ہی کف میں میری جام صاحب ہیں شیفہ خاص عام صاحب ہی تو سن بد لجام صاحب خاور سی تمہاری نام صاحب سن لینا مر پیا نام صاحب
--	---

کیا فائدہ ہے فدا سخن سے
مشہور بھی ہو جو نام صاحب

۱۸۷ میں بھی ہوں تیار ارام صاحب غیر وں سی تو یوں کلام صاحب میں مسج جو تیرا روی آہون ہی دانہ جو خال رخ تمہارا	۱۸۸ لو میری بھی زام رام صاحب اور مجھی فقط سلام صاحب کیسوی سی یہی سلام صاحب حقیق ہی زلف دام صاحب
---	---

دنیا میں کھان ہی یوم ہر آق	بکران ہی بیان مدام حساب
خالی غلی غلیت سی چہ ست	خوشبند ملک کا جام حساب
ہر روز یہ یاد او حساب	تجلی ہی مثال شام حساب
در عین کا بھوم ہی جو دل من	ہی درو کا از و حام حساب

اوس بت کو قدر کہ جان بلہ بہرین

یہو بخیا و مرا پیام صاحب

حیف کی جاگودہ بت ہی بلگا قریب	بہم مرئیس یارین اور یار ہمار قریب
جاگو اور طبع موزون ہی خرفس مست	اوبت فرخ سنا کہ نہ ہشتا قریب
یاخذ اقبال تیرا ہی کبھی پیری کری	و کیگون لہجہ کیون اپنی بین او ہار قریب
اوس پری سگری کیا دیکھا ہو اشقیہ	بجگو وید دیو سی بدتر ہی یار قریب
یار با اوس بت کی غالی کیا کیا دیکھا	بہم ہین اور سجد ہی در مجرب و یار قریب
ہی ہت ساروان احسرا ہی دو چرخ	چشن جمشید ہی کرکویا آج در یار قریب

ای اخذ اپن ہی تل ہی ببول اور کا شتے کا ساسہ

پاس اوس گل پیرین کی کیون ہنو خا قریب

چشم گل میں نب تو البتہ سمای عیند	از رنگ میری ششفتگی لاکر اور زنی عیند
یہ نہیں کہتی کہ گل ہی ہی فدائی عیند	آپ کیا فرماتی ہین کر دوائی عیند
خوبے زدن چمن میں تاج زنا و ساز	خندہ گلہا می خندان گمہ ہائی عیند
دفن پولون میں کسی ناکہ ہی گل کی	بس ہی ای باغبان ہین خزان ہائی عیند
باش گل قفس میں کی شمع حیا و آو	پہر اپنی پوست میں پولی سمای عیند

سج ہی اپنی چاہنی انکی کجی ہون
 تجھ کو بھی اس تیرک گل ہی علاؤ آج کل
 کشتہ کیسوی شک انسان لکھیں
 رنگ ہم اغوشی گل میں تی ہی باغبان
 ہی یقین کی کہو کے کل جلوہ گل چاچن
 عشق کا سودا اگر ات ہی شاع حسن
 میں ہی بل ہون چرن س گل کا کوچہ
 شک صد ماتمکہ دنیا ہی ایک صحن
 مجھ کو لکھن طبع اور نرم مستان جل

فرش زکریا کجا چھا الی گل خوانی عید
 ہی چاکر سخن میں باجرانی عید
 میری تربت پر گل شبو خیرانی عید
 انقباض غنچہ ہو دفن برائی عید
 دیدہ تر سے اگر آنسو بہانی عید
 مکتستان ایک جانب و بہا کی عید
 ہیں مری اشعار گویا نغمہ مانی عید
 نوحہ خوانی پر اگر گلشن میں تی عید
 گویا کودن کی ملی صحبت برائی عید

لغۂ سنج داو روح لیل شیراز ہے
 ای قدا لکھا جو میں فی ماجرائی عید

شفیقہ کس گلبدن ہوں لبان عید
 ہی اگر منطوق کچہ آرام جان عید
 ماغبان کی جان کو رو دی یاد صبا کو
 باعث ربا دی گل میں امام خزان
 دل عشاق و سببت گل ریکی تحملین
 سیری اور دل سہی اکا و و پردہ نشین
 غنچہ گل سی کب اتی ہی چکنی کی صدا
 حسن تیر باعث سوز دل محروم و

۱۰۹

کیون غر خوانی ہوئی میری لبان عید
 اسی صبا اغوش گل بہو تیا عید
 ہی گرفتاری بلای نخت جان عید
 باد صحر ہی بلای حستان عید
 اس گلستان میں نہیں سون نشان عید
 ہی گل تر عریان سوز نشان عید
 ہی لب گلبرگ تر پردستان عید
 اش گل نسی صد اجلے گلستان عید

ای فدا یہ شعر تیری بسکہ ستور انگیزین
زخم دل کو ہی نکک گویا بیان عسلیب

بروز تیری گھر کا ہی ای لبر آفتاب
نسبت ندیحی رخ پر نور سی اور سے
گر شوق میکشی کا ہوا اس شکستہ کو
روز جزا ترا رخ روشن دکھانکے
دو دندان ل سی بیان کس سیاہی
کس شکستہ کی جلو کا خط مین آن
اسد رشتی کی تھی اس بت کی زخم
جاوہ عیان تھی م سی کیوں بالہ دکا
آیا ہے عمرین کوئے دو چار بار بار
حمام طبع سی مری کچھ دوم نی فلک
روشن ہوا پیکس رخ ہانک سی

۱۱۰

کست تابان کا رخ سی ہو ہمسرا قباب
گویا ہی دل رخ دل گردون پر قباب
ساغر فلک سی فی ای نیکر آفتاب
گویا ہمار قی قسمل کا ہی مختل قباب
سو یا ہی بخت بد کا مری شرا قباب
ہی مرغ نامہ رکا مری شرا قباب
شیشہ ہوا آسمان اور ساغر آفتاب
دہ مہی بام پر کہ ہی گردون پر قباب
روشن ہوا ہی گھر مین کی شرا قباب
ہی بحر خیال سی اک افک آفتاب
نہ کہ کا تھاری ہو گیا ای ہر قباب

دید ای فدا چو حسن رخ تابناک یار
بر رخ چارین ست ہما شش آفتاب

۱۱۱

نہ غنچہ ہے تیری دہن کا جواب
گل و سنبل و سرو و سبزه ہی ہے
ہر ایک آنک گویا ہے در تیم
نخسین سبزہ زنگی فقط مر غزار

نہ سنبل موی پر شکر کا جواب
تری ذات ہی ایک چکر کا جواب
مری چشم تر ہی خسدن کا جواب
تری شوخیان ہین ہر ک کا جواب

حنم کھولدی طسہ دے غبرین
ہر اک شعری دروین کا جواب

بنامیری لکھ کو خستن کا جواب
نہیں سوسل میری شعر کا جواب

فدا لکھ غزل اور ایسی شتاب
جو ہوشنوی حسن کا جواب

مری آسک ترین گھر کا جواب
نہیں دانغ چپک دقن میں سر
دوستان موزون برابر جوین
کینیزن تری یہاں ان جوابین
لکھا ہی جو کچھ لاغری کا بیان
میری بخودی کی ہی تلچٹ شراب
تو گھر ہون شمع کی بولت میں آج

۱۹۲ عدن گویا ہی چشم مر کا جواب
یہی ماو خشب تسمیر کا جواب
تمرای پری ہے تیر کا جواب
گر خساد ہی تیری لہر کا جواب
مرا خط ہی غفائی پر کا جواب
نشا ہے دل نغمہ کا جواب
میری زور زلی ہی زور کا جواب

فدا ہے جواب دبیر ملک
زمین پر جو تو ہے تیر کا جواب

طبع روشن ہی مری رشید نور کا جواب
ابر گریان ہی جو میرنی یاد تیر کا جواب
ماخذین ادب شتی ہی میری لہر کا جواب
سینہ ہی آتشکدہ دل ہی سمندر کا جواب
شیتہ می ہی فقط کیا جرح خضر کا جواب
میں جو رویا ہوں تمہارا سبب و خط و فکر

۱۹۳ ہین یا اوراق فلک دیوان کی فکر کا جواب
برق خندان ہی لب قیاس مغبط کا جواب
اسی محیط شک تیر کو یا سمندر کا جواب
رگم جی تن میں مری باہی اخلر کا جواب
آفتاب آسمان ہی میری ساعر کا جواب
ہی محیط شک میرا بحر خضر کا جواب

لی اوڑا ہی پ خط و ستان شوق کو
بسکہ فکر شعر من لاغر ہو ہون ہمغنو
بار تحریر گران جانی سی ڈسکتا نصین
چہرہ کا کل سرو قامت کا تو گرس چیم کا
جسم لاغر کی اگر تصویر کنہون ای پری
فلکم کو میری کہان یہ مرتبہ ای ماہ و

خط کا پرچہ ہی مرا مال کیو تر کا جواب
ہی تن کا ہیدہ میرا تار سطر کا جواب
ہی کیو تر میرا گویا مرغ بی سکا جواب
سنبل تر ہی تر ہی لف مغنہ کا جواب
ہو پر خامہ مرا غنقا کی شہر کا جواب
ہی فلک پر عقد پر دین تیری مر کا جواب

روشنانی سو بڑی سب ہی فدا
چشم کی پردہ یہ لکھی خط و لکیر کا جواب

گریبان ہی جو دیدہ گریبان شہب
ور زبان ہی سورہ انعام ماہ
نجنو نکو تار طر و لیلی کی ہی تلاش
تا صبح ڈوب جائیگی کشتی آسمان
ظلمت کدہ کی میری ہوتی تیر کی دہ
قسمت کی خوبیاں جو ٹہری شب و صا
یعنی کہ دیکھو شان نزول افکی انی گھر
اوس شعلہ رو کی حسن شہرہ کی دہانین
وہ رسک مہ کب یا میں گونہ تھارین
انکا میون میں میری جوانی گذر گئے
اسی حسرت وصال کہ رقت کی جوش سی

۱۹۵

برسا کیا ہے گہری باران تمام شب
ہوئی وق یا لبت قرآن تمام شب
تب چہا تاہی خاک میا بان تمام شب
بریا رہا ہی چشم سی طوفان تمام شب
روشن رہا تھا گو مہ تابان تمام شب
کیا کچھ رہی تھی ت باران تمام شب
پڑھتا رہا میں جسے مرق ان تمام شب
کہنیا کیا میں نے کہ سوز ان تمام شب
مانند چشم در رہا نگر ان تمام شب
کیا جلد غم میں کنگلی ہی جان تمام شب
آنکھوں پر میری تہا ہی مان تمام شب

آغوش خفیه محبت رب من یون چون مخل من کل جواونی یا غیر کو کباب از بهر اندفاع تب دوری بتان سوزدهی کسکی زلف گداز کیر کا محبی مرد و گریه طلمت لیل اخیر من	کرتا ہوں خفیت سوزہ حمان تمام شب جگتا رہا مراد دل بریان تمام شب یار رب ہی درد سوزہ لعل تمام شب مین دیکتا ہوں لب پشیمان تمام شب بیدار تو رہی کوئی انسان تمام شب
--	---

داحسہ تاکہ رنگسای کیا کیا فدا بین جان فدا کو کیشک قیامت تمام شب	
--	--

رویت نام فارسی	
----------------	--

یاد من نہیں ہو جیہ قباب بین پ محب من ہی تہ سوادنی لاف ہو پدا جو یاد آگین زلف منی مہر بین منین ہیش می سی چشم من دوری سجیہ لادی ہشت میں ج یک و ان ز پوجہ قندہ طول درازی کا کل جو ستر من ہی سخی دانی افسا ہی سا بہ ہو گیا ہی محبی تری منی سے خیال زلف من قبا ہوں کیونچہ سدا جو سمجھا ہی محبی سیدی لاف ہوا فدا دینگی تری فدا حاسد سخن کو فخر	۱۹۵ ہجوم حسرت کی سوزی عذاب میں پ کہ بیشتر نظر اتی ہن کو خواب میں پ تو شکل خط مری جاگو ہنوی کتاب میں پ خیال زلف سی ہن زہر آہ میں پ خجاک شہ کمال سی ہن آہ میں پ کہ غلطی ہن بت کافر کی ملک میں پ موج می ہی محبی ساغر شرب میں پ عرق من لاف ہی تہ بہت کلام میں پ بجای موج مری نسلو کی آہ میں پ نما کی سجا ہی خط کی جی آہ میں پ نکلی ہن تونی بونی مری کتاب میں پ
--	---

روایت نام

آنخاب شست باغ فله می بست
 کیا تیسیم خانه گل سی متاب کیخته
 تادم آخر ہی دل کو مری شوق طلب
 عقبہ جان کن نسبت کیا بام حرج سی
 و اعظا پنا سجدہ فخر سجدہ زما دجا
 کم نہیں ہی وضعہ خندان سی چہ یار
 عش محلی یا جو اتنی اوکی کو حید کی جسم
 یوسف پنا دشا تشن حیات غلتی ست
 ڈالری بجکو خدایا اوکی پاون کی تے

۱۹۱

رشک صدیج برین اک مین سی
 نمکت پیراں یوسف ہی یو بی دوست
 کھشکی ہووئی صال بنا بچت جو دوست
 ہمسر عشق مین ہی تہ شگوی دوست
 قبلہ محراب قبلہ ہی خم ابروی دوست
 ہی سیم گلشن خست نسیم کوی دوست
 بسکہ لکوشن ہی شسیم زلف بنر بوی دوست
 ہی عزیز مصر و کنعان ہر گدلی کوی دوست
 کیا نصیب یا جو سوون کی ہنم بوی دوست

اپنا مکتوب پرستی فدا دکھلاؤں گا
 قاضی محشر کو مین آشفہ گیسوی دوست

ذبح کردالی مجھی ہوسین تہ تا بوی دوست
 ہوکی و ذمار اض کل خبر زم سی و تہہ جائیگا
 کما حکمت سی نہیں خالی خدا کا دوستو
 سامری کی شوش طربن دیکھی چشم ستار
 ٹوٹی پانی کوئی تارا دیکھے زلف کا
 کیا بیان حیرت آنتہ پیش روی
 بیت دیوان ہلالی او سکوکنا ہی غلط

۱۹۲

میری زانو سی بی محفل مین چو زانو سی دوست
 نگر کسی فی سیری ابل صف سی کھما سو سی
 خیر تو جاتی فنا گرد نہوتی خوی دوست
 قہر تو آفت ہی لنگہ لکڑس جا دوست
 مایہ شرطہ مار رفوی خم دل چین سی دوست
 ہوگا ذوالقرنین مجنون کون دیکھا روی دوست
 ای خدا اسفی ہی بیشک مطلع بروی دوست

<p>مین تیر و نجات بیان داشتند تمام رات صد مہ را ہای میری جگر پر تمام رات مین جاگتا ہوں بہرینہ تر تمام رات ور و کلام پاک ہی اکثر تمام رات گو نہ ہا کیا میں شکونگی گو ہر تمام رات پانی بہ تیر تار ہا ستر تمام رات کیونکہ پڑ ہوں نہ سوزہ کو تر تمام رات یعنی کہ جامہ سے رہی لب تمام رات دیکھا کیا تھا دل کی میں ہر تمام رات رہتا ہوں قی وصل میں منظر تمام رات ہوگی بسہ فراق میں کیونکہ تمام رات</p>	<p>۱۹۸ کھیل گئی جو تم وہاں چوسہ تمام رات یا دیا تو جو ایست و بستر تمام رات امیدوار دولت بیدار خواب ہوں کیونکہ نہ انی دولت بیدار میری ہاتھ تار نظر میں باوجود جہیل سی یا سر کے رو یا جو غم میں اوس بہت دریا چھی سک ہوں بستہ کام شہرت ویدار پار کا ور و زبان عالی قدح ہی مری مدام کیا کیا نہ روپ بدلی تھی وروذوق مجھ کو فراق یا زمین سونا حرام ہے مرد و شباب اورینہ ناکامی جمال</p>
--	---

داسن رہا کیا تجو سہ تمام پار کا
تو امی قدر فراق میں لب تمام رات

<p>قاتل کا نام ورو زبان ہی تمام رات بیدار یہ نزار یہاں ہی تمام رات مانند برق شعلہ طیان ہی تمام رات سینہ میں میری سوزنہاں ہی تمام رات مانند شمع جلوہ عیان ہی تمام رات بخیواب یہ غلام یہاں ہی تمام رات</p>	<p>۱۹۹ یہ درد ہجر اور مری جان ہی تمام رات تم کو وہاں جو خواب گران ہی تمام رات اوس برق شمس کی ہجری سلو میں پروہی کسی جلوہ نے مجھ کو جلادیا آنکھوں کو ہر قدر ہی تھا زحیاں سن کیا جانی و دیا کہی کی کنارہ میں</p>
--	--

یہ چاندنی کا لطف ہی بجو کتاب میں

پیر اسن شکیب کسان ہی تمام رات

اک وہ مین امی قدر اکہ اوٹھائی بہت خوب

اک ہم مین یہ کراہ و فغان ہی تمام رات

نہ برق کو دل پر طرب سی نسبت

حیات کو ہی جو غافل جانتے نسبت

ورق کو کیا ورق کتاب سی نسبت

ادب سی مثل ہاتھ جو فی نصیب مین

تسیم زلف ہی بالی کیوڑی کی محفل

بنی کا دیدہ گریبان موی بہ ہر ذرہ

ہزار کیسی ہی تو زلف شکن بل گما

تھاری چشم کو نسبت ہی چشم آہو سی

بنادیا ہی نہیں غیر فی نشین راغ

ماتم عمر جو لانی کٹی ہے حسرت مین

نہ ابر تر کو ہی چشم پر آب سی نسبت

بقا کو اپنی ہی نقش کرب سی نسبت

صنم نہیں ترسی رخ کو کتاب سی نسبت

درست جاہلون کی ہی دوا سی نسبت

نصین پسینی کو تیری گلاب سی نسبت

نہ خاک کو مری ہوگی رطب سی نسبت

نہوگی تجھ کو مری پتہ و تاب سی نسبت

تمہاری لٹ کو ہی شکاب سی نسبت

تمہاری خال کو دی ہی اب سی نسبت

ہوئی نہ عیش کو میری شباب سی نسبت

غلام خاص قدا ہو نہیں دس شہ دین کا

درست ذرہ کو ہی آفتاب سی نسبت

گوشتہ لیران بجا د کوش مین چھوڑ دو

فج کر ڈالاروانی عبارت فی مجھے

مین لب او کی گویا موج چشمہ ابھی تا

صورت محبوب تھا حال ان لیلے عیان

ہی نہ تنہا میری پہلو مین نہان تیرا دست

تیرے بران ہو گئی میری لمبی تحریر دست

خفگان خاک اوٹھتی مین تم تقریر دست

او کی میکر مین نہان تھی سکر تقدیر دست

کمد و ہوگی یہ قبائی میرزائی چاک دیاں میری سیرانی نہیں کمن ہی آب خنجر سے قتل ہی کرکی بھی داد دل شیدائی فکایا کباکی نہ میری کما میاں کے	اشتیاق عاشقی کیوں ہی کیریاں کبر دست ہوئیں نقہ نشہ آب دم خمیر دست داور مست کی آگے ہو نکا دھنگیر دست اپنی قسمت سی نہ بنائی کوئی تیر دست
--	--

ہر غزل میں ہی جو توصیف سراپا ای قدا حاجا دیوان میں گویا ہی مری تیر دست	
---	--

لڑی کشتی جو اوس ہی کیا دل پیار کی تھا اودہر جلوہ نظر آیا دہر جس گیرا غش میں کسی ہی بھیجی اکی راز میرستہ کو باہی یڑا ہوں کوئی خان میں بعد ارم و آس بہلا کھر طرح میں جان ل جا کر کھونٹا اگرچہ دل بیان شوق سی برہی ولی باز	۱۱۷ بلا ہی یہاں گیسوئی خمدار کی تھا محبی اصلا نہیں پیار کی دیکھ کی تھا بدرک غیب کیا رمال و جہار کی تھا خدا یا مجاہد بیان میں زار کی تھا نہ کچھ فرستار کی طاقت نہ کچھ کفار کی تھا زبان کو سانس تیری نہیں ہمار کی تھا
--	---

ہوا ہوں ناتوان میں فکری گواہی خیر لیکن ہوئی ہی مجھ کو حاصل گفتن اشعار کی قیمت	
--	--

۱۱۸ ہی مرض نرس بیمار ضمیر کی لغت جس نے آیا ہی دہول گیا قول قلوب آئی دست کو نہ کیا سلطنت پسند کیلیا ہی کوئی مدفن میں دفینہ ہراد محو ہو جانا ہو کل مراد سی سکر مجھ کو	۱۱۹ و شمن جان ہی لا دست کی غم کی آفت تجھ کو ظالم ہی کینراں خدم کی آفت کسو دنیا میں نہیں بازو نعم کی آفت ہی غبت غافلہ دنیا و دوسر کی آفت کس قدر ہی تری آواز قدیم کی آفت
--	---

تیرا طالب نہیں ہی بادشہ حسن و جمال
ہی وظیفہ مرا ہر وقت سدا لیل و نهار
چوم لیا ہوں تیرے نکھون ہی لگا کر وہ
رستہ دل تیرا ہوں بسکہ میں شوق جہین
بسکی جوگی میں چلا کر سنی کل کر بن کو

مجھ گدا کو نہیں کچہ جاہ و ختم کی لفت
کیا زبان کو ہی مرنے نام صنم کی لفت
ایسی بہ بندہ کو ترستی شش قدم کی لفت
کعبہ دل میں بسی ہی ہیرم کی لفت
کیا لگی محکوبت ترک پدم کی لفت

روضہ پاک پیر کا بیان ہوں شیدا
ای قدر انجکو نصین باغ ارم کی لفت

وتم جان ہی لا دوست کی غم کی لفت
زندگی اسچہ بیان جی کو کسی سے نہ لگا

کسی بندہ کو خدا دی نہ صنم کی لفت
سود کچہ دیگی نہ غافل کوئی دم کی لفت

ای قدر اخب کیا نامہ اعمال سیاہ
تھکو طفلی میں جوتھی لوح و قلم کی لفت

روایت نامہ مہندی

اوس بت کو خشت تیری مٹکے کی لفت
چنعت عشق دانہ خال سیر میں ہے
کہا کہا کی غوطی سا لک و مجذوب سر
چوتھی ترک کعب سنائو تمیوان سچ
منصب و ہاتھوں کی ملی میں طفیل خدا
یار موی یہ محکوبی سندس خبا
شیریں لگی نہ ماتہ نہ لیلی ملی اوی

خلو نگہ عدو کی جو کچی میں اوسنی ٹہاٹ
چکی کا پاٹ محکوبی جاہ کا اینی پاٹ
کسکو ملا ہی بحر حقیقت کا تیری گھاٹ
صدفیف ہی ووشہ نہ کو و و مازم کہاٹ
یہ یہ سالڈریان یہ ٹہا کر اور بہ جاٹ
کافی ہی زندگی میں فقط کسل اور ٹاٹ
فرما دو قیس و نو مونی پاؤں پیٹ پاٹ

عاشق ہوا ہوں اک بیت کشتی توار پر ہی سرفِ منبت مری اجلہ سنخوری ممکن نہیں جو وزن سی گرجا سی میرا جا کر لگی سی ناو مری لب کی کیا گو گھاٹ گو یا ہوں میں جہاں شہ لاف کا ہاٹ علمِ عروس مجھ کو قرار دہی اور باٹ

بکھ کر لی بند گئے خداوند ذوالجلال
دن عمر کی فدا نہ تلبہو و لعب میں کاٹ

رویت تارِ مشکِ تہ

خراب جاہ ہی تیری تر پیا رعیت ہلا ہل اجل اک روز چکنا ہوگا ضرور پسند ہی ترا جوتس جنوں کی نا دل خواب ہی تیری غم میں یہ خاکِ عت لی ہی خضر تہیں عسیر یادِ عت جہان میں ہی تجھی سیرِ خازنِ عت لیا جی اب میں کب مینی بوسہ جہان ودہ دلتی سی گہرا نی ہن شمر عت

بنائے کام کوئی محبی ای فدا افسوس
کٹی تمام مری عمر مستعارِ عت

میں گردشِ گمہ سی ہوا خاکِ انبیا صیاد سی بچا و حسنہ از زار کو ناوید بدنگانِ نگرانی عقلِ دو جہن سرسہ سی تیری ای بت سفاکِ انبیا کافر لگا رہا ہی بہت تاکِ انبیا ایسی بھی کیا ہی قوتِ دراکِ انبیا تائیر زہرِ رستہ زلفت کے لیے گو بازبانِ ماصح ہی تریاکِ انبیا اٹو ورنچون ہی تری مین قومِ ثنا ایسی مزاج سی بت چالاکِ انبیا چا و دین نہ لپیٹ کی رو با ہون خوشن مین تمام ہی نساکِ انبیا دو جا رسید سی کہی خالی ہنین رسا ہی نتجہ اجل تری قراکِ انبیا
--

میزد می گویم تو نویسی زیت سدا می و کی جو میری قلزم و خا فسر کو ای موج آب آشک در دگر می گویند جاتی هین جلد کسی ملاقات غیر کو	کیون اب نه رات دن کی ضحاک انشا اس بکر کا نہیں کوئی تیرا اک انشا مین آتش غما میں جلا پاک انشا میٹھی ہی تو کی آج بیان اک انشا
--	--

کہو لی ہین راز و حجب لا خطا قدانی آج
کیا بیجا نشہ میں ہی بیاک انشا

روایت مجید

ماوس غریب مصر محبوبی کا وہ عالم ہی آج در عاہی یہ کہ میری جان تن ہی ہو جلد با گیا ہی یہ کہ ہون پوانہ چشم شوخ کا خاکساری ہی مری آئینہ اسکندی میرا گریہ زویر حسن گل رخ ہے تیرا روح دنیا کا عیش شکوہ ہی ای ماؤں ہلوان ہی وجوہ نفس بار دیہ ہے ایک بوسہ ہی نہ محکو دوست وصال ہو دیکھ یہ افسردگی دل کہ آہ سرد سی یہ تو ابائی بدل ہوگی باسیارگی تشریف جو گل ہوا تہا تا بہ حسن اتفاق نغمہ شادی قدرا سنتی ہی کل جس گھر میں	جسکی اکی یوسف کنگا کی رتہ کم ہی آج وہ قریب و سبب ہی سیلے باہم ہی آج محبی اس چشمی صفت کو شل ہو م ہی آج کاسہ درویشی نیا گویا جام جم ہی آج قطرہ آشک نیا گویا دانہ شبنم ہی آج فروع انسان سگی لی ایہ ہی جو نعم ہی آج تارک حرص ہو اگو یا طر ارستہ ہی آج زمرہ خوابان ہین گو مستوردہ عالم ہی آج شامیانہ چرخ کا ما فرش خبر انجم ہی آج گو کہ ہن غفلت میرا ہی طر ارستہ ہی آج پہر قریب شیت سی و خبر نہا ہم ہی آج جای عبرت ہی ستو جاعد ماتہ ہی آج
---	---

بھر ہستی فنا میں ہی یہی تقریر موج
 ہی ستابہ کاکل جانان کی جزیر موج
 اپنی نازوں لطف جانان کی زبان حال ہی
 ہی جو دریا میں آبرو قاتل کا خیال
 کسی زلفون کی تصویر میں شان ہی
 غسل کو دریا پر کیا ہی جو وہ چور ہو
 وہ بتا بر و کجانشستی میں باہی چرنا
 ہونی ہیں لرب کیا کیا تشنہ کا مان سخن

گویا یہ عمر روان بھی ہی تری تصویر موج
 ہی مراوست جنون بامین انگیر موج
 دلریائی عاشقان کیوں کر نہ تو تقریر موج
 گویا ہی تیغ جہاری مجھ کو شمشیر موج
 ہی سمندر میں جو شوزالہ انگیر موج
 چشمہ خوشید کی تنویر ہی تنویر موج
 پہلوئی ن کو مرنی دکھی گویا تیر موج
 ہی مری ہر شوقازہ میں مگر تیر موج

کیون نہوں سودائی کاکل کہ میں فی ای قدا
 دایہ دریاسی طفلے میں بیاتھا شیر موج

ہی جو دل کو غم تہان کا رنج
 درد دوری و حسرت دیدار
 ہو گیا ہوں ہزار مانی کا
 جاگتے جاگتے ہوتی اندھتہ
 قبضہ اپنا وہ چوڑ دے کینو کر
 ای پری تم ہو رشک باغ ارم
 شب جو جلوہ دکھا دیا تنے
 تم مجسم ہو جان عیش ابد
 ایک سے ایک عضو ہی لکھن

کس سے یارب کہوں وہ اپنا رنج
 دل غمگین کو ہے نہ کیا کیا رنج
 میرے جی کو لگا یہ اچار رنج
 شب غم جھنے کیا نہ دیکھا رنج
 دل پہ رکھا ہے میری عوار رنج
 گویا پستان ہیں آپ کی مار رنج
 بٹکیا میرے جی کا سارا رنج
 اور یہ بندہ ہی سہرا پار رنج
 ہاتھ دیکھوں تنہا رہی یا رنج

دل سے ٹٹا نہیں خیال صنم گھ جلاتا ہے پار گہ اغیار عشق پیدا نہیں ہوا دل کو بوسے وہ دیکھ کر مجھے غمگین کہے جاتا نہیں تری جی کا	میرے جی کو لگا ہی کیا رنج دیکھتا ہوں میں راز کیا کیا رنج جی کو میرے ہوا ہے پیدا رنج کہی کیسے مٹے تھسا راز رنج ساری دنیا سے ہے نرا لارنج
---	---

مٹے عیش و دام سے حصہ

دور ہو یا خد افسانہ کار رنج

صنم کو نہیں منو چاند سورج اگر تشبیہ دل و گل سی تو کیا اگر دیکھیں وہ ابھریں تو ہو جانا خد ف پاری نہیں انی ماہ پارہ مری بخت سیہ کا ہی یہ اندھیر مری اس آتشیں نالوں کی اسی ماہ زمین میری غزل کی آسمان ہی رخ روشن کو تیری ای پریر و	نہیں تیرے برابر چاند سورج نہوں جامہ سی باہر چاند سورج سہا کی طرح لاغر چاند سورج پڑی ہیں تیرے در پر چاند سورج ہوئی روشن ہیں کتر چاند سورج فلک پر ہیں دوا خگر چاند سورج کیے روشن جو لکھ کر چاند سورج لگا کرتے ہیں اکثر چاند سورج
--	---

قد امیش جمال روی احمد

نہیں ذرہ سے برتر چاند سورج

تیرا جو یا نہیں اگر سورج رزد ہو جای رشک سی نے انور	کیون ہی گردش میں دربر سورج دیکھے صورت تری اگر سورج
---	---

کسی شب آؤ تم ہی ای موشیں تیری ہم جلوہ ہی جو ای میرہ رو تیری سودا کا شتری ہے کار میری آہوں کا دودھ ہی گردون بام پر ہے وہ غیرت بخوشید ہی حرارت وہ میری تالونین نہ کہو فتنہ اپنے جلوہ کا اہل دنیا کی سر و محسری سے رخ روشن سی تابناک ہے بہ جو ہر جذب ہو جو انسان میں باتہ میں رکھتا ہی جو خط شعاع اوسکی قدرت سی جلوہ گر بین ام	روز و رات ہے میرے گھر سورج نہیں کرتا چھان گیزا سورج قوت ہے ای ماہ سپر سورج اور ہی افسردہ اک شہر سورج نخیں ہے آسمان پر سورج جس سے کہتا ہے الحمد سورج کیا نہ روشن تھا پیشتر سورج دیکھو لرزان ہی چرخ پر سورج ہی تیرے کان کا گھبراہ سورج یاد تیرے زمین پر سورج کیا کسی کا ہے نامہ پر سورج شام کو ماہ ہر شب سورج
--	--

ای فدا مجھ کو بہ نہیں معلوم شب کھان کرتا ہے بس سورج	۱۰
--	----

اوشہ گریا ہی کی شکل دنیا سے آج خاک اگر ہی تخت تو خاک تاج ہی جو کچھ غم سفر اوس بت کو آج دل لگا کر بختے ہم نا دم ہوئے ہی عبت فتنہ سخن کا شعلہ	۱۱	شید و مہر و محبت کا رولج ہی گدائے درہم نامہ آج ہی مری دل کو نہایت امتلا کچھ نہیں ہے کردہ خود کا علاج کس کو ہی تیرے دھن کی احتیاج
---	----	--

بسکایا ملک یہی رسم سوال
 دیکھنا وہ ان انقلاب دہر کو
 ہی گران قیمت جو دانہ خال کا
 اوس سیما دم کا مناسبتی محال
 نیم بسمل کر دیا اس جیم نے
 جان و دل میں نے دیا جای و پا
 آہ وزارت ہی سقیمہ اری در و غم

لگتی تھیں شاہ و بہتان ہی خراج
 چھانتی تھیں خاک جو کرتی تھی راج
 کیوں نہ غم کہاؤں کہ نہ ہنگام ہی راج
 در و کا میری نہیں چھان علاج
 وہ جسم بولا بصل کو جو پیاج
 آج جو پوچھا مراد سنی خراج
 سیکڑوں ہیں ایسی مجھ کو کام کراج

ای قدر اہو عاقبت میری خیر
 مجھ کو دنیا کی نہیں کچھ حتماج

کب ہی آنا دون کو زر کی حتماج
 ہی فقط اوس سیمبر کی حتماج
 ہی نہ خورشید و تر کی حتماج
 کچھ ٹھنڈی ہے بال پر کی حتماج
 ہی فقط اوس بت کی در کی حتماج
 اخلد میں ہی سب تر کی حتماج
 کتب ہوئی مجنون کو گھر کی حتماج
 اب زر کیا ہے ہنر کی حتماج
 ہی کسی سہ کو چور کی حتماج
 کسی گھر کو سہ نہ در کی حتماج

سر و گو کب ہی تر کی حتماج
 کب ہی مجھ کو سیم و زر کی حتماج
 شوق نظارہ ہی روئے یار کا
 طائر خط کو ہی پر مضمون شوق
 ہی نہ مجھ کو دیر و کعبہ سی غرض
 باقی ہی بعد فنا شوق ذوق
 ٹھہری پہلو میں دل دیو اینہ کیا
 نجات یا ورچا ہے انسان کا
 ڈھونڈ کر لاؤ پرو بال ہما
 و اشہ خاطر کا طالب ہی نہ کون

ای قدرِ اعلیٰ کر مرینِ سر کو
ای اگر تھک و سفسد کی احتیاج

<p>جنت کی آرزو ہی نہ کوثر کی احتیاج اوس شکستہ کو نہیں نیور کی احتیاج دیوان کو نہیں مری سطر کی احتیاج ہو غنڈ لیب کو نہ گل تر کی احتیاج کیونکر طیب کو نہو غنیر کی احتیاج ہی مجھ کو بس نظارہ دلبر کی احتیاج ہر دہی سکو برادر کی احتیاج اس سانپ کو دلا نہیں منتر کی احتیاج نہی کو کو ہی مری دل مضطر کی احتیاج اس آئینہ کو کچھ نہیں جوہر کی احتیاج ہی جسکو کچھ نہ مغز ہی ہنتر کی احتیاج ہو تو نہ کیون کا یم کو اثر کی احتیاج کسکو جہان میں ہی سخمور کی احتیاج قاتل ہی کس لئی تجھی خور کی احتیاج کسکو نصین خدا پسمیر کی احتیاج خط کو میری نہیں ہی کوثر کی احتیاج خواہش ہی بہان کی نہ بستر کی احتیاج</p>	<p>۱۱۴ ای بعد مرگ ہی مجھی اوس کی احتیاج کیا احتیاج زر ہی گل آفتاب کو کف میں بس ایک شیشہ انصاف ہی دیکھی اگر صبا حت خسار یار کو بیما زلف ہوں مری منخر کو واسطے قانع ہوں تقدیر نہیں پرو کمال و زر یوسف کی ہائیو گل ہی مشہور اجرا کافی فنون جذب ہی منخیز زلف کو مرا ہوں مدون کسی بت کا غم بہین یار ب رخ صنم رہی خط سی جہتہ مسا کیا خوش لباس ہی یہ قبائی برنگی نیکو کا کام ساتھ بدوں کی سد اپرا بیکار رو گار میں ہی جھانکتے دان گویا شان نیزہ ہے ہر ہر سوئی مترو غافل ہے کون درد دعا و درد و پروا ہوا می تنوق میں خود سو ہی بارے افسار و کان خاک در یار کو فدا</p>
---	---

ہی مجکو بھون دجانا کی احتیاج
مرنگی آرزو ہے جو دو بولتی نہیں
کسکو نہیں نظر اہ جانان کی آرزو
خواہان لطف بار دل داغ داغ ہی
سرہ کی باری ترا عالم قسبیل ہے
اوس بادشاہ حسن کی ہی مجکو آرزو
مرا ہون شوق جبرۃ ابھیات میں
مجنون تہ کہ غار میں کس سدا را
دنیا کی آرزو ہی عقیقی کی خواہشیں
ہی دل کو بوسہ لب و دندان کی آرزو
کیا خوش لباس ہے یہ قبائی برہنگے
مرد و مکو غسل گور کفن کی تلاش ہے

۱۱۵

کچھ باغ سی غرض بیابان کی احتیاج
ہی مجکو سیر سہر خروستان کی احتیاج
کسکو نہیں ہی مہر و خزان کی احتیاج
ہی اس حین کو سنبھل بچان کی احتیاج
مجنو نہیں ہی تیغ صفائے کی احتیاج
ہی موزنا توان کو سلیمان کی احتیاج
مجنو ہی بوسہ لب جانان کی احتیاج
صحر کو میر کی بھونی انا کی احتیاج
مجنو فقط ہی جست نیران کی احتیاج
گوہری کچھ غرض ہے نہ مرا کی احتیاج
ہی حبیب کی حسی گریبان کی احتیاج
زرد و مکو گویوں نو سر و ساما کی احتیاج

جاؤ چاہ لکھنولانا تلاش کر

مجنو خدا ہی میر کی دیوان کی احتیاج

ردیف حار خطی

وصل کی شب کیا ہو وقت صبح
دم مرا چلنے لگا وقت صبح
میں یہ سمجھا تھا کہ جی جاؤ نگاہ
کاٹ کر میں ہجر کی شب جی گھیا

۱۱۶

گویا تھار و زجزا وقت صبح
وہ جو بہت نصرت ہو وقت صبح
ہجر کی شب پر مو ا وقت صبح
مرستے مرستے ہو گیا وقت صبح

گو کہ عین تائب ہو وقت صبح
اب نہ وہی یا خدا وقت صبح
مانگتا ہوں یہ دعا وقت صبح
نزع کا دم ہو گیا وقت صبح
آبا ہے وہ بی وفا وقت صبح
ہاں کیا کیا دم رکا وقت صبح
کس قدر گر گیا وقت صبح
کیون چلی ٹھڈی ہو وقت صبح
غل نہ اسی بلبل مجا وقت صبح
محب کو رخ اینا دکھا وقت صبح
غم تب غم کا مٹا وقت صبح
تو نہ غنچوں کو کہلا وقت صبح

ستام کو پہرے پیوں کا مقرب
صبح کو سنتی ہیں ہم اس شب کا غم
ہو دما یارب نہ غیرو کی قبول
میر گیا ہوں میں دواع یار میں
تیا م کے آنے کا وعدہ تھا مگر
شہر م سہی نالہ جو کجہ رسکنے لگا
دن کے بدلی اشک کا دیر پا خرا
کھینچی ہی سینہ کی سنی آہ سرد
نالی کرتے کرتے نیند آئی ہے اب
چاہیے نظارہ معصوم ضرور
ای پری لگ جائیگی سے مرے
ای صبا پشٹا ہے سینہ بھرین

لوگ بڑھتی ہیں نمازین تو بھی اوٹھ

سا غری بی خدا وقت صبح

چاک ہی جب میری سر پہ کل کھیر
دل بیتاب پریشان ہی جو کل کھیر
خون لیتا ہوں نیا قح کل کھیر
حسن دی ہی اگر تجھ کو تعافل کھیر
سب پیغمون میں پریشان ہی کل کھیر

نالہ خوان باغ جا نہیں جو نہیں کل کھیر
چمن ہر مین کس زلف کا سودا ہی
دسترس بجا نہیں ہی جوی مینا ک
عشق کی فیض میں ہی تو زور دقتہ ہوں
نار سا فکر فی جنجال میں ڈالا ہی خدا

<p>ہی مل کو سونے زنگیں بیمار بیطرح کس طرح جان کا ہونہ چل سی سطر سودا سی عشق سی مجھی بچا محال ہی ہی زاہدوں کی رشتہ قبیح کی نہ خیر آتش ہو متعل جو نگہ سی عجب نہیں بریا کر نیگہ خون کا طوفان چنان میں دل کو لہاتی ہیں مری ہندوئی لہیا کس کو نجات ہوگی تری قتل عام مجھ دل دہ سی بولنے کا ہیکو آج وہ او محتسب نہ بہ خدا محکو چیرٹی سختہ ترا جگا میگا محشر کو قبر میں ہر بار و آشنا سی کیا ہی مجھے جدا صیاد ٹوٹ چا نیگی لوبی کی تیلیان</p>	<p>دیگاہی مجھ مریض کو آزار بیطرح دکھاتا ہی طرح بوڑھا بیمار بیطرح میں دل کی میرے گرو خیر بیمار بیطرح مگروں میں اوس سنم کی ہی بیمار بیطرح ہی مجکو شوق جلوہ دیدار بیطرح رکنتی ہیں جوشن پدہ خونبار بیطرح کعبہ پہ بلوہ کرتی ہیں کفار بیطرح کھینچی ہی تونی تیغ سمکار بیطرح کل بوسہ پہ ہوئی تھی جو کرار بیطرح بندہ ہی یہ جناب قلعہ خواہ بیمار بیطرح کہولی ہوئی ہی دیدہ پندار بیطرح دل کو مری لگا ہی غم بیمار بیطرح نرپا نفس میں مرغ گرفتار بیطرح</p>
--	---

لکنتی ہیں سب غنم دل تو طرحیہ قد ادم
لیکن لکنتی ہیں میں فی یہ اشعار بیطرح

<p>ہو درد ہجر میں بسر اوقات کس طرح جو پہرہ فکر معاش غم مال ذره کو آفتاب سی ممکن نہیں ہی تڑپ دل تیرا نزع میں م جان بلا میں</p>	<p>ایام ہم جبر میں کٹی اوقات کس طرح ہوں ویرادی سی یہ آفات کس طرح ہو مجھی اورا ونسے ملاقات کس طرح غم میں بسر کری کوئی یہاں کس طرح</p>
---	--

ہائیکے بدلی عشق کی اور غمِ خزاں نیک
 پاسِ فنا ہی گو کہ وہ دیتی ہیں گالیان
 کرتی ہیں رام انیا تو کو یہ اہل عشق
 ضامن ہی میری عمر کا زورِ سپاہِ ہجر
 زیرِ زمین جو دینِ ترکا اثرِ نصین
 گویا میں ان کی سامنی گونگی سی کم ہیز
 و بدلی اشتعالک عشقِ تباں بھی
 کس غمزدہ کا سیل ہی سوئی گریستن
 معلوم ہے کہ پردہ در کا تھا شیفہ
 بیجان کو نہیں ضرر مرگ اسی سنم
 ہی جسکی پاپوس کی شاہو کو کارو
 ہندی میں کب دست ہی ایسا مبادو

ورناتاہی تو حکمِ مکافات کس طرح
 نکلی مری بان سی کوئی بات کس طرح
 ظاہرِ نصین ہی انکی کرات کس طرح
 اوس شکِ محسوس ہو ملاقات کس طرح
 جمتی ہی پیرِ زمین سی بنات کس طرح
 بہرِ صولتِ صنم سی کروں بات کس طرح
 بدنام کرنا ہی دلِ بد ذات کس طرح
 بیسا کہ جیشہ ابکی ہی برسات کس طرح
 ڈالین گے میری تہ بہ بنات کس طرح
 سطرخ میں کروگی بھی مات کس طرح
 پہونچی پھر گئے اکا و باوات کس طرح
 باندھوں میں لفظِ خا کو پہرِ مات کس طرح

نہ تشل می کشی ہی نہ عشقِ تباں جناب
 کیسے قدر اکشی مری اوقات کس طرح

چورنی جگر پر دیکھی دیوانی سے صلح
 فائدہ جگر کی سی پی اسی مستب بلکہ شراب
 میڑ ہی ہی ہوٹ مغل میں اک سی ہی نزع
 ماننی حق آج اوس بت سی لڑائی ہو گئی
 گو ہو کہیا ہی جگر جا کی ٹر جا نہ کیا یادوں
 شمع تم ہو چلے پیہ کر لینی پروانی سے صلح
 کرنی او بختِ حلد را ب مینانی سے صلح
 آج جو ساتی نہیں بنیا و پمانی سے صلح
 جاننی یارب کرنگی کسی سمجھانی سے صلح
 اسی قدر ہو جائیگی اوس بت کی لہر جانی سے صلح

ز و بلف خا مبرجہ

کچھ کہ تم ہی گل سی خیر و نازک بدن کی شاخ
 کہ برب سی خچین میں ترسی سرد و ہر
 مرغ دل نیا بانہی ہلکا کہ پتہ بیان
 سیری فی اگر کرد یا حسن شباب کو
 مارا پھر ہون و کیسے شکران مار کو
 لبس میں جو تھی ہاتھ میں کلکان انار کی
 اسی جان ہی تو وہ سولب جو جی پیر
 نگریں ہیں نگہیں بول ہی جہر و غشہ و
 میں کوستان شرت جنو کا بون لب
 خون جگر سی تبا ہوا آب مشک و عید
 از بسکہ اس غزل کی دین خوشگ

۲۲۵

کافر گائی تو فی جو اور باکین کی شاخ
 کیونکہ شکست ہو مری سید کی شاخ
 غشا ہی ای پرتی ہی سب قن کی شاخ
 مرجانی ہی خزاں میں گل و ستر کی شاخ
 بہر جریقین ہو بچکو ہرن کی شاخ
 مرجان کا پنجنگیا ہی اردن کی شاخ
 شرمندہ تیری گی ہی سر و چین کی شاخ
 نازک بدن تر ہی شمع یا سمن کی شاخ
 لازم ہی شیا ہی کو میری سکن کی شاخ
 مجہ تک فقط ہر ہی آخرت سخن کی شاخ
 باد ہون بیان میں شور بہر کمن کی شاخ

سحر و صفت و ختم زلف کے لیے

جائی قلم قدر ابو غزال ختن کی شاخ

ہیں پارہ بگم مری سب انور نہیں سرخ
 آئینہ کی مثال ہی عیاف جسم مار
 آئی لگی ہیں ویدہ ترسی شکر خون
 رخنوں کی ہی بہار مری جسم زاد میں
 تشبہ دول جو عا جن کلفام ہی تر

۲۲۶

یا بھول رخوان کی گلی میں جس میں سرخ
 فکر جہا کہ ہے می کی نمایاں بدن میں سرخ
 یا ہو گئی ہیں ہر خطا بدن میں سرخ
 کہلتی ہیں جسی یول دیر جس میں سرخ
 ہر نگالہ بھول کہلین نستر میں سرخ

جسم بلورین مین می گلگون کا عکس ہے ہاتھ اوستے جو لگا کیا خون اس کا کوئلہ مین مہوں شہید جس تپ سبز فام کا کبڑی سبب مین ست گئی شک کی گھر دل خوں کیا ہی زلف کی کس خا کس کا اوس گلبدن کا عکس جو بڑی جالی نہیں میزون کی تخت جگر اوس زمین میں ہیں ہاں غم کی بات ہے نہ بون کا خون ہوا شیرین کی غم میں خوں یہ رویا کی گھر	یہنا نہیں لبا جس ستم فی دن میں سرخ پہ مچلی خاکی ہی گت عہد کس میں سرخ وہاں پڑ گیا خون نہ میری کفن میں سرخ ہی جسم لالہ گوئی جب تک سر میں سرخ رنگت وان ہوا جو شہوت غن میں سرخ لالہ کی طرح یہ بول لہلیس یا سمن میں سرخ تیر ہی ہو گئی ہیں جو کماں میں میں سرخ شہر کا ہی رنگ نہ میری خن میں سرخ خیر شک یہ پوچی ہی بن میں سرخ
---	--

کسی اداست خون لاناگ کیا فدا
ہی ناگ جو شوق سی بہ کمر مین سرخ

عکس ملو دست گت در دیوار میں سرخ اگیا دست خانی کا پگڑی میں خیال بہر عشاق بت یہ تیغ دو دم کا ورا کیا تیار شہب ہی کر دے جھکا جو گئی بوں چہر معدن محل خشان رنگ اوڑیا ہاں یہ کا دتری شکستہ بانہ زنی تو مری مسموم کی تھر گھر اکھیا ستم دن جو دتری رنگ خا کا ہی	مثل گل ہی جو بابت تریا میں سرخ جو گئی شک مری پدہ خونبار میں سرخ ہی کر بندہ جو کا دتری ملو اور میں سرخ نہر جاری ہی کوی قافلہ نوا میں سرخ کہ ہوئی شک مری چہر گہر بار میں سرخ محل بھی اتو نہیں جو ہری بازار میں سرخ ریب دیتا نہیں دور اتری تو اور میں سرخ کیا قلم حرف ہر کئی فروری شمار میں سرخ
---	---

کس قدر شوق شہادت ہی فرا کوتاہی
ہنس کر آباہی جورا تری و بار میں سرخ

نوع دیگر ہے کیون گمان ای توخ	نخیں باقی ہی مجھ میں جان شیخ
نیر کو گر بکھ چکا ہے تو	کر لے میرا بھی تمہاں ای توخ
دو اگر بوشت لب جان بخش	پاؤں میں عسیر جاؤں شیخ
اگر وصف و حسن کرتا ہوں	کون مجھ سے نکلتے دن ای شیخ
پہنے کیا نیم استین تنے	ہو گیا ہوں میں نیم جان شیخ
کیا شکایت پھر آپکے کیجے	میرا دشمن ہی آسمان ای توخ
ماتوانی سے ہو گیا ہوں گم	نخیں ملتا مرالشان ای توخ
ہوں یہ بیتاب بچہ سی تیری	برق کا مجھ پر ہے گمان ای توخ

کر لے اتنے فدایا ہی دو باتیں
کوئی ایسا ملے مکان ای توخ

یار ہی کس قدر بت کا فکا رنگ سر	ہم رنگ ہی نہانی سینہ آب گلک سرخ
دشت جنوں میں ہی جو نور شک جوں	لوہو میں ڈوب کر موی شیریں لنگ سرخ
کیا چھلیاں جو رکھ لگیں دھو گیا	دریا میں پیا ہونی لگیں لنگ سرخ
ہو جائی کیون غبار نہ میرا ہوا ہوں	اسی شمع روا ڈرائی جو تو یوں پنگ سرخ
زخموں میں جسم زار جو لوہو گمان ہے	لگتا ہی جو بدن نہ وہ ہوتا ہی لنگ سرخ
ای خون شگاہ سی تری بزم کا وصال	لوہو سی جیسی ہوتا ہی بزم لنگ سرخ
کیا محسوس خوف چرمی کش ہی تو فدا	کرتی کو اپنی باد گلگون سی لنگ سرخ

روایتِ وال

<p>محراب در کعبہ ہے ابروی محمدؐ یارب یہی اس بندۂ عاصی کی دعا دیدارِ مجاہدِ نھسین دیدارِ خدا ہے سجدہ چرخِ شمس خم بینِ نبیالیہ سائین اندری اخلاقِ رسولِ مہنی کا کیا کیا نہ سطر ہی ستار اہل جنات ہی ذاتِ مظهر سب نقیض و دو عالم حاکم قدم پاک ہی بنیادِ افلاک جبریلِ مابنِ قمر ہی دیوانہ ہیں جبکہ جادو بکشی کرتی ہیں مرگانِ ملائکہ</p>	<p>ہی تہبکہ باکان ازلِ روی محمدؐ جنت کی حوضِ مجکوسے کوئی محمدؐ گویا شبِ معراج ہی گسوی محمدؐ کیا صل سے صل سے موی محمدؐ کم لطف خدا ہی غنیمت کچھ خوی محمدؐ ہی وندۂ رضوان ہیں حوضِ شوی محمدؐ ہی حاوۂ رب رب دوسرا روی محمدؐ ہی سرسِ معلیٰ تہ زانو محمدؐ وہ سر دسی ہے قہر دلجو محمدؐ کیا کبھی بیانِ رحمت مشکوی محمدؐ</p>
---	---

مخلوق کا کیا ذکر ہی ہر روز قیامت
 خالق کی نظر ہوگی قداسوی محمدؐ

<p>نجدِ دیوانہ لیلیٰ کو ملا میری بعد ہیں مریدوں ہی مری کود و بیابانِ باد کیا مونی یہ بھی کہیں نورشِ انبیا ہی دیتی ہیں جنگو سخنِ فہم و عائی حمت شور آہوں مری مہ برون کو ہی شان زخمِ دل پستی ہیں آن خوش لحد میں میرے</p>	<p>بیتون مسکن فرما دہو امیری بعد نہ ہی شہت میں خالی کوئی جا میری بعد کیوں مرا تختہ تابوت جلا میری بعد فکر کا اپنے ملا جنگو صلا میری بعد تیری کو چمکے لگا نہ پتا میری بعد خیر کو لپی لغل میں نہ ہنسنا میری بعد</p>
---	--

ایک میرا دل آشفستہ ہی اور نہ کافر
دارمانی میں تھا او سکی ہی میری دم
ہو گئی ساری خرابات جہان آج حرا

کس سی ولجی گی ترنی لفت و نامیری بعد
ہو گئی پامال فنا محرو و نامیری بعد
میکد و کوئی بھی باقی رہا میری بعد

ماز خزان جہان اور نیاز عشاق
سار است جایگا جگر ایہ قدر میری بعد

۲۲
راہ پر لائی گا اوس بت کو خلا میری بعد
حسن بکایت تکلف سی جو آزاد ہوا
قد نعمت کی ہی مزید جو بعد زول
بادل سر دود آئیگے جناری یہ مری
نہ ہیگا کسی تکلیف کا سکودہ ممکنہ
میری مرنی کا ہرک شخص کو یہ سوگ ہوا
تھی مری دم کے لیے باہ صبا و مصر
پہر کبھی باغ جہان میں ہوا شہر
روح تازہ مری تحسین سخن سی ہوگی
جسا ہدم کوئی اوس کو نہ میری ہوگا
تھی مری بند تعلق سے نہ ایک دم آزاد
بکسانہ پیری کیونکر نہ خراب و خستہ

ہو گی مقبول کر میری مامیری بعد
عشق بھی قید تر دسی چٹا میری بعد
باد آئیلی تجھے میری و نامیری بعد
دیگی تاثیر مری آہ ہر نامیری بعد
مرض غم کو مرنی کی شفا میری بعد
مدون خلق میں کہرام رہا میری بعد
سا لھا سال رہی بند ہوا میری بعد
سو گلاشن نہ گئی باد صبا میری بعد
دینگی ارباب سخن جگو صلا میری بعد
رج کھنچی گا بھت رنج و غما میری بعد
پیش خشم کو گریہ میں ملا میری بعد
کوئی غمخوار نہ حسرت کا رہا میری بعد

قیس کے بعد تو فرما دہو تا پیدا
دیکھی کون ہوا پندہ و فدا میری بعد

تن کو نہ جان کی ہنی خاکو ہی تن کی یاد
دل چاک خاک ہی تو جگر پاش پاش ہے
یہ جو ک تیری گھر کا دلاتا ہے اسی پری
زخمی کوئی بڑا ہی کہیں دور کہیں تیرے
اوس لعل کے دھیان میں سارا جہان ہے
سو ناحسہ رام ہو گیا کچھ نزار میں
کہتا ہوں مثل غنچہ گریبان جو چاک چاک
مسموم زہر دروفات حسن ہوں بن
باہر نووی جامہ سے زربفت ہنسکر
ہوں ملک جان ایسا کہ طالب ہو گئی کا
کیونکر شریک خون سی زہر ہو لاؤرا
تختی یاد شمع سیکڑوں عمد شباب میں
ای سر قد میں طالب شیریں مذاق ہوں
اغبار سی جو کم ہنیں احباب واقربا

۲۲۵

یار ب لگی ہی ایسی بست گلبدن کی یاد
گو یا عذاب جان ہی بت سیم تن کی یاد
دل کو شمیم زلف و دماسی منتن کی یاد
کیونکر نہ آئی کو تپہ قاتل مین رن کی یاد
دیکھی ہی کسی دل کو عقیق مین کی یاد
خواب عدم مین ہنی گئی سیم تن کی یاد
ہنی ل کو میری جامہ گل پرین کی یاد
ہی تازہ دل کو صدہ ریح کمن کی یاد
لازم ہی آدمی کو نہ ہو سکے کفن کی یاد
جھکو کونین جبکا نیکی چاہ دقن کی یاد
جوش خون مین ہی کسی نسک چمن کی یاد
اب تیب مین نہیں مجھی مطلق جس کی یاد
سیا خضیں مجھی نری سبب دقن کی یاد
کس سہلہ یہ پیر مین کرونگا وطن کی یاد

طالب ہی دآل نبی او علی کا ہوں

جھکو فدا ہی آئہ پھر بیج تن کی یاد

۲۲۶

نغم آفتاب ہو ہر ہو کب تھارا چاند
سحر و تونی او ٹھابا نقاب چھوٹے
بلال کاوش غم سی نہو نہ کیونکر
نغمہ آراگی مر گویا ہی ستارا چاند
نومہ چہا کی فلک وہین ہمارا چاند
گزر گیا ہی تسمیق عدو مین ہمارا چاند

<p>فلک پہ کترائی فاضل ہی ستارا چاند زوال سی ہی بری و کھلی ہمارا چاند تمہاری محسوس کا پانی اگر ہمارا چاند فلک پہ کترائی با صد اگم کدرا چاند تمام شب رہا حریف جلوہ ارا چاند کری جو نور بنی ستارہ چاند</p>	<p>زوال ہی ہی شریک ترقی اقبال گھٹی بڑی ہی ترا دادی سپر بلند بنیر سایہ دیدار کردے عسکر مہر نواب روضہ پاک ہی کا ہی جود داغ ماسکا نہ مری ظلمت شب غم کو نصیب ہونے سنسزل ترقی نہ کو</p>
--	---

فروع نور بنی سی قدر شب معراج
 ہوا تھا رخ برین یہ ہر ایک ستارا چاند

<p>نہ ہجرین ہی فقط غنوی حسن کی مانند بشرود ہی کہ ہی محو فکر ذات قدم حیات ہستی موہوم پر ہونا فل یہ محو ہون کسی غفلت شعار کی عمین کیسی یاد بھین مجا جو خدای کریم نہ ہول روشنی گور تیرہ کی تدبیر</p>	<p>کہ داستان ہی سب مجکو ملدین کی یاد نہ کی غیر خدا غیر خوشی تن کی یاد نہ بھول تجھ تہ تابوت اولین کی یاد نہ تن کو جان کی خبر ہی جان تن کی یاد ہزار غم ہیں اور اک رب دو لہن کی یاد عبت ولہ ہی تہ اویل اور لگن کی یاد</p>
--	---

یک شدا لغت و کراکاش عاشق
 سوم ہی آفت جان فد اوطن کی یاد

<p>خوابی ہی میری مجھی شجاب کی مانند کیف شب نہ خاک نہیں چرمین مکن سجد و بکین کیوں تجھی ہم اوبت کافر</p>	<p>اک کلی ہے صد جانہ کتاب کی مانند ہی ہا کہ خصلتہ گرداب کی مانند ابروین تری کعبہ کی حجاب کی مانند</p>
--	---

وہ حال نزع حرم ہی اوس معتمد پر
 اسی پر دستن بردہ میں بہ چنپینیں بکاتا
 اچھی مجھے اسی حرج مرمت کی چاہت
 شتا ہی غم ہر دو جہان ات کوثر
 التدری یہ یا سکے الفاظ و بیان
 سیرغ فی رستم کو پچایا کئی جاسی
 چینا ترا اسی پردہ نشین محض عیش ہی
 یوں کستہ سیلاب سی کہتا ہی و نعت

اور موی خط یار میں اسراب کی مانند
 چہرہ ہی ترا مہر حیا تاب کی مانند
 رہتا ہوں سد جرخ میں و لالہ کی مانند
 انسان کو کہیں جتن کھینچ اب کی مانند
 ہر تہیہ ہی میرا ورتا داب کی مانند
 غمخوار نہ پایا کوئی اجاب کی مانند
 ہی پردہ حیا کا ہی تو جلیاب کی مانند
 یعنی ہی دو کشتہ کسی قیاب کی مانند

خورشید گردان ہی سینہ پہ فلک کے
 اخترین فدا دید و پر اب کی مانند
 دیوانِ ہندی

کرتی ہیں اس قدر نہ قد اہل رکشہ
 کافر سمجھ مال کس کا ہے برا
 کیا رخم خور و کان خمت جنگی خاک
 ہم عمر کرنے کرتے تری گے مر گے
 اسی لیے غروبے محکو جہاں میں
 خورشید نہاد ہی تو ہیں اوس جہاں میں
 ماما ہی تقدیر عزت و توقیر تیرے ہے
 ایسے ہی تابشیاں کمال فروغ میں
 رکھتا ہی جس قدر وہ بیت سیر گمنند
 اس حسن چندرہ یہ اتنا نگر گمنند
 ایسا ہی آپکو رہا چندی اگر گمنند
 بیت کر خدائو اسطے اسی قسم گمنند
 یعنی شتاب کی تر خاک گمنند
 تیرا ہی رخ جو نہ رشک تم گمنند
 دیتا ہی طہیر روح سی ہر اک گمنند
 کس چیز پر کر دگی بہلا عمر گمنند

سکرش جو ہو گیا وہ ہی پامال ہو گیا خوہین جو ہیں حسین تو یہ ناروا دکھان	بہلا ماشعلہ کو ہی اجی حال گھنٹ زیبا ہے انی بری کرو تم حقد گھنٹ رکتا ہی آسمان کو زیر و زبر گھنٹ روز ازل ذکر تاعنہ ازیل اگر گھنٹ زیبا ہی کرتی ہیں جو تر سا پھر گھنٹ
--	---

شایان نہیں ہی بھگو غور بخوری
کرتی ہیں ای فدا نہیں اہل گھنٹ

روایت دال سحجہ

سیاہ کرتا ہوں صفت شراب پھر گھنٹ یہ بیشک خط کو مری لوں ادا دہائی ہیں یہ بدعات ہا کہ آئینک غش بھی ہو سنی یہ سادہ روئی کی اوکی دلیل ہی ہدم کر گیا قید اگر محتسب تو بھر خلاص بیان گریہ وزاری لکھا ہی شفیق مین	مین صرت کرتا ہوں راہ تو اب مین گھنٹ پڑا جو پاتی ہیں جانی خراب مین گھنٹ بسا کے لکھا جو نامہ گلاب مین گھنٹ جو کورا بھیجی ہی خط کی جواب مین گھنٹ سول دو نگا مین نگ کر شراب مین گھنٹ نہو نامہ کا کیونکر تراب مین گھنٹ
--	--

فدا لکھوں گا مین حال شہادت حسین
کر دو نگا صرت غم حیات مین کاند

روایت رام جملہ

نہی نہ ای زہر چین کیساں بلا کی اہل تخیم آفتاب چرخ کتی ہیں جسے	ہی مری سوز جگر کا کچھ دھماں لائی میری داغ دل کا گویا ہی نشان لائی
--	--

<p>هنگامی پیدا شد نه آسمان بالاسی بی نایابوں ہی مری باگراں بالاسی ڈالنا ہی خاک ماتم سی جہاں بالاسی تو فی رکھا گل جو ای غنچہ دہاں بالاسی لب بچی فروں یہ سب ہی تپاسی دہواں بالاسی گماہ زیر پائی مگر ہی آسماں بالاسی ہی می دو دفناں سی سایان بالاسی مرغ مجنون کبابی سیریشیاں بالاسی یہ ترا جو مری یا می فرقہ دان بالاسی گویا روشن ہیں جو کم کشان بالاسی و کیتی ہیں کج جو سیر و حواں بالاسی تعلقہ سی ای باز سکو و گران بالاسی</p>	<p>کیا اورائی خاک ہنری اوراک تازہ روبر اچھی گھڑی لی چلا اعمال بد کی غلطی شہا و حال پای عالم میں تو میری صدمہ شاخ سنبل بن گیا ہی پچ گری کی شے سوز و رقت میں نہیں بین غلامہ شمس یہ بڑ حاصل ہوئی ہی شیرازی سی دشت وخت میں نہیں پر آسایہ کی بیا قیس میں ہی نہیں کلم ہی تلیان شمس خندان ہو مگر رتوں ہیں کد ناری کی مانگ میں تی بہری ہیں تو شو جویا و شاید اینی مام یہ وہ طفل شکستہ بڑا ضعف او شیرین داد ہی بسکے بنڈہ</p>
--	--

دادار باب معانی ویتی ہیں تم ہو کی تم

بانہ رکھو ای فدا ای نکستہ دان بالاسی

<p>یاد بل کز گل ایاروی بانان ویکہ نہ خرت ہوتا ہی جیستہ قلم ابدال تیری سایہ کا سا جلوہ جو نظر کا چڑا عاشقوں کی کہ محبوب ہوتی ہیں و خصلتیں بکستے لیز کردان اظہار رخ و روشنی</p>	<p>نرگس شہلا کو بول شیم فغان ویکہ ہی لطیفہ غش کا آنا بکھو ای جانی ویکہ گریبا میں ہی پری گل چیں کا دامانی ویکہ آگیا گریہ مجھی و دوری ہستی ان ویکہ قتل کی ورنی ہی قاتل دیہہ نالان ویکہ</p>
---	--

آدم ثانی کی آدم مانگتے ہیں پیر و
 و کھانگراں مجھے وہ بڑی خوش منشی لگا
 کیا کروں گفت باغ اوس تک لگا لگا
 پیکر ملی کے آگے کہا گد ز باغی
 روی انور جلوہ حق کا سی گویا آئینہ
 شور تحمین جای زالم ہی لب عشاق چہ

سیری خوش شکستہ تر با جوس اوزمان گنگر
 جسے خوش تنی میں ہن ہن ہن ہن ہن ہن
 اگل لگتی ہی مری ل کو گلستان ہن ہن
 مر گیا میں پیکر تصویر جانان ہن ہن
 رو گیا حیران تمکو ماہ کنگان ہن ہن
 خوش ہیں کیا ارباب کلفت میرا دہائی ہن ہن

کہو لکر مصنف مال پنا قدر دریافت کر
 دور ہوتا پیر و دغال قسطنطنیہ ہن ہن

کب کی محال فیما بڑی شاری تین چار
 محرم ماہ زہرہ ورجیس گردن خنیں
 بھر ساقی میں پی مینہ اندری سی سرا
 ہجر کا ہفتہ ہی بجوہت ہفتہ سال
 و غلط کیا ڈر دکھاتا چہ ہم کا مجھے
 در دکھایا پیر نہ گجری سی کلامی میں ہن
 غلط ہی یہ کہہ دین رخ کی طعنی ہن ہن
 عقل آشفہ ہی خوش جہت کو دیکھ کر

سیری آد آتین کی شین اری تین چار
 کہہ نہ گویا ملتو خیم کی اوتاری تین چار
 جانی کس وقت سی مینی دکن اری تین چار
 عشق کی آتشہ کی میں نگاری تین چار
 شاخ گلستان جو اوسنی گلی اوتاری تین چار
 میری آغ آتین کی میں شراری تین چار
 یہ عجیب دیرا ہی جسکی میں کناری تین چار

گیزرمانہ فرقتیں و تبا تو ایک لاکلام
 ہوتی تیار ہی قدر دیوان ہن ہن چار

اجی ہمیں راہ دلی ہی تمہاری ات ہن ہن
 کیا بڑی حالت میں نہری ہی اری ات ہن

کس فری کی سائے گئی تھی باری رات بہر
غیر کی لہو کی کیا تھی قسم قوی خوشام
کاسا ہون ان گرس گرس کی تیری مین
تا دل بہ تھی قلع تہا دل مین کہ جہنم مین
وصل کی وہ شوخیاں یاد آیا کرتی ہیں مجھے
سب غلط آہ کر اوٹہ اوٹہ کر تھوڑے تھوڑے ہوں
برق کرنی رہی تھی کام ای نہ ہر چین
تہا سحر جو غیر کا گھر ترک صحرائی ختن
تھی ہوئی خوش جو سر ہن انی پہل یار

ہی غذا خون جگر کا فرماری رات بہر
خون رہا کا فرماری آنکھوں سے جاری رات بہر
ای بری کر تہا ہون مین اختر شمار رات بہر
اس نصیحت جی ستم می گذاری رات بہر
کیون رہی کا فرم مجھ کو مقرر رات بہر
رہتی ہی اس بت کی غم میں مقرر رات بہر
رقص مین دتیری وہن کے کنارے رات بہر
کسی زلفون کی رہی تھی تھکائی رات بہر
دکھ بھی دیتی رہی باد بھاری رات بہر

ای قمارا اوس مسکی غم مین سب بھی یہ دکھ رہا
جیتم کو کب کی طرح کہ آنکھ ماری رات بہر

نہیں مای غیرت مہ کند گردان سیر
دوستو مجھ کو نہ سودانی کا کل سمجھو
برق زنگ ہی میری دل افستہ مین
تونی پہلکاری کی پنی ہے خوشی گویا
داور ہشر کی دن قبرسی اوٹھون ٹیوگر
مرد خوشید نہیں مین یہ تری مجنون مین
بیکسی مین نہیں پروائی مری مجھ کو
آرزو ہی غم سرور مین سدا رو رو کر

۲۳

ہی یہ مجھ نقشہ کا دودول سوزان پیر
کسی ہوتی نہیں مین موی پریشان پیر
کیا چندیر کی ہی چراتری حانان پیر
ہی گلستان کی ای طفل زبان پیر
مجھ سیہ کار کی ہے ہار گناہان پیر
نہیں ہی حیرت مقرر ہی بیابان پیر
ہی مری زیر فلک سایہ یزدان پیر
ڈالون مین خاک و شہا شہیدان پیر

دیکتا ہوں تری بازو پہ خطِ سنو کٹر
کس کس کائنات سے تھی مجھے دنیا میں

تو تڑکھنگا میں تڑی ہر ہر اک سر پر
بی نہایت ہی حد لیا ترا حسان ہر

منفرت کی محی امید فداوائے ہے

رکھ دو اس بات پر کوئی مری قرآن ہر

کرناں پٹری کی ہن گویا حلقہ آموی
سرتہ چٹم کو اک خاک کوئی دوست
صوبہ جان ریف سے کہا تا ہی صدر
اک ہم ہم چنگ کھڑی ہیں دم مغل
دو تو کچھ بس تھیں ہی عشق سے لایا ہوں

۲۱۹
ایجنوں بخیر تری مری لگی گیسوی یا
مسر نہ آسمان ہی تہہ مستکوی یا
ہی دل حشت زدہ اپنا مقرر گوی
اکب و دجورم میں بیٹھی میں ہنراوی
دل کی تلو میں ہیں دل پہ تھی بوی یا

ای فدا او کے سنا نیکو غزل لکھتے تھے

طول مضمون تہا ہوں میں پسند تھی باز

۲۲۰
ندم کر کر جو آیا ہو جس تنم جاں پر
ہر اک پر سی عیاں جلوہ حسن پر کھی فر
تری یہ داغ چھیک کرتی ہیں سند تار
چھینگی تب تو دلہائی عزیزان غرق ہوئی
مجھ ہی کتب غم میں جی آہ و ناکہ
نہیں کچھ علم کی بحث اک نقطہ ذکر محبت
ز شمع خمی ہی اس شک پر کھی طرز موزون
موسو پر سرت کی عداوت نہیں کچھ غم

کف پاسی میری چاندنی صحر کی اداں پر
سدا نامہ جو تیرا بازو می مرغ سلیمان پر
رخ روشن ہی تیرا لٹنے زانہ و نشان پر
جوڑ جا سکا خط کا جال وں حلقہ بند پر
تو ہوں شیفہ میں جب سے اول طفل دہاں پر
کونکلی جھپٹیں کیا مری ہر سیری یوان پر
کھو گئی خط میں سکو صفحہ چشم غم الان پر
بھی تیرا لطف حضرت شاہ شہیدان پر

رواگت مضطرب دل ہی ختمی و معیت میں
نہیں ممکن کہ ہجر بار میں ہو جاؤں میں خانہ

نظرِ حکو نہیں شاید خدا کی لطف نہاں پر
ہزاروں کی صدی میں اس شہرِ مری میں

خدا اوسکے نظر میں جیسا پس از ترقیب گذری گا
کر سینگے صاد و مومن خان غالب میرے دیوان پر

رہوں کہ زکریا کو ان میں تیر حسی میں دیں
کھلم کھم ہم دریاں فقیرانِ فوق رکھتی
جہان میں کھلم کھم تھایز اقبال کا جیکی
خاکِ کدیم میں بابِ طرکہ خاک کرتا
بت ہوتی کہ اکثر یہ کہ چکت لیتا قیام
نہیں دانتوں پر اپنی مٹی یہی جاتی ہے
چلی جب بند کو قلیل تو ہمیں ہوا بت
کوئی تابوت و جا کر او کو میری تہیہ کی
جس پر خاکِ احمق تھی گھر و سڑکی
میان نخل شعلہ دست میں جھک کر ہوا
جلا جاتا ہوں سوز غم میں اللہم

لبانِ بیل تسلطِ فلذہ بون دی گنگوں پر
حریر و پریاں و طلسمِ کھاب اکسوں
اندھیرا سا اندھیرا آج ہی گور دیں
عیشہ بی بی عیشہ خانی دورانِ گردن پر
نہیں سدا و گر گویں بان پر مٹی و ن پر
چڑیا بازگاہِ خیل کا گور دہاں مکنوں پر
کہ پریان بھی اگر تھی ہیں مہنگوں پر
کہ مری ہیں خجاستِ نصاب گک ایون
نیم صبح قربان تھی شہیدِ نگاروں پر
جو مجھ کو در کا ہر جا سایہ بید بخون پر
عذابِ قندہ نہم تھی کسک خانِ مخزون پر

ہزاروں تیروں کا ڈھیر دلیا ہی خدا ہے
نہا گئے خاکِ آثارِ شہرِ جاوید پر

زباں کہ میں آیا تھا دلدار سب کے
رواقب نہیں کوئی مری یادِ دل

مارا ہی مجھ تو نے گنہ گار سب کے
بالینِ طیب آتے ہیں بیمار سب کے

<p>بوسه تو میں سرگوشی میں ہی ہوں لیکن کچھ تون میں لاکر جو کڑوا شوق کا کڑوا ہی جیسے ستم طلب بوسہ میں لکھوں و کلمات ہی ہر روز بے رنگ کا انداز سبب ہنول گئی عالم ہستی میں نہ ہو وقت ہی مری سوزنمان ہی جو کافور</p>	<p>میں بوسے ہوں ترک ادب یا رہنم و بتا ہی طرح بس و طہر حد رہنم ہر ہم نہو لیکن بت عیشا رہنم عاشق مجھے اپنا و دستم کار رہنم ہم آئی عدم سی تھی جو اسرار رہنم کرتا ہی تبسم مری اشعار رہنم</p>
--	---

تعمیل کسی کام میں اپنی تین ہرگز
 دنیا میں خدا کیجیے ہر کار رہنم

<p>ہی زلزلہ میں مین جو سہل کو دیکھو آئینہ خانہ میں تری کیا بار خایان سدر وہی گویا دست فلک میں خستہ ہر ہی زلف حلقہ وار کا سودا بھی و چند ان حالتوں کو آگ لگی کلم و شعار لخت جگر جو گود مہا ہون لاشک میں نرم غرام میں ہو مری انگ طریق ضرور قاتل زمین ہی تا فلک تو وہی بلند اس بحر پر ملامین جو کشتی شکستہ ہوں یہ میں نچیف اور یہ بارگران ہے شاگردیشہ کا ہوگر شوق شغریہ ہے</p>	<p>چکر میں آسمان ہی قاتل کو دیکھو حیرت زدہ ملک میں جو منزل کو دیکھو مجھوں ہی عقل کل تری محفل کو دیکھو باؤ گلو میں طوق سلاسل کو دیکھو گوبر گیا مری طیش دل کو دیکھو مائل ہوا میں سلی حایل کو دیکھو میں مر گیا ہوں یار کی محفل کو دیکھو کیا حشہ ہی بیاتری سہل کو دیکھو جان آگئی سی مرگ کی ساحل کو دیکھو صدہ ہی جان زایہ اسس سل کو دیکھو اسناد کو فردا کسی کا ق کو دیکھو</p>
---	--

ہی جو دل میں مری مرغ دل تیرا کی بہار
یونہی نام خزان میں ہی سد پاتا ہوں
حقان ہوا و گشت شقایق میں
کسکی اکھون کا تصور چنی دستِ عزم
حاکم کیو گلا صبر مرغ میں سیریل
حورین جوت ہیں خنواں ہی ہن جگہ
حسن رکیتی ہو تو پید کر خلقِ حسن
سایہ بید مجھے جب سے پسند آیا ہی
جلودہ آئی گلِ خوشید ہی خاکِ صحر
بوسہ لیکر کوئی داغ لبِ شیریں پہنوں
غیرت حسن بتانِ نگِ خاچی کا
عشق فی کیا کیا حسینوں کو نہ مراد کیا

خوش آتی ہی مجھ لالہ صحر کی بہار
ہی مگر موسم گل میں مئی دنیا کی بہار
جسنی دیکھی ہی تری چھوڑیا کی بہار
ہی مری پیشِ نغمہ ز گرس شہلا کی بہار
خیرد کھلا و نہ تم زلفِ چلیبا کی بہار
روضہ خلد میں حاصل ہی کیا کی بہار
بوچی تھی صبحی صاحبِ گلِ رنجا کی بہار
خار آتی ہی نغمہ گشتِ دنیا کی بہار
دیکھ ای قیس خزینِ امانہ لیلیٰ کی بہار
مجاوسی جان دکھا دی گلِ حلو کی بہار
ہی کفِ بزمِ تری عارضِ نعل کی بہار
خاک میں گلگئی سب حسن ز دنیا کی بہار

ای قدا اکھون سے جاری ہی سیریل شکر
خاکِ بہائی مجھے سیر لب دریا کی بہار

کرتا ہوں جو میں نہ شبگیر ہو
بازی سی جو وہ پیکتا ہے تیر ہو
دشت سی اوڑا تا ہوں خاکِ رحمان
قاکِ جی مارہ مرا سٹخ جان میں
وہن اٹھ اسوا ح مبامین تری زلفین

ہی دردِ جگر سوز کی تاثیر ہو
ہر طائر ذی بال ہے تجھ پر ہو
گو با کہ اوڑا تا ہوں میں کسیر ہو
ای سوج میا سی مجھی شمشیر ہو
یا ہی بت کاؤ مری زنجیر ہو

کیا جامہ زرین تر از زیبای لب بام ہر شعر میں ہی باد یہ گردی کی حکایت پنہ نام اجل ہی لبِ سونوار پر اس کے پترا ہوں بس از قتلِ جواڑ تا ہوا ہی	یہ لاس ہے مگر گلشنِ شمشیر ہوا پر سوز و ن ہی جو دیوانِ کرونِ تحریر ہوا پر قاتل کا حو آتا ہے اوڑا تیر ہوا پر گویا ہی مری لاش کی تشہیر ہوا پر
--	---

سرمد وہ قدا جشمِ ملاک کو بھی گیا
اوڑتی ہے جو خاک در شمشیر ہوا پر

بلا ہی بار پشتِ ناتوان پر اگر لائے فغانِ سرے زبان پر کسی مظلوم کو ظالم نے جبر کا مرے مرنے کا یہ ماتم ہوا ہے جو شامل ہی حکایتِ اوس پر او جارا عند یسوں کو چین سے نہیں خطِ چہرہ ز رنگین پہ تیرے ستار جو فصلِ گلِ مین ابکی صیاد لگایا ہے بُتِ کافر نے سرمد ستایا ہی بہت مجھ کو فلک نے میں دیوانہ ہوں جس شکرِ نری کا عناوَل ہی نہیں گلشن کی شیدا یہ دنیا استنا کسی ہے یارو	کہ ہن صد کوہِ عمم اک میری جان پر قیامت آگئی گویا جھان پر اودا سی ہے زمین و آسمان پر لباسِ سوسنی ہی گلزارِ خان پر زمانہ غش ہی میری دستان پر غضب نازل ہو یارب باغبان پر مقرر حاشیہ ہی بوستان پر گری جیلی ہمارے اُشمان پر کبھی تیغ صفا ہانے فسان پر بلا آئیگی اک دن آسمان پر و دہی ہی محوِ محبوبہ آرزوِ جان پر چمنِ غش ہے ہجومِ بلبلان پر نہ ہوئے کوئے اندازِ جہان پر
--	--

جو بیل ای قدر قربان گل ہے
تو میں صافی ہوں اپنی دستان پر

وان ہی جلوہ سی جامنی کی سیر دیکھو مجھ سو عہ داغ سودا کا نسترن زار کا تماشا ہے بلی بی وحشت بنا دیا وحشت چوڑو اقلیم ناز حفظ آیا غم میں اوس بٹ کی کوہ کن میں مارڈالا بستان میرٹھ نے مارڈالا کیسی کیسی نے یاد ہے سہ وہ فطرت بزم سی	۲۴۴ یان ہی داغون سی وحشی کی سیر کر دیوان گلستنی کی سیر بلبل او سکی سمن تہی کی سیر مین ہوں اور ہی بنی بنی کی سیر کر دیا ملک فساد تہی کی سیر کی ہے صحرای جان کنی کی سیر خوب کی ہے چیا ونی کی سیر دیکھی یہ رنگ سو سنی کی سیر ہاں گلہ ساری کاسنی کی سیر
--	--

رکھہ فدا اب فقیر کا دیوان
کرے مجھ سو فتنہ غنی کی سیر

۲۴۵ گلگون پہ ہے سوار کہ باد بہار پر ہی ابر بیکسی کا تلاما طسم ہزار پر چھپک کی داغ کب میں خ گلزار پر جتا نہیں لہو مرا شمشیر پر پاکوش گل ہی شور فغان ہزار پر آغاز سبز دہی نہیں مونی گلار پر	غش ہوں سبک خرامی ہر ہوار پر بارش ہی آب غم کی جویری غمار پر یہ جہر ہی ماہ جوتاری ہوں اس پر ناثیر اضطراب یہ ہی تعقل ہی فریاد عاشقوں کی طرف دسکا و سکا پر آئینہ ہی کہ جوہر آئینہ ہی عیان
---	--

آتای دہیان یار کی زلف سیاہ کا نرت میگناٹ تیغ جہازی کا گناٹ ہی اک ہم ہین وہ کہ بحر بلا میں تنوٹہ پیر از جانب چمن آسان نہیں ہی آ	صحر امین بانو گر مرا پرتنا ہی مار پر خنجر کا ہی گناٹاں مجھے دیر پاکی و مار پر ایک وہ ہین کرنی ہین جو تاسا کنار بلبل نفس میں شوق سی ماری ہزار پر
---	--

بیچارہ کہا تھا وہ ہے رنج فراق میں
رحم آتا ہے فدای محبت شعار پر

غش ہون میں ہی فدا تری گلگون پر مجر کیا صنم بھی ہوش ہو اس خلقت نظارہ سے شوالی میں ہی محو یہ باد پائی نفس عمر آئینا سنگون چہنا عبث ہی دس بت پر فتنہ آ بہتر بتوں ہی سہا ہی جو ان خلد کو کیا بخل ہی خدا و میسر کو ناگوار	جون می پرست بادہ گلگون کی جا پر غش کر گیا میں آپکی طرز سلام پر مجبو ہی آرزو کہ دبت آئی بانم پر تجکو جو اختیار نہیں ہی لکام پر ظاہر ہو ہی راز مرا خاں عام پر اسی و فیش وقت کی اس امی عام پر لعنت ہی آسمان زمین کی لیام پر
--	--

عاجز ہی ناتوان ہی محتاج ہی فدا
یار ب لگا دھر ہے اس غلام پر

پایا یہ ہمیں سلسلہ الفت کا چڑ کر کیا حرص خلد مجکو دلا تاسی و عطا یہا ہی یہ گناٹاں کر انصاف محتب میں مر گیا جو دیکر انداز بعد غسل	۲۵۰ مکری کیا ہی اوسنی مری دل کو توڑ کر جاتا ہوں اب کہاں میں کوئی مار چوڑ کر بلجائیگی بہشت تھی ختم کو پہوڑ کر شر سزدہ ہی وہ زلف مغنہ چوڑ کر
---	--

انرا طشوق میں جو ہوتی کچھ ہوش یاد اب کس کا انتظار بچوم قانع رہا اجنہ خواجہ شکر کو دوستالی کی پیلیں	نار افس ہو کی سوہی وہ نہ کو موڑ کر آکر جو مرگ ہی گئی تہہ محسوس ہوڑ کر شکر برب پاک کلیم اپنی اوڑ کر
--	--

میں جو ہر کمال میں وہ فرد ہوں خدا
کہا احسانا مری ہڈی چھوڑ کر

کوی جانان میں جو میرا ہی گزیرا سو با نہنگ گئی پاؤں پر تپتی شہادت تامل شجر آہ میں میری نہیں کچھ بار اتر حسرتو جسکی تھی منظور یا یا او کو مارا ایک بار نہ دربار میں بابا لیکس قتل کر ڈالو ارادہ جو مری قتل کما ہی مدد امی ابر غفور کہ مری حیدر پر فرط حسرت سی تری بوسہ لب کی کمان کھلا میل کی شب بیعت تب پھر اک	جان کی جانیکا ہی اکدن میں خیر سو با رکھ کر آتا ہوں سدا تہ پہر سو سو با کہ ہر اک شغل یہ آتی میں تر سو با بھرا در پر کاشیا میں فی سفر سو با سینے مارا تری دیواری ہر سو سو با باندہ کر آتی ہو کیوں تیغ و تبر سو سو با گرم ہوتی ہی سدا مارا سقر سو سو با آ آ جاتا ہے مری تہہ یہ جگر سو سو با کہو لاگو مینی ترا بند کر سو سو با
---	--

اس زمین میں لکھنا اب کہ او نیٹ و ہنگ کی غزل
داد دین جسکی خدا اہل ہند سو سو با

لیکھنا عیار کو آتا ہی ادھر سو سو با ہی کمان گل کا شان فصل حراں میں جو ہر سیر کو بہا جو گلستان میں وہ شکر گلزار	داغ غم دیتا ہی وہ شکر قمر سو سو با جا کی لیتی ہے گلستان کی خبر سو سو با جہکنتی تسلیم کو ہر شاخ تیر سو سو با
--	---

دل لگا کیا کہ او دہر اب ہی نکلتا دشتوار عیر کو تونی پلائی حوشر اب ای منجوار مینی مازار محبت میں کیا جو سو پار کس قدر شوق ہی تیرا بھی ای نسل بہار ٹوٹاں جھکونی جائیگا مرنی کا تار جلد مجھی ہو خدایا بت کیتا دو چار عید کی دن ہی نہ روزہ ہو ایر افشار کہا باغم جای غذا میں سد ایل و نہا	جایا کرتا تھا میں ہر روز جد ہر سو بار میں فی اس غم سی یا خون جگر سو بار نقد دل کا مری ہر دم ہی ضرر سو بار رور زداں میں لیتا ہوں خبر سو بار یلگی کہاتی ہی جو اس بت کی گھر سو بار ماگتا ہوں یہ دعا شام و سحر سو بار کہا یا یاروں فی گھر شیر و شکر سو بار عوض آب یا خون جگر سو سو بار
--	---

ای فدا تو فی جو محفل میں پڑھی چند تہار آفسرین کرتا ہے ہر ایک بشر سو سو بار	
---	--

رو لیف را می ہندی	
-------------------	--

۱۵۳ لیکن نہ مدعی میری فکر سا کو چہیٹر بارہ کو مار برق کو چہو اور صبا کو چہیٹر ہر گز نہ میری داوی وحشت سر کو چہیٹر خوش آئی کما وصال میں و خوش تر کو چہیٹر بہر خدا نہ اوس بت ما آشنا کو چہیٹر ای آفتاب چہیٹر نہ اوس بہ لقا کو چہیٹر دیتی نہیں ہے رپ حجاب جیا کو چہیٹر ہر گز نہ اونکی ساسنے ذکر نہا کو چہیٹر	ناکھ کو مار زلف کو چہو اور ملا کو چہیٹر کافرستانہ میری دل تیرا کو مجنون بہان تو نجدی اگر نہ کہ قدم زبانو دبا تہ کہی ہر اسے چکیان تکلیف ہم شنائی دریا اوسے ولا سیکھہ لکھو کو نہ اوسکی رخ تابناک سے یسکر اکی غیر سے گوگشت کو کھینچنا کیون ضد بڑا یا چاہتا ہی بی سبب لا
---	---

معلوم ہی سر یہ ہی یکس جہانی ہو
ای شکارِ نصوص سب کے قدر کو جیتر

<p>۲۵۲ جلتی میں کس کسی سی خرد و راکر اکڑ جو فوجِ ان جلتے تھے اکثر اکڑ اکڑ میٹھے ہوئے ہوئے پڑتے ہوئے تر اکڑ اکڑ جیل یوں نہ اسی خرد و راکر کی دفتر اکڑ اکڑ اور غیر ہو وہ مباحہ سے ماہر اکڑ اکڑ دکھلائے یوں جو ان کے کا جو ہر اکڑ اکڑ کیا۔ بچ ہوتا ہوں تہ خنجہ اکڑ اکڑ دکھلائے وہ جو زلفِ محسہ اکڑ اکڑ</p>	<p>جیل مجھے تو نہ اسی بت دلہر اکڑ اکڑ سب کو قصائی خاک فامین ملا دیا کب اسکی زلف قابو میں آئی فسیو گرو مٹ جائیگا صحیفہ ہستی حسی و نیست معلوم ہی کہ ہی ترا اوں گبدن کی لٹ تبع فاسے خاک میں مل جائیگا جسم قاتل لٹا کر مرشوق تہاوت آج جہانی یہ میری جانب سا لنگھ کر نہ ٹوٹی</p>
---	---

سجدہ ہی کرتا جلتا ہے کافر و قدر کو دیکھ
اور غیر جلتا ہے تر سے در اکڑ اکڑ

ردیفِ زامی مجھے

<p>۲۵۵ دو لون عانی تری رتوں میں ستار ہو بدگمانی کو نہ بہو لا ترا رنجور سنو پہر گیا کیوں نہ ضرورتِ مغرور ہو نہ بہر از خم جگر کا مرے ناسور ہو ہے مونسے بر ہی یہ منہ طے تر از پنجو ہو لگسی مائی تھی نہ حلقوم سے سا طون ہو</p>	<p>کب گیا خط سی فسد و غریخِ زور ہو خالد میں دور کی یعنی سی ہے او سکون کا خط کی آفت سے وہ حاتار با عالم ہو بہر کیا گوتس لا غر سے شکافِ مرقد رازہ بین زمین کی جائی و دکر وٹ کی اگر دیکھ کر میرا بس میں تو وہ اسی قاتل</p>
--	---

	ہو گئیں لاکھوں فدایان قیامت لیکن نہ گئی ہجر کی میری شب و بچور ہمنور	
کیا خاک میں لائیں میں تیرا تو ان ہنور کیا صبط ہی کہ ہجر میں میں ہو گیا نام آمدن ہی قبر میں ہستی و نیست علی جمعی خاک فدا میں تیس حریک بکا گلیا گویا ہوں آفتاب لب بام ہجر سے مدت گذر گئی تھی نفس میں بہ ہضم فیض لون گر ہزار مصر کی بدلی تو سفت ہی ہر خدایا غلہ میں ہو بجا منم ولی کس گل کا شیفہ تھا میں میدان حیات میں میں حفظ رنج مہر میں نیاسی مٹ گیا دیوان بڑا بیٹ گیا مینی گور قسم میں ہو گیا ہون مردہ صد سالہ سی تر	۲۵۶ باقی ہی کیوں فلک کو مرا امتحان ہنور ظاہر نہیں مگر سر از رخسان ہنور اوٹتا ہی خاک سی مری دود فغان آورد دست میں ہی گر ساربان ہنور لیکن وہ زناک ماہنیں مہربان ہنور مجنون وراق سی ہی مری باغبان ہنور تجھی حسرت کا نہیں و اگر ان ہنور بندہ ہی تیری در کا یہ بندہ بجان ہنور زیر زمین ہی جلوہ نما گستان ہنور لیکن نہیں ہی تجھ میں ناکا نشان ہنور باقی گر ہی غم کی مری داستان ہنور قاع کو زندگی کا ہی مجیر گمان ہنور	
	تہا شور عشق کا جو مری سر میں ای فدا کہتا ہی کس مری سی ہا ہڈیاں ہنور	
باقی موتی پہ ہی غم شک قمر ہنور جا پہونچی تھی شر جو کوئی میری ہلی تہا کسکی چشم ست کا میں بادہ حور	۲۵۷ روشن ہی گور میں مراد انج بک ہنور ہی خوش میں زانہ مار لست ہنور باغ بشت میں جو ہوں جو بخت ہنور	

کیا سخت جان ہوں تو سفر میں ملک رہا خط سہی والی حسن میں آیا کمر ترسے کب سوز چہرہ یار میں جھلکے موہتا ہین زار و نزار ہو کی ہونہریت میں ملی مردم ہین ہڈیاں ہین مری پیچ و تاب میں	جان کی کیا خانہ تن ہی سفر ہستو یہ پیو فائیاں رگین مت نہ گرسنو ہر ذرہ خاک کا ہی جو متل شر ہنو دل سے گیا نہیں ہی خیال کمر ہنو باقی ہی در زلف کا کافر ہنو
---	--

دلت سی کمتی ہو کہ میں جاؤنگا لکھنؤ
لیکن خدا نہ تھنے کیا ہے سفر ہنو

۲۵۸ واموئی پرہین مری چشم گہرا ہنو میری اس سوز درون نہیں تیار آگاہ خط کی آئی فی تجھے کر دیا کافر سید مر گیا ہوں جو تصور میں روح روکش سیکھہ ہو گیا او جڑ مری توبہ سی تمام بعد کشتن جو یہ تسک کئی نہ جی او ٹپی ہیر یہ خوش آئی تھی کسی دن تری کا قراواز نکلا اوس ن جو کمر تہا زبان سی تیر میر و شو کو خوفاتی ہین بجا ہین سنا محو ہو جائیگا مضمون کو سمجھو نہ اپنی مجنون کو جو ذلت سی نکال تہنی سنگ دیوانہ ہوں اوس شک چر کل عالم	۲۵۸ ایم حسن ہوں میں تہ نہ دیدار ہنو بند اوں کے جو نہیں وزن دیو ہنو بل نہ ہی رکتی ہی پر کا کل خدا ہنو ہی مری پیش نظر تلبس خستہ ہنو نخیں آبا و ذرا حاحہ خسار ہنو چوڑی قبضہ سی تھی تل فی تلو ہنو کمان رکسا ہوں سد میں ہین دیوار ہنو ایم طیفہ مجھی اوس لفظ کا ای یاد ہنو محبسا پیدا ہوا ہی کوئی سخوار ہنو اوس صنم فی نہیں دیکھی ہی استار ہنو تالیاں دیتی ہین لڑکی سر بازار ہنو میں وہ عیال ہوں کہ دیکھا نہیں گلزار ہنو
---	--

لب کو شربہ خدا ماہی بی آب ہون میں
جس میں تیا نہیں جنت میں غم یار ہون

ردیف سین حملہ

۲۵۹ کل فقیر میں ہم جو ہونی جا نہیں
لیلی کو کسی دشت میں کیا تو نہیں
فرما د تھا جنون میں اخی کس میں
پانی اگر وہ لطف کا نام مت نہیں
ہر اشک آبدار تھا دشمن میں
تھی بستلای در دیہ جان خیر میں
ہر گرد باد دشت تباہی میں
تسویہ کیجئے جنت نگار حسین میں
گو یار چہرہ تھی راستہ زمین میں
سب نہ ہوں کو چور ہو دخل میں
لیلی ہے گویا شاہ محفل میں
وادی نجد کیا نہیں جلد ہر میں
تھا کثرت سحر سے خدایا نہیں

تھا غلغلہ کہ واہ می شرب کر نہیں
جنت سری دہر میں آرام دل کمان
بیجا نہ تھا عیبتہ درس علم و
لکھتی کہی نہ لیلی و مجنون کو اسنے
ہر شاہ لیلی حیرت میں
نور میں رسینہ میں چاکہ در جگر میں
اہم تہہ مسیح تھا اعزاز عشق سے
دیوان کو مرقع لیلی بنائے
فلک جنون میں تھا وہ نوشیروان وقت
و اعط گناہ عشق تباہی ہوا
مجنون اگر صبا ہی تو ہر خجہ چمن
کیون لے چلے اجل ہی غم ہشت کو
زاہد غبار کو خجہ لیلی خوش ادا

رکھا جو میں نے نجد میں جا کر قدم خدا
پہونچا فلک بہ فخر سی فرق زمین میں

۲۶۰ لالہ نامی شاہ گلوں ہی سر بہان میں
بید کا سایہ ہی گویا سایہ ایوان میں

<p>روز ہی روز قیامت جتیاں تے کو گر لھا منزل لیلیٰ نبودی در میان قصا لیلیٰ سے کہلایہ حال ہکوتہی خرو شور محشر سی نہیں کم ستار و سکی آد کا مشتری ہوتا تری سو داکا کیا اتی کراہ مدہ اعلت اوسی میدا کیا استہنے تہا سکول وں خستہ جان گرتوں داکا کیوں ٹیکتا ہی ہوم مخد سی نگ ہار بچو دی وکی راہی خود ہی اک جاں سزا دو شو مجنون ہی تہا اک ساعر شور و تیلی کہیوں کی نہیں لیلیٰ روشن مرا</p>	<p>آفتاب شہر ہی داغ دل سوزان قس خلق را طوفان نمودی یڈ گریاں قس حان مجنون جان لیلیٰ حان لیلیٰ جان قس صور سہ فیل گہی یاد دل نالان قس درہم دواع حنوت پرنتی ہیماں قس کفر عشق زلف لیلیٰ کیوں ایماں قس گرد ما بت غم تہا خاہ ویراں قس لیلیٰ تیک جس ہی آج کیا مہاں قس تہا کاب سوختہ گویا دل ہیراں قس دفتر دیوانگی دنیا میں ہی یوان قس آئینہ تصویر کا ہی دیدہ جیسراں قس</p>
--	--

صد فی ہوتا ہا سگان یا برودہ جان تار
 حان لیلیٰ کیوں تی امی فدا تو راں قس

<p>تنگ ہی ضبط فغان دل استا دوس قمریٰ فرما دیجی دتی ہیں و داد کہ بس قیشہ ہی مارموا اور نہ کچہ ماتہ آریا قاتل اک آن میں مدہا کیا کام تمام قمریٰ وکی جو اوسی روگری جاس بڑ قند کا مرثہ کو دنیا میں بہانہ ہو جائے</p>	<p>جہین ہی کمنچون فرامین کی فراد کہ مینی کیا کوہ و سیا بان کئی آباد کہ بس جان شیریں سی تہنگ ایسا ہانزا ہر کہ تیز ایسا تہا ترا خنجر بیدا کہ بس قامت یار ہی وہ غیرت تہا د کہ بس نشتر ایسا ہی لکانا کوئی فساد کہ بس</p>
---	---

دنگ ہی حیرتِ حاکمِ ہوا کی آگے ست دریا، سی تیتہ کو یہ جیسا اوستہ دیکھ کر میرا یہ از رنگ لگا کر معنی	ایسی کرتا ہی ستم و دستم ایسا کہ بس ہا می سیرین کا کجا تہا و دولا کہ بس ایسے حیران ہوئی مانی و ہزار کہ بس
--	--

رو بہ آباد ہمیشہ تو فدا دنیا میں تو نی دو ملک سخن کو کیا آنا و کس	
--	--

روایتِ شبنمِ معجمہ	
--------------------	--

کر گئی محکو جسم کی کیا اتر آتش خیال ہی ترا اسی شعلہ رو غصین ہی نجاؤں کو سی بتان سی کہی ٹھانی کو نہ بیٹھہ زر کی طبع سی بہ پہلوی اغیار مری جو سوزشِ دل کی مقابلہ ہو جا جلانی دیتی ہی دل حرص و دولت دنیا	۲۲۲ میں سوز چہرتیاں ہی ہوں سرسبز آتش بجای آب جو برساتی چشمہ تر آتش لگا دی کعبہ میں و غلط کوئی اگر آتش لگانہ پہلوی سوزان میں سم آتش نہیں حمیم کی رکتی ہی بہ فکر آتش نا ہی جان کو مری گویا سرور آتش
--	---

فدا کی دیکھ کے مضمون گرم کی بندش ہوئی ہن ترم سی کیا کا غرق میں تر آتش	
--	--

ہو نہ کیوں کر سحاب کی خواہش بوسہ لب کی ہے طلبِ بجا میا بی ہے کہیں سے لا و اعط جاں خواہان ہے مقرراری کی دیتے ہن جسم فدا اگر تجھ کو	۲۲۳ کہ مجھے ہے شہاب کی خواہش نہیں کچھ تہہ ناب کی خواہش اب مجھے ہے کباب کی خواہش دل کو ہے اضطراب کی خواہش ہی غشہ دل کی جواب کی خواہش
---	--

<p>کیوں نہو ماہتاب کی خواہش نغمین مجکو شہاب کی خواہش کیا ہو مجکو کباب کی خواہش نہیں بخش مین گلاب کی خواہش کیوں ہے خط کی جواب کی خواہش ہے گمنہ مین تو اب کی خواہش نہیں ہے ماہتاب کی خواہش کیوں ہو مجکو شراب کی خواہش</p>	<p>۲۶۳ مجکو ہے آفتاب کی خواہش غم ہوں حستان ست ساقی یہ خود ہوں شوق و آتش مین کباب عرق رخ کا ہے خیال مجھے خط تو آبا نغمین جو خط آئے رحمت حق یہ ہے نگاہ مجھے تیری جلوہ کے سامنے مجکو متقی ہوں مین کوئی رہ نغمین</p>
--	--

کہہ کیا رو خدا ہے دیوانہ
 قیس کو ہی خطاب کی خواہش

<p>۲۶۴ نہیں مجکو سات کی خواہش نہیں آب حیات کی خواہش ہے وفا مین تبات کی خواہش حشر کے دن نجات کی خواہش نہوئی دن مین رات کی خواہش نہیں ہی جسہ نجات کی خواہش</p>	<p>اون بتوں کی ہی مات کی خواہش خواہش آب نبع قاتل ہے مجکو التید سے بتوں کے ساتھ ہی نور علیہ سے مصطفیٰ کے مجھے ایسا مایوس وصل ہوں کہ کہی مرجع کل کی ہے تلاش مجھے</p>
--	---

یا الہی فدا کورات اور دن
 تجھی ہی تیری ذات کی خواہش

<p>۲۶۵ فقط مین ہی نہیں ایسی مہمیں</p>	<p>ترتی ملوہ سی کیا موسے نہیں بخش</p>
--	---------------------------------------

اگر دیکھے تو ہر چہ رخ پر غش
مجھے آیا ہے کیوں زہر زین غش
ہو ابھی فیس اسی محل نشین غش
نہو اس ست پہ اسی جان چرخ غش
کریں گے چہ رخ پر روح اکا نشین غش
میں ہو جاں ماہوں یار و لب و غش
ابھی ہو جائیے حور علی غش
میں تجھ پر ہوں بت پر و نشین غش
نہو کیا رہی غیبت غش
کہیں بلبل ہی غش اور میں کہیں غش

صنم اندر سے یہ قص تیرا
موسکے پر کون آبا فاختہ کو
تری ناتہ کی آہٹ سنکی بن من
نہ تو موت ہے اور نہ وہ بھلی
جو ہو نگانہ سنج نعت احمد
جنب اوس شک پر بھی دیکھتا ہوں
صنم دیکھے جو یہ جلوہ تمہارا
نہ چہپ ہر خدا جلوہ دکھاتا
اگر جلوہ ترا سو بار دیکھے
وہ گل بہی تو میں اوس شک گل پر

فدا دیکھا جو اک مس لضمی کو

مسیحا میں بچہ رخ چار میں غش

رویت صا و صا

ہندو کو ہی وصال بت سیہر کی ص
ہی مجھ کو ملک جان کی یان ضرر کی ص
ہی دل کو کس قدر غش غش کی ص
تو حد ہی زیادہ بھی مال زر کی ص
مارا پڑ گیا تو فی زیادہ اگر کی ص
مجھ کو ہی اوس صنم کی گدائی در کی ص

۱۷

کافر ہو جسکو ہوزر دہل و گہر کی ص
کب غم میں تیری آہٹ جان بگر کی ص
جی کب بہر قصہ ترخان بارے
مفسس ہا میں سچ ہی مار میں ہی ص
ایں شب صبا صنم چرنا روہن
مسجد سی کچہ غرض ہی نہ کعبہ سی ص

یارب ولادی ہی ترا دست کرم مراخ کسب کمال کن کہ غریز جهان شومی اکثر جہاں کے لوگ ہیں سب بندہ در	اس خاکسار کو ہی بت سیر کی حرص اکسیری تیری لیے علم و ہنر کی حرص جو سندہ خدا میں نہیں انکو زور کی حرص
--	---

آئندہ سال میں ہی خدا اقصیٰ پر ضرور
ازیکہ سیرئی کو ہی حج کی سفر کنی حرص

بروایت صادقہ

کعبہ سی ہی غرض مجھی برسی غرض میرنگی جا ہی ہی ہی ستم اس علاقہ سے مطلب ہے الفت بت خود کام سی مجھے دنیا میں ہی بدون کو ہمیشہ بدی کام اندیشہ ضرر ہی نہ حرص حصول سود نسحد سی کام ہے نہ مجھی خانقاہ سے	۲۶۸ اوس بت کی کوچہ کی نفی سیر غرض اوس غرض مجھی ہی و نہیں غیری غرض ہی غیر دنا دی کیا سیر سی غرض ارباب غیر رکھتے ہیں جون خیر سی غرض بھلی سی ہی غرض نہ مجھی سیر سی غرض رکھتا ہوں میں تو بنگدہ و دیر سی غرض
---	---

شکر خدا کہ اوس ستم شوق سے کہا
مطلب خدا کو مجھی ہی یا غیری غرض

ہے برا ہو گا نہ اچھا یہ مرض خلق سے کر دیکھا نہ پیدا مجھے ای نہ رضیو کیا مقام فکر ہے ہی بڑا آزار عشق حیشم یار ہتین غم بھران سے سب بیمار یار	۲۶۹ دشمن جان ہے محبت کا مرض ہو گیا ہے عشق کا یہ بیمار مرض شائے مطلق کے آگے کیا مرض کس سے دیکھا ہے کہیں ایسا مرض وہل میں جاتا رہا جو تھا مرض
--	--

جان تو جان لے گا مر ایمان بھی
تذرتی مین یہ وہ ضعف ہی
تھی سبب دعوت تشخیص کے
فالج و قلع و استقامت
لقوہ و برقان ایلا کس وقت
جس ہی جانیز ہو نہ یارب و دین
مین ہو ایمار چشم باریست
دل مین دیدارتان کا ہے فساد
غم مین کھاتا ہوں سد اجای خدا
سایہ فضل خدا قائم رہے
پیر کھان جانتے تھے در و دل

غم کا تیری ہی بت نہ سا مرض
جنگ و فکرت شہر ہے گویا مرض
جانتے تھے خوب زکریا مرض
ر سکے حق محفوظ ہیں کیا مرض
دشمن انسان ہیں صد ہا مرض
و سبک دشمن کو مری ایسا مرض
دیکھنے سے مین نہ یہ دیکھا مرض
جنگو ہیں یہ دید و بیسنا مرض
کیون سمجھے ہو گا کوئی یہیلا مرض
میرے ہمسایہ نہ ہٹکے کا مرض
جامین کیا یہ حضرت عیسیٰ مرض

ہمیں طیب ایسی قدر افضل رسول

محمد مین اونکے ہوا عقدا مرض

ابھی کشتی تھی نہ روشن نہ کھانا عیش
سبزہ خط ہی جویریاں تھیں کاکل سنبھل
شبنم گریان ہیں چہرہ پہ عرق کی قطر
خال اگر دین ہی ایمان ہی خطر خیر
حضرت خضر ہی کہ خط کو تری ہی تہیہ
دیکھ کر ایسی تہ کا فسر یہ خط لور قاز

مین و خورشید سنور تری جانان عیار
گل مین گویا تری ہی شک گلستان عیار
فی حقیقت مین تمہاری گل خندان عیار
رلف ہلام ہی تو صفوہ قوان عیار
رلف طلبت ہی تو مین شمعہ حیوان عیار
پو جی مین تری ہی باہوت رقم خان عیار

پانی لوسہ کورے تہ میں بہر آتا ہی حسنِ مہنی ہی عیان دوی سخن ہی سیر غیر کو بوسہ دو دور مایہ ستم یوں مجھے	میں دوپہری میں جو اذکی ہرقا نشان کیا شگفتہ ہی زمین بہر خستہ ان عارض تنی گونگٹ میں جہانی میں مری جان
--	---

چمن حسن ہی و غیرت تمنا و فدا
لالہ و گل کی ہن گویا دو خیالِ ماض

روایتِ طائرِ مہملہ

دل شیدا کو نہیں زلف گردہ گیر سی ربط یار کی شوقِ گلہ فی بہ کیا ہے حیران ملک سیر کی کچھ خیر نہیں ان رورون عارض یار بہ رہتی ہی سدا زلف سیاد دل صد تیس میں پیکان چپا لیا ہی زخم خوردہ ہیں تری ابروی خمدار کی ہم میں ہر اک کام میں ہوتا ہے تقدیر کار ہر کام کی ہے لازمہ بیداری بس رہا ہی مری خاطر میں یار محبوب	ای پری ہی تری دیوانہ کو زنجیر سی ربط نہ خموتی سی علاقہ ہنشی تقریر سی ربط رکتہ ہی کچھ جو مری ناتہ گیسر سی ربط شب تاریک کو ہی مادہ کی تنویر سی ربط ہی یہ قاتل تری خمی کو تری تیر سی ربط کیون گل کی کو نہوا پنی تری تیسیر سی ربط مجھ کو ہر سبب کار ہی پیر سی ربط کیون کہ پوسہ تہ ہی سیر کو نقدیر سی ربط واسطہ ہی مجھی کابل سی نہ کشر سی ربط
--	--

گر یہ آتا ہی مضامینِ غم آلودہ ہے

بسکہ رقت کو فدا ہی مری تحریر سی ربط

دنیا میں مجھ کو تھا جو بہت گمان سی ربط کیون محو اس قدر ہی کہ درپردہ عنیب	و اعطالیں از فغان میں جو زبان سی ربط فصل بہار رکتی ہی باخراں سی ربط
---	--

دنیایین جسم در پناه تا کوئی نهین خبر پیش سی لیکریم ندین فلک کبھی نہ یار بے سہان فلک کی طبعین بادل کشتا میں تیر و نعت ہوں یزید میں پڑتا ہوں دست و خد خد چریر سے خوشی سی بعد مرگ ہی مایہ سی کیر قرار مالان بروج ایہ مری قیوس کا طبع دشت جنوں میں شہریت کھنڈہ سی لکھی	سروانہ کو پلایا ہی گل تمندان سی ربط وحشت میں ہی دوسرے مجھ کی سہان ربط دکستی میں میری ناکہ آتس نشان سی ربط رہز سب کو میری ہی لطف تہا سی ربط پیدا کیا ہی مٹی جواں جوں سی ربط خاک سپید کو ہی مری لیک وں سی ربط چھوٹا دیکھ مرگ بھی کی تہا سی ربط قصیر ہزین کو تہا کسویں ساربان سی ربط
---	--

پیدا و لی کیا ہی فدا پانیاں سی ربط پوچھنا صبا نہیں ہو دوا دماغ میں صدیہ پزاریم کای جالائز ار سر رگ پرک میں میری ہی جو مر اسو خرقہ عمر شہادت ختم تحسیر میں شہرے	وادی سخن جواں سبکی زبان سی خاکری پیدا کرو فدا کسی اب کتبہ دان سی ربط
--	---

ہوایا ایہ س گل خندان سی کیا ربط تہن ہی غیرت صبر ایہ نانا	نیا دایہ ہر یک شخص کو فیت پستان سی فدا پہر خدا فدا اہل جہان سی ربط
---	---

کہا غنیمت جو منہ پر اوس پر ہی نے نر کو تم ہی تم سے اتنی مری جان دل مضطر کو ہی اوس گل ہی بہت عزیز و کیوں کیا پابند زندان انا نیلے کا غنما لیلی سے کلمہ نر کیا اہل کی صحبت سی اوٹھاؤں دعا سنے بندہ ہی یہ بیچگانہ	سکلی سے کیا سکے کا ہو گیا ربط نہیں رکھتا رقیب جیسا ربط چین سے رکھتی ہے ماد صبا ربط زلچا کو اگر یوسف سی تھا ربط ہو اتھا قیس کو لیلی سے کیا ربط نہیں رکھتا بت شیریں وار ربط کہ ہو میدا صنم سے یا خدا ربط
--	--

خدا دنیا میں میں ہی ہوں پریشان
مجھے ہی ان کی کا کل سے بجا ربط

تہ بیان میں علامت ہی گزاری ربط راز مر سبتہ کا دفتر ہے ہمارا دیوان سایہ بید کی پروا نہیں جب مجھ کو جوتی تھی کہی اور گنہوں پہ کتنی ہی چاہی ربط بدل بندہ کو معصوم کی ساتھ	مین وہ دیوانہ ہوں ہی جھکو کوئی پارسی ربط نکتہ دان مین ہی ہکو دین پارسی ربط ای سر بردہ ہی تری سایہ دیوار سی ربط تہا لیلی کو کسی بن کی خوش رہی ربط ظاہر عالم سبب مین کا سی ربط
--	--

ای خدا کیونکہ عذوبت ہو سخن مین پری
لب شیریں کو ہی اوسکی مری ایشا ربط

کیونکہ ہی اسی پری تری لف و پاسی ربط پیلہ ہو ہی جب سی بت یوسف سی ربط دنیا میں رسم و راسی عالی ہدیہ کی	دل تو نہیں کلیم جو ہی آرد پاسی ربط ہر گز نہیں ہا مجھی ترم و جیا سی ربط لیل کو گل سی گل کو ہی باد صبا سی ربط
--	---

میں دل کی چاہ سی بخدا گزیر چون
 خیر نہیں ضرور مری قتل کے لیے
 دشمن بچان مال دل دین کی یہ کو
 وہ ضبط ہی و ان ملک کا نہیں گذر
 گشتنگی سے تباہ ملاقات و مہیات
 سب اپنی پیرا رسی رکتی ہر رسم اور
 تقوی کا ہی مری ل شویدہ کو خیال
 دیوانہ ہوں کہی بت محل نشینی میں
 ترا ہوں مرقہ قدس کی شوق میں
 کیا راہ ہر رسم سی وہ صنم بی ملاقات ہی
 کیا طرز بہری کہی گما تون میں ہوشیار
 نقد سخن ہی مجھ کو عبادت سی کم نصیب
 عالم ہزار جان سی شیدا ہی لی پری
 اور اطمینان جو غرض ہی پالو میں
 شہید زبان کی اپنے کلام دروغ ہے
 اوٹا ہی ہی صنم مجھے محروم غامی کام
 ہر تباہ نے مجھ کو کیا شیخ روزگار
 دنیا میں کہ و مالہ سی مجھ کو خلا ہے
 مہاشوق طوفان ہزار حسین ہوں

ورہ کہی مکر یا کسی میوفا سے ربط
 ہی جان ستم کو نگہ سرہ ساسی ربط
 پیدا نہ کیجہ کو کی کسی دلربا سے ربط
 کیونکر کرین ہم اس بتنا آشنائی ربط
 بعد فنا بھی کہ کو سیری ہوا سی ربط
 بیت الحقیق کو ہی ہی تلبہ ساسی ربط
 رند خراب فی ہی کیا پار ساسی ربط
 دشت جنون میں ہی بھی بنگ و رسی ربط
 ہی جان غمزدہ کو یہ خیر انوار سی ربط
 خط ہی جو لکھتا ہی تو نہیں غامی ربط
 اس بت کی مانتہ کو ہی جو از رخ ساسی ربط
 اپنی کلام کو ہے جو حمد و ثناء سی ربط
 اک مجھ کو ہی نہیں فی لغت و دہائی ربط
 کیونکر ہی نہ مانتہ کو سیری عصائی ربط
 کہا استجابہ کو ہو ہماری دعا سی ربط
 خدا جان میں ہی بھی جو جفا سی ربط
 ہر دم زبیاں کو ہی مری یاد خدا سی ربط
 ہی جان مضطرب کو جو رنج و غما سی ربط
 یارب ہو خاک کو مری خاک شفا سی ربط

فکر مناستی کی کیا بکار اسی فدا	فکر مناستی کی کیا بکار اسی فدا
بیکر منی کی کیا محو غنوا سی ریت	بیکر منی کی کیا محو غنوا سی ریت

<p>تم کہتے ہو غلط بیان آئے ہزار خط دکھلانے عکس رخ سی کیا کیا کرد خر حسرت جوایت نہا معلوم فامز معلوم نہا کہ صاف ہو گا غبار باز ماتع ہشت ہو یہ دروشت آرزو کافر نے پیر دوزخ کو نور قوت کردیا قشما تھا تار و تفت جو کہ فرنی نامزد کر نامادہ و روی خیا نہ الکی کا ویرسا ویر آتا تو خط نہا لیا بونل کی دلاٹ اوسی ہونست شست ششم الفٹ جو نامہ ر حسرت سی تل خط میں ایتنا ہون کیکر کند نیامیر احوال زبانی ہی صدا مجھوں غبار و شب کو گلزار ہو گیا ہی منہی مرا یہ خط تمیم حال قربان ہونی کا حاکم کوٹ قای فدا</p>	<p>تہجے ہیں اپنے شکوہ شکم کی شہر خط جس وقت کہ کمر زرخا دکھلا کر خط کیا کلبا پیرین تو کا کہ ستر بار خط ناولین نہا جو پیر نہا میں کیا خط پیسے اگر تجھے او دیر گھٹ کر خط وال دلا پیر نہا ات میں دیر خط منو تو نہا ریت نہا کیا کیا خط خط آگیا تو آگیا تیک ہزار خط پیر نہا ہی کتب کسی نہا تیک خط کلبا ہون کی تو کتب نہا میں ہون خط کر ہو تو کلبی کو کسی نہا ہزار خط طاقت کمان ہی یہ کتب نہا میں خط لایا یہ کلبا نہا میں شہر نہا خط کلبا نہا میں جو وہ نہا علی خار خط ہر نہا نہا کلبا نہا نہا نہا خط</p>
--	--

روایت علامہ محمد تقی میرزا	روایت علامہ محمد تقی میرزا
----------------------------	----------------------------

محو در زبان چہاں خیرین نہا	محو در زبان چہاں خیرین نہا
طاقت پیر نہا نہا نہا نہا	طاقت پیر نہا نہا نہا نہا

از یک جزا و دت پر پیش از خود
 کیوں لگتا ہے مجھی ختم ہو جاوے
 پیچہ دلوں سے ہوش کیا ہو
 لڑائی کا تو کھیل کھیل ہی ہوا
 کیوں نہیں اوش بہ کا تو کھیل کھیل ہی ہوا
 کیا کروں تو کھیل کھیل ہی ہوا
 منکد چائی نہ اٹھ سکتا تھیں
 لکھو پیتھی لکھی ہا میں ہوں گزرتی
 چوہو دوزخ کو لے جاتا ہوں
 ریت پھیلتی ہے کو کھڑے ہوتے نہ پوچھتے
 جسکی سوئے اسلحہ میں جسکی تبت

نہاں میں محل جلدیرن ہے
 میں کہیں دروازے سے توجھیں
 شہید میرا اس جہنم میں ہے
 اتنی طاقت بھی میں کی نہیں
 موتی بھی زیادہ تو میں ہے
 آتش مستحق ہے یوں نہیں
 زندگی کا جو مزہ ہی سو واپس
 جانی نہیں حرم میں ہے
 اب اس موقع کوئی جنت میں نہیں
 اور کی گنج زینت میں ہے
 میرا بزرگ میں دت چین ہے

گو کا نام اس کا ہی رہا نہ ہوا
 پروردگار تعالیٰ کو شہید ہے

منہم جو میں کیا تو اسے کا
 بیتہ میں کہا تو میں تو
 سکندر ہی لکھ گیا حلیہ میں
 میں جی تو ان اس غم میں
 بلا تو نہ دھن تو میں جسے
 زوآن شکست تو میں غم میں

میں تو ایسی شہر میں
 میں تو ایسی شہر میں
 میں تو ایسی شہر میں
 میں تو ایسی شہر میں
 میں تو ایسی شہر میں
 میں تو ایسی شہر میں

بت چار دہ سال ہو بگنار
قد انت ہی اس لعل جلالت کا خط

روایت عین معلوم

ہی ہجر میں پرانی کی سوزان جگر شمع
ہی فندق پانی بت مہوش ہی شام
کرتا ہے جودل سوزی پروانہ کا شمار
اٹوڑا ہوا آیا ہی سوسنے نرم جود کھیر
رویا ہوں جو یاد بخ تباہان میں تھامی
اوس بت کو ذرا رحم نہیں نرم میں دوز
مجلس میں تری کوئی نہیں گم یہ سی خالی
یہ سوز غم اپنا سبب نشو و نما ہے
ہی غم سوزی ملک بغا پر میں اپنا
شمشیر حوا کی نئی ہر موج ہوتا ہے

سکا قریہ نکلتا ہی دہوان تب لیس شمع
شکل ہی مری نرم میں ہوا گلہ شمع
اوس کانت جان نہیں کیا کچھ خبر شمع
پروانہ کی جانب ہی برابر لیس شمع
مفسومری روشن ہیں بزرگ شمع
جلتا ہی مری سوز درون پر گلہ شمع
حاشا شک سی بہتی ہی چم شمع
میں گلشن گیتی میں ہوں گو شمع
میں ہی ہوں دم صبح دلا ہم سفر شمع
پروانہ پروں سی ہو کیون دس شمع

روشن ہو کیون نرم سخن میری سخن سے
گویا ہی قد اسیری زبان میں اثر شمع

روایت عین معلوم

نہن تکو ماز و قسم سی سلاغ
نغم ابرو میں حاوون کب بنگدہ
فراموش ہوں کیون تہ وقت نماز

بھی بیان نہیں درو غم سی سلاغ
کہان مجکو طوف حرم سی سلاغ
نہن مجکو یاد و حسرت سی سلاغ

قسم ترا آفت جان هوا
 میں کیا غمزدہ فکر و جنت کروں
 جبکہ کون کب میں اس خط کو بہر سلام
 وہ تشویش حال گدا کب کریں
 کہاں صحبت یار محکو نصیب
 نہیں تجربہ ہو کوئی معنی سکے
 فضا عت کروں کس طرح اختیار
 گدا و سہت کا دکھلاؤں غلطی
 شب و روز ہی فکر وصل حسرت
 نہیں موت آتی تو پھر کیا کروں
 بتوں کا میں ہوں پرستش ستم
 کیرین کا کیا نہیں تجکو خوف

نہیں گریہ چشم نم سے فراغ
 کہاں مجکو درد و الم سے فراغ
 نہیں سجدہ ہا می منم سے فراغ
 نہیں اونکو جاہ و شہم سے فراغ
 نہیں سو گنجت ڈرم سے فراغ
 نہیں تجکو فاضل منم سے فراغ
 نہیں دل کو حرص و دم سے فراغ
 جو ہو ذکر باغ ارم سے فراغ
 نہیں مجکو کار و جسم سے فراغ
 نہیں مثل غم اکل سم سے فراغ
 ہو واجب سی لوح و قلم سے فراغ
 نہیں جو کینہ و خدیم سے فراغ

فدا ایسی بد عہد کو دل یا

نہیں جسکو ہوئی قسم سے فراغ

سینی میں تیری اتنی کہاں ہی براغ
 تازہ ہیں مثل گل گلی روشن چرخ چراغ
 کیا بخت بد کا شکوہ پیدا کیجے
 کس شعلہ رو کی آتش غم کا ہون
 ہیشہ نہیں مگر ہی خیال ان ارغوان

ہاں پہلوی بسترہ میں میری ہزار داغ
 رکھتی ہیں میری لہریں کیا کیا بار داغ
 وہ بکنا غیر مری ہمت سار داغ
 ہیں کل فتنان جو میری نگاہ داغ
 دکھلا رہا ہی یاغ کی جگہ ہزار داغ

چنانچه سراسر لغت سی و نهمین آید
 هر یک غیر کی ای ان یار سیم ییغ
 و در کتب لغت کج یک کیا کیا ییغ
 بهر چشم و دهان چه کیا کیا ییغ
 یکدم همین مچو شمر گران ییغ
 تند لود اجنه ان عرا و در آید

ہی سفید و چکر کاری کشیدار و لعل
 بیابان سبز چاک سی ہری ل سفید و لعل
 دیکھی خوش گل ہری ل چرخ آفرین
 و کیسا چوسوز خم سی ہر اجہ ترار و لعل
 رکستا ہی ہری ل میں خاستہ خا چار و لعل
 پاتا ہوں حای ابد میں ہر نگار و لعل

جس چاہو تم زراغ و غنیمت تو وہاں فدا
کیونکہ نہایت ہی نیکو ہے۔ پانی ہزار بار

گوشتی شعله و تو فروزان گریخت
ایمن در دویج و چهرت با و این لعل کما
مشغول بنیاد ما گشتی ای کی سپی بیری
حاشا تو شد گرد و از لبت تیرت خستیم
بنا تیر و پی تیرت بزمی از تیرت و علی
ای کی کشتی طبع تو برین بنا شدی و
تیرت و همان دل تنی ای نه میر و
کیا دل بی که حسین بنین و ذراع شوق
ای شوق و او پی رخ روشن و بهوش
از جویان این گشت گشت کیون بشم
اینا خاکت ای رخ و کلا تر بر مجھے سے

[illegible]

بیکس چون که اسخ بتبار فرافزین
 نازیم به مرگ خویش اگر بر مزار من
 ده شمع رو کبخی بیان خسلوه کرده
 نهند اوین کری به مری دل کی آه سز
 یاد آتاهای و لطف و غوغ شب وصال

جلتا به کون حال به سیری مگر چراغ
 روشن نماید آن بت رشک قهر چراغ
 روشن هوا نه گهر من مری مگر چراغ
 روشن کوئی کری جو مری قبر چراغ
 جلتی به همان ارنه کیا دیکه مگر چراغ

ای آفرین خدا به سر و غوغ کلام تو
 روشن نموده ز فستیل نهر چراغ

گلزار حسن کاهی عجب دلپذیر باغ
 شل کلام تازه کمان بی نظیر باغ
 گو بای هر روش غم هجران من بل مراد
 سنایه عرض میری که دیکه نیست که
 که کافه آنکه لکوه برهنه لباس
 هجران من بجو شاخ گل تازه بی کمان
 دل داغ داغ هی غم گلزار قدس من
 کب سوئی باغ ای تری دروین کاغذ
 یا بنده محسن غم گلزار حسن هون
 ذوالجوع هون جو کندم حسن طبع کا
 محسنه جو ضبط گریه خون من نه هوسکا
 ای رنگ آفتاب گل هر چه من

ای گلشن جهان من به نیت نظیر باغ
 بجه خوشنوا کا دیوان ای محسن باغ
 ای رشک جو محکوبی شل سعیر باغ
 دنیا سوئی به محکوب سنج و بعیر باغ
 پیته هوی به رشک خجسته حیر باغ
 سینه من سز و سه و گلکتابی تیر باغ
 هون گلشن جهان منین رشو نظیر باغ
 سبزه هی کیون بچا تا هی خوش صیر باغ
 کیا و کینه کو جان تو من ای باغ
 بی چشم تر من مزرعه شک شعیر باغ
 صنوا من اب گلکتاب هون من ناگزیر باغ
 ای روضه رسول خدایا کیا سیر باغ

فرقت میں گل کا حلوہ ہی دارالشفہی	گویا نسیم صبح سی ہی زمرہ پر باغ
مشاق گریہ کا ہی مری یوں دہریہ پوش	ہو جس دوش سی طالب ابرمظہر باغ

معلوم کرنی کاوشن فکر ای قدر مری	
گر ایں مین مین دیکھتی مزا و میر باغ	

کہا تا ہوں مدام دایع پر داغ	ہوں آتش غم سے سہرہ باغ
ہاڈمی مین نخسین چراغ روشن	ہی سینہ مین میری جہلوہ گرداغ
جلتا ہوں عبث کہ سورش دل	رکتی نہیں مشقت آتش داغ
کیا خوف سقر ہے مجکو و اعظ	ہے میرے جگر مین شعلہ و داغ
جو ہے گل تازہ تیرا اے باغ	ہے میری نظر مین تازہ تر داغ
ہجرت تسلیہ ہو مین و اعظ	دو ترخ ہے جگر کا میری ہر داغ
تارے نخسین آسمان برایتے	ہیں سینہ مین میری جہلوہ داغ
ہمراہ عدو نہ جاسوئے باغ	کافور سے دل کو یوں کر داغ

سمجھے جہان آفتاب محشر	
روشن ہو قدر اگر داغ	

وقت مین خارزار ہی گریز و زار باغ	فصل خسروان سی کم نہیں مجکو بہار باغ
غیر نگدہ ہی اہل بصیرت کو لالہ زار	انفوج فنا ہے گل و اعدا و باغ
کو چہ ترا چین ہی چوای غیرت چین	مین نعمہ سنج آہ ہوں گویا ہزار باغ
سر شباب جو خم حسرت مین کٹ گئی	مین تشنہ رگیا لب جو بہار باغ
کیا اعتبار حسن جوانی کا ای بتو	رنگ شباب ہی گل نہایا دہار باغ

<p>اگر کسی کو سب سے گریہ شہادت</p>	<p>ایساں ہونے سن ہی ہونے وانا باغ</p>
<p>نسبت ہی باغ فکر سخن سی تو کچھ مجھے</p>	<p>مگر گل بنیں فدا تو میں یا ہوں جیہا باغ</p>
<p>روایت فار</p>	<p></p>
<p>ہوں جو میں دیوانہ دل گیز زلف سانپ کا قابو میں لانا نہیں ہے بسکہ تفتہ ہے گویا ای پرے تسے کیا موبات گولی کا کیا دام کا کل اور دہت صیاد ہے ہو گیا روضہ مرا شہل کدہ</p>	<p>کافی ہی میرے لیے زنجیر زلف سخت شکل ہے گر تسخیر زلف ہی دل شیدا مرا تصویر زلف قتل کرتی ہے مجھے تنویر زلف ظاہر دل کیوں نہ پوچھ زلف بعد مردن جی ہے یہ تاثیر زلف</p>
<p>نکمت شک حق ہی ہر شے</p>	<p>ای فدا میں جو کی تقریر زلف</p>
<p>کراہی فدا نگاہ دل زار کی طرف دل کو نہیں رجوع فدا کی طرف کیا ضبط ہی کہ منتہا کہن بکمال دشوار ہی خلاص ابی غنایہ زار خط کو مری نہیں کسی طائر کی حجاج ضبط ہی کہ توڑیں مری پاؤں اقربا گلگونی شفق پہ نہ گردن کری گھٹ</p>	<p>کاف زہ کیہ نہ گس بیمار کی طرف جرم کو لیچے میں گردار کی طرف وکیوں جو پہو لکر غم خسار کی طرف بیجا نگاہ رشک ہی گلزار کی طرف پرداز خود بخود ہی اسی بار کی طرف جاؤں اگر میں کوچہ و لہار کی طرف ادیکے جو میری دیدہ خونار کی طرف</p>

آباد بھی مسکن فر باد و قیس ہے
کافریکے اہل یہ چرب چوبن آج
خواب میں بحث ہی مڑ سجدہ و رکوع
سوچی نہ پر سیاہ و سپید زمانہ کجہ
کر ڈال مجھ کو قتل سنگ گزیریں شتاب

جیت سی گزیر ہی واوٹی کسار کی ٹھ
مالی کو تیرے ویکون کہ زنا کی ٹھ
سجدہ ہی دل کا ابروی خمدار کی ٹھ
دیکھی لالک جو سیریں شتاب کی ٹھ
احسرت سی نکتا ہون تری تلوار کی ٹھ

فرصت نہیں ہی کار کچھری اسی فدا
کس وقت التفات ہو اشعار کی ٹھ

ہر وقت لوگی ہے دیر کی طرف
میں ہوں کہ کسی شہ حسن ہمال کا
نکتا ہوں میں کہی جو تری تنگ و بام کو
میں ہوں شہباز کسی شیک باغ کا

کب ہی خیال کوچہ و بازار کی ٹھ
سیا کام محب کو حاکم و دہیار کی ٹھ
گکہ کترا ہوں شہ درو دیوار کی ٹھ
کب میل دل ہی سیر چمن ار کی ٹھ

ہی چھی ناز پیر ہی کمی دن فدا ہوئے
کب سخت غل ذرا بت دلدار کی طرف

جاری شہرک ٹوک کا حوالہ ہی ہر طرف
محویت لڑاؤ دنیا ہے بد بلا
دیکھوں شکوہ حسن کہ اعزاز ناز کو
افسردہ سر دھری جانان ہی میں جو ہوں
شبہای مطلقہ میں تری نور حسن ہے
اسی نائش کا تراور ہی بزم سوگ

صحر میں جہاؤ گل لالہ ہی ہر طرف
اس مایہ و پرسم کا نوالا ہی ہر طرف
کا فرتری جلو میں رسالہ ہی ہر طرف
مجھ کو جہان میں کوہ ہمالہ ہی ہر طرف
مانڈا شتاب او جلالہ ہی ہر طرف
شور فغان و گریہ و نالاسی ہر طرف

اس شش جہت میں کیوں ہی شش و پنج ای فدا	ملک ترا خدای تعالیٰ سے ہر طرف
---------------------------------------	-------------------------------

<p>مکملوں شش رخسار ہی ہر طرف میکو جان میں واوی ویران بھی طرف ہر گل فقط نہ پاک گریبان ہی ہر طرف یہ فوجی نہیں کہیں اک دانہ خال کا راہ میں ایسی جو شامیل کا ہون سب دنیا میں آدمی نظر آتا نہیں کج ہے پہچاتا نہیں ان چٹ است کو جو میں کیا دشت خار زار ہی امروزہ جان اب طرف و حوصلہ ترا و کار ہی بیان سب ہو گو اتر تیر جہان بہرین جو شش پاس چاہیے اُس شت میں دلا کس ہی شکایت دل از قہ میں کر دلا</p>	<p>مکملوں شش رخسار ہی ہر طرف میکو جان میں واوی ویران بھی طرف ہر گل فقط نہ پاک گریبان ہی ہر طرف یہ فوجی نہیں کہیں اک دانہ خال کا راہ میں ایسی جو شامیل کا ہون سب دنیا میں آدمی نظر آتا نہیں کج ہے پہچاتا نہیں ان چٹ است کو جو میں کیا دشت خار زار ہی امروزہ جان اب طرف و حوصلہ ترا و کار ہی بیان سب ہو گو اتر تیر جہان بہرین جو شش پاس چاہیے اُس شت میں دلا کس ہی شکایت دل از قہ میں کر دلا</p>
--	--

عجرت سی و یکمہ تو ذرا بستی کو ای فدا	بیان ہر محملہ گور غریبان ہی ہر طرف
<p>آگ تیری ہون میں قاتل سر کھٹ کب ہی نسبت روی روشن ہی کر یا خدا تے پاک ہے وقت دو</p>	<p>۲۹۵ مگر قبول ہفت زہی عرو شرف ہے سرخ باد منور پر کھٹ لو لگی ہے تیری اس مہم کھٹ</p>

دیکھنا میری طشت نہ لاقم طرا وہ متی ورا میں پہنچو شکست ہی ہو گئی ہیں شکست میری ہڈیاں میں یہاں نالان ہوں اندھیل شکوہ کیا اک میری جان زار کا کھاؤ و ہقان ہے اگر شور پھر کیا ہے طوفان بلا کا بجگو غم	میں ترے تیز گمہ کا ہوں ہر فوق کیا کرتی تھی وہ اہل سلط کوئی قاتل میں نہیں ہیں یہ خد بزم جانان میں وہاں تیار ہی لوٹ دین شرکان قاتل صفت کی صفت سنبھل میری نظر میں ہی صفت کافی ہے تیری حمایت کا کف
--	--

سخت آفت ہے برائی والدین

ای فساد اولاد ہونے خلف

چشمِ حشر می کیستی ہی محراب کھٹ قد ہی خوشید قیامت کا ہی جلو ایک طرف رواہ کیا ملک عدم کی کیسی سیدی راہ بہت ڈر بہت انسان کی لپی دروہیت ہستی نہ ہوں انسان بسکہ ہی لایا میرا وہ کیستی ہی اوس بہت کا کو نہوا ہو گیا سفر کا رسلطین اپنی بیت پر خسر مہر کی تجھے ترق کسکو ہی ای جنگ جو ہیں تری دربار میں کیسوی جو افادہ کلیم کیا میں اس گمہ جہاں پہنچوں کہ متلا	گر عیسم سی مری محرابی دریا کی طرف ہی تری زقار پاجی شہر پر ایک طرف اسب چلی جاتی ہیں طفل پریرنا کی طرف یک طرف جنت ہی اور دوزخ سمیا کی طرف گو رہی تیار کیسویا و جنت از ایک طرف رگیا سب شیخ کی شیخی کا دعو ایک طرف زہر ہی کیسویا نازن گوہی جلو ایک طرف چوڑی چشم غضب صلہ و دار ایک طرف دست بستہ ایسا دہیں سجا ایک طرف یک طرف ہی از مرزا و راہ و مال ایک طرف
---	---

ی قدر تیری اسبج حلا نفس من | ساری نیایک طرف اور تیری منایک طرف

ردیف قاف

<p>کیون خوش آتش افسر کو جان زرقا ۱۷۶ بیونگی دن ہی آس کی بھی شبیہا قار خشک کرتا ہی نہال زندگانی کو مری سزل کوی یار کو آسان سمجھا کم نصیب ہو گئی تھی شدت غم سی زلیخا چو لال مین شب ہجران ہجوم درد و غم سی مرگیا کوی بلی کو کیا داشت و داشت ناک سے افس کیونکر ہونہ مجھ کو آہوان شے</p>	<p>بجہ سراسیمہ کوی مدت جاناں کا فرق ابکی ساری چاندی اوسن و تباہی کا فرق ہی خزان گنج بابت رشک کلت کا فرق قیس پوانہ کو مشکل تھا یا یا کئی فرق کس قدر تھا شاق او کو، و کسناں کا فرق تھا بلائی جان محزون لف پیمانی کا فرق قیس کج دشتار تھا چشم غزالہ کا فرق باعث وشت ہی اونکی چشم قان کا فرق</p>
--	---

ای قدر شاہ خراسان کی زیارت کا شوق

کیون نہ مجھ کو شاق ہو ملک خراسان کا فرق

<p>ہنسک کو دہون بطفیل قاف عشق ۱۷۷ ہی خشکی لب اپنی قدر اسبزد ز عرق آغوش غم مین پائی ہی چمن سی پرورش گلزار کیون نظر مین مری حار و زار جینے نہ ہی کا طعنے اجاب واقربا خوش باش ملک وشت دیونگی ہون ای محبت نہیں بھی نشہ شراب کا</p>	<p>ہی عنف و عنف مین مری پیوستہ ہا عشق یہ زعفران زردی رو ہی بہار عشق کیونکر شباب مین نہ ہون ہمکنار عشق کس غیرت چمن کا جگر مین ہی خار عشق ہدم اگر ہوا مری دل مین گذر عشق پہلے تھا مجھ غریب کا مسکن یا عشق البتہ سر مین ہی مری کہ کچھ خار عشق</p>
--	--

لاکندون طرکی رخ قصبه بین چون شلا	زنده نیمه نور گیا به غصم پیشا عشق
کیا حال خطراب محبت بیان کرو	رشک هزار برق بی کافر قرار مستق
ای یار و بر جوته لاکب سی و لک	لیکن او نمایا حسرت آدمی با عشق

اصدوی تیری همت عالی و دل حسین	
صبر و قرار و هوش گیسب شاد عشق	

کمانی بین جسمی ل پر قدر و غمای عشق	هر وقت بی بان پر مری با بیای عشق
از صید کی بیان شود رتبه های عشق	گر صد هزار سال بگویم شای عشق
یک جان توان من خسته جان هست	با دانه از جان کرامت فدای عشق
تجربه نسوزم بگو بی بیفاکده طیب	جز شربت وصال شنیدم کیه دای عشق
هی خون دل مرا غم حسرت کاشته	یه گوشت پوست جان بگره ای فدای عشق
مژگانان که گویند حفظ دامن من	یار بری بملای تنگی ملای عشق
انسان کی نشان نرسد معرود مار کا	پای اگر جهان من مبادا دای عشق
و دیاک هو گیا هوس و جان سی با	جسکو خدای پاک بی بخشای عشق
دایغ نهان میان جو دین سی کم تخمین	مین بادشاه وقت هون گون ای عشق
ری یه عو کس غارت دانا در و زکا	هی خون عاشقانم کش خاشای عشق
بیجا نهین جو یار کی دل من هو جا پر	کیونکه که دل من بمری مت جایی عشق
مین ناگزیر عشق تان سی هون و ا	پیدا کیا بی محکو خدانی برای عشق
میری نظر من دولت دارین سی	هی محو فقیر پر جو نگاه عطای عشق
کسخت کچه نوچه مری اسکی با یانی	هون بان و رد دل سی فدای عشق

آفت ہی غم نمان عشاق	۱۷۱	ہی عشق بلا ہی جان عشاق
کینہ کو کہ ہو وہ مصبران عشاق		کافر ہی عدو ہی جان عشاق
کیا حال کوئی سنا می اپنا		کشتی ہے وہان جان عشاق
ہی عید کا دن گلے سے لگ جا		قربان تری ای روان عشاق
کس کو نہ کیا ہی قتل تو سنے		باقی نہیں ہی نشان عشاق
رنی پن تیاک شان غم پر		دیکھی یہ جہان پیشان عشاق
خسرم قسم خطوط پر آج		کشتی ہی ہن وہ تان عشاق
مر کر ہی سدا وہین رہینگے		ہے کوی تان جہان عشاق
دیوانہ فغان نہ کہہ ہے دیوان		مین گویا ہوں قصہ خوان عشاق
گو با ہے نسیم سرد آہین		مین داغ جو گلستان عشاق
ہن فکر جو محو وصف ہن نام		ہر شعر ہی جانتا عشاق

دیوانی کمان کی فیس و فریاد
اب چور و فدا ہوا عشاق

جس کو توئی بجز الفت میں بویا می عشق	۱۷۲	آبروئی دو جہان او سکو کہو یا می عشق
فیس ہی ماہی اتق ہی تل ہی دین		ہر کوئی دم کو تری نیا میں و ماہی عشق
سمجھی رہی سر خرد ہوئی گریو آہو		ہمنی خون چشم تری نہ جو دہو یا می عشق
عمر تر پیا گیا شبہای تار بھر میں		چین سی مین غفہ تحت اکدم نہ سو یا می عشق

رات دن خاک کو سجا فکر غم محبوب مین
ہی فدا اک پیکر تصویر گویا می عشق

<p>۱۱۹ نہ کرتی عشق بت شو خلی جگر پر برق پیری سپہری میری جواہ آتبار نہ زلف پر تری تر بان فقط ہی ابر سیاه مین جگلیا تری سوز فراق مین فاسم عشت ہی اہل جان کو یہ باعث ایذا وہ بوسی لیتا ہی وس بت کی کال کی درک یہ ہمسی کرتی ہی روز آ کی متق بیابانی مجھی کام سوئی برہی ہی اویسی لہسی جوارت خواب مین دیکھتا تیری جلوہ کو دھو گرہ سی میری و برق دوش تنگی</p>	<p>قبول تھا مجھی گرتی جو میری سپر برق مین سہما یہ کہ گری گویا میری گہر برق میان خدا ہی تری جلوہ کمر برق گری کہیں تری ہر روز کی منیر برق گری خدا یا میری آہ ہی اثر برق نہ چاہوں کیون کہ گری غیر بد گہر برق نہ کو نہ تھی ہی بلا وجہ میری دیر برق مری ملاسی گری چشمہ خضر برق تو آج گرتی امتحان میری سپر برق گری خدا یا کہیں میری ختم تر برق</p>
--	---

یہ جنس ہمیش بہا ہی جو مثل خاک سیاه
 گری خدا ہی مگر خرم ہنر برق

<p>۱۲۰ بسکہ رکشا ہوں لفت غم عشق سینکٹا ہوں دل ا جگر کے کباب جگر قلع کون ہے ندیم اپنا فیس وامق مرے مرید ہوئے دل کو میرے جلا دیا اسنے تا بہ سنی سال مین رہا مضطر اسی خدا جانے دوتہ غم کہا تو</p>	<p>مجبور راحت ہی کلفت غم عشق آج بھری ہے دعوت غم عشق محکوم حاصل ہی صحبت غم عشق محکوم عزت ہے ولت غم عشق پڑی آتش مین حدت غم عشق ہو گئی ختم مدت غم عشق یاد کر کے لذت غم عشق</p>
---	---

رویت کاف

ای جنون خاک گریبان کب تک ای دل اوس پرود نشیں کی خنم مین رخت ہستی کو مرے پہونک دبا روستے روستے بن ہونا بنیا یکسر گیا سر مراد احوط خاموش خاک بھی خون نغین باقی دل مین قلم اپنا ہوا شاخ سنبل سر مرا پیسہ گیا بکتے بکتے	سیر وادی و سیابان کب تک حفظ راز غم نہان کب تک لب پہ پینا نہ سوزان کب تک شوق لطف رزہ جانان کب تک قصہ روضہ جنوان کب تک ہدف تارک ترکان کب تک وصف گیسوی یرثیان کب تک شکوہ گردش دوران کب تک
--	---

گور تیرہ کو فدا یاد کرو
لکھ آرایش ایوان کب تک

صد فتنہ سا ان کیا ڈبت حسین الہی کب تک کیا حص کچھ کروں مین دم چند کے لئے ہوں وہ نریقی بحر توحید کہ مجھ کو آج یار بکھار لیاں کروں سجدی مین ناتوان سودای غم مین جسکے مین یو لہ ہوں یہاں جسکا یترشتی ہی جہان ہی وہ اگر صنم	غارت گرشکبٹ لہان دیں ہی ایک تالیں نوریا مچی تخت وزین ہی ایک حوت زمین ماہی چرخ برین ہی ایک یہاں بت تو سیکڑوں مین بہ سیر جی مین ہی ایک وہ شیک صد ہزاریری نازنین ہی ایک لاکھوں مین جسکی قیس و محل نشین ہی ایک
---	---

ہر مرد و زن کی سنتا ہی طفی وہ نوحوان
رسوا کن فدا یہاں طفل حسین ہی ایک

ہر دل سناں ہی حکاوتہا کیس ہی یک
اطلاق جزو گل نہو کیون تیری ذات پر
جلوہ ترا محیط ہی ہر کوہ وشت میں
ہر ذرہ جسکا طایب و بد ہی بہان
ہر ذرہ ہی مقرر تری فی حد ذات کا
ظاہر من گو بد ہیں گرتو بغور دیکھ

طالب ہیں جسکے سینکروں تار میں ہی یک
یار کہیں ہر ابر ہی تو اور کہیں ہی یک
مجنون تری ہزار تو محل نشین ہی یک
مانند آفتاب وہ برہنہ نشین ہی یک
سجھی تجھ کو ایک کوئی زمین ہی یک
کرتی سدا زرف و عرش میں ہی

مجنون فی میرا حال جنون سینکریہ کیا
دنیا میں مثل میری قدری حزن ہی کیا

حوالہ الفت پر ہی غذا کیا خاک
مر گئے ہر بجے کچھ نہو چا حال
کھالی دینے میں ہے درخ سے
اور نالوں سے ہو گئے ہر جسم
وہ ہی باقی ہے ہنر اے سنوڑ
خط بچے لکھا خط غبار میں ہے
بکہ معلوم ہے معمول مرام
ہے مجھے شوق نر گس بیمار
ہے میرے لب ہی پر دہشتین
اونکے آگے نہیں ہی تاب کلام
جاتا ہے کہ بوالہوس ہوں میں

اے کہانا میں جسم سو کیا خاک
زندگی میں وہ پوچھتا کیا خاک
بوسہ دے گا وہ دل کیا خاک
اوسکے دل میں اشرم کیا خاک
ہاسے میں جسم میں سو کیا خاک
اوسکے دل میں ہو پھر صفا کیا خاک
کیجئے اظہار دعا کیا خاک
ہو مرض کو مرے شفا کیا خاک
راز اپنا رہے جیہ کیا خاک
کوئی کچھ حال شوق کیا خاک
کرتے یہ وعدہ کچھ وفا کیا خاک

آسمان ہی ہی مجھے ہر گز نہ
دیکھ رنگتِ سلاخی کے تاثیر
نیم جان چوڑ کر چلا قاتل
نہیں جس جاگد زورِ شتون کا
ہم جو کہتے تھے اُن بوسہ مانگ
ہوں میں کجخت وصل اوس بت کا
وہ ہی بات ہے اضطرابِ ہونہ

بخت بد کا کروں گلہ کیا خاک
وصفِ رکتا ہے کہ کیا خاک
قتل تو نے مجھے کیا کیا خاک
ہو پیچھے وصال نہ کیا خاک
کالیوں کے سوا کیا خاک
ہو مرے دل کو جو صلا کیا خاک
غنیمت میں اوس بت کی مرگیا کیا خاک

سیرِ مرحوم کے زمین ہی ہے
مجھے کاوشِ حویلی کیا خاک

مجلو ہی تاب گفتگو کیا خاک
ہوش اوڑتی ہیں سکی صولتِ حسن
ہی غبارِ اوسکو خاک سا روئے سے
کھلیاں ہیں اوسے جرابِ سوال
ناتوان میں ہوں وہ ہی ہر جاتی
وہی ہے تشبیہِ شب سہی کی نہنے
غم سہی دریا نے اشکِ جاری ہے
وقفِ دستِ جنوں ہی مدت سے
جانتا ہے کہ ہوں سیہِ اختر
بیانِ ہی حد سے زیادہ بیہوشی

کھون غم اپنا ہو کیا خاک
ہونگے ہم اوس کے رہبر کیا خاک
خطِ لکھی گادہ سادہ رو کیا خاک
یہ کبھی اوس بت کی گفتگو کیا خاک
مجھے ہوا اوس کی جستجو کیا خاک
صفتِ زلف مشکبو کیا خاک
کیجئے سیرِ آبِ جو کیا خاک
ہو خرمی جیبِ نین رہو کیا خاک
بوسہ دیکھا وہ ماہِ رو کیا خاک
محبوبانِ ہو وہ تندر کیا خاک

مرے لاکے سخنور کو
اونکی زلفوں کو سونگھی صاحب
زنگ بستہ چری سی تم نارک
خچہ دین ہوں سوختہ مجھے کافر
صد خم بادہ جاہلین مجھ کو
ہجر نے خشک کر دیا سارا

بخت مجھے کر گیا تو کیا خاک
عبر و مسک میں ہی ہو گیا خاک
پہر کٹے کا برا گلو کیا خاک
دشت و دشت کی ماری تو کیا خاک
جی ہر سے میرا اک سہو کیا خاک
ہو بدن میں مرے لہو کیا خاک

دل تو میرا ہی اسی فدا ناپاک
پاک مجھ کو کری وضو کیا خاک

۳۷۶ قابل ہے میری کہ کل جامی جان تلک
ٹسکا ہوں میں کہ مسئلہ کھلاؤنگا
ایں رسیہ کر گیا رخ آفتاب کو
کچھ حرص ہی تجھ کو گریار رسول پاک
دو چار دن میں از نہان ہوگا واشرف
آب امین تو بڑا ہو کر مجھ کو ضعف سے
کیا تذکرہ ہی بلبل و نسری زار کا
کہو باگیا میں لکھی سراغ تلاش میں
پیر فریخ مجھ کو اس بت سیادنی کیا

ممکن نہیں گلہ ترا آئی زبان تلک
پہونچا جو میر دشمن کی اعطاف تلک
پہونچا جو دوداہ مرا آسمان تلک
ہی آرزو کہ پہونچوں تری ستار تلک
ایں ضبط لوبت اگنی آہ و فغان تلک
طاقت نہیں جو پہونچوں تمہاری ستار تلک
عاشق ترا ہی سرو گل گلستان تلک
باقی نہیں جہان میں جو میر انسان تلک
کیونکر میں اور کی پہونچوں فدا آستان تلک

روایت کاغذ فارسی

۳۷۷ ای فدا اگر تجھی ہتاچی دیک مرے ایک
وضع داری کی یہی معنی ہیں تو ہی رو لک

مشتق جو جھکے ہو اہی یہ مکاناں ستم
 ڈر ہی پہلوسی ہری پہلوئے بھر جابی کہین
 شرم ہی آئی تی بجک ہی یہ بزم عام ویکہ
 ہو روان گرگز نہ گستاخانہ ہی جابی
 ہجرین کسکو گلشست ہے گوباغ میں

دلخا اوتھا کا فرجہ اور درد دوری گلک
 بیٹھتا ہی بزم میں معنی و ترک مہ گلک
 شمع سی برولنے اپنا فتنہ غم کر گلک
 کوچہ قاتل سی خون حلق بسمل پر گلک
 سیر خنیجہ ہی جدا بلبل کی ہی چوہ گلک

عین رسوائی ہی خوش جیمون کا فرجہ تلاط
 ای قدر اکیہ و قریا ہی ہی آؤی و لک

اوس رنگ خاصی جلتی ہی آگ
 ہمدنو آتشین رخون کے
 مہندی تری غیر نے لگا ئی
 ہون بعد فنا ہی سوز غم میں
 دو رخ کا زبانہ منفصل ہے
 مگر کہ بھی ہے سوز سینہ باقی

افسوس کے ہاتھ ملتی ہی آگ
 سوز و پ اگر بدلتی ہے آگ
 باتوں سے مرے نکلتی ہی آگ
 دل سے مرے کوئی ملتی ہی آگ
 سینہ میں مری وہ جلتی ہی آگ
 مرقہ سی مرے نکلتی ہی آگ

یڑھتا ہے فدا نہ گرم شمار
 گویا کہ زبان او گلتی ہی آگ

نہ ملتی ہیں ہی وہ بد خو کسی کسی تنگ
 سی لگا کی جو منہ شرم سی کیا ہی بند
 زبیکہ رنج خوش باہی ہجر خواب میں
 بس آ کی کیا ہے بنا و پناہ کی مہوڑ

یہ حال ہی کہ ہی ہر ایک وی تنگ
 تو ہو گیا وہن یا را ورسی سی تنگ
 خوشی جو تنگ ہی مجھی تو خنجشی تنگ
 کہ ہوئی مری ملتی ہی تم ابھی سی تنگ

یہ نازکی ہے کہ اذکو گران ہوا گھنا
کمان تلک رکھی بیچارہ بیٹیان روشن
رہیو لای کہی جیسے کشا و درو جو کر
خدا کری کہیں ایسا کہ موت اجائی

پری کی جان ہی چلی سی سی ننگی
کلال ہو گیا ہی ہری ہی کشی ننگی
نکیوں ہودل مرا او غشت پری سی
فراق یارین آیا ہوں مذگی تنگ

کلام پاک میں ناز ہی سب کا جویا
فراہی جان مری بدو ادسی تنگ

کیا زعفران کا او کی بنیں کی گردنگ
گاہی سید گاہ سبنا و اور گاہ زرد
کرنی ہی تازہ داغ جگر کو بزم گل
چوتما ہی توجہ دست خاستہ سی سنم
ذی ہتون کو نعلی منیت حرام ہے
جان لب پر آگئی مری زراط سوچ

ہی عاشق خیف کا تیری اوزردنگ
کیا کیا بدلتا ہی مری چہرہ کا زردنگ
دکھلا رہی ہی مجھ کو مری آدھر دنگ
فرجانی پیدا کرتی ہی جو سر کی دردنگ
چرخ ہی کیہ سنتی نہیں مہن سرخ دردنگ
لقد موستہ دینی مین کا فرنگ زردنگ

کیا خون ہوا فدای حسین شہید کا
رکتی ہی سرخ کیون کی کو حلی کردنگ

روستا زادگان گندیم رنگ
شاہ گل کے ہو جو تم ہرنگ
نثر غالب پسند ہے مجھ کو
رہو کئے کی قیاس کی کر خربہ
کوہ نہ آسمان اتنی سینہ ان

لقد دل بینی مین مین شوخ اور تنگ
مین بون مرغ چسپن بہا مہ تنگ
نخستہ کیون جدا ہو چہ آہنگ
در کو نادان عبت ہی بہ ند رنگ
طبع میوزون کامی ہی ہی ہنگ

ہیں بھر سپھر کا چرچا تجربہ کیا کی جو یاد میں ہنگ واغ افلاس ہیں گل اورنگ تیرے تلوار پر نصیب جو رنگ مجھ کو ہر گام ہے جو کام ہنگ کرتا ہوں تو کرے اہل فرنگ زبر چہ دستہ فرہنگ	ہی یم اسک کا مری سلطان و دستم کی نلک کو مشق بخین تاح شاہی ہے بیان کلاو مند گو یا ہے سبز نجی عشاق سیر وریا کو کیوں چلائے یار کیوں سوئے نظم ہونہ فکر جوع ہی غیاث اللغات خوب کتاب
--	--

زرد رنگی کو میری کچھ مت چوچہ ای فدا ہی زمانہ رنگا رنگ	
--	--

اردو لفظ لالہ

۳۱۲ والا ہی من مجھی تونی وای دل جی جانی جان بجا ائی موت ائی اجاب ہیں قیب و دہت بد مزاج اوس بت کی غم میں ابکی مست اگر رہا مجھ کو بلای جان یہ دل بقیہ ادھے سیما ب و برق کو نہیں اوفسی سنا بت اس قصہ زر نگار حمان پر کری جو نیت مشہد و صفت برونہ منہم سپہ ہو جی لیونکر نہ غم کوئی تباں مجھ کو ہوا	ہی روز شب حو لب پر مٹی بیانی دل یار بگر کسی کا کسی پر نہ آئی دل یار بجا ہیں کس کی دن درو ہائی دل کافر ہو پر کسی سی چونکہ لگائی دل درد بان تنوخ ہے یارب بلا مٹی دل بی طرح منہ شرب میں مری پار مٹی دل آئینہ سان ہوتا ہی مائل منامی دل اکل تو سہ دیکھی کی یہی بھائی دل ہی حضور شتیاق مرار ہنمائی دل
---	--

نیم جان گزتا ای محکوبت کافر صندل
آب کی رلف کی سود میں جہاں ہی صد
کوں ایسا ہی مر حالت غش میں بخوار
کسکے قفسہ کا مجھے غش تھا بایام جتا
سب تری رلف معین کی کافر ہیں قلام
تسانہ رلف ہی کس فی تری دی ہیست

ہی جو قفسہ می تری لوح جبین صندل
کیون گسا جانی مریج ہرک گھر صندل
کہ سنگھاسی جہی بازار سی لاکر صندل
ہو گئی ہی جو مری خاک ہوئی پر صندل
نخانہ عود اگر نافہ و عنبر صندل
ہو گیا ماغ میں ای جاں جو صندل

وصف کیسوی تباں میں جو فدا لکھا ہوں
ہی نہ دوستو میں مری حاسہ کی جو صندل

زہد سی راہوں کو کیا حاصل	دل کو از کی نصیبین حاصل
سوچ تقدیر حق کو ای غفل	نہی تدبیر سب میں لا حاصل
مرگنی ہم پراوس چھا جو نہ	ہنوا بے کا مدعا حاصل
جسنے کی دوستی و بال آیا	ملک الفت کا ہی ملا حاصل

عمر کیون فسر شعر میں کہوئی
ای فدا تک کو کیا ہوا حاصل

قدسی رخ خور ہو اس سی کیا حاصل
تو ہی تمکو عجب لطفت کبر حاصل
نہ شہدین ہی شکر میں اور نہ قدسین ہی
خدا خدا کرد ای واعظو برای خسترا
ذرا برای خدا و یکہ ای بت کافر

ہو ای تمکو وہ شید ای جان فدا حاصل
کہ حسن سی ہی تمہیں جلوہ خدا حاصل
جو پوسہ لب شیرین سی ہی نرا حاصل
کہو نہ نیم اصنام میں ہی کیا حاصل
تری نگاہ میں ہے اپنا مدعا حاصل

ہماری عمر ہے وقف عموم ناما سے	سوا ہی پاس جہان میں یہ کیہ ہوا حاصل
<p>کلاہ مجھے حمدی بت پری روئے فدا ہوا مجھے کیا سائہ ہما حاصل</p>	
<p>دیکھی طرز جفا ی قاتل بیٹھی کافر تو قیامت اوٹھی وقف تشریح جفا ہی دیوان قتل ہو نیکی لیے دوسو کوس جان آج ہی بدن میں جو مجھے میں شہادت کا منائی ہوں</p>	<p>۳۱۷ قتل کرتی ہے ادائی قاتل جان جانی جو وہ آئی قاتل فکر ہے محو سنائی قاتل سرسی جاؤں جو بلائی قاتل مردہ قتل سنائی قاتل جا پڑوں کیون نہ سپائی قاتل</p>
<p>کیون نہ دل مرا ز غم نہ ہنار ای فدا ہوں میں فدائی قاتل</p>	
<p>غیر وں کی ماتہ تونی جو کافر سکا کی گل سوز فراق میں جو مدام ہوں تو وہ شیر بی یار باغ میں یہ بھی سیکلی ہوئی اوس شیک گل کو برہم و آزدہ کر دیا آتشکدہ ہی ہجرتان میں مجھے چین لیلیٰ و سلیمان سف مذرا یہ سب سوئے الندری نزاکت محبوب گلبدن دیکھا ہی جب ہی اوس گل خسار یاد کو</p>	<p>۳۱۸ ہیان سہ نون نی سبتہ میں پیری گلگانی رکتا شہر ہی قبر پر میری بجائی گل لایا ہوں داغ و اسن دل میں بجائی گل کبحت آہ سہرونی یہ کیا کھلائی گل جاؤں جو سپہ کو تو کلیجا جلانی گل ہی ہی قفسانی خاک میں کیا کیا لمانی گل تاکہ کھلائی لچکے جو کا فدا دھانی گل لب پر ہی صد ہی مری ہا یہاں گل</p>

مرهم سی فائده ہی نہ رہی سی فائده
میں ہر دستس میٹھ ہون فرمان پاکو
انساں ہیں ہتو کیوں کریں چاک پیر
دقہب جو تہادہ میری لالاع دلع ہی
نام نہادی تہو بہت ہو جوان کہ آج

جزویدہ گھڑیاں زمین کوئی دوا ہی گل
ہی سند لیب شیفٹہ محور نہای گل
ہوتی ہی چاک فصل میں فتح تباہی گل
لالہ کی بدلی قبر پر میری چڑھائی گل
آئی نہ تک کیوں زری میں قباہی گل

ہر رنگ سی ہون میں فدا صدتی پاک
قمری شارسو ہی میل فدا ہی گل

سورفاق پائی کیوں بھی بلائی دل
حالت ہجر میں مرا کوئی نہیں بھی کسار
دیکھی ایک بوسہ آپ لپٹی فدا جان کو
مالہ کیا جو ہجر میں نہعت سی دم نکل گیا
تشنہ آب و دل ہون پیا ہو خوشی دل لہم
دزد خاکی تہا سی وہ بھی پیا نہ دوا ہی
یعنی ہوں میں شہید ناز و مری جلد خبر
جان تو نکلتی ہی نہیں اور میں نہ سخت ستر
دیکھا تہداری چاؤ میں جو نہ کھینا تہادو
حسکی ہی طبع میں غبار اوس ہو آیت تہا
تجھے جیانی بدم اس دنیا ہی پی پی
نہ نہوی ماہرو اپنی صفای حسن پر

پلو میں شعلہ ہی سرگی یا نہان پیا ہی دل
سچ رقت جان ہی درد ہی شنائی دل
دیکھی اک نگاہ سی ہی ہی بس بیا ہی دل
سیک اجل ہوا مجھے لالہ مار سائی دل
نہم ترا ہی بت طبع ہو گیا ہی غذا ہی دل
پاس تہا جو فقیر کی کچہ نہم سوای دل
میلو سی رات دکنی آئی ہی چہ جلد ہی دل
نزدگی ہجر یار میں ہو گئی ہی بلای دل
تو کہ کسی سی ہی نہم بندہ جوب لکائی دل
خاک میں جیتی جی بھی کیوں بلالائی دل
ای بت یونازا وادیکہ مری دفا ہی دل
شک ہزار کتاب بندو کی ہی صفا ہی دل

ہی یہ مرلیں جیم یا خستہ سال خبرین
 بسکہ ہی شوق دیدی کب ہی جب بوسہ
 لی اور اخط کو ہی مری شہر شہر تیا تو سیا
 والدہ شیفہ خراب زار و خیرین پر فہرہ
 غمیر و عود و شک سی ہو گانہ انکو فایدہ
 محکو مینین قید میں سیر چمن کی آرزو
 کیون کیا بیگناہ قتل خنجر ظلم سی بھ

تسرت ترص جب ہوتی ہی کبہ شغائی ل
 ہر او شک ای بری دین تر میں آئی دل
 ہر و صدامہ برگر ہو گیا ہے ہمای دل
 ڈھو ٹھو مین ہمنی یہ خطاب ج منم رلی
 بوئے خال خبرین واقسی ہی دوای دل
 کہا کہا کی داغ تازہ فصل میں گل کلائی
 کہنے توجھے ہی منم کیا ہی مری خطائی ل

کعبہ بھی کہتی میں اسی عرش ہی کہتے ہیں اسے
 اسی قد اہی یہ دو مکان کیون بن بن شد اول

تیرے شہید ناز کا نام ہے آج کل
 مشتاق جلوہ بین تری کرو بیان عرش
 پنجاہ اعمال ہی اس تک کی سبب
 ابر میں چشم کی برد و فسی ہے تجھ بل

۳۱۹ سوال گویا ماہ محرم ہے آج کل
 اسی جاں یہ تیری حسن کا عالم ہے آج کل
 اغیار سی وہ شوخ جو با ہم ہے آج کل
 امجو شس گر یہ دید ویرنم ہے آج کل

سوز سداق میں جو قد امر کیا ہون میں
 گویا ہشت محکو جسم ہے آج کل

۳۲۰ محس جود و وہ گل خندان ہی آج کل
 صد چاک میرا جب اگر بیان ہی آج کل
 قلوب جو اس منم پہنیں ہی شاب شبن
 یہ شوق وصل اور وہ ہر رحم اس قدر

۳۲۱ گلشن مری خطہ میں بیان ہی آج کل
 جوش جنون جو دست بردمان ہی آج کل
 کیا کیا ہجوم حسرت و ارمان ہی آج کل
 افسوس کس بلا میں ہی جان ہی آج کل

اسلام کو کفر و دہوی ہون کا قریب دلیل و خوار کیونکہ یہ روز داخل ایام عسرسہ ہون	نذر تراحو کبر و سلمان ہی آج کل بھی جدا ہووے ست جانان ہی آج کل
--	--

کیونکہ قریب حسی معانی ہنوں قدا یش نظر قریب کا دیوان ہی آج کل	
---	--

زخمون سی سند رشک گستاں ہی آج کل گذری ہی ساری عمر بلائی فراق میں جیروں کی جیتہ دسی بجائی خدای پاک جویں ٹیک راہی تری سرسی یادون تک اس بخور و زربست میں لہجہ ہی کچھ جو بدنیتی سنہ یا سپہ ایسا رواج عام کیونکہ ہنوں میں اہل نباتت ہی معل نزدیک میری جو وسیع محسن بھین	۳۲۱ ہر دواع دل ہی لاؤ نمان ہی آج کل جان میری نہ صد نہ پیراں ہی آج کل ہر تنہاں تجھ کو رشک سی مگران ہی آج کل بزدان پاک تیرا نگہبان ہی آج کل موجود سب معاد کا سامان ہی آج کل ریر محاق نیز انہیں ہی آج کل خالی مراجعت سی دامن ہی آج کل دشوار سر سے درو کا در مان ہی آج کل
--	---

لازم ہے بھگوان دیہ عاقبت قدا دنیا میں زرش خار مغیلاں ہی آج کل	
--	--

روایہ میم

تری ہجر کی ناب نخبین ہی صنم بھی ناؤ در سا کی قسم بھی عادت رنج و غما کی قسم بھی شہید و درو بکا کی قسم یہ جو اکی لب پر ہی داغ ہوا بہنن چھپے کچھ کھائی راؤ کھلا بہتا و صنم بھی بہر خدا تمہیں خالق ارض و سما کی قسم	۳۲۲
--	-----

مین فی بوسه جو غمی کیا ہی طلب مری کی سیکون کا کیسی

مجھی دھیمی خیر جواب ہی اب تمہیں پر دوشم و میا کی قسم
صنم آتش غم سی کباب ہو تمہیں کنی روزی خور خواب ہو تمہیں

مری لہجی خبر کہ خراب ہو تمہیں تمہیں تانفہ روز جزا کی قسم
مینی اوکی نہ سینہ پہ ماتہ دہرائی اوکی کچن کو نہیں ہی چوا

مینی جو لی کو اوکی نہ مسکا ذرا بھی داس پاک حیا کی قسم
تری ویر کی شوقین تک قمر مینی کی مدم کی جو راہ سفر

مری کچی خازنہ یہ تو ہی گزرتی کستہ از واد کی قسم
شب ہجر جو مجید ہی دروالم مری در دکا حال نیو چہ قسم

مری جان خرین یہ ہی صد نہ مہم محبی حلقہ اہل فرا کی قسم
نہیں تاج دلو کی ہی مجھ کو ہو یہ سو گنا کہ ہون تری کار گدا

ہی رب سی پر رہی میری ما بھی سیایہ بالی ہما کی قسم
نہو کل کی خطا پہ خدا میری کردات کو پر بیان جلوہ گری

مین نہ چہرہ دن کلابت شک پری بھی اپنی طاقت کی قسم
نہیں بریں و مسکا کرشمہ ہی کیا نہیں جن تان میں نورند

بہلا شیخ بتاؤ مجھ کو ذرا تجھے اپنی زہد ریا کی قسم

کہا تلخی بہر من مین تو سدا پیرا چاہ کا مجھ کو ہی جب سے خزا
ذرا تو تو وصال کا شہد چکا تھی جان ہی جان فدا کی قسم

ولگی دینی کا مزا پاتے ہیں ہم غم جو ای شیرین ادا کاتے ہیں ہم

خیر مارے یا نکالے کچھ کرے
 قتل میں میرے نکرنا دیراب
 ہجر میں فاقے ہیں اور بیداریاں
 کیا نہیں شیدا ترے اونی وفا
 ہم کو یہ ترے لاغصہ میں ترے
 کون سنتا ہے وہاں فسر یا دو
 ہے ترے تلو وکل کا فرج خیال
 موت کو بلواتے ہیں قبل از اجل
 مانع میں آرام کب اوس گل مغیر

یہ ریت بدخو کی گھر جاتے ہیں ہم
 سر کو رکھ کر مانتے پرلاستے ہیں ہم
 رات دن کیا کیا نہ غم کہاتے ہیں ہم
 کیوں نہ داد و رد دل پاتے ہیں ہم
 زبدۃ العتاق کہلاتے ہیں ہم
 کسکے دروازہ پہ چلاستے ہیں ہم
 برگ گل گلشن میں بھلاستے ہیں ہم
 یاقوت کا فسر کو بلواتے ہیں ہم
 سیر سے گوجی کو بھلاستے ہیں ہم

اوس لب یگون کی غم میں رات دن
 اسی فدا خون جگر کہاتے ہیں ہم

جوش جنون ہی کیا ہیں لانیو میں ہم
 ہن چین لہار کی زندانیوں میں ہم
 دھوا فدا کر بن جو باندانیوں میں ہم
 اسی وای یاد کیا نہیں حال فشار کو
 ہن تلخ کامیو کی ہیاٹھیاں
 وقت مراد ہاتھ سے اپنے نکل گیا
 جسے ہے اونکے رلف کا سودا مانع میں
 کم بازید سی نہیں کسب الرشاد میں

۳۲۲ کہ تیروں جن کہ ہیں بیا بانیوں میں ہم
 مصر وطن میں یا ہیں کنعانوں میں ہم
 ایرانیوں میں ہم ہیں نہ تورانیوں میں ہم
 ہیں محو ہقدر جو تن آسانیوں میں ہم
 غمہای عشق کی ہیں جو ہانیوں میں ہم
 کیوں میٹیں اب نہ سر کو پشیمانیوں میں ہم
 کیا کیا ہیے ہوئے ہیں پریشانیوں میں ہم
 گھر میں حنیفہ وقت خدا دانیوں میں ہم

لفٹ تپائے رستِ تمنا بعدِ تباہی
میں دورِ زجرِ قرب بساطِ نشاط سے
بجو غمِ عشق میں بچا محال ہے
مستے جوازیت رنجِ فراق سے
مومنِ فہم میں یہ بند ترساجہ جوتی
گویا زبانِ ریختہ ہم سنگِ فرش ہے
نہیبِ نفس نے جو ہمیں پاک کر دیا
یہ نکر شعر اور یہ وکالت کا پیشہ ہے

داخل ہو سے میں پیری کو اب فانیو نہیں ہم
کیا خاکِ خطا و شماتینِ غزلِ جوانیو نہیں ہم
امواجِ حادثوں کے میں طغیانِ یونین ہم
کھنوشی رگرتے یوں نہ گرا نجانِ یونین ہم
اسلامیوں میں اب ہیں کہ فطرانِ یونین ہم
مندیِ کلام سے میں صدا بانِ یونین ہم
کیونکر نہ اب شمار ہوں روحانیو نہیں ہم
دہقانِ سیر گویا میں دہقانِ یونین ہم

موزون ہمارے واسطے نام اپنا جو گیا
میں اسے فدا جیاد کے قربانیو نہیں ہم

کر میسر نہیں کا فورِ با سے مرہم
زخمِ پیرِ غیر کے وہ شوح جو پہا ہار کے
بندِ علی ہوں نہ کسی عاشقِ مجرور کا گھاو
زخمِ دیر کے ہوں میں ہوں میں خستہ
یہ مرز و رد کا محکو ہے کہ سینے قاتل
ایسویں دادی رشتہ میں ہوا ہوا جو روح

۳۲ کون چہر کو مری زخمون پہ بجائے مرہم
داغِ دل کو مرے کیونکر نہ جلائے مرہم
کوئی جراحِ بزارا نہ لگائے مرہم
چارہ گر کب ہے مرے سر کو ہوائے مرہم
پشیمان کہنچی میں زخمون سے جھٹلاتے مرہم
کہ جہان ہے کوئی محمد نہ دوائے مرہم

کیونکہ قرآن ہوں میں جمونہ فدا پیرِ زور
جکی باعث سے مرے پاس وہ لائے مرہم

گل یہ گل غم میں تیرے کہا نیلے ہم ۳۳ گل ہر گل سینہ میں کہلا سنے کے ہم

جلو تیرا اوسے دکھائیے ہم
 کر قسم کہانی تہنہ دشمن کی
 دل سوزان کی شمع لیکر آج
 مر گئے قیس و دامن و فساد
 لک گئی یاد گر کسی بت کی
 دیا بھی وہ شوخ لے گیا ہے ہے
 آگیا گر کسی بت خوش حسیم

برق کو خاک میں ملے تنکے ہم
 زہر غیرت کے مارے کھائے تنکے ہم
 آپ کے انجمن میں آئے تنکے ہم
 قصہ غم کسے سنا تنکے ہم
 غم دارین کو بھلا تنکے ہم
 کس کو پہلو سے اب دکھا تنکے ہم
 فرش زر کس بیان سچا تنکے ہم

اپنا نجات سیاه و کھلا کر
 شب غم کو فدا ڈرائیے ہم

استغدر غم میں تیرے ناتوانی سے صنم
 حق سیرتوں کو تری الفت نے کافر کر دیا
 نقطہ مصحف ہو تیرا خالی گر منہ دلوں
 کچھ نہ افسانہ سمجھ افسانہ غم کو مرے
 جسے تو میں تیرے جو روتا پارہوں میں
 ایک شب تو گرم کر پہلو میرا بہر خدا
 جی کا جانا سہل ہے تکلیف دوہری میں گر
 جلتی ہیں سوز محبت میں تری جون شمع ہم
 چاہیوں جو عاشق تیرا گنہ گری یا سوز
 خیر تو ہو گیا کسی بت سے کیس دل لک گیا

ہر مولیٰ تن تن پہ رکھتا ہوں گرائی اے صنم
 کہتے ہیں زاہد بھی تنہا کو بار جانی اے صنم
 کفر ہو جاؤ میری سب نکتہ دانی اے صنم
 نیند اور ادیت ہی ہر منہ دلی کہانی اے صنم
 جا بجا تہا نو میں جاری ہو پانی اے صنم
 کیا اسی حسرت میں کاٹو نہیں جوانی اے صنم
 ہے شب جو انجمن میں شکل موت آئی اے صنم
 پہا کو کچھ مشکل نہیں گردن کشانی اے صنم
 اور ہم یہ نجات عہد و میں کا زانی اے صنم
 کیوں پڑھا کرے ہو دیوان فغانی اے صنم

ظلم کیا جیسا کہ میں ہے بعد ازین بچتا دوکے | یاد رکھو خیر سے ہر جس جوانی سے صنم

خیر تازہ کوئی دیوان فدا کا دیکھے

کیا غزل پڑھتی ہو پیکر پائی اسی صنم

خاکساری سے یہاں کی تابعداری مایہ صنم ۳۲۸ | ہے ترے دیکھ کر ان کی شرمیلی سے صنم

ہاتھ دھو بیٹھا ہوں تیرے چہرین داریں سے | رات دن رہتا ہے تغزل آہ و زاری اے صنم

سب تب فرقت میں بولا ہوں قرار دیکھو | فایق الاصابع کی ہے یاد گاری اے صنم

کہا تمہیں ہو مجھے بارگراں مسر کا | ہے خم ہواں میں جان زار بیماری اے صنم

ہو گیا ہے درد و زوری سے مجھے سونا ظلم | رات بھر کرتا ہوں میں اختر شامی اے صنم

خوب موزوں ہوتا اوس روئی کی عادت دیکھو | نام مان دا یہ چرا کرتی جو زاری اے صنم

نوحہ بہ خدا ورنہ نپاؤ کے اوسے

کہا ہے ایسا فدا کر زخم کاری اے صنم

دکھ حسن بنائیں قربان عماری اے صنم ۳۲۹ | ہو مبارک خجک ہاتھی کی سواری سے صنم

ہو تر اساقی بزم بادہ عواری اے صنم | محتسب دیکھو جو تیری میگساری اے صنم

دین و دنیا کو میں بولا ہوں خدا کا گاہ ہر | رات دن پڑتی جو تیری یاد گاری اے صنم

دی سبکدوشی خدا بارگراں بھر سے | بسکہ ہے جو نہا تو ان کو زینت باری اے صنم

بر وطن چھا رہے ہوں غربت زدہ ہوں نوحہ | یہ صدا لب پر ہے نگر میں تندرستی اے صنم

نالہ آتش فشان کی میری ہیں چنگاریاں | سقت گرد و ن پیر میں روشن باری اے صنم

میں تجھے چاہوں یہ تو سووے کنا غیر میں | یہ بھی اک گویا پڑش ان کو کاری اے صنم

کیا تر اثر کوہ وں کی شیشی نے رکھا مارا د | خاک میں غبار سے میری دینداری اے صنم

پیر کیا میں نے تخلص اپنا نامی سے خدا
نام سحر ہی تاہم ثابت جان رہی جو صنم

ہم	دل کا ہے ہمارے آستانہ	ہم	من قلم غم کے آستانہ
ہم	سب سے مرہو ہو جونا ہو بد	ہم	کیا کیا کرین آپ کا گلا
ہم	تا کے سستم اسے بت جفا	ہم	آخر تو میں بندہ خدا
ہم	ہین فکر تباہ میں خود فسر اموش	ہم	کیا یا خدا کرین ہمسلا
ہم	کیون عرش پہ ہے دماغ اپنا	ہم	کس کو در کے ہیں جہد سلا
ہم	جلد آنا مرا جواب	ہم	اقتاد وہیں منتظر صبا
ہم	دیکھا جواب شکر نشان	ہم	سمجھے او سے چشمہ بقا
ہم	اوس پر وہ نشین ملک جو پوچھیں	ہم	رکتے نہیں طالع رسا
ہم	مرے ہیں کس آفتاب رخ پر	ہم	پڑھتے ہیں جو سوہ فعلی
ہم	مارو مجھے خواہیاد	ہم	میں آپ کے تابع رضا
ہم	کہ ہم پہ رواں یہ سستم	ہم	صبا وہیں مرغ خوشنوا
ہم	اوس بت کے کچن پہ پیر کرنا	ہم	کیا کیا نہیں لوٹے مزا
ہم	انے دل نہ رہے ہلک شوق اعلا	ہم	ہیں گوہر و رت القسا
ہم	نہ راحت درخ میں ہیں خود رسند	ہم	ہیں محور رضا سے کبریا
ہم	فسق اتنا ہے ہم میں تجھ میں سے شیخ	ہم	تھینے نہیں رکتے بوریا
ہم	ہے جی میں کہ نگہیں و عجب لب کا	ہم	بوسہ کا طلب کریں صلا
ہم	فائق دم قتل کیوں یہ تھیل	ہم	دوم لین تہ تیغ تو ذرا

ہے ضعف غم قدر تیان سے
ہوئی ہے مشرق از چاہت

کیون رکبیں نہ باتہ میں عشا ہم
کرتے ہیں جو درد میں دعا ہم

کرتے ہیں جو اچھی صورتوں پر
کرتے ہیں قدر اہست برا ہم

کرتے شب بچہ میں نغان ہم ۲۱
ممكن نہ وجود سے عدم کو
یہ کل غم گھر خان میں کما سے
کیا باتہ کیے نہ صاف ہم پر
بخش آب حیات و نعل بکھر
باربچہ یہ محبت برستی
جان دہیتے رہیں لب صنم پر
دو ماہ عذار کے دو بوسے
غمر ہے جب کہ دوست اپنا
دور شک چین سے گایا نہ
خیر غیر ہر اک سے رکبہ صحبت
میں راہ وفا میں راستہ تیر
کیون لکھیں نہ حال کو سو یاد
تفسیر مہینہ سخن میں
محسن ہیں جو اپنی لکھن میں

باتہ ہستی میں سورہ دُخان ہم
کیا دھت لکھ کرین بیان ہم
رکتے ہیں جگہ میں گلستان ہم
ہیں تھخہ مشق آسمان ہم
ہیں بچہ میں تیر سے نیم جان ہم
گو یا کہ میں بندہ بستان ہم
پائین جو حیات جاودان ہم
مخلص ہیں تمہارے مہربان ہم
کیا کما تین غم معاذ ان جسم
بان دیکھیں گے فال بوستان ہم
ایسے تو نہیں ہیں دگن ہم
کوشیب سے ہو گئے کمان ہم
آخر تو صنم میں نکتہ دان ہم
کرتے ہیں جو خون دل و جان ہم
سوجھیں گے انہیں یہ از خان ہم

کیون رشک ورا کو جو نہ ہم پر
رکتے ہیں جو یار مریاں حسم

۴۲۱
 غم سے مایم اب در شب میں ہوش ہم
 اسے تو لعل قیام بدگمانی سے عبت
 غم ہے ہکونیش دور تفرقہ پرداز کا
 ہے پس یو از ذکر اوس لعل کا حسن کا
 جوشش سودا ہے جوش کل جزا و جوش ہمار
 کسی باتوں کی صدا آتی ہے ایسے کان میں
 قبر پر آجاد گئے کر پلتے پرتے تم کیسی
 لک رہا ہے تاک میں ہر وقت میا و اجل
 زنگ کل مینا نہ ہستی سے اپنے ہر چکان
 بسکہ از خود رفتہ و خود ہم ستوق یار میں
 ۴۲۲
 میں جو مست بادہ عشق بت مینوش ہم
 عویران عدن سے ہونکی نہ ہم آفوش ہم
 شربت دیدار جانان کرتے ہیں جوش ہم
 کیون نہوں بہر سماع اس سراپا گوش ہم
 جو میں ہر دلو کہ موج سے کا دیکھیں جوش ہم
 یکسر قسور کی طور اب جو میں خاموش ہم
 کول دینگی گور میں ہی اسے بری آفوش ہم
 رکتے ہیں کیا باغ خواست شملت گوش ہم
 بادہ گل رنگ کرتے ہیں جو نوتا نوش ہم
 عقل رکتے ہیں شگائے اور نہ قائم ہوش ہم

یہ جوانی اور یہ شوق پریر دیاں خدا
 حیف اور اک شب کسی بت سے نہوں ہوش ہم

۴۲۳
 مر گئے کسی از زمین ہم
 طرف اپنا منون شراب کا ہے
 رکھا مایوس و ضعداری سے
 داغ پر داغ کہا تو میں دوزات
 بسکہ اب مر شک سے تر میں
 ۴۲۴
 میں عدم میں جی جتو میں ہم
 یہ میں خاک کیا سب میں ہم
 مر گئے حلقہ آبرو میں ہم
 نرقت شوق ماہر میں ہم
 غرق گویا میں آب جو میں ہم

موت ہے آسمان پر پہنچا - ایلقی ہیں آپ کے جلو میں ہم

کیا ادھارتے نہ خطِ فکرِ خدا

ہوتے پیدا جو لکھنؤ میں ہم

غم میں ترسے بتِ حسین ہم ۱۶۶ کہو بیرونِ میر و عقلِ دین ہم
خاکِ اہل ہیں کب نہیں ہم
بیدارگری بن تحسینِ قاتل
چوٹی ہے ہماری آدمیت
ہیں عاشقِ بت پرست و میوار
اوس جو کا گھر ہے ہر کوئی
جز در چلیس و ہوشِ غم
کیا خاک ہے زندگی ہماری
دعاے سخن ہے ہر کوئی
نام اپنا ہے مثلِ مہر و روشن
دور آپ کو کہتے ہیں اتنا
اللہ نے نکتہ دان کیا ہے

تنگ آتے ہیں ایدلِ خربس ہم
ستے ہیں ملک سے آفرین ہم
سج ہے کہ گچہ آدمی نہیں ہم
واعظِ تجھے کیا نیاتین دین ہم
کیا ہمیں جسمِ عطین ہم
رکتے نہیں کوئی ہمیشہ ہم
اے جانِ کوہِ تم ہوا و کہیں ہم
ہیں صاحبِ فکرِ گزین ہم
گویا ہیں جیسے چار میں ہم
ہیں خورشیدِ برین کہ ہمترین ہم
صد شکر نہیں من کہ ہمیں ہم

پایانِ فدا بیانِ توارام

آسودہ ہوں کچھ نہ رہا ہم

فائلِ اسلامیں ہست کسی توار کے ہم ۱۶۷ بینِ تناخوانِ پیر و زابر و خدا کے ہم
تیری باتیں نہ اثر ہو کرین گے واعظ
کافرِ عشقِ ہیں! دانِ بتِ عبا کے ہم

کیون نہو جائیں صنم نڈا بسبب سو خلاص
ہکاوت خانہ مسجد سے سرد کار حسین
بعد فردن مری تربت سے اوگے کاریخان
محررگان بت کافر سفاک ہیں کیا
حسن سے تیری وہاں جنس نہ بکتی دیکھی
ہے مناسب تر اے جان سر بام آجنا

ہیں کرتا ترے رشتہ زنا کے ہم
زاہدانا صدیہ فرسا ہیں دریا کے ہم
گلشن دہر میں کشتہ میں خط پار کے ہم
گویا ہیں آبلہ پا وادی پر خار کے ہم
رہے دلال بہت مہر کی بازار کے ہم
منتظر در یہ کٹرے ہیں تری دیدار کے ہم

مرتبہ کیون نہو تیدان علی میں اپنا
ہیں لصدق خلعت حیدر کرار کے ہم

مجبور فردوس سے مطلب پونہ گھرا رہی کام
تجک ہو رہے ظالم مری آزار سے کام
ہو تر اجوش جنون کا کہ بلا میں ہیں اسیر
ہے دم صومر سنم نغمہ بیل عجب کو
جو تیری کوچے کی سودا دانی ہیں او کو کافر
منتظر کون ہیں او کے سدا غرا میل
یا حق فکر سخن شغل مناسش دینا
لذت چشمہ کوثر ہے زبان کو حاصل
ہے افارب کا مجھے خوف نہ اجا کا پاس
دین و دنیا سے علاقہ نہیں اعریت مجکو
ہر جو کچ شوق سخن عشق تیان میں مجکو

گلشن دہر میں ہے عرف دریا سے کام
کہ مجبیٰ تجھ سے غرض ہے تجبی اغیار سے کام
آبلہ پاتی ہے اور وادی پر خار سے کام
ہجر میں تیرے نہیں میر چمن زار سے کام
نہ تو کج دشت سے مطلب ہو نہ بازار سے کام
جس کا دالا ہے خدائے بت عیار سے کام
سب میں اتر مری درویش عیار سے کام
تا زو ہے منقبت حیدر کرار سے کام
مجبور ہر دم ہے رضا جونی دلدار سے کام
تیرے قصق سے غرض ہے تیری زیادتی کام
بسکہ رکھتا ہوں قرار در دگر اشعار سے کام

<p>بہر سر آن باو یکو بود شب سائی کہ من بودم ز شوخیا می آن رخسار لال تست مجہبی کشیدہ بود ظلمت رخت خود از کوچہ عالم غمی بودم فیض چشم تر و ترسوف مداس زرقار قیامت خیر آن غار گر جان با اثر ابرو گرگی بخت نافر حام کے بودی جہا گرد مصیبت شیک اعدا بخت ہر دیم خرابہ بگو بوشن و زرقا آن ست عشا گذران بت غور تنہا پیکر بود در آہم بہار خلد رضواں را بحال رنڈگی ہم ز رخ زحمت دوری خدیا چہری سودم</p>	<p>۲۴۹ ہر دم سعد اکبر بود شب جائی کہ من بودم دلم مہتاب معطر بود شب جائی کہ من بودم جس خورشید نور بود شب جائی کہ من بودم در اماں نقد کوہر بود شب جائی کہ من بودم ہر سو نور محشر بود شب جائی کہ من بودم کہ ہر تن ظلمت گستر بود شب جائی کہ من بودم اجل بالین مہر بود شب جائی کہ من بودم جہا ہر نگہ سر بود شب جائی کہ من بودم فحل انجا ہر اختر بود شب جائی کہ من بودم ہر آن حور منظر بود شب جائی کہ من بودم قویہ آن تنخ و لہر بود شب جائی کہ من بودم</p>
--	---

فدا طوف حریف اس سجادم جو میگردد
 پیام چرخ اختر بود شب جائی کہ من بودم

ردیف نون

<p>ہم نہ کچہ خوف خجرتان رکستے ہیں ہم ٹھکانا بجز اوس در کی کہاں کہتی ہیں حال بتابی دل شجاعان رکستے ہیں قتل عشاق کو یہ سادہ درخان پرکار ہر بھی کہنی کی کہنی نہ دین باں رکستے ہیں</p>	<p>۲۵۰ حضرت حافظ مطلق کی اماں کہتے ہیں ناحق اس بات کا ہم پر بھگان کہتے ہیں گویا ہم برق کو پہلو میں نہاں کہتے ہیں مژدہ سی تیر تو ابرو سی کمان کہتے ہیں ہر بھی کہنی کی کہنی نہ دین باں رکستے ہیں</p>
--	---

کیا تبون ہی میں نکالوں مہوس دہس کنار
اب تری ماتون پہ ہم کس کو لگا میں واعظ
ماتوانی سی ہوا مہون میں جہان میں عتقا
ویکھواس جوش جوانی میں ہماری حسرت
کہی اجباب سی لڑتی ہیں آقا بے کہی
بی سبب نیشہ نہ پیری میں جہاں ہی اپنی
زیست کا اونکے بہرہ سا ہو جہاں نہیں کیا
دل نوی بہن وہی ہم کو تجاہل سے نہو پہ
اب ہی آتا ہی تو ابہر خدا او کا فہ
کیا حشر جہنم رو نیکی حقیقت کہیں
رشاک کی جاہر کہ ہر جاتی ہوا تباہ و تیغ
مجلس ماتم غم ہکو سدا رہتے ہے
نابا اصر و نہی کی کمر ایسی تکرار
یہی ملت ہی کہ مرقی ہیں کسی کا فر پر
توبہ کہیں دھیرا حضرت اسع کا جہا

نہ مکر کرتی ہیں کا فر نہ وہاں بکشتہ میں
دل جو رکھتے ہیں سو وہ تڑپاں کرتے ہیں
پر مقرر مری مالی تو نشان کرتے ہیں
عین ہم فصل بہاری میں خزان کہتے ہیں
فرقت یار میں ہم کیا حقائق کہتے ہیں
سریعتیان کا بڑا بار گران کرتے ہیں
تیر قاتل کی جو چلو میں سنان بکشتہ میں
کہ سدا در پہ تری شور و فغان کہتے ہیں
دم کے مہمان میں ہم ہو مٹو نہ جان کہتے ہیں
بزدل ہر کہ ہم آنکھوں سی رواں کہتے ہیں
جسکو ہر وقت کہ ہم دین نہاں کہتے ہیں
گویا ہم سنیہ میں دل مرتیہ خوان کہتے ہیں
دین ارباب غم مشق کہاں کہتے ہیں
یہی نہ ہے کہ ہم عشق تباہ کہتے ہیں
ہم سلیقہ دیانت وہ کہاں کہتے ہیں

جو سو پڑاں اس آہ دل بقیرار میں + ۲۲۹
جی مرقی دم تہا زکس غمور یار میں
تہا بسکہ تیرہ بخت میں اس دوزگاہ میں
ہی شب تیر و تر مرادون جہا یار میں

قری کی شور میں ہر نہ صورت ہزار میں
جوی شرب ناب ہر میرے عبا میں
کیونکہ ہو نور میرے چراغ فرار میں
کیا فرق ہو زمانی کو میل و نہار میں

زانکسی و پان ہوم اینتہ ہے یہ
 بیل گیل پناخن کلچین کا ہی نشان
 کر ہی نبی میں جل کی دو صاف جو
 بعد فنا ہی شعلہ آتش مرا عیار
 ستا نہ سخت و ست تمہاری گفست کو
 زنجیر مطلق کی مجھے کیا اتیلج ہر
 جون غمدا لب غم زان ہی ہر ایک
 تنہ بن شراب ہی مجھی کا فوج کا خون
 سمجھا میں کو چرخ میں او چرخ کو زمین
 روشن ہی جس سے خانہ خورشید کا چرخ
 کیا کچھ ہی تھیں دل پر دماغ کا بیان
 غما ہی ذات قدیم شناس سخن یہاں
 فکر معاش سے جو کسیدم نہیں فی سراغ

یا کاسنی کا پھول کہلا ہی بائین
 چیکک کا داس کہ ہے نچ گلزار میں
 رکھتی ہو روز کی بن مجھی دار و مدار
 جو گریساں ہیں زرد نہیں کب میں شبنم
 ناصح جو ہو تادل ہے مرا اختیار میں
 یا بندہ ہر نین رخت و خم رخت یا میں
 جردرد گلزار خان نہیں کچھ جسم راز میں
 روزیہ کا نقشہ ہی ایر ہمار میں
 وہ بخود ہی ہی حکایت کی اوتار میں
 و دناشین ہیں ماض پر نور یا میں
 اک آگ لگ رہی ہے مگر لالہ راز میں
 بیجا ہی فکر شعر سری اس دیار میں
 کیا خاک فکر شعر ہو اس روزگار میں

آفات دہر و دن کل نہیں جن کچھ مجھے
 میں ہوں فرا حایت پروردگار میں

چین آئیگانہ خشک او سکھ فرار میں "اس میں کا بوجہ ہے مری لاشن ہزار میں ہیں معجزی و ہی اسد کردگار میں	جو صف طرب ہوا ہی اتری انتظار میں دیکھو جو مر گیا ہوں میں حسرت کربا میں جو جو ہیں وصف شافع روز شمار میں
--	--

خوشی و کمان ذائقه شکست تارین
 پایانه فرق مصرعه و سر و بهارین
 غنیمت بین شتمل مری منت غبارین
 آما ضعف غم مری حیر و سی ہی عیال
 اوس غیرت پری کی جو قیاس چس سکا
 عمدت باب میں ہو جو انسان پر بھار
 کافات سی بجا با ہی اسم خدای پاک
 کافر تو میں ہیں جو ہین جلد میں گذار
 زار و کل کو ہی بھی ہو گا نہیں نصیب
 سبکل کیا ہی شور قیامت لی ہر سبک
 مچختہ حال کا دل خون گشتہ چی سنم
 اوس سر اثر فوکل ہی واسیہ ہی حیس
 بوسہ جو مینی لی لیا ہو جی خفا نہ اب
 سوزش شش جہت مری ہی ایک آو
 جلتا ہی سوزش تپ غم سی مر ابد
 لکھیں گے ساعران حرافہ از عموم
 حسرت بہر ہی پئی ال میں کہ حالی رہی ال

جو شکار یاں ہیں ختم رلف یارین
 لکھا جو شعر و صفت فکد گلدارین
 کیا خاک ساعری کروں اس فرنگیاریا
 طاقت کا ہی نشان نہ مری جسم رازین
 وہ لطف ہی بہ باغ خیال کی انارین
 ہو کب نصیب باغ کو فصل بہارین
 شیطان کا دل کب ہی سل کی حصار
 بہر کیون ہین ہی دخل مجھی کو ہی یارین
 حاصل جو محکو کج ہے روٹی نگارین
 آرام کچہ جو یا یا تھا چندی فرارین
 لا لکند ہا نہیں تری ہو لو کی یارین
 ورق استقد رہی جان مری گیسو دمازین
 ایسی ہی باتیں جی تی ہیں لیجان پیارین
 امی گل نہیں یہ رنگ فغاں ہزارین
 آگ لگ رہی ہی دخت خیالین
 باقی رہے گا در و مراد و نگارین
 آ پانہ و جو سنم کسی میری کنارین

پہر اس زمیں میں گریا ہوں گوہر شان بان
 موتی ہری بین خانہ جوہر نگار میں

جو آب و تاب ہی ور دندن یازین
 نہا نزع من خجال مراروی یازین
 یہ سوزشیں مہن سوزنم حیدر یازین
 کیا کیا نہ کر میان مہن ل و افکارین
 شدت ہی ورد کی کہ بول مقیر یازین
 جو جو مہن شدتین تپ دوری یازین
 رشک نیست در رخ فراق غم حوالی
 امی صفت و کبھی کہ میں جا کر کمان گزین
 آن واد او غمرہ و طرز جفا مین کج
 وقت مہن باغ مجکو سیاہاں سی کم نہیں
 خاک مزار میری نہ کیوں کر نہک سے
 بی یار مجکو نعمتے مطرب فغان ہوا
 کیوں کرت گنہ پہ مجھی ہول حشر ہے
 فکر سخن ہی محض عبت اس سی کیا حشر ہے

۳۳۱

کو سون نہیں وہ بات در آیدار میں
 خورشید اب طلوع ہوا ہے مزار میں
 پہلو میں سیریل ہی دوج کنار میں
 کافر لگی ہے آگ موتی پر مزار میں
 ہو گا مراد صال غم تیر یار میں
 وہ گر میان کمان بحران و نجا میں
 کیا کہا مہن درد میری لی مقیر یازین
 موروں کی تافلہ کی اور اہون غبار میں
 کافر نہیں لطف سیر ترار و زنگار میں
 ستون فسان خادہی صوت ہزار میں
 جی مرنی دم تھا حسن طبع نکار میں
 آہنگ آہ ہو گئے تار ستار میں
 قلت بخشین دلا کر مکر و کار میں
 مستور ہے خونام ہوا ہر دیار میں

حسرت ہی امی فدا بھی فکری بندہ پر
 کوئی سخن نہ اس نہیں روزگار میں

شب تیرہ میں نہیں اختر تابان رستوں
 خروشک رستید ہی وہ ملائی حسین پر مہن
 گل خورشید کا دھوکا ہی گلِ ستبر پر

۳۳۲

داع چیک ہے ہی تہ زلف بریشان رستوں
 شل خاور شو کیوں کر اوبستان رستوں
 تیری طہرہ سی ہوا ہی رگلسناں رستوں

مانگی خورستید قیامت بھی یامان خوشتر
 باندہی اہل معافی تو ہین مانند ہلال
 جو بت یا رود سالہ کا ہی جلوہ بارب
 بہار لکھاؤنی ہین سقفت فلک میں
 کیون نہ ہر شب ہوشیہ شش شہید و کلوٹر
 ہی گمان یہ عظم کا طبیعت پہ مری
 کہی لجاؤ کسی رات مرقی گھر مہمان
 حضور لجاؤ جو اس بت کو تم اپنے بہرہ
 کیون نہ محفوظ رہی صرصر رسوائی سے
 شیفقتہ ہون میں کسی یزدتیں کا ہم
 خطمین لکھون جو تیری حسن کو جلوہ کا کیا
 شوق دیدار بتان میں ہون سراپا دید
 کون ہم جلوہ برق آج موسیقی و شست آیا

ہوا گر میرا یہ دماغ دل سوزان روشن
 لیکن اوس بت کا ہی چون بدر گریبان
 جو دہوین کا نہوا لیا سارہ تابان روشن
 مانوں سی کر دیا ہی گنبد گردون روشن
 دماغ تہو میں سد مثل چراغان روشن
 کیا دینے مضامین سی ہی لیان روشن
 کرو اس کا لپٹہ مار یک کو اسی ہمان روشن
 عکس خساری ہو چشمہ حیدان روشن
 ہی مراد دماغ حیران تہ دامن روشن
 نہیں ممکن جو ہوا دماغ غم نہمان روشن
 اسی زیر و ہو پر فرخ سلیمان روشن
 چشم نیا کی طرح ہے تن سوزان روشن
 کنسی کے شمع سرگور زریاں روشن

نور باطن سے اگر کاش کری کسب صفا
 مثل آئینہ قد امرا دل انسان روشن

بان پرانی ہے ہجران میں +
 کوئی پروا نہیں سوامی وصال
 مادر شب بخانہ وینا
 دو نظر آتے ہین نبی آدم

کیسی کچھ جان کنی ہے ہجران میں
 کس قدر دل غنی ہے ہجران میں
 بچہ غنیم جنی ہی ہجران میں
 سبھی کو بستے ہی ہے ہجران میں

ہوں معطل جہان سی آئہ پہ
لطف و دروصال پر تیری
کہا مژدن میں جو مجھ کو ہیرا کے
سے گیا کاروان صبر و تدار

شغل نعرہ زنی ہے ہجران میں
کس کو کب و کبھی ہے ہجران میں
نہیں پیدا کنی ہے ہجران میں
کس قدر رہنمائی ہے ہجران میں

ہم تن و غم سے فدا غم سے
گویا وہ گشتی ہے ہجران میں

پابندی چھٹنے نہ لے دو تاکہ ہیں
بیچارہ جو کہ چشم بہت خوش آواکی ہیں
میلوس چارہ ایسی ہیں دنیا میں ہم پھر
کافی ہی تیرا سائہ دیوار امی پری
فریاد و اریکون نہرین تلخ کا خم
اوس گل کی جستجو میں یہ دشوار سہل کر
انسان بغیر جذبہ پر کاہ سی ہے کم
پالا پڑا تھا دایہ بد مدرسے ہمیں
ہیں حامل خباہت جو روح الامیں پاک
خربان روزگار کا گویا ہی تو امام
مجنون تو ہیں مگر کسی نیلے کا دھیان ہے
گواہ حرم ہر اوس بت مناک کا مکان
بیدا و درجہ کا کیا ہو کہ جو تھی

سیا دہم پھنسی ہوئی دام بلا کی
طالب معالجہ کی نہ خوابان و آکی
جو یا نہ مطلقا کسی دار اشفا کی ہیں
محتاج ہم نہ سائیہ بال ہمارے ہیں
دیوانہ و ثابت شیرین ادا کی ہیں
نیلے سموم کے مجھو ہوئی جھبا کی ہیں
ہم معتقد و لاکشش کبرا کے ہیں
نیلے سی ہم ملی ہوئی نیچ و بنا کو ہیں
ہم کہتے کہ کسی جلوہ حسن و حیا کی ہیں
پیر و پوہ سب کے سب تری رلف سا کی ہیں
ہم بن میں منتظر اوس باگ و راکی ہیں
فاصلہ شان سب بان صحن ہا کی ہیں
ہم اسی فدا غلام شہر کربلا کے ہیں

و سے میری ہر کم گوئی کی وجہ سے
یہ وہی اور کسلی نہیں ہے کہ
میرے ہی ہستی نہ ہو
میرے ہی ہستی نہ ہو
میرے ہی ہستی نہ ہو
میرے ہی ہستی نہ ہو
میرے ہی ہستی نہ ہو
میرے ہی ہستی نہ ہو

میں نے اس کو ایک کی زہم سپرد کی تھی
تو اس نے اس کی زہم کو بھی روٹی بیٹھا
اس کو زہم اور اس سے متاثر تھا کہ میں
اس میں ان تینوں میں سے ایک کو بھی
تھا کہ یہ بہتر تھی جو وہ دیکھ کر
بہتر تھا کہ یہ ان میں سے ایک کو بھی

بس برم میں فدائیں کی توفیق
ہم متکسرت صدہر ہاکی ہیں

اسم از جو کہ باد ششہ لافاکی ہیں
درہای شکست ہارگی نہیں کیوں
فرایا جسکی ٹکاب ٹوٹی بی نشان ہیں
یہندی سی اس خرم کی بہن نبشہ رو بجا
اس فیدہ خرم کی گنجی تسکلی کسناغا ہا
مترامن ارمانی سی ای اوخ بقبت

تتم گویا در معجزات سرای خدا کی
رویش هم در فیض کعبه کی این
خادم بهر اوسان غنی ته انبیا کی
باشاهم بهر فیض بسته که باکی نیست
با بند هم سال سل بر نه دشمنی کی
بر فتح سری طاعت شرک با کی عزت

روز شراخسلہ میں بائیکل حر کے ساتھ
ہم اسی قدر انداختہ رفتاری کی ہیں

<p>مجرائی جو غلام تہ کر بلا کی ہیں فہرست : حیان میں : ہذا راسی نام ہی ہم نہ اگر حسین ہیں گو ہیں گناہگار</p>	<p>شاہنوکھا دیکھ ساسی بچی گدا کی میں ہر دم بھی محب سب سے رسالہ خدا کی میں کیونکہ نہ مستحق عفو و بخشش کی میں</p>
---	---

اکبر سی لولی شاہ کہ تم رن کو کیا پللی اعدانہ او کی آگی مین روم او سی زیاد کھاو تش کو فیو کو بغی صان حق کی ساتہ خر بولی تو ہی بندہ دنیا ہی دون ہر کیا تا تم حسن مین زیب کا حال ہے یہ خارزار اور سفر شام دیکھتے یہ غم اور یون و محمد کو دیکھتے کبریاہ بولین خیر نہیں اہل بیت کی فرمایا شہ فی کام نہیں کچھ فراتھی عباس جوئی آگہ ہوا ہی عارس رتہ واسے امام کا حاصل ہے مرتبہ	خیمہ مین شور مالاہ وادہ بکا کی ہین عباس شیر مشہد جنگ دروغا کی ہین یہ بندگان حق نہیں بندہ دغا کی ہین ہم جان شارسبٹ مشہد انبیا کی ہین بکھری ہوئی حوال تو لکری رد کی ہین اور کلمی یہ پاؤں مین زین البسا کی ہین امیدوار شاہ سی ملک کی ملک کی ہین کچھ رنگ آج او ہم سی خاک شفا کی ہین ہم شہد کا حشمتہ جنت سر کی ہین ساتی ہم آب کو شہد آب نقا کی ہین ممنون ہن زبان ستائش سر کی ہین
---	---

یارب اسیر بنجہ جود فلک رہین
زیر فلک جو لوگ مخالف فردا کی ہین

ذرا ناز و تمکین جو کم دہان بھین کب ای جسم رخ امینہ چیران نہیں رسائی طبیعت کی ہی لطیف نیست نہ دکھلا دہستان تو ای غبر کو تری غم مین شنجہ ہی خون ہو گیا غم حش مشکل ہے اسی شنجہ جی	مری جان مین تاب و توان بہان نہیں کسے الفت ماہر دیان نہیں وہ انسان بھین جو بندگان نہیں جہان مین تو خط پستان نہیں کسے اے پری دروہنسان نہیں برا ہونا مشہور آسان بھین
---	--

انہیں غمِ کاکل یار ہوں
کوئی دم میں ہوتا ہی ایسا وصال
یہ دندانِ ولب اور دہن ہے ترا
بہندی زبان ہی بہارِ عجم
سیحانِ شربت و صلیبِ یار
لقوڑ میں سب حلیہ پاک ہے

زمانے میں مجاہدِ ریشاں نہیں
یہ ہی نزعِ حجابِ دردِ جہاں نہیں
حقیقی و صدقِ دردِ مرجان نہیں
یہ فرہنگ ہے میرا دیوان نہیں
مریضِ محبت کا دریاں نہیں
شہاکب مجھے یادِ سران نہیں

رگِ ابرنیان ہے خامہ ترا
فدا یر تو کیوں گوہرِ افشان نہیں

تسب و صل کیا فکرِ بحرِ انہیں
پسنبیل ہی زلفِ ریشاں نہیں
وہ گل کیا ہی حسین نہیں بویِ خوش
لکھا ہی سدا یا ی ترسکِ بہار
گلِ تازہ ہے بوستانِ مینِ مگر
نہیں دو درکتا دل داغِ داغ
برستی ہیں کیوں گوہرِ شاہوار
مراد دل ہے چاہِ دقنِ مینِ ترے
نہیں سبزہ آغاز لب پر ترے
نہیں جھیرہ پرتیری خط کا نشان
مرا زندگی کا ہے لطفِ سخن

۳۳۴

نوہم کا یہ ہے کہ دریاں نہیں
گلِ تازہ ہے رویِ خندان نہیں
نہیں خلقِ حسین وہ انسان نہیں
یہ گلہ ستہ ہے میرا دیوان نہیں
وہ لڑکا میانِ دبستان نہیں
مرے باغ میں عشقِ پچان نہیں
قلم میرا اگر ابرنیان نہیں
کب اس چادِ مینِ کونعان نہیں
خضرِ بہان لب آبِ حیوان نہیں
صنمِ باغ میں تیری ریحان نہیں
وہ انسان نہیں جو سخنِ انہیں

بھی زہم معنی شناسون کا ہی کلی تیری منہ سے ہوئی عطشہ نیر ہنیں مجھ کو سیر لغت سی فراغ گمان ابر پر ابر مردہ کا ہے ہنیں کوئی شنو اسمن کا مرے	کچھ اپنے سخن پرین نازان ہنیں یہ ہی بوی گل دود قلیان ہنیں مری آگلی کب کشف و بران ہنیں تری نم میں کیا برق بیجان ہنیں گل تازہ تو ہن یہ دامن نشمین
--	--

مسلمان ہی تو اور ہی بت پرت فدا کوئی تجا بدایمان ہنیں	
---	--

موتی یہ ہم تپ دوری میں کی جلتی ہیں فطیر طرا ہی ترا جب سی نیمہ رنگین نہاتی ہیں تری بیمار غسل میت ہی دم کلام بہ خوبان شکرین کفسار ہوا موتی پہ ہی کیا دلولہ جنوں کا کہیں نہ بار پاتی ہیں کوچہ میں تیری ہی حسن ثر پہ ہونی ہیں خشک کی ٹیسی سوشن دہان وہ شمع سفارت ہوا تاج کوہ	۳۵ جو شعلی قبر سی یون سنسل نکلتی ہیں ہمیشہ ہم کف افسوس بار طتی ہیں کفن ہی ہنستی ہیں کپری جب بدلی ہیں نہ بات کرتی ہیں گویا گھر او گلتی ہیں جو دست و پا مری اذر کفن کی جلتی ہیں گد کا بھیس ہی جو ہم دامن بدلتی ہیں جو شک بدو تری مری نکلتی ہیں کرمال پر جہان روح الامین کی جلتی ہیں
---	---

فدا ہی کیوں یہ غم عشق دو تاجگان کہ روز چاتی یہ تری وہ مونگ دلتی ہیں	
--	--

سیر کو جاتی اگر وہ سپہر بازار میں اوس بت مفاک کا ہو جب گذر بازار میں	۳۵ بی شکست سمجھی یوسف ہر شہر بازار میں کیا بھی یارب مست کوی سہر بازار میں
---	---

دماغ دل اپنا سر بازار دیکھلا نیکی ہم
 سول لیتا میں جو تھا نقد جان کچھ عیش
 ہوشیاری ہی خریداری سودا میں عیش
 اسقدر ترپا ہی تہ اپنا بعد دماغ ہی
 ہو گیا بارب مرادہ شتر ہی جان زار
 توفی کردو کان قہودہ کی وہاں کدہ
 کوئی سیم ازام دنیا میری قسمت میں نہیں
 تھا جو سودا قلب کا تیری جی حلو افرو
 کس قدر ہی جوش لوگ میری سرور
 ہو گیا سایہ میری کا سیر مجاویں سنم
 گو نہیں دیتی ہو بوسہ فد لبکا خوش ہو

ملکسا و دماغ ہر دیکھو اگر بازار میں
 آہ کا بکنا اگر ہوتا اثر بازار میں
 فائدہ حاصل نہیں ہی جو ضرر بازار میں
 کوچہ قاتل میں ہر ہی اور سر بازار میں
 جویت ہوشش پڑا کی نظر بازار میں
 میں ہی بنو نا ہو کفرامو گہ بازار میں
 کیا اگر کو کو میں سودا زر بازار میں
 عمر کس تلخی میں کی مینی بسر بازار میں
 شعلی میں کو چین تیری اور شر بازار میں
 یعنی بخش آیا ہی مجھ کو دیکھ بازار میں
 ہی اسی شیریں واقف شکر بازار میں

ہوشب دیوالی کا عالم تب غم میں خدا
 دماغ ہجران ہو کئی روشن اگر بازار میں

ہم پلکی میں عمر دیوان کی سو دین
 ناظمیت جو صلا روزگار میں
 سوز فراق میں جوقا ہو گئی ہیں ہم
 او جہل ہیں آپ کیا میری چشم پر آب
 درد فراق میں ہی حیرت ہو لٹاک
 بی مزد وصل یار او ٹھاتی ہیں رنج ہجر

بیل و نثار و مہر و مہ اپنی کھار میں
 جو کتہ فہم ہیں وہی عالی و قار میں
 فوری نہیں میں خاک کی گویا شرار میں
 گویا میری نظر میں سمندر کی بار میں
 کٹھنای تری ہی مجھ کو میان کی خار میں
 بیگار بار عشق ہی اور ہم حیار میں

ہم جاوے فنا میں ہرنگ غبار میں دشمن میں اس کی مانی کی جو ہر دستاویز میں وہ اسماں فارہ میں ہم خاکاڑ میں جو مالدار ہیں وہ ہی نوی اعتبار میں	اسی اوستی گذر گئی ہیں لاکھوں سال کیا شکوہ، سداوت اعدا ہی دوستو ممکن نہیں جو اوستی ملاقات ہو سب کوئی نہیں ہی جو ہر ذاتی کا قدر و مال
---	--

حضرت ہیں مثل روح تن پاک دین میں
چار اسخشیج او نی فسہ را چار یار میں

امید وار رحمت یرو در دگار میں اخیار او نی آج بُری راز دار میں نہ سرو ہو تو ہم ہم ہی درخت چار میں کائناتے مری زبان کی سا بان کی خار میں ضحاک ہی و دوش پر وشی و مار میں جو مالدار ہیں وہ ہی عالی تبار میں موتی بدن بھی تری صنوبر کی تار میں لاکھوں فلک پہ اختر و بنالہ دار میں نازگیان ہیں سپہ میں یار و انار میں ایسی بہت سی تعبیدہ روزگار میں رشی مری کلمہ کی سا بان کی خار میں	کیا تم ہی و غشک کہ جو ہم جاوے خوار میں سرگوشیان ہیں اور نہ کیا کیا یار میں ہر رنگ گل میں آج ہم مثل خار میں ہی گرسے جنون میں جو اپنے دستگی تشبیہ طمرہ ہا می عدد و ہم ہی کچھ نہ چہ سال و زمین ہی حساب و نسب کی قدر قدروہر و گل نہ بنفشہ فقط ہی زلف تہا و ہر شش لہا می شہر بار کا مری بارغ شہاب میں تری پستان کو بار کہا دکر بیوفائی ایام غدر بہت لکھتا ہوں ذکر یاد یہ گردی خوش مرین
---	---

اوس بہت کی غم میں شانِ شہیت کمان فلدا
ہم آج کل ذلیل ہیں سو میں خوار میں

<p>۳۵۴ بامِ میر ہو تم آفتابِ نھین مات کونیکِ مجھیں تابِ نھین زندگی جھان جو خوابِ نھین مگر اغیار سے حجابِ نھین کہ مجھے طاقت جوابِ نھین کو سنے ویرانہ یوں خرابِ نھین بحرِ دنیا اگر سرابِ نھین خالی اس سے کوئی کتابِ نھین میری محفل میں اب بابِ نھیں</p>	<p>عکسِ خورشید میں یہ تابِ نھین کیونکر اوس بتِ سی خالی خفِ کھون کیون میں غافل جہاں کی سب کو حیف ہی ہم سے اونکو یہ پردہ سببِ ضعف کا سوالِ نکر جیسا دیرِ خراب ہے بیڑ کیون میں جو بندی اسکی پیرا کوس عشق کا ہے بہت سراقصہ نھین تابِ فغانِ پڑا ہوں خموش</p>
---	---

ای قدا یہ جوانی اور یہ زہد
 تم سا کوئی درِ عتابِ نھین

<p>۳۵۵ جاگیا میں زحمت سی عمر تن گ میں اس طرح جلتا نھیں خاکِ گلشنِ آگ میں ہی بجا اونکا جانا بعدِ مردن گ میں آتشِ حسرت سی جلتا ہی برسن گ میں یا سو اوی بہت پرتو ستلہ روشن گ میں لاش کو بہر کیوں جلتا باکِ شوقِ آگ میں جل نھیں سکتا قہمی دریا کا دھن گ میں ہی تماشا آبِ ہی شکر گلشنِ آگ میں</p>	<p>اوس ہزار حسنِ گلجائی بن گ میں جلتا ہی جوتی تشِ پھران میں پیرِ حیم عمر آخر کرنی ہیں تشِ پرستی میں جو کو جیسے دیکھا ہی تھی ای کتابِ حیرت آیا محفل میں وہ کا فر سرخ جوڑا پہنکر عکرنہ وقف تھا ہمارے دل ہی دھنم بنی پاکانِ زل کو آتشِ دوزخ کا خو روی تشاک بر تیری تو ایہی عرق</p>
---	--

سببش نرم نکا کلماتانی که بیرون حال
گرمی سودا سی بونین بسکه آتش زیر پا
ای جنون خاک سیه سار نیستان ارسته
رخت ایال کو جلا یا جشی مار کفرین

کیون جلا یا خطرا شئی خ بزرگ من
کیون جلیجای می صحر اکا دامن گ من
آفتین نون می سبج جلیجای گ من
ای حسنه دالون می متی کاین گ من

جسطرح آتش من ده کو جلا من
زده تیر ای قدر جلیجای من گ من

۳۵۳
او بکار کلی چلو میرا بی بستر کو می مان من
عجب کیا هم رضی غم جو بستی می مان من
تو اردت ما طبیعت یر مضامین بر تان
گر قار س هم قیدی کامل هو می آخر
هنین ہی صور سیر فیل سی کم آه رنخورا
شمیر رنق شکین ہی بوچه ای هم مان
وہ ہی مد او کو چه او سکا ہی خنچ برن گوما
گد زبا جبا کاهی بان قتی سی بوتاهی

شفا پانا ہی ہر بیمار و صطر کو می مان من
سبھا کا گذر رہتا ہی اکثر کو می مان من
لکھتا مینی دیوان کا دفتر کو می مان من
گذر رہتا سنا پنا شب کے اکثر کو می مان من
بیار رہتا ہر دم شوخ شہ کو می مان من
کہ اتنی ہی کھانسی ہوئی غبر کو می مان من
شرار آہ سی ہری میں خضر کو می مان من
غبار خاک ساران پہنچی کیو کو می مان من

یہ شب ظلمت ہی اور آفسو ہیں میری جسمتہ حیوان
بنامون ای قدر امین ہی کسز کو می مان من

۳۵۴
کب تک اس جیٹ گریبان لگاؤں جھیان
ہی جیمین جرخ طلسم کی لگاؤں جھیان
بولاوہ فاصد سی میری خط کو میری بہار کر

جیمین دامن صحر الی ڈراؤن و جھیان
اس من کو عالم بالاسی لاؤن جھیان
جیمین آتا ہی کہ سب جیکر جلاؤن جھیان

<p>گر اوسی اینی گریبان کی دکھاؤں ہجیان نامہ برگہبر آگیا کیونکر ملاؤں وہجیان توڑی ہین گریخ غلس کی لگاؤں ہجیان قیر مجنون پر گریبان کی چڑھاؤں ہجیان اوکی دستاں کی پٹی کو چڑھاؤں ہجیان یاد رہے روان کی ہر لگاؤں ہجیان</p>	<p>سینہ مجنوں کی میٹھی امی لیلی رنگین لباس پہاڑ کر خشک کومری کھنٹی لگا لایہ لون خیر بین ستاروں سی زیادہ زخم جسم چہ ہای گل ہی جیس میری تہا وہ ستاروں زخمی رگشا ہوں مین مین مین مین یہ ہے سیر دیا مین اگر اوٹھی مجھی جوتس جنون</p>
---	--

کافذا شعرا کے میری ہوں گم ای قہدا
سو پرس بھی گری اپی گراوٹھاؤں ہجیان

<p>سیر کب ہے وہ برق ماڑن مین ایک دہتی نفسین گریبان مین جے لگے خاک سینستان مین سورہ لیل ہی ہے قہر آن مین بحر خون ہے روان بیابان مین لاکھوں ارمان مین دل و جان مین</p>	<p>۳۵۱ ہی جو لطف آہ و چشم گریاں مین سرف دست حبسوں ہوا ماصح اونکے زلفوں کا محکو سودا ہے رخ پر نور پر ہے زلف سیاہ اوسے دشت مین گئے خونین ہوں مین اک خاک تو وہ دشت</p>
--	---

ای قہدا غم مین کیا لگی جی خاک
فکر شعرا و سیر دیوان مین

<p>۳۵۲ وہ کمان لطف شاخ مرجان مین حوت رنگت انارستان مین ماہ نیم نختہ چلستان مین</p>	<p>خوبیاں ہین جو دست جانان مین کھسان زمان باغ رضواں مین عشق سے ہے یہ نفرتا بس بکے</p>
--	---

<p>برکت ہے یہ تمام یزدان مین نس نگر مری گریبان مین دو نو عالم مین طاق نسیان مین فرق کیا ہے تگردا و سلطان مین شہد مین مین ہون اور د شرفان مین حق نواب مصطفیٰ خان مین بارگاہ رؤف و رحمان مین</p>	<p>فیض معنی سے ہونہیں مستحق نفرت ایسی تعلقات سے سے یاد ہے محکوم و مثبت یکسا دو یو مین ایک باب کے بیٹے حق نے پیدا کیے دو خالقانی مانگنا ہوں دعا تہ دل سے بسکہ مقبول ہو بحق بنی</p>
--	---

اک نخل اور لکھنوی کے حسین
 نسبت ذکر ماہ کنعان مین

<p>کعبہ و جلوہ ہے باغ رضوان مین دخت طیموس کی دل و جان مین غفلت ہے دیا کنعان مین نہیں اب آب چشم گریان مین ہے اثر کعب یہ کعب گریان مین ہے حسینون کا ذکر قرآن مین آیا یوسف ہے گویا زندان مین تنگ ایسا ہوں ہر جاتان مین اتنے آنسو مین چشم گریان مین خال کیا ہے چہ زرخندان مین</p>	<p>حسن یوسف سے تھا جزندان مین کہا بیان کبھی جوتھی ارمان حسن کا اوس بت پیرو کی مثل یعقوب مین جو رویا ہوں ہوں مین زور جنون سے بادیہ گرد واعظادیکہ سورۃ یوسف اوس نے منت کی بیریان پنہین ہو عزیز و وصال کا ست اپنا گھر مین ردون تو نیل بہ سنگلے حسن کو تیرے حسن ہے کافر</p>
--	--

دل صد جاک کے مشابہ ہے
مارڈا لیکامبکو بقدر وطن
ابتدائے زمانہ سے دیکھو
ماو کنگان کے پیر میں نہ تھی

چاک اتنے میں میرے دامان میں
جی ہے اپنا تم غریبان میں
رابط ممکن نہیں ہے افغان میں
ہے جو بوزلف غنبر افشان میں

ملوۃ پاک معطی ہے قرا
نور ہے حسن ماو کنگان میں

موت ہے چرخین رخ پر یہ خواب نہیں
ہو وی تائب جو گنا ہوئے یہ بندہ و افغان
خوب کام آیا ہے موسیٰ کو یہ عقد نکلت
نہیں دیوان میں مرزاں صنم کا مضمون
خواب ہی میں نظر آجاتا جو دہیت محکو
نہیں اس دیر میں فرزند و پدر میں الفت
ابر گریان پر نہیں دیدہ گریان کا فر
دوست ناراض اتار ب میں خاتم بیٹن
جز خیال خم ابرو سے تیان اسے زاہد
کیا تعجب ہے اگر جب کتیں اکھیں میری
شحنہ سجدہ باند ہے یہ جی میں لہون
کیون شخا پا ل میں بیمار محبت اوئے
رخ پر نور ہے تیرے نہیں خط کا آغاز

۳۶۱
ظلمت کو رہے محکو شب موتا ب نہیں
نا امید کرم حضرت دیاب نہیں
بات کر نیکی ترے سامنی جو تاب نہیں
یہ وہ دریائے کہ حسین کہیں گرداب نہیں
سو متب جو چین اکھو کو مری خواب نہیں
کیا سنا تہ کرہ رستم و شہاب نہیں
برق پہلو میں تیان ہو دل قیاب نہیں
زندگی کا مرے صاحب کوئی اسباب نہیں
کتبہ دل کو مقرر کوئی محراب نہیں
مہ و خورشید کو جلوہ کی ترے تاب نہیں
ورنہ کو قیس کا آگے میری اتاب نہیں
لب شیریں جو ترے شربت غائب نہیں
بہ وہ منحرف ہے کہ حسین کہیں عراب نہیں

کمانے خون دل قیاب کو کیجے ساغر
کیا بناتے ہیں قدا کا سیاہ نہیں

آج جو دہت مگر دھڑکے ہم خواب نہیں
کیا میں تڑپوں کا کہ جیش کی مجھ تابی نہیں
مگر کو اللہ کے کچھ حاجت اسباب نہیں
جس کو دیکھا وہی ہے تشنہ صوائے فراق
خزبت قاتل زو خو خوار و جفا کش کوئی
خط ہی لکھتا ہے تو سو شوخی و انداز کوئی
اوس سے ملے نہیں تیرے مجھے حتی المقدور
جو مہری کی نہیں روکان یہ دیوان ہمارا
ماہر شوق جوانی جو نہیں تو اپنے شیخ
کی تو لی لیجیے خاطر سے میرے آج جناب

کمانے میں بستر مخمل پہ مگر خواب نہیں
خجور قاتل زو خو خوار یہ گواہ نہیں
کعبہ دل میں اسید واسطے محراب نہیں
چشمہ وصل سے تیرے کوئی سیلاب نہیں
موزون اوس ظالم بد مہر کو القاب نہیں
کو میں القاب نہیں بھریں آداب نہیں
دشمن جان میں مقرر مرے اجاب نہیں
سخن تازہ ہے سلک درشاہ نہیں
پانچراں تیری گلستان میں گلاب نہیں
شیخ صاحب تہیں گو شوق موزاب نہیں

کوئی ادھیلا ہی علی یوم عشق نہ نام
یہ وہ دیا سر قدا کو میں باب نہیں

لکھیں ایسی زمین پر پریش کی اڑیاں
بسکہ میں رشک نہ ہوں سیمبر کی اڑیاں
سر کے بل چلتا ہوں کوچے میں تیرے اور شکلا
نامہ فرسا وہاں ہوتا ہے فقہ حشر کا
ہیں کھن پاخا صحر اسے اگر ہو وہاں

یہ زمین تو کچھ حین اہل ہنر کی اڑیاں
ہیں کھن پاتو کو لازم اوسے زر کی اڑیاں
پاتوں آنکھوں کو بتاتا ہوں تو سر کی اڑیاں
نقش کرتی ہیں جہاں اوس نقشہ کر کی اڑیاں
اسے خون رخی میں مجھ خونیں جگر کی اڑیاں

قد جان سے قیامت یا مین پر ہوتی
نماز کی یا جان دیکھیں اور گفت کر
جس سے محو امین ردا میں یکا رو دریا ہوتی

کس قدر بل چل چڑی او کمرین تیر کی اڑیاں
اوسکے گفتشون کے لینے یہاں کمر کی اڑیاں
قدرت حق سونہی میں بحر و بر کی اڑیاں

اس غزل کی اور قدا ہے وہ میں نکلنا
میں تو میں او کمرین میان ذوق فنون کی اڑیاں

طالبِ بیت جو ہو گیا ہوں میں ۳۶۳
لو مجھے خوابِ نزع میں آئی
معتبِ میکدہ میں قید ہے کیا
فدہ ہونڈتی پھرتی ہے نسیم مجھے

از خود اسے داغٹو کیا ہوں میں
کہ شبِ ہجر سو گیا ہوں میں
کر لو کچھ میرا ہو گیا ہوں میں
مثلِ خوشبو جو کو گیا ہوں میں

کی ہے میں نے قدا یہ عشق سخن
صورتِ شعر ہو گیا ہوں میں

اس قدر زار ہو گیا ہوں میں ۳۶۴
کس تغافلِ شعار کا ختم ہے
در و دیوارِ پرا و داسی ہے
چشمِ سیار کی محبت میں

لبِ ترغیم پہ کھو گیا ہوں میں
کہ شبِ ہجر سو گیا ہوں میں
تیرے در پر جو رو گیا ہوں میں
زارِ جونِ نبض ہو گیا ہوں میں

اوسکے کوچے کو اسے قدا رو کر
سارے گھر کو ڈبو گیا ہوں میں

یا داکٹر مگر اغیار کو کر لیتے ہیں ۳۶۵
ہم وہ بد طالع ہیں کیا خاک ہو جس کی گیر
کب وہ میرے دل مضطر کی خبر لیتے ہیں
خاک ہوتا ہے اگر باتہ میں ز ریتے ہیں

دامن اپنا گرا شک سے برہم تھے ہوں	شوق نظارہ دمان میں ترے رو کر جو
میں کئی بہت خوش شہم میں گہر تھے ہوں	شوق نظارہ تو دیکھو کہ ہم اب رہو کو

فل کی تکلیف سے کیا قول قسم ہوں کہ
اے فدا آپ جو ہر نام منور لکھتے ہیں

۲۶۵	نہ گدا بلکہ بادشاہ ہوں میں	ایسے سلطان کا گدا ہوں میں
	بستر خار رکشا	دشت و دشت بہرہ پاہوں میں
	نہ کرو یہ ستم براے خدا	اے تو بندہ خدا ہوں میں
	مجھ کو کیوں پیستے ہیں یہ گدو	بانع عالم میں کیسے خام ہوں میں

ہے تخلص غایت استاد
بس اسی فکر فدا ہوں میں

۲۶۶	کس کف پا کا نقش پاہوں میں	کس کے رقبہ پر مواہوں میں
	ہر اوپر ترے فدا ہوں میں	آخر اے خوش ادا فدا ہوں میں
	بکا تو ماری کی اے اجل	خود رہ عشق میں فنا ہوں میں
	نہ خفا ہو جیسے خدا کے لیے	بندہ اے صاحب آپ کا ہوں میں
	نہ اڑا مجھ کو شاخ گلبن سے	بانع بان مرغ خوش نوا ہوں میں
	نہ پرے مرنے کو مت وصال کو	کہ شب ہجر مرگیا ہوں میں
	دیکھ کر آئینہ سی صورت کو	متحیر سا ہو گیا ہوں میں
	کاوشش کرنے نے ہلاک کیا	روز رات توں کو جاگتا ہوں میں
	نہ ملوں خاک میں فدا کیونکہ	گشتہ شہم سر مرہا ہوں میں

۳۶۹	لب جان بخش پر مہا ہون میں ناخوش فائدہ نصیحت سے رشتہ جان ہی ہے گران مجھ کو گاہ گاہے نکلا، اسے شہ حسن پست ایسا کیا ہے گردون نے بسکہ خیر الامور اوسط ہون	شہ چشمہ لبہا ہون میں کب تمہاری یہ مانتا ہوں میں نصحت سے مانتا مہا ہون میں تیرے دروازے کا گدا ہون میں کو یا اک مردم کیا ہون میں نہ گدا ہون نہ یاد شاہون میں
-----	--	---

اسے قہرا مجھ کو کیا تبوئے کام
عہد کا اس نے پارسا ہون میں

۳۷۰	دشمن کام و مدعا ہون میں کب مجھے چین آیا مرقہ میں ورد و درمی نے کر دیا رسوا ملک حسرت ہے میری زیر بنگین گر سوا میں تو ڈوب جا تیگی جو کہ اس قید زندگی سے رہا ہے جوب پر صنم صنم تو بہ کیا ہو دوا اسے شاعری مجھ کو ہو تو میں تیرے خواستگاروں میں کون رو پوش ہو گیا مجھ سے ہے نحوست میں غیر اگر آؤ	بندہ دوست بیوفا ہون میں کشتہ چشم فتنہ زرا ہون میں اسے یرمی ننگ اقربا ہون میں کشورِ غم کا یاد شاہون میں کشتی غم کا نا خدا ہون میں دام کا کل سے کیے رہا ہون میں بندہ کس بت کا ہو گیا ہون میں صاحب فکر نارسا ہون میں کو تبرا ہون میں یا بھلا ہون میں کنج مرقہ میں کیوں چھپا ہون میں فرخی میں فدا ہوا ہون میں
-----	--	---

۳۷۱ خاک و خون میں جویوں طپان ہو غیز	نیم سہل ہوں نیم جان ہوں میں
چمن عیش کی خندان ہوں میں	گلشن شہم کا باغبان ہوں میں
جہہ سائے دربان ہوں میں	کیا دلاستے ہو حرص طوف حرم
محو دیار گلرخان ہوں میں	کب مراجی لگے گلستان میں
فضل موئے سے کامران ہوں میں	ہے وصال منم مجھے حاصل
آخرش کو تو نکتہ دان ہوں میں	کیون نہ لکھتا وہاں یار کا و صف
مورِ ظلم آسمان ہوں میں	رحم کی جا ہے اسے بت موش
صاحب عمر جاوہان ہوں میں	مرگ ممکن نہیں غم لب میں
کشتی غم کا بادبان ہوں میں	خوط زن ہوں جو بحرِ حیران میں
اے پری کتنا بد گمان ہوں میں	آفریا تیرے مجھ کو ہیں دشمن
یت یمیر نوجوان ہوں میں	مارِ مکنون یوں خدا کے لیے
سخت رنجور و ناتوان ہوں میں	غمِ حیران سے نوجوانی میں

تافلہ ہا سے راہِ حیران کا

اے قدامیر کاروان ہوں میں

۳۷۲ فطرۃ اشکِ نثر میں جو گہرا نگہوں میں	کسی داستانوں کے تصور کا ہر گہرا نگہوں میں
ہے ذرا خواب کا کافور نہ اثر انگہوں میں	ہاے کیا انگہ لگی ہے کہ نہیں لگتی انگہ
سرمہ اے شوح لگا کر تو اگر انگہوں میں	ہر گہرِ غیرت صد تیغِ فسان دادہ ہو
جیتے اصلا نہیں خورشید و قمر انگہوں میں	جب سو دیکھی ہے صنم صورت پر نور تری
تبر از خاک نظر آتا ہے زرا نگہوں میں	محو دیار بت سہمیدن ہوں مجھ کو

ہو کیا خواب مری دیدہ تر سے معدوم
پیر کھان یہ غم تخت جگر میں روئی
صبر ایوب جو یقوب کو ملتا یا رب
دیکھنا مرد تون کا ہے نہایت بوسود
کوئی ہے بحر میں بندوق کی کوئی جگو
آتش جہنم میں یہ سدا جلتا ہوں
راغ میں جلوۂ مہدی باغ ہے حاصل عجبکو

آگیا کہا ہے جوتہ اموی کراکھوں میں
آگیا سینہ سب تخت جگر اکھوں میں
رہتا موجود سدا نور عیبر اکھوں میں
تاب خورشید سے ہوتا ہے نرا اکھوں میں
دہن توپ ہے جنگل کا جو در اکھوں میں
دونوں عالم میں مری مثل سفر نگاہوں میں
ایچون ہے جو کسی محل کا کدہ اکھوں میں

جائے جان جسم فدا میں جانی ناسخ و نہان
بدلتے تیلی کے ہے وہ نور نظر اکھوں میں

برہم اس گریہ سے وہ ہوئے ہیں ہر
پاؤں دھوئے ہیں وہ خفا بستہ
وہ دہان ہیں نشا ط سے خندان
جنگل میں ہیں جاگتا ہوں مدام
شوق وصلِ تیان میں یا رب ہم
اسے فلک ہوں میں بس سیہ اختر
دیدہ تر مجھے ڈبوئے ہیں
ماہ ہم زندگی سے دھوئے ہیں
ہم دیوان رنج و غم میں روئے ہیں
وہ کنارِ عدو میں سوئے ہیں
ماحق اب جیکو اپر کھوئے ہیں
ہر بان کب وہ مجھ پہ ہوئے ہیں

گنتری دن چر ہے کیا ہوں فدا
یہی سنتا ہوں او کو سوتے ہیں

لیسے ارمان دل نکلتے ہیں
داغ کدہ کو کرتے ہیں
کف افسوس ہم تو ملتے ہیں
وہ جو کپڑے نئے بدلتے ہیں

صفت لعل لب نہیں کرتے انجمن ہے کہ عرصہ مختصر	گویا ہم لعل لب از گلے تبین نوش یروہ جو پرتی چلتے ہیں
	موج گہمت سی حسد ہی رہا ای قدر اسبطرودہ جو تلے ہیں
ای پری غیر کو جاکیا ہونی تیری دل میں بہ گمانی سی ندی لاشیں کو قاتل نکلت زالداوسہن فقط ایک شاخ ہی دو ساخو کزک قندین کب ہی وہ تلون کی لذت سرگز تار با ہے کوں بیان دل داؤ باد و آتش میں ہی مخلوط ہوئی او گوکہ جلنی میں نہیں تنم سی کچھ کم میں ہی لذت غرق سے ہیں اہل تماشا محروم	نوبا عفریت فروکش ہی تری ہرل میں نہیں باقی ہی کیا اب جان سی بسل میں ورنہ کچھ فرق میں بسل میں او دیاہل میں جو نرا مجا و ملاوسہ لب کی تل میں نقش کیا ہی تری کو چسکی کا فصل میں آتش سوز جنون ہی مری آب و گل میں دخل مجکو نہیں کا ذریہ تری فصل میں نات دریا میں جو ہی لطف کماں حل میں
	ارسیہ کا عالم فانی میں بہر و سا کیا ہے کر لی وہ کام قدر اچکی ہی نیت دل زین
کس قدر شوق ملاقات ہی تیرا دل میں غیرت مادہ ہو تم سیر ہی لازم مکو دانہ سیت زبان میں ہی نہیں ہی لطف مرگیا دکی میں جس بار گران میں کافر خل سیٹا کج کہی خواب میں او کی ہوا	حسرت وصل پہر ہی مری آب و گل میں آکی اک شب تو فروکش ہو مری آل میں جو ملافت تھی سی سبک نخ کی تل میں کس قدر بوجہ تہا بہاری غم کی سل میں وصف بھی تھا جو ذات عمر عادل میں

<p>خویشاں چمنی مددگار میں یہ سہ کمال میں</p> <p>دولت فیض سخن سے ہی بہت حاصل</p> <p>ماں خالی ہی نہ داسی ہر ایک کفیل میں</p> <p>کب گیا وہ تیرا کب چل پیدہ کمال میں</p> <p>کب خوش آنی ہی یہ کدو غزل میں</p> <p>دیکھ کر اسی شاہ کل تر نعل میں</p> <p>لکھ لیل ہی یہ کمال ہی غزل میں</p> <p>کیا نہ اسے خان کو بک کا بیان ہی قندار</p> <p>ہی تری کمال سے تندرست نعل میں</p> <p>ہی وہ کدو یا غزل انظم سروں کی زمین</p> <p>عشر کل کی پٹی میں سیر کی زبان کی زمین</p> <p>ہی وہ تار کی زمین سر کشتی زمین</p> <p>کیا نہ تیرے چنگی مچنی فونہ سروں کی زمین</p> <p>ہند میں تو ہے نام دو جہاں مراغ</p> <p>ای نوری امورتی دیکھ کو خراسان کی زمین</p> <p>ایک نور جہاں دگر تارستان آن میں</p> <p>ہر شخص بہت سلا ہی ملائی اتفاق میں</p> <p>سوئی تری ہر جہاں کبھی کبھی اتفاق میں</p> <p>ہی ہی کھلک لی ہر جہاں ملا اتفاق میں</p>	<p>خویشاں چمنی مددگار میں</p> <p>دولت فیض سخن سے ہی بہت حاصل</p> <p>ماں خالی ہی نہ داسی ہر ایک کفیل میں</p> <p>کب گیا وہ تیرا کب چل پیدہ کمال میں</p> <p>کب خوش آنی ہی یہ کدو غزل میں</p> <p>دیکھ کر اسی شاہ کل تر نعل میں</p> <p>لکھ لیل ہی یہ کمال ہی غزل میں</p> <p>کیا نہ اسے خان کو بک کا بیان ہی قندار</p> <p>ہی تری کمال سے تندرست نعل میں</p> <p>کیا دل دیزگی ہی بت جانان کی زمین</p> <p>ہی وہ اس وی و خاک کدو زمین</p> <p>ہر جہاں کبھی کبھی مسین تری سب</p> <p>آستان ہوس بت دھرم لیل نہیں</p> <p>ہند میں تو ہے نام دو جہاں مراغ</p> <p>ای نوری امورتی دیکھ کو خراسان کی زمین</p> <p>ایک نور جہاں دگر تارستان آن میں</p> <p>ہر شخص بہت سلا ہی ملائی اتفاق میں</p> <p>سوئی تری ہر جہاں کبھی کبھی اتفاق میں</p> <p>ہی ہی کھلک لی ہر جہاں ملا اتفاق میں</p>
--	--

<p>جو خرق ہیں تیب ہجران میں چاروگر ہوں بھر سیاہ و سپید زمانہ سی جبدں سی مصحف روی جاناکا تنوکی اوراق میں ہین مرے اشعار پر شکر کیا کیا کر تے ہیں مری وہ دل نوازیان ناؤ زمین خاک تسفا کا ہوں شیفہ</p>	<p>وہ گرمیاں کمان حقائق مرق میں از بیکہ مہو ہوں بین کسی ہشتیاق میں ساری کتابیں ہیں نیسیاں کی طاق میں خرامی تبرہیں ہیں ملو دیں طباق میں از رزون ہوں میں شفقت مالایطاق میں مرا مہوں کوزوی حجار و عراق میں</p>
<p>گمخت اینے فسد کو کامل کر سکا گو کاروان فدای سیاق و ساق میں</p>	
<p>گردہ دست پرستان جہاں میر نام کرتا ہوں ہین ہوتا ہی اسی شمع روشن فعل ہی میں یکتا ہوں جو سوادی صبا مار بچ میں سرخ تالیاں پرانی چوڑ کر زلف کو وہ کوٹے</p>	<p>بہت کافر کو جذب ل سی اپنی رام کرتا ہوں تو میں لہری خون ل سی و کر عام کرتا ہوں خیال خام کرتا ہوں خیال خام کرتا ہوں کہ اہل بزم دیکھو میں سحر کو شام کرتا ہوں</p>
<p>فدا جب جانتا ہوں بہت درگاہ نہیں ہوتا براکرتا ہوں جو میں شکوہ ایام کرتا ہوں</p>	
<p>حتوچن تری ہر شام و سحر ہوتا ہوں جوش و شست سی ہی برادر اشت غبار</p>	<p>مثل خورستید میں ایسی تک تیر ہوتا ہوں چاک کیٹر سے میں آٹھ پر ہوتا ہوں</p>
<p>ای فدا کون خریداری حسن ہر کا کیون میں کرتا ہوا اظہار ہر ہوتا ہوں</p>	
<p>نہیں ہی خبر مردم احسنو کی غافل میں</p>	<p>مری جان قاتی ہی اب کسی کی سائل میں</p>

مجمعی ست گریہ ماتم کا عالم خند گل بین نہیں ہی و تراوی خیرت گل سو بیل بین مرا ہی محکو مائل کج جو اس تخی بل میں	زہ کو کر خانہ اہل عزاد و جرمین کشن ملک ہی جبقت استعارہ و دامین سیر شیر بہر حبت میں گل پائیکا تو دھک
---	---

فدا شوق سیاحت پیر ہر ہا ہی جی اپنا بھار میں لے نہیں سند و غنیمتیں گل بل میں	
--	--

ای جان شرم فراق ہی لب خمیں مین کنو کرنا او سکا خامہ ہونی نیاز بان	مین جیتی جی جان مین مردوسی کم کیا محو تا زمانہ خسرا و دہشتم خمین
--	---

حاصل ہے محکو دولت ملک غن فدا یروا بخشیں جو منصب جاہ و شتم مین	
--	--

مجرمین کا خون ہاتھی گنگ میں وہ برہمن بچہ جو ناتاہے گنگ میں برسوج کام کرتی ہے خنجر کی مار کا غیر ذبیہ پانی پینک کی دھتلاہ مرد بھی کیوں مجکو ڈالی جاتا ہے کا غم گنگ میں میلا ہی کا کلی کا کسیراں رزم ہے	و دیان غیر کو جو کہلاتا ہی گنگ میں ہر دل دہشک ہاتھی گنگ میں قاتل کا دبیلا گرج بھی تاجھی گنگ میں سیا سڑ مہر ہی کہلاتا ہی گنگ میں تہا سفینہ میں جو جاتا ہی گنگ میں ہر سمیت قاتل اب نظر آتا ہی گنگ میں
--	--

آب زلال گنگ کر ستورای فدا نہر شرک تو جو ملاتا ہے گنگ میں	
---	--

طوفان لایا ہے مرا گریہ چسان میں س لینا ہی اہل مرادقت مدد چاہی	مالوں سے میری گنگ لگی آسان میں کچھ غیر سنی کوئی ہیں چپک کی کان میں
--	---

سودا می در عشق میں یکساں ہی گزرت ہوتی نہیں جو تم تو نثار ہست ہوں ہوا رکتی ہیں میری نالی وہ آتش شانیاں تج نگاہ سے تر و بالا ہی اک جہاں کیا زب سامعہ مرا رنگین کلام ہے بالا ہے اوس بری کا کہ بالہ ہی مادہ کا	کچھ ہستیازاب ٹھسین سو دوزیاں میں کچھ فرق پاپ میں نہیں در میری جان میں رہتی ہی لگ سی لگی کون مکان میں تو وار رہنے دیکھے صاحب بیان میں گو یا عقیق و عسل ز مرد ہیں کلاں میں دوڑی آسمان ہی موتی پیکان میں
---	--

ای جان جان و جان مجھے بلوانا چاہیے
گر تخلص نہیں ہے فدا کی مکان میں

کب ایسی مصفا ہو کسی حور کی گرد سندل کی تری یا نوہن کا فور کی قیس	ہی مثل مرا جی بت مخمور کی گرد چاندی کا ترا جسم ہے بلور کی گردن
---	---

ہے شوق تہادت میں گرا نثار سرانیا
مشتاق فدا ہے کسی سا طور کی گرد

کب میں نیز ختم گل کی دل چاک چاک میں حسیا و کچہ کیا فقط ہی یہ تاک میں تھوڑا ہی جو در ہم داغ حبسوں مری کچھ خاک بھی رہا کچھ پڑی غلط پر	حوجو پئی استیسی سری دل در خاک میں ہی باغباں ہی مری فکر پاک میں اجناسن خشک نم ہی معیض راک میں پایا نہ خاک ہو کی بھی آرام خاک میں
--	--

سکے میں یا د سے میں پا کر بلا میں
مدفن فدا ہو میرا کسی خاک پاک میں

گو کہ زرد ہوں گر مردہ ہی در جہاں میں	کشتہ زخیر جیدا دستگر ہوں میں
--------------------------------------	------------------------------

کال رنج و معلق و درو کا جو ہر ہوش	تو اگر گوہر کستای ہم خوبی سے
ای قداور نہ تما ککو سر نہا رو غزل ہشتیاق بت پر نفس ہی سمجھو رہوں میں	
در د کسا مری دل کو ہی جو آرام نہیں مر گیا وہ ترا دیوانہ کا کل جو ہوا کھدیا کیا کسی کجست فی کجہ حال مرا ایسی ہی چھر کی راتوں کو ملی ہے نہ تھر	کیوں شب و روز ترقیتی کی سوا کا نہیں ہی سہم مار غم زلف سیہ فام نہیں جلوہ گر کیوں و دپیری آج لب با نہیں جس طرح روز مصیبت کی لہی شام نہیں
گل ہی بلبل ہی تو اس غیرت گل سی ہی قدا کوں اس گلستان فاق میں بدنام نحسین	
ستر سہی کوئی قاتل مین جا سکا نہیں ہی خیال نازکی باز وئی قاتل مجھے مل بی خوف سگہ ہجران مین کچھو کچھو کیون پیری حلق کی حرف کو مکہ شامی بیونا کر لیا صبح نے جھکو تل ایٹھ وضع دار تا آغوش لحدی ہکناری ہو نصیب	صنف مانع ہی کہ جو میں سرگنا سکا نہیں یہ سبب ہی مین جو سیر انا جکا سکا نہیں وہاں مین جا سکا نہیں دریاں آسکا نہیں رج ککا تقدیر کا کوئی ٹاسکا نہیں حرف سوائی ہی اب مین لگنا سکا نہیں حاک مین بھی جھکو و و کا فردا سکا نہیں
کیون بہ غافل فصل گل مین چنی اس قدا پیر ہن مین اب جو گل ہو لاسا سکا نہیں	
کس کا نہ دار برتری کو حسین سہ نہیں ہی شمع گرچہ سوزان تو پروانہ متغیر ار	باقی جهان مین اب تو کوئی نامہ نہیں کسکو تمہاری عشق مین دگر نہیں

دوری میں ایسے سنم کی جی کیا کیل ہو موتی کو تہہ میں ال کی کیوں نہ لکایا ہے کیا جلد شل عمر تہب وصل کنگلی کیا جرم عشق میں رہا محروم خلدی رونی کار و زار و زون کز ناگوئی عم کون وہو کا ہوا ہی کیا تجھی اسی اتشین عذار رکتا ہوں شت میں جو لب خشک و شہر مجنون وہ کیا کہ جسکی یہ پیکر ہو یا نہیں	اقتدری ہجوم غم اور چشم تر ہین ماں کہ مثل غیر کے یہ بد گھسہ نہیں وقت و دلع جان ہی وقت سحر نہیں کو چھین ایسے سنم کی جو میرا گز نہیں قسمت کا میری ای کی سی میں اتر نہیں یہ دائہ شہر شک میں میری تر نہیں میں جنون ہی کیا میں شہر و نہیں وہ بجز کیا دلا ہے کہ حسین ہنور نہیں
--	--

ہی روز مجھ کو اب شب تیرہ سی تیرہ تر
یاس انی ای فدا جو دہر شک تر نہیں

بیجا ہی زعم کس سخن مجھ کو گر نہیں کیوں ہوش و ڈھی میں ہاں و چراغ دیر چراغ میں ن جو میں کتہ دان خرا ہی لا مکان دل اپنا نہ کعبہ اسی کو کیوں سنتی اور نہ کہیتی میری کلام کو نقد سخن سے دامن ل ہی ہر اہو	۳۹۱ میری نگاہ میں جو کوئی نکتہ و نہیں یتی ہن یہ ہوا میں کیو تر کی بر حصین اس دور زون میں نام کو قدر نہیں گھر کو خدا کی حاجت یو اور و نہیں مگر حاسد ان شعہ بری کو کو گر نہیں یکہ نم نہیں جو یاس مرئی ل و نہیں
--	--

صبح وطن جو شام غریبان ہی مجھ کو اب
کیوں پر فدا و بائی ہی عزم غریب نہیں

۳۹۲ انفک کا اپنی مجھ پر اب او کو گمان نہیں لب پر میری خوش نصیب آہ و فغان نہیں

کیوں بی جہت ہی فکر سخن مجکورات وں بہر تارہوں ہونڈ تاج اوہین پاشی شوق سے تیر ملا سے بچے کو دیر حسراب میں ہی طسرفہ ماجرا دہن یار کا مری ہمسی تو یہ حجاب اور اعدا کی سامنے تجی و رلف عارض ترک چمک دہریا لالہ کی دل میں رنخ تو گل ہنسیا کہ ہے	از شرق تا غرب کوئی قدر دان نہیں کہتے ہیں لوگ مجھ کو کہ نہ ناتوان نہیں جز گوشتہ فرار امان کا مکان نہیں یعنی وہاں نہیں جی گزنی وہاں نہیں بی پردگی ہے یہ کہ جاکا نشان نہیں دشت جنون ہی مجھ کو کم از گلستان نہیں راغ ہاں میں کسکو غم گل خان نہیں
---	--

ہی نام اوسکا گو کہ فدا ہی حسین پاک
نماک کیا جہان میں فدائی تان نہیں

گر شہتہ مہ مخیف سی کب آسان نہیں کیونچہ جستجوی می ستم میں ہی اسید اہل زمین کی پیش ہیں کیا رنج فوبہ نو کیوں آرزوئی رنم میں لیاک پاک ہی ای غنڈ لیب مشکوہ صیاد ہی عیش ہی جانی شکر لائے ہن دو تیغ ابدار اہل جہان کی سیر پہ لای سیاد ہی دہو کا ہوا ہے آہوں ہی ایام چہر کا عمر روان کا قافلہ حاتم ہے کیا سبک زوش نہیں جیسرا غسی کم دواع دل	اس تیر و خاکداں میں کوئی مران نہیں نادان جہاں میں کچھ ڈمکان لاسکان نہیں کوئی بزریر حیرج کہیں ستاوان نہیں قسمت میں کیا مری کوئی نوکر سنان نہیں صیاد تیری جان کو کیا بانہاں نہیں زیر بار پاں خشک پر اب لانا نہیں گر دون نہیں فلک نہیں یہ آسمان نہیں جلنی میں کم تجسم سی میرا مکان نہیں کہنے زرد بیان شمار میے کارواں نہیں سیدہ مرا کچھ اور ہی جوتہ مدان نہیں
--	---

حز شاد او سکو کی خدا شاد خلق میں
بیان ی قدس کی کوئی قدر و ان نہیں

انہیں ہماری ہر چیز میں کعبے کی شان نہیں
کیا اگر حسن شاہ معنی ہی از فون
دل خانہ خدا انہو کوں ہی وہ لاسکال
پر پر وہ روز شب کو عدوسی صحتیں
میرادمان اور یہ واعظ زبان یار
سیر اغبار دل ہی جسی کہتے تہن زمین
اوس قوس کی خم میں ناچوں بنگر قی
ہی نرم میں ہر دودل سوختہ مرا
وشت فی ایمنی تہ میں الاتحی ہی ہیں

کب شک لایر ارہ ہمارا مکان نہیں
ماہل فکر شعر جوین مکہ وان ہیں
جسکو کہ چاہتیاں در وستان نہیں
اور رہے ہامی عذر کہ دہک مکان ہیں
کیا شکر رب کروں کہ میں نہ میں بان ہیں
دود دل حزن ہی مرا آسماں ہیں
صبر و قہار کامری دل میں نشان نہیں
حق کی تیری اوبت کی شش ہوا نہیں
جر گرد باد کوئی وہسان سارا بان نہیں

لکھ اس زمین میں دوعمل گرم ہر فردا
تجساقواب بھیساں کوئی آتش زبان نہیں

باقی مری بدن میں ذرا اتہو جان نہیں
جب سی ہمارے دیدہ تر فون نشان ہیں
پہلو میں جب سی دہت اور کمال نہیں
جس لب پہ نہ کر شعر میں معاف دیا نہیں

موقوف اب کا یہاں ہی آسمان ہیں
بان جان میں سیر گل ارغوان نہیں
صبر و قہار کامری دل میں نشان نہیں
وہ مکہ نہ سنہ مکہ در و مکہ وان نہیں

ہم وسعت جہاں ہی نصف جہاں نہیں
یہ شہر لکھنؤ ہے فردا اسفغان نہیں

<p>کچھ قسم نہیں جو ایسا کوئی مہرمان نہیں اب جنوں مشق کی کچھ داستان نہیں غشقا کا کچھ نشان ہی پریرشان نہیں دیواں ہی مرا بہ کوئی داستان نہیں کنتان حسن میں تری کج فز کو ان نہیں سنتہ سی اونکے دریا کوئی داریاں نہیں اسی سے شوخ خیرم مرا کنتہ دان نہیں گورگناہ گارہ یہ گستاخ نہیں میں کیا جہاں میں کوئی ایسا جوان نہیں</p>	<p>درکار غسل نالائق الا صبا ج ہی ٹھی دیواں مرا بہار گستاخ غسل ہے ایسا جہان میں صفت فی باب کو دیا ایسی نہیں ہے او بہت مہر کی سیر چاہ دقں سی پاک ہی سیب فقس ترا ہی جیسے کہ چلکے گردن عرض فوسری نیمابن لک کی وصف دانٹ سید دیا وقت میں جلوہ گل لالہ ہی تیرگی نامح جو بیچ رلف حمدہ سی بچ سکی</p>
--	---

کبھی خدا ہی کیوں نہیں غم حرم حباب
وہ میکرہ نہیں کوئی کوی تان نہیں

<p>کب زیر باتری سر جو حسان نہیں مومن نہیں ہی غالب تبوا بیاں میں تا یہ کوئی خیال تہہ مونی ہو تیرا ہے سوز سگر مونس یہ اگر ہوتا منٹھے دراد تہزہ سے ریادہ ہوں تلخ کا کیسے نہ یہ کہ کسی مقدر کیا تجھے چاہ دقں سی یوسف دل کو سکا لی کو اسی ماہ دو دو دل کا مری سنا سنا ہے</p>	<p>۳۹۷ علماء تری نگاہ سے کیا نیجا نہیں کوئی خدا سخن کا بیان فسر دان نہیں اما کہ اوس گلی میں قدم کا نشان نہیں کا وری فرار سی اوٹا دھوان نہیں پاس اپنی جیسی دست شیریں نہیں درکار تری گدا ہوں جسم اراں نہیں اس چاہ یہ کہے گذر کاروان نہیں گردون نہیں یہ چرخ ہیں آسمان نہیں</p>
---	---

کافر کشک رهای - سوی مزد ترا
اس درج سیری مادیه گردی های جنوں
سورق کنی نین میں تو شعل ہی نزم

ورنہ جگر میں ہمال نہیں ہی سنا نہیں
کب رنگ میری شنت کا رنگے انہیں
اوس لشک آفتاب کا جلوہ کہاں نہیں

کیوں غم ہے تھکاوٹ کے قدموں کا قدا
غالب تو ہی جو خسرو شیرین بانہیں

حب خدا نہیں جسے حب نئی نہیں
کب شاخ تازہ غنچہ گل سے تھی حسین
ہر وقت آہ و نالہ و اعان سی کام
بذی فی کچھ اتو تران مان ماو گے
ہی تھک شوق حور تو بجا و عم ستان
دیکھا ہی تیری اوتری ہوئی چہرہ کا حور
اراکے روز روتا ہے میرے مزار پر
و کلاتا لاکے او سکو میں قمار خوش تری
چو سی ہن خواب میں کسی حسرت نصیب
کیون باغ خلد میں بھی لی آئی ہی اہل

حب بنے نہیں جسے حب علی نہیں
وہ ترک باغ مانع میں قیا کلی نہیں
اس تغل سی حسرت بھی صحت کہیں
ہر وقت کی یہ خیر منم کچھ اسجلی نہیں
کوئی گدا و عشق سے زاہد بری نہیں
چڑھا میری فطرت میں کوئی آدمی نہیں
ای برق کے کو میر اسم یکے نہیں
پہر کیا کروں کہ شہر میں کبک در نہیں
ہو نمون پر اوس پر سگی رنگ مسی بن
میںانہ یہ نہیں کسی بت کی کلی ہمیں

بیجا ہی چشم داؤد سخن آج کل قدا
سودا نہیں ہے میرے معنی ہمیں

ہی بزرگ رخ یانان - بگڑ تن
ہی یورش لشکر صرصر کا خدا خیر کر

بلبل شیفہ پر کہوں ہی شاکر تن
ہوگی ای ملیو برباد دیار گلشن

برق قیاب کی مانند ہی قیاب ہمار
چہا تیوں کو تری ہی حور حناں خوبی
ای بریر گل عاریس ہیں تری کہا جدا
ایٹی طالب کی نسا مینک کو دیکھو
ماع عالم من حق تو گل ہی تو بلبل نمون
حلوہ آنکو نمین ہی تیرا حوای تیک گلزار

لیکیا کون گل ادا م قہر انگشت
سیب فروس کہوں باکہ انگشت
من بہ ہوتی ہے فدا بلبل نگار
تو بلبل نیک ستادہ ہی کنگار
تو جو ہی سر و تو میں قمری زار
فصل دی میں محی حاصل ہی ہمار

کیا میں لب برتری اشعار فدا درو آید
اس روش کب ہو لو اسچ ہر گلار

سو انجی لبت ہی جو دل داغ داغ میں
مزیک ہی کہ قتل کردن اینا ابی ہاتہ
مطرب ہی لود گر محی شبہای ہجرین
کسکو دلا ہے نرم خرا بات میں سرور
سودا جو سر ہن ای جس جس ہی ترا
شوق نظارہ آرزو جوہ فوق ول
نالی ہی میری شور و سکوت کو شکست
ہیں ہم نوا جو دونو تو ہونا نصین تمیز
اوس بادشاہ حسن کا ہی غیر نشین
ہی، چنب چاند دل میں مری نہان
اونکو عہد در سن مجھ ز عیش شاعری

شبہم ہے محکو داغہ بخیر باغ میں
دوری یار سی خپال ہے داغ میں
دیک میں کچھ مزا ہی نہ روس چراغ میں
تیرا بجا ہی ہے جان ہر لایا میں
جاوہ ہزار باغ کا ہی محکو راغ میں
کیا کیا ہر سر ترین ہیں داغ داغ میں
ای آئندہ رقت ہی طوطی چراغ میں
میں کو چھین توں تیر کی طعل ہی باغ میں
پیدا ہوا ہے ربط صفا و کلام میں
سرگشتہ در بدر ہوں میں جسکی چراغ میں
وہ ہیں اگر منم میں تو میں ہوں داغ میں

یہ شوق شاعری یہ ترو و معاش کا
نکد سخن کا لطف فدا ہی ذرا عین

نکل ہی مطلب ہی محی فارسی کچھ کام نہیں شیخ تجاؤ ہو مبارک یہ ترا دل ریا خال شکین بت تنوخ کا وحشی ہون کشتہ سیر سب ارمیں حس ہون میں گردہین تبری خسہ دیا ہزاروں گریز الفت چشم سپہ میں ہون یہ ست درام بر ہمیں دیر جو سبھا تو سلطان کعبہ تبع ابرو کا تری ای بت قاتل ہوں یہ کس لیے پھر تھے دسواہی سیما کی ہما نکر انسوس تو ای خان میں ہوں یا کہ مر	۱۳۱	یاری کام ہی اختیار سی کچھ کام نہیں محمکو اس جہ و دستاری کچھ کام نہیں مانہ آہوتا رسے کچھ کام نہیں باغ آفاق میں گلزاری کچھ کام نہیں تو رو دیدہ سف ہی کہ بازار سی کچھ کام نہیں اب مجھے خانہ خساری کچھ کام نہیں کسکو تیری درو دیواری کچھ کام نہیں اور مجھکو کسی تلواری کچھ کام نہیں تجاکو کافہ کسی میاری کچھ کام نہیں نمکو میرے دل انگاری کچھ کام نہیں
---	-----	---

رات دن مجھکو غم حسرت ناکامی ہے
ای فدا اور کسی کاری کچھ کام نہیں

نذر آرام نہیں دنیا میں کیا تصرف ہے تری جہلوئی ہے تری رلف کا عالم کافر سری قسمت میں نہیں ہیں ممکن مہربان ہے فاک پر روشن	۱۳۲	چیں کا نام تھیں دنیا میں گویا اب ستام نہیں دنیا میں بوی اسلام حسین دنیا میں کیا دل آرام نہیں دنیا میں وہ لب بام نہیں دنیا میں
--	-----	---

جو تو خلد میں ہونگی مسقاہ
 جس مجھے عرت عتبی بخشے
 جرسیدہ کاری مصعیاں یا
 تیرہ کھتی سی مری دشن رت
 کوں سی حیر کا آغا رہیں
 کیا ہوا برہم ہسان کو سائے
 رکھنا ہر وقت اتنی محفوظ
 قیس فرما دے واسق مباح

گرہ است رام نہیں نیامیں
 گو کہ اگر ام نہیں دنیا میں
 محکو کجہ کام نہیں دنیا میں
 رو رکنا نام نہیں دنیا میں
 کس کا انعام نہیں دنیا میں
 باد و حام نہیں دنیا میں
 کب کچھ الام نہیں دنیا میں
 کوئے ناکام نہیں دنیا میں

ہے فداسوق اماند
 جای آرام نہیں نیامیں

ہم افسی ہوئے لب کا سوال کرتی ہیں
 ہو ہی ہیں چشم نمائی کی جب تغذیر
 جو غیر سی لہیہ قیل قال کرتی ہیں
 لگا نیکی کوئی تیرا دراب برای شمار
 کیا خدائی او نہیں بادشاہ حسن جمال
 ناز میں نہیں محکو صنم قصور حق
 وہ بوسہ دیکھتے ہیں ہمیں دل فی لہین
 وہاں ملتے ہیں جو طراوہ نوعر و ساند
 اس آرزو میں گئی جاں نہ سی لیکن

وہ گالیوں سی تہیں ستال کرتی ہیں
 کہ شوخیان تیری گئی غزال کرتی ہیں
 سکوت غم نہی باں ہم بھی ال کرتی ہیں
 وہ زخم دل کی مری دیکھ بہال کرتی ہیں
 وہ مجھ کو اکا جہلاکب خیال کرتی ہیں
 غلط یہ رسک سی آپ جہال کرتی ہیں
 بس اس نزاع کو ہم انفصال کرتی ہیں
 ہم آنکھوں کو بیان و رو کی لال کرتی ہیں
 وہ لاش کو مری کب پامیال کرتی ہیں

پریدیاں جفاایتہ میں مگر حسنام
قد احسین کو ناتی خلال کرتی ہیں

<p>غور و اتنا حواہل مثال کرتی ہیں سگ اونکی قبر کو اب یا میال کرتی ہیں وہ جو پھر آنکھوں کو کیا کیا لال کرتی ہیں جب او کو گنجی میں ہم خلال کرتی ہیں جو نام مرگ کا میری وصال کرتی ہیں جہان خانی سی اب استفال کرتی ہیں وہ نیر سی دہان عنج و دلال کرتی ہیں جو دفن زیر زمین آج مال کرتی ہیں لگا دے جب ترا حسن جمال کرتی ہیں</p>	<p>فنا کو کیون نہ یہ جس خیال کرتی ہیں کہ دیکھا کرتی تھی ہم جب کو ہاتھوں پر طلب جو کرتا ہوں لبہای لعل کا بوسہ وہ غصہ ہو کی ناتی ہیں کل سسج و سسج میں گیا ہوں غم سحر میں فنا و افین وطن سی تو فی سفر کیا کیا کہ ہم ای مانا بزرگ غنچہ بیان ل ہی ریش ریش آیا وہ نیکی خاک میں کل آپ وہ میں کی و ان کچا وہ میں کرنی لگتی ہیں ہمدام</p>
---	--

قد ابراسے تو اور دے اجا
تری نزاع کہ ہم انفصال کرتی ہیں

میں مواہون جسکی فراق میں اوسی غم سی میری جبریت
یہ ٹرا غضب سی کہ اسی فدا مری درد دل من اثر نہیں
مری اسل کیا ہی جو ہو بلا و ہان دخل نامیدی سائی کو
کہ فرستوں کا تری کوچی میں بت بد نزاع کہ نہیں
نہیں دور و فراق ہی مرا یا فانی میں وصال ہو
مری داغ دل کی ہی متصل حسرت اسبان پہ نہیں

نہیں داغ نازہ و کھنہ کا ہی ذرا ہی حد و حساب کیہ

کوئی لالہ زار ہے ای یری مرا سینہ اور جگر نہیں

جسی دیکھتا ہوں میں ای یری دی دہی ہی مرا ہوا

تیری جسم سی غالی زمانے میں نظر آتا کوئی لسنہ نہیں

لکھوں شعر کہا کی مرخون کی کردن گن اپنی بچوں

میں بہت ہوں فکر میں یا بہ گل کوئی قدر دان نہیں

بہ عذاب شدت راہ سے مری راق ہزار ہ صد سے

بہ سقر کی شکل ہی ای فدا میں شک کچھ نہیں نہیں

آتا ہے آفتاب نظر آفتاب میں

یا ایک ہی نہ ہونے مزا پر شہاب میں

یا رب شمع تباں سی ہی جان کس غناب میں

لگتی ہے آنکھ تو نظر آتا ہی خواب میں

صورت ہو کیا بسر کی جان خراب میں

دیتا ہی گالیان بجھے کا فر جواب میں

کیا چہب گیا کہیں ترا جلوہ نقاب میں

کیوں آمد خزان ہی بار شتاب میں

کب عتق باز مینی کہا ہی نہیں فدا

میں اور یہ کلام تمھاری خواب میں

نقشہ ہی امر کا مری چشم پر آب میں

عالم ہی برق کا طیش و مہر آب میں

زلفین بڑی ہیں حیرت پر فور پر تھے
 آکھیں ہوں آدمی کی توئی انور دیکھ
 بی یار بزم عیس ہے اتمکدہ بھی
 شاید کہ گیا رخ سادہ ویراؤسکے خط
 بسمل جان ہی آب و گروش کا تری
 اہل و ملغ بوی سخن کے ہیں استنا
 ہی آپ کی جلو میں جو لیلیٰ خوش ادا
 شک ہی مری فامین نوکر لہجی امتحان
 عصمت کا کیا خیال ہی ٹھراؤدوسل کے

یا ادا بارود ہی خوشان محاب میں
 ہی عالم فاکا تاشا جباب میں
 گویا صدایِ نالہ ہی جنگِ رباب میں
 ہیجا جو سننے خط مری خط کی جباب میں
 خنجر کی آب گویا ہی موتی کی آب میں
 ناداں کو فرق ہی بگاڑ سدا میں
 قیس سیما نخت ہی میری کاب میں
 تکرار کچھ ضرور زمین ایسی باب میں
 اسی جان لطف رست ہی حد شات میں

یہ بغض مجھے ہے کہ جلا دی کتاب کو
 لفظ قدا جو دیکھی وہ کا در کتاب میں

کافرا تر ہے برق کا تیری حجاب میں
 کیا کاسول بوسہ سنی دہین عتاب میں
 جان خطر اب میں ہی جگر التہاب میں
 گویا فروغِ ماہِ نہان ہے سما میں
 معنی عیان ہیں ہستی ناپایدار کے
 کی مٹی ہجر یار میں جو سیرِ دوستان
 ہی جلوہ جمال کا تیری جان شید
 ممکن نہیں شراب سی نیت بھری مری

اک لگے ہی ہی ل تیغ و تاب میں
 ماخوذ بیگناہ ہوا میں عذاب میں
 یطفئست ہکو لاس ہے شتاب میں
 یک جلوہ اوس پر کچی عیان ہے تاب میں
 تجھیں تمام ہی جو حیات و جباب میں
 سوز جگر نی اک لگا دی کتاب میں
 تیزی ہی تیغ کی تری چہر کی تاب میں
 گر غرق بھی کوئی مجھی کر دی شراب میں

ماکر کو مین میں جس کی غیرت سی کیوں کر
کیا آب کا جمال ہوا ہی جہاں سرور
کافسر جلاد یا ہے مرا خرم نضاد
مطلب ہی صاف کہ تراخوں کی گم
کرتا ہوں گریہ و گرتو کہتا ہی بس محسوس
مختل ہمک رہی ہی پسینی سی یار کے

آئی وہ کب تھی حضرت یوسف کی خواب میں
ہی اب کلام روشنی آفتاب میں
آتش ہی برقی کی تری خبر کی آب میں
بہ جای اسی پان جو خط کی خواب میں
کچھ گفتگو نہ لاشی ہوسہ کی آب میں
یہ عطر نیریاں نہیں شک و گلاب میں

سرشتہ ادب سی جو محروم ہیں یہ لوگ
کیا فرق ہی قدر اچھا و دواب میں

۲۰۹
یہ ڈبو دے جہان کو پل میں
مرنگبا دیکھ کر ترے کرتے
ہے سوئے بر بھی حسرت و یار
گدگدی ہے جو میٹ پر تیرے
مجسا ہو گا نہ تلخ کام کہے
پہل میں تموار کے جو ہے لذت
ہو یہ خاہ خیر اب جو شخون
نذقون میں تری جو ہی خوشبو
تازہ میں ہے شمیم زلف گر
اگل سے اور گلبدن سے کہا نسبت
کیوں سنبھلتا نہیں دل سید

۲۰۹
گر یہ چشم کب ہے مادل میں
لاشہ میرا لپیٹ ٹلسل میں
میتہ و امیں شہید مقتل میں
وہ لطافت کہاں ہے محفل میں
گو کہ تلخے بہت ہے حنفل میں
یہ نپا یا مرا کے بھل میں
کہ سایا ہے محکو جنگل میں
یہ سببیں بھیں قہر نفل میں
آئی ہے بوی شک و سدل میں
فسق ہی تال اور رکل میں
کسکو دیکھا تھا بے سنبھل میں

یہ صاحب یک کجاست !
 اوست کجاست یہی کتاب ہے !

تم جو تھی مین شہر یہ ہے
 تو یہ خادم یہ کیا ہے تو جیست

<p>باد آتی مین قمر چرخہ مستند ہے مین ہوا ہی قیہ کمر تو پتہ جوت گسترہ اکبر آباد مین وصل مین دن گسترہ کیوں ای قیس کروں چن ختن کی سیرن کسو دھندیں کرتا ہوں مین کی سیرن کیوں نہ مرغوب ہوں یوان جن کی سیرن یاد آئیگی یہ دریای چن کی سیرن چل بی چل ہم ہی کرین تری طن کی سیرن</p>	<p>کیا رونک مین غربت مین چن کی سیرن بگیا ہوں خندا عشق تیان مین مجنون بھگو ہر موح چن سنگ و رطلان ای لیلی زلف گرد گیر کا مجنون ہوں ہی تصور مجھے باقوت لب جاناں کا ہی امام سخن پاک وہ استاد قدیم اکبر آباد سے جس وز چلین گی گھر کو صد فی اس کنی کی کتاب ہی مجھی خوش</p>
---	---

سینکڑوں کو س جہان مین اپو نچا ہی نام
 مین جو کرتا ہوں فدائے ملک سخن کی سیرن

<p>گری جو وہ بت کافر کلام گنگا مین تو کیوں نہو مجھی پانی حرم گنگا مین تو رو دیل کا نقشہ ہی رام گنگا مین اجل کا میری ہی گویا پیام گنگا مین شراب پیتی ہوں ہم اب درام گنگا مین</p>	<p>اثر ہو آب بقا کا تمام گنگا مین مذی جو ہاتھ سے اپنی وہ جام گنگا مین جو اس صنم کی سبب مصری مراد آبا نہ لکھتی ہیں وہ سینے مین غیر کونامہ رون ہی کشتی می دیکھتا وہ مین عظم</p>
---	---

<p>آئی وہ کب تھی حضرت یوسف کی خواب میں ہی اب کلام روستی آفتاب میں آتش ہی برق کی تری خنجر کی آہ میں بھیجی ہو اونی پان جو خط کی جواب میں کچھ گفتگو نہ لائی ہو سہ کی باب میں یہ عطر نیربان نہیں شک و گلاب میں</p>	<p>حاکم کنوین میں جس کی غیرت سی کیون کر کیا آب کا جمال ہے اہی جہاں سہ و کافر جلاد یا ہے مرا خرم من خساو مطلب ہی صاف یہ کہ تراحوں کی گئی ہم کرتا ہوں گریہ و گریہ کہتا ہی من خست محفل ملک ہی ہی پسینی سی یار کے</p>
---	--

سرشتہ ادب سی جو محروم ہیں یہ لوگ
 کیا فرق ہی قدر اچلا و دو اب میں

<p>یہ ڈوبو دے جھان کو پل میں مر گیا ویکر ترے کرتے ہے موندے بر بھی حسرت و زار گدگدی ہے جو میٹ پر تیرے بجا ہو گا نہ تلخ کام کہے پل میں تلوار کے جو ہے لذت ہو یہ خانہ خسراب جو شخون فذقون میں تری جو ہی خوشبو شازہ میں ہے سیم زلف گر گل ہے اور گلبدن سے کیا نسبت کیون سنبھلتا نہیں دل شیدا</p>	<p>گر یہ حشیم کب ہے بادل میں لاشہ میرا لیٹ ٹل میں میثم و امین شہید مقتل میں وہ لطافت کمان ہے محفل میں گو کہ تلخ بہت ہے محفل میں یہ نیسا نرا کے بھل میں کہ سایا ہے محبو جنگل میں یہ شمیم بھینقہ نفل میں آتی ہے بوی مشک حسد میں فرق ہی تال اور رگل میں لکھو دیکھا تھا بنے سنبل میں</p>
---	--

میں صاحب یکا کھاتے	تو یہ چاہتا تھا کہ
اوتے کھیت کر یہی کتاب سیاہ	تو یہ چاہتا تھا کہ

تو یہ چاہتا تھا کہ	تو یہ چاہتا تھا کہ
تو یہ چاہتا تھا کہ	تو یہ چاہتا تھا کہ

کیا کروں ک میں غربت میں چین کی سیر	باداتی ہیں خدا مجھ کو وطن کی سیر
ننگیا ہوں بچہ عاشق تان میں مجھوں	میں ہی اسی فکس کو نگار تری بن کی سیر
مجھ کو ہر موج میں سنگ در غلطان ہی	اکبر آباد میں حاصل ہیں مدن کی سیر
لیل زلف گرہ گیر کا مجھوں میں	کیوں اسی قیس کو چین میں جس کی سیر
ہی تصور مجھے باقوت لب جاناں کا	کشور ہند میں کرتا ہوں میں کی سیر
ہی امام سخن پاک وہ استاد قدیم	کیوں نہ مرغوب ہوں یوان حسن کی سیر
اکبر آباد سے جس وز چلین کی گھر کو	یاد آئیگی یہ دریای چین کی سیر
صدق اس گنی کی کتاب ہی مجھے خوش	جل بی جل ہم ہی کرین تری ملن کی سیر

سینکڑوں کو س جہان میں اپو نیچا نام	میں جو کرتا ہوں خدا ملک سخن کی سیر
------------------------------------	------------------------------------

اثر ہو آب بقا کا تمام گنگا میں	گری جو وہ بہت کافر کلام گنگا میں
ندی جو ماتہ سے اپنی وہ جام گنگا میں	تو کیوں نہو بھی پانی حرام گنگا میں
جو اس صنم کی سبب مصر ہی مراو آبا	تو رو و نیل کا نقشہ ہی رام گنگا میں
نہ لگتی ہیں وہ سینے میں غیر کو نامہ	اجل کا میری ہی گویا پیام گنگا میں
روں ہی کشتی می دیکھنا وہین عظم	شراب پیتی ہیں ہم اب درام گنگا میں

خرازم ناری است شور موج شوقیام
ساعتی ہو کے برسہ جو وہ ہم خوب ہے
تمہاری جملہ لی بلین جائی گوری کی
برادرش ہی خداوند یک خیر کری
بنادی گنگ کو بنی ملاحی عامان

ق

چلا جو نسل کو وہ خوش خرام گنگا من
تو آفتاب ہوں روش تمام گنگا من
تمہاری زلفون فی بادایا ہی گنگا من
مکہ فوج حسن کا ہی تھک گنگا من
نہاے گروہ بت سہن فام گنگا من

چلا گیا ہے نہا کر بیان سے کون فدا
خوشو راہ وقتان ہی تمام گنگا من

نہ ہم دل کو فقط نذر بت گراہ کرتی ہیں
خوشی ہرین کہی وں ہنسی بادیام
جودتی ہین کہی ہم تو بتان خوشی ہین
بہاں سیت ہیاتی ہین ظاہر حق ہین
تواریخ سلف سی کو کہہ بردہ نہیں شاید
نہین امکو نظر شاید فریب ال عینا پر
وہ بت کیا ہم فرقی کو فلک پہنچ سکی ہین
وہ جیتی ام میں اگر گیا ہی جو کل اب ہم

س

قرار جان دل کو فی سبیل اسد کرتی ہیں
تو ہو کر پیریدہ ہم گریہ سال دماہ کرتی ہین
اگر ہم کہہ کرتی ہین تو ظالم ہو کرتی ہین
جہری جب حلق پر لکروہ بسم اسد کرتی ہین
جو یہ غافل جہان چین عش دماہ کرتی ہین
ہوں نیامی دن کی کوکرا دشاہ کرتی ہین
کہ جذب مستق سی کو گرا کہ گاہ کرتی ہین
سد اس عمر ہین ہر دم نہ جانکاہ کرتی ہین

غرض آتش زبانی ہماری ہی خدا ہے
کہ سوز دل سیانی او کو ہم گاہ کرتی ہیں

نہ دم کر مندا من کہر نامہ ہتے ہین
کھول دتی ہین سر بن طوفان ہلا

س

نہ دیم کر مندا من کہر نامہ ہتے ہین
نار روئے کا جوہر وہ تریاندہ ہتے ہین

ز سک نزد و سر بر قباہی حلوی خال
دلبری مین بنده کرتی مین باد و ہنسا
کل کی ہو کی مین پیراج اونی روستہ نگا
دیکماہی شل صدف جو دہن تنگ تو ہم

دوبان وں جو نمش ہم گہر نامہ تی مین
آدی کیا کہ ملا یک کی نظر باندہ تی مین
بولی کیا آب یزدی مری کر باندہ تی مین
نی تکلف تری و انتون گہر نامہ تی مین

او کو تکلیف گوارا نہیں غربت کی ذرا
کیون خدا پر کر عزم سفر باندہ تی مین

کب نہا مہی وہ شوخ ہر پیکر آب مین
عرق بحر حسن ہی یونہ در دریا نای
جلوہ گرا کہو مین مین تخت دل سوزان
دیکماہا شام کیا دریا مین وہ رہ چاند کو
بسکہ ہی مضمون چشم تر کا دیوان مین مری
کیا نہایا وہ ہم خوبے کہ جوین کو کشتن
مین ترن ہوں دہر شوق شہادت قوی جا
اوس سہی قد کا پری جو کھنچ تالا مین
کیا مین تر یا شک کی دریا مین باغی ہزار
تیرا ہر تہا ہی جون سجادہ ارباب شرف
کیا و نور گریہ ہی روون حلوی پانی حسن

ہی درختان چشمہ حوت پیدا نور آب مین
جس طرح ڈوبا ہوا رہا ہی ہر آب مین
چو گر آتش لگی مہنی سمندر آب مین
عکس عارض تہا روشنہ انور آب مین
یک قلم ڈوبا ہوا ہی پاندا دتر آب مین
ماہی فی آب کی مانند مضطر آب مین
ہی وہ ہر کیا مات مانل کا خنجر آب مین
حامی نیلو فراوی نخل حضور آب مین
ہو گئی ہر پارہ اروں شور محشر آب مین
راست کی روئی سکی فراپا آب مین
وہ مین عالم کو ڈو دین دیدہ تر آب مین

کون ہی جس کا وطن مین پانی جی لکھا نہیں
کس نی دیکماہی قدامہی کو مضطر آب مین

ہی خست کا در امواتی ستوں آب میں
مل بی خوش تسک سہ سفینہ موسیٰ
مکس کل تہی ہی شک کل وقت
حرف کیرنی سخن سنجان اناہی محال
نست میں ہتا تہا کسی وی عرق الوویر
بال ہوتی ہن کی چی جس میں لگی تری
کیا جاوشت ہن بسر کرتی ہن اہل و گاہ
ہی سبک و مان عالم کی ان جان کو فین
عکس جو مری تری ہن طمانی نکس
کی جو کی فونی بہا یسی آلودہ سے
دیکر زور شہ خیر شانی پاک ذات
سی عہد ہستام میں ظاہر مری تر دہنی

۱۰۲

گویا ہی ہزار گیسو ار رہاں آب میں
بہ جلاہی خط مرا حد از خوشن آب میں
سکتی ہر ہاپتہ یز خارا گن آب میں
موج کا کوئی پکر سکتا ہی دہر آب میں
جاہی دفن ہی میرا بعد مردن آب میں
یا گراہی کنگی کا فر سانیک کایس آب میں
تعلی عمر روان کتی ہن وین آب میں
سات لکڑی سدا رہا ہی آہن آب میں
کیا عجب جانی بیدید ہو کندل آب میں
کھل گئی ہن تختہ گلہا ی سوسن آب میں
غرق بھی خجالت سی تہتس آب میں
وہ حشا ہی تر جو تک ترئی امن آب میں

تسرم عیان تی قد امجکویہ آیای عرق
مسترم دہر باکر ہون تا گردن آب میں

۱۰۳

اد کو بہری دل قیاب سے کچہ کام نہیں
گر گئی دانت نہیں اب جسم دندان مجکو
کب بھی اب مرض عشق لب تیرین ہی
ہنیں ہرین سوس وید بتان نادون
ظلمت گو کا مجکو ہی شب تار میں خوف

پرستس گریر خون اب سی کچہ کام نہیں
آپ کے گوسر سدا اب سی کچہ کام نہیں
شریت مصرئی غلاب سی کچہ کام نہیں
اب بھی ہند میں پنجاب سی کچہ کام نہیں
دیدہ ترکو مری خواب سی کچہ کام نہیں

اپنی پردہ کا مخمب جہاں تہائی پر نشین
 نور ایمان سی خدا یا ہومری رشتن گور
 بعد مردل مجھے یارب کمن پاک ملے
 اسی منم مستحق ہی کعبہ کی زیارت کا مجھے
 خوگر رخ و فلق ہوں میں نزل سی مجکو

اب تری پردہ و طباب سی کچھ کاشمیں
 ریشنی شب ہتاب سی کچھ کاشمیں
 رست میں سندس سبجواب سی کچھ کاشمیں
 ابروون کی تری محراب سی کچھ کاشمیں
 سیتس وارام کی سباب سی کچھ کاشمیں

تساہ مرزاں کا ماخون ہوں فدا کیا مجکو
 قصہ رستم و سہراب سے کچھ کاشمیں

وہ شمع رو اگر گل رسا سی کم نہیں
 فکر عسم تباں میں نہیں حواہیں طعم
 کیا کیئے بیان شب جسم ان کی تیرگی
 دولت سہری یار میں جی ہی نکلا ہوا
 بیار ہوں جو نرگس بیار یار کا
 واصل ہوق کی ساتھ جو ہو وصلہ
 عارض ہیں تیری باطن صوفی صاف تر
 کا فوجو نیر لب تری چیماک کا داغ
 پیش گاہ ہے حودہ بے سب ادا دام
 لرزاں ہوں خوف گرمی جھتر کی یاد سے
 روشن ہوا ہے پر قدم پاک و پیکر
 رم محبی ہے فدا جو غزالان تھر کو

ہم دل زد ہی بھی بلبل شیدا سی کم نہیں
 خون جگر بھی من و سلو اسی کم نہیں
 رورق باق ہی شب یاد اسی کم نہیں
 مجنون کو نجد کوئیہ لیلے سے کم نہیں
 وہ بت ہی مجکو آج مسیحا سی کم نہیں
 انسان کا دل ہی عرش معلیٰ سی کم نہیں
 ہر خال رخ غی غال سوید اسی کم نہیں
 آکھین میں میری دھل ملو اسی کم نہیں
 عالم ہمارا حواب زینحاسی کم نہیں
 عمر ابھی مجکو موسم سر اسی کم نہیں
 ہر نقش پا تر اید بیفا سے کم نہیں
 معمورہ جہان بھی صحرای کم نہیں

<p>۳۱۷</p> <p>ہاتواں ایسی ہیں تری عم میں آگیا ہی وہ میری ماتم میں آب آئید ہے تری کرتی دم رخصت ملا دیا مجھ کو کیوں خریدار ہونہ اک عالم کیا کرو گے سلاسل بیان آج دوں کل دوں بوسہ کا یہ وہقان فی عمر کی صنائع</p>	<p>۳۱۸</p> <p>آب قراراں میں ہم میں آج ہی عید بیاں محرم میں یہ صفای شکم ہی ششم میں ہی کرات تیری ماتم میں حس یوسف ہی تیری ماتم میں میں مقید ہوں لبِ برخم میں تونی رکھا سدا اسی دم میں باقی افسانہ ہی رستم میں</p>
<p>جو ہے انسان فدا وہ کم پایا ورنہ سب آدمی ہیں عالم میں</p>	
<p>۳۱۹</p> <p>اٹھی موتی مین کسی ہم میں نہ تو سر کا نشان نہ آنوکا دل ہی میرا غریق جاہ و زین مہین ہو چہ غفلت انسان</p>	<p>۳۲۰</p> <p>جتنی آفسو میں چشم پر زم میں گور بائی سکدر و جہم میں گویا یوسف ہی جاہ و زین میں عالم خواب ہی جو عالم میں</p>
<p>ای فدا مجھ کو کیا نشاط کی کام عمر بیری گذر گئے عشم میں</p>	
<p>۳۲۱</p> <p>ہی تصرف اجل کا عالم میں بزم شادی ہی کج بزم عشا کوئی نکلے یہ میری حسرت دل</p>	<p>۳۲۲</p> <p>ماوہ ہی فنا کا آدم میں یار شامل ہی میری ماتم میں کیا جوانی گزر گئے دم میں</p>

<p>نہو اکام دل کوئی حاصل</p> <p>ای قدر آنا کجا بہ طول کلام</p> <p>تا بگفتار اب نہیں ہم میں</p> <p>سو قیامت کا ہی عالم اک قیام یار میں</p> <p>آب جیوان کا نہ اچھی شربت دیدار میں</p> <p>اب تو یکت پرشانی کی انہی سرندہ میں</p> <p>قیس میں سودا کا کل جو صحت سار میں</p> <p>لکھنؤ واسم ترا دیوان خریدنی کی فدا</p> <p>لعل کی طتی ہے قیمت جہری مازار میں</p> <p>چشم یون کہو لے ہوئی ہونے تیار میں</p> <p>جو ہر خون دینے ہی جو بروی خدا میں</p> <p>کیا دل صد رشتہ کو شکستہ شوق دیدہ ہو</p> <p>یمنی کو ہمیں تنہا کی جان بچا تسلیم کی</p> <p>ہی پیشو رشتہ دل نہ ڈھانپ رہا ہوں پرا</p> <p>کیا اسیری میں نہیں صبر انور کی قلع</p> <p>منع مت کرنا منہ وقت طلب ہر خدا</p> <p>جو لانا سائون کا تیرا بجو آتاسی جو یاد</p> <p>گو ما کا فرچندہ نسیم ہے دریاحی حسن</p> <p>نچہ رنگین میں تیری برگ گل ہی ہر دقا</p>	<p>عمر ساری گزرتی غم میں</p> <p>جو تباہی فتنہ محشر قدم زنتار میں</p> <p>رگ اسجار سیما ہی تری گفتار میں</p> <p>دل ہر او لجا ہی کا فرط ہی ہستار میں</p> <p>سانہ کی آلو کی کاٹی کا ہی عالم غار میں</p> <p>زنگ ہی زنگ سی میری دیدہ بیدار میں</p> <p>کسنی دیکھی ہی یہ سرائی کسی تلوار میں</p> <p>ایک ہی روزن سین ہی یار کی یوہار میں</p> <p>نچہ میں معنوں سوا اور کوہ کس سار میں</p> <p>مردہ سی ہر ہوا میں زردہ ہر ہسار میں</p> <p>آبلون مین گہی جان میرتی دل ہی غار میں</p> <p>ہم نہونکی در نہ کا فر ہوس کے انکار میں</p> <p>ابر میں کجا ہی نقشہ چشم دریا بار میں</p> <p>جگو خیر سلمہ ہی حاصل تری ہزار میں</p> <p>سکھوتاں ہی جلوہ اک اودہ اخبار میں</p>
--	---

	<p>کنو حکر میں لگی تنگ سی ہلمی قدا یہا ہی جی مزا کی ادکی ہی تنعارین</p>	
<p>۴۲۳ وطن کرنا یا ہی لاشہ بر آتا رہین دوسرا ہتہا ہی تیرو کی نستان اہین کب تمہا ہی کلام اینا کے زار میں یا ہی پشنگ از غلطان ہاں اہین فرق کیا ہی شعر میں اور گو ہر شوہر میں حن کا سہا ہی مری ہر سایہ دیوار میں صاف ہی کار ظاہر کی اتوار میں ہین ملک آت اس قلم زخار میں جو رہا تہا موس و ہمد ہی کا غار میں یا جو ہم لبلاں ہی گلشن چار میں</p>		<p>۴۲۴ مرگیا مون کو دستو دلی لف یار میں حرف گہراں خنکو منصف کی خوف ہے ہیں برو گوہر میں صدق سینہ من ہاں سلسلہ قطروں کی لعل سلسل میں ہے ی مگر گنج جاہر دست دیوان مرا ای میری غم میں تری ہماہیت ہون قول کرین جو نہاں سکرانی ہو صم ذکر اوصاف ہی تمد بشری ہی زماں معصیت طلق ہی کی فصیل گواہ مذکرہ اہل معانی کا ہی دیوان میں مرا</p>
	<p>ای قدر از یہا نہیں ہے بجوہ اوارگی ہی تری موت بڑی حکام کی دربار میں</p>	
<p>۴۲۵ جوہر مار یک رخشان ہین بکروار میں شعلہ دوزخ نسیم جی گلزار میں ڈاکٹر اولی لگی ہاں حم جسم زار میں جوش ہی گریہ کا سیری یدہ خونبار میں کوں ہی غم میں تیری قلم ہزار میں</p>		<p>۴۲۶ مہی رک کیا ہیں قاتل بروی خدا میں کیون چلاؤں تم گلاشت پیر میں سمجھ نہی ہم اوس بت سرا کا کو جہاں عقیدہ روئیں کلاں ہوگا عقیقہ الحیر کا ہین غریب بحر حیرت حالان عرش پاک</p>

ہی ہر یک منسوب جواب جلوہ رنگ بیا۔	یا ہسی بولن مرا لکنا حلو گلازہن
سرقہ دل کی میری پائی سزا سیکر خدا	قید ہی دزد خاستب عبارت من
ہیں بیل میں بہت سترین لال سرود	ایکد کی افراط و کمس ہے نگاہا دین
میں و بھون ہوں سیر سگاری کی لپی	بہر ہی میں ننگ دست امر کی سار میں
ہی محل پانظر کا پست بلند و نگاہ	رکھی حق ثابت قدم اس ادا ماہور میں

ای قدر اعلیٰ نبی میں کیا مجال عہد ہی	
خود خدا ہی محمود صف احمد مختار میں	

اوست کی جلوہ سی عیسیٰ کی پارت میں	کسی گلاب محبہ نہ پھر کا پرات میں
رقاص تاج و ہت یکتا رات میں	تالوئے نکلک کا تاشا پرات میں
موشادی مجھ فقیر کو دوسا رات میں	میں ٹیکے کیا کروں گایر دوسا رات میں
صحرای نجد وادی غربت تہا دوستو	میں قیس خسہ اور دہی لیلی رات میں
تیری ادا کی سامی امی بادشاہ جس	مثل گدا می ہر ہی نو تہا رات میں
ہوسہ دی لہ کا اوبت ستیرین ادا	کہلوادی خواجہ خس کل حلو پرات میں
ہی خست داغ کندہ مری تن یہی دست	تونی نیا لباس جو بدلا رات میں
سنبوسہ و کباب کی جو آہش نہیں ذرا	دلوا دی او صنم مجھ بوسا رات میں
دیرانہ محکو کیون نہو گلازہ را بخن	آیا نہیں ہی وہ گل رعنا رات میں

ای لوگو تہر کے چلو بہر ملازمت	
سنی میں ہم قدر اسی کی پارت میں	

دینا زیار تحفہ سرفا رات میں	پلوانہ را تیا عوض آب رات میں
-----------------------------	------------------------------

<p> سید را بن نصیب بود من کیا برات مین ساقی ہی کیا نکلست مہتاب رات میں بچہ چین تر فی بجگو کیا ہے حور ات میں ہمراہ تما جو طایفہ رشک آفتاب غافل ہی دراز نمی نہ خواست ہو غریب ہر دم بیان مری ل بسجل کا قفس ہے ہنگام شام سی من تر پتا ہوں آسم شادی ہی حب بیاہ کہ عورت کی حسین لو شاہ آفرین تری محبت جوں کو حور اترا دوام مبارک رہے تجھے فاسم کا جب بیاہ ہوا تھا فدا حسین اہل برات شیش شعیب و غریب تھے سہرا ہا رہی تھی خلیس خدای پاک الہ اس و خضر عقد کی گویا نہی دو گونا </p>	<p> باگت ہل سی کوسون نہیں جرات میں دی بجگو کوئی جام سے ناسبات میں بوسون کا اسی سنم دی پر و سابر ات میں ہوتی نذر و زکیون تنب یلدا برات میں تیری اولہن نہیں ہی زلیخا برات میں کیا دیکھوں راج کا مین تیا برات میں دیتا ہی چین کت ل قناب ات میں ورنہ غم ابد کا ہے جگر ابر ات میں لایا غروس غیرت عدرا برات میں دیتا ہوں یہ دعا تجھی نوشا برات میں تہا مسلمان حق کا جلا برات میں گر سر براہ کار تھی موسیٰ برات میں داہ و گار ہی تھی جو سہرا برات میں غاضی کحاح کی تھی مسیحا برات میں </p>
--	--

کیا ذکر از دوام ملائکہ کہ شک تھا

سیدان کر بلا سی معلیٰ برات میں

<p> موجود و جخصین و دلار ام نایح میں قلیان و مالک لٹا ہے مہدم پر و عطا گالاک میسرے گی خولہای حسب حال </p>	<p> دیتا ہی راگ سوک کا سینا نام نایح میں کیونکر خجاولن ہی مرا اگر ام نایح میں اوس بہت فی کردیا مسک نہ نام نایح میں </p>
---	---

سنگ ازان با و سار چون و گنگا بیکر محراب ابروی بت قلم بر چون گلزار بزم گو با تمام غ حسن ان ندو لکھا ہوں غلط لہجہ الی علی ہم شوکر سی وسیری کی زمین لرزین	شیاتنا زہا لاجہ ستر سامہ مین نامہ ہون کیون مین کعبہ کا جہانم لہجہ مین آیا نہتا خوشب و گل اندام لہجہ مین نامہ مین او کو کرتا ہوں رفا نام لہجہ مین بریا ہی روز حشر کا کرام لہجہ مین
--	---

ایسی ہی کیا اطاقت شیطان ہلکی خدا
کچھ ہی ہے مجھ کو غیرت اسلام لہجہ مین

خون رشک سی ہوا دل غبار بزم مین خجہ رہے مجھ کو گر شہ یار بزم مین تین ستم ہی دس بت رفا مین کی گنگا کب دوری مین ہی مجھی سا نگر کی اجناج اکھین جو ہون کر لی تاشا جی سار مجھ کو غرض غماشی مطلب ہی قرض اتے لیے شریک ہوں بزم شرب کا جسکی شرب شوق ہی ہوش یار مخوفتہ محو ماتا سی رقص ہوں میری ہی ساقیا پے حسنین لی خبر کیف وصال باری خالی نہیں لا اخفا ہی وصل حال کچھ مجھے کیجئے	یہ راجہ نو نے مجھ کو دیا یار بزم مین ابر و سے یار گویا ہے نکو ابر بزم مین جانہ ہون خاک کیا مین الی نگار بزم مین ہوں چشم ست یاری ستر بزم مین روشن ہی دیکھو شمع پر نور بزم مین ہوں مین کسی کا طالب دیدار بزم مین دے مجھ کو جام سارے سحر بزم مین مین خبر ہوں اوس سی خبر دار بزم مین ہوں مین شہید بادہ گلزار بزم مین مین ہی ہوں ایک زندہ قلعہ خواہ بزم مین رہنا تمام رات کا دیدار بزم مین مین ہی تو تھا کہیں سین دیدار بزم مین
--	---

روح الامین یہاں میں بخاؤ بر زمین و اعطے شراب سی نکرا لگا بر زمیں ورنہ ہی می کشتی سی کسی مار بر زمیں ہیں منہم جو آپ کے ایسا رزم میں ہے کوں میری دین کا خریدار بر زمین ہوں دام رشت کا جو گرفتار رزم میں	وہ محفل امام کا رتبہ ہے مومنو ہو کر شریک جلسہ رندان می ہست وینا ہے جام کب کوئی مجھ پر نصیب کو کو با موکلاں اجل ہیں مری لیے گرمینا ہوں میں عوض سے گرد لا موج شراب مجھ کو سلاسل سی کشیں
--	--

کیا محکو ہر کی ہے فدا کیجے شراب کی
ساتے اگر ہیں حیدر کرار رزم میں

کس کی بیول دید دیر غم سے کمین میں تیر و نخت کا کل پرچم سے خمین ہر بحر اتسک ستلج و حلیم سے کمین جو داغ دل ہی میرا وہ درم سے کمین اکھین مری فراق میں کیم سے کمین میں سیستان تست میں ترسم سے کمین رنہ بہار امرتبہ جسم سے کمین سینہ ہمارا ساحت عالم سے کمین	بی یارب غ محفل ماتم سے کمین کس پیچ و تاب میں ہیں شست استخوان یخاب ہو گیا ہے دو آبہ سداق میں سکو کہ غم سین تناسی ہی جاری ہیں حیرت سی جویوں تنگ کیا کیا جنبو کی ساتھ میں زور آزمایان صناع جام کسرخن میں ہم کج کیا کیا ہجوم حسرت و حران و پاس
--	---

کچھ پاس جو ہیں نوکری خاک کیا خطا
ہست میں پر قدر ابھی حاتم سے کمین

طالب بار ہوں کسیر سی کچھ کام نہیں مال و زر کی جتنی کشیر سی کچھ کام نہیں	۱
--	---

<p>بکے ہوں بد تعلق ہی جہان میں آرا مجھ سببِ محبت کو ہی سایہِ مکمل کا وہ لولی عشق کی سببِ تہِ خوانی کی گئے مجھی گویا کی زبان کون کیڑا کتا ہی کس مددِ بدِ ملائی سی میں ارستہ ہوں بخدا کیا بت قائل مرنا میرا ہے کیا خطا پوچھو تو میں ہی حاکم میرا</p>	<p>مری فریاد کو تاثیر سے کچھ کام نہیں روح پر نور کی تنویر سے کچھ کام نہیں میر ہوں اب ست لی میر سے کچھ کام نہیں میں ہوں وہ تمنع کہ گلگیر سے کچھ کام نہیں مری ذرہ وارہ کو زنجیر سے کچھ کام نہیں حسکی فتر اک کو زنجیر سے کچھ کام نہیں مجھ گنہ گار کو قعدیر سے کچھ کام نہیں</p>
--	---

<p>ای قدر اتباعِ تقدیر ازل ہوں میں بھی اب کسی کام میں تیر سے کچھ کام نہیں</p>	
---	--

<p>میں وہ اسانِ خبر و خواہی کا نہیں ایسی رند و کوفہ امتِ شبابِ آجانی وہیکر خود سحرِ ستیب کو گریبانِ پوئیں شکرِ نریمان کر لگ کو پتہِ جاں نہیں</p>	<p>سیتیں آرام کی سہا ب سی کچھ کام نہیں ہاں جسکو دلِ بنیاب سی کچھ کام نہیں جسکو اب شہنم تہا داب سی کچھ کام نہیں جسکو دایں کی ابواب سی کچھ کام نہیں</p>
--	---

<p>خرپیں کو جامہٴ اسانِ بڑی ہی ہیں مخلوق ای قدر احکمو کہ آداب سی کچھ کام نہیں</p>	
---	--

<p>جواہر آفتن سی ہی میری او حارمین جہانکا جواو کو گرتی تہی غاسقِ بو آرمین بارب نہ ہو کون را و کہیں اس او حارمین سیرِ سی سیلِ سیل کی پڑ جای ہمارمین</p>	<p>یہ دوستی سین تری بنگلی کی جہارمین رخسہ کوئی او نہون فی زکما کو آرمین ٹھو کر مذی مجھی کوئی پتہر ہارمین دھکا نہ کما و نہیں کہی اس بیڑ ہارمین</p>
--	---

کیون سو غم می حلقه فریاد تا توان سے ناخ من خیال ہر اک اہل برم	ہی یہ وہ شعلہ آگ لگا دی ہمارے بوسہ عشق کو بھی مشعل کی آڑ میں
بجاسے ناز غم سے ارتباط پر یہ ہی جنوں کہ دست میں ہوا چہ پیش	کب احتلاط میں جو تڑائی بگاڑ میں ای کوہ کن رہا مرا شعلہ ہمارے

کافر خدا بجاسے فدائی نزار کو
ہی باڑ تیغ کی تری سرکہ کیڑ میں

کسی پہلو آرام آتا نہیں جو میں محبت بگستاخوں میں	یہ درد بتان دل سی جانا نہیں فلک بھی یہ صدمی دھماکا نہیں
کبھی بوسہ لب نہیں دیتا آہ دواک میں نونی جو گزری بھی	یہ کا درجے منہ لگا تا نہیں ولی چراغ کسکو ہنساتا نہیں
دکھا کرتی ہن ماتہ یار بڑی جو دست ہو کر میں شیر دل نہیں	جو پاؤں دس صنم کی دلا نہیں کسی غب ساقی یلاتا نہیں
یہ ڈہری کہ شاید کریں کچھ درج دل مضطرب سی مری آسمان	جو درد اپنا اونکو جتا نہیں کسی یاد اونکی بہلاتا نہیں

فدا ہی یہ غم ز کلام حسن
مجھے کس کا انداز آتا نہیں

مدحت حضرت عباسؓ تم کرتا ہوں درد سہری جو غم زلفت بتان میں مجھ کو	میرہ کلک کو عالم میں علم کرتا ہوں رات دن سوڑو والیل کو دم کرتا ہوں
مجھ کو مقصود نہیں فکر سخن سی شہرت	میں غلط اپنا اسی جلد سی غم کرتا ہوں

<p>شوق از بسکه ہی کعبی کی زیارت کا مہی کھاتون کو نہ دیاں مرا مارِ خاطر یا خدا کیا مری دل آئی مری تیتل کرمین</p>	<p>نالی مین ہدی میں آئی اہل حرم کرا ہون فکر آتھار مین اسوا سہلی کرم کرا ہون نالی ہر شب بسین دیو ہر کرم کرا ہون</p>
	<p>ای قدر اعمال رو یا مین ہوئی ہی غزل حاک کرا باسی دیوان مین کرم کرا ہون</p>
<p>ہی شور کی جلوہ کا ہر خاص عام میں کیا خاک رنفت صومر ہی دیامین باتہ ادسنی کیا اوٹھایا مراد نم کل گیا ہمنام حق ہے وہ بت شیریلہ دہرا موسیقی کو کوہ طور پہ جسکی تلاش تھی کیا ہو مری نیاز قسمل خباب حق دلِ بخانہ خدا تھا ہو کس تباہ شادی میں تھکوا بت کی جست نین خدا</p>	<p>وہ جاوہ کمر ہی حسن بت سبز فام مین جی بھی شہ لب میں تو ملول ہی جام میں مین ہو گیا تمام جواب سلام مین ہی ذکر کا مزا مہی اوس بت کی نام مین جلوہ ہی بیان ہے ہر درو دیوارِ بام میں ہی وہ بیان اوس صنم کا قعودِ قیام مین قبضہ بتوں کا ہو گیا عدیتِ الحرام مین مصرعہ اجی صنم ہی کس لبت نام مین</p>
	<p>دیوان ہی گویا یک چین خندہ بہار زنگینیاں خدا ہیں تیرے کلام مین</p>
<p>ترکرا ہی شوخ محبو ہوئی مین یوری کر آرزو سے دل ربا جاں مانو نہ بھولی غم یہ تو زنگ غمیش تھان ہی خر خاک</p>	<p>زنگ پاشون کی کلے ٹولی مین ڈال دی بیک میری جھولی مین بانس بودا ہے تیری ڈولی مین دیکھہ لود بھول ہی ہی بھولی مین</p>

<p>جی ہے دامن میں ایک جولی میں جوڑی ادس بت فی ہن محبوبی میں نصفین تمارے کمو لی میں مار دو بجگو ایک گولی میں</p>	<p>لکے پر شاگ پر ہوا ہوں خست مل بے شوخی بجائے گا وہرں کیوں نہ غم کھاؤں غیوائی کا سارا قصہ تمام ہو صاحب</p>
	<p>سیکھو ملے کچھ زبان نیجالی کہہ فدا ستراؤ کی بولی میں</p>
<p>حسن کلام عارض ناں سی کم نہیں شرکاء یا رخا رخیلان سی کم نہیں خلق نیا ہی جیت یزداں سی کم نہیں تیرازہ میرنی ایسکا دیواں سی کم نہیں میں ہی جہاں میں حضرت ساں سی کم نہیں دیر خراب گورنریاں سے کم نہیں گنگی تھالی کھنچے تعبساں سی کم نہیں صدیق آج موسیٰ عمران سی کم نہیں پتہ تھارا دشتہ شرکاں سی کم نہیں ہر جاسد لعین مر شیطاں سی کم نہیں کو حید میں اوس صتم کی مریاں سی کم نہیں</p>	<p>ہر شعر انیاز لطف یریشان سی کم نہیں پیری میں باغ حس گودشت ہو گیا کیونکر حستہ میں ہوں شفیق تو اچھا صدیا مری بان پہ ہن اشعار گبار شہود ناں کا اپنی نعوت رسول ہے ویراگلی محیط ہے دنیا میں ہر طرف تو بافت کیلی ہی تو مار سید ہی رشت نور نبی ہی نور خورشاد مرا ہے طور سرخ جیتم کا خوشا پر ہے احتمال لا حول او کونکوں ۔ سناؤں بجائی کہتا ہے جی جو غیر لعین باریاب ہو</p>
<p>ازہ ہے بجگو جلتہ پاک نبی ۱۲ قدر میں ہی جہاں میں ہاؤں وراں سی کم نہیں</p>	

<p> سینه مرا بهار گلستان سی کم نمین اس که کا جو گداهی و سلطان سی کم نمین گریه مرا جو یارش باران سی کم نمین مستی بی بجو ایتو بیابان سی کم نمین جو بی زمین زمین خشان سی کم نمین خاک اپنی اب جو شته مرجان سی کم نمین خامه مرا جو مرغ غزل خوان سی کم نمین دامان مرا بی ایتو گریبان سی کم نمین تم بی غم نیز بجو مری جان سی کم نمین کنج لحد بی شهر چراغان سی کم نمین </p>	<p> هر داغ دل چو کلا لعلان سی کم نمین قربان صد افتخار سر انگسار سی کم نمین بیا که بیضه و کیکلو سافون سی کم نمین همیایه جنون این جو دل کی او دهبان همنگ کان لعل بی هر غزل مری کشته هون کسی خنجر زنگین بکا و تو لغنه بی غنچه لب کاهتر غصه دلفواز صد چاک چنی خار بیان سی کم نمین فرقت تمهاری کیسی گوارا هو بیکر مجھے روشن بین بعد مرگ مری داغ تشنید </p>
--	--

مین ای قدا بیون شیم غاب سخنوری

دیوان مرا سواد خستمان سی کم نمین

<p> فلکی بهای تندگی کوژون سی کم نمین ٹوڑی بی او پر می تری ٹوڑون سی کم نمین یہ مرد دلی جو خیزنگوڑون سی کم نمین ہتیار گویا جسم کی جوڑون سی کم نمین غم عیال کا شکم کی ٹوڑون سی کم نمین وڑی چارخی لک کی رڈ دن سی کم نمین کملی مری حریر کی جوڑون سی کم نمین </p>	<p> ہمکو گولی دشت کی ٹوڑون سی کم نمین تو ہی وہ سیمبر کہ دم رقص تخبہ پر دنیا کی لوگوڑون بی جوڑون کا طنز مجھے گرتی نمین ہی تیغ و سپر پاتہ سی تری روٹی کی فکر سی ہی جان چچا بے بین پابند یہ ہوئی غم دنیا سی چھوٹ کر گردیدہ تا ہون شیم قناعت سی ای قدا </p>
---	---

جو کہنت ہی پر اہن گلبڈن مین
غم مہجری داغ گل مین چمن مین
مضا مین جربستہ لکھے مین مین
ترخی خال شکمین مین جو مین
کرون گاہ کیون ہشت جنت کی مین
صنم بوسہ دید و خط آیا جو رخ پر
جو کہتا ہوں مین خون لست اور
نہین دانہ خمال عارض بہ تیرے
دہن تیرا ہی جاں ہی مصری کا کور
جو ٹوٹے کوئی آبلہ میرے یا کا
شراری مین کچا سو زان کی میر
کرون کیا صنم و در مین عمر انہی
چمکتے مین جانوں مگر بیتون پر
جو اشعار مین ہے مری آبادی
وہ ہی طہ زرم کو نختی ہی حق

نہین لود و حبیب گل یاس مین
صنم سوز دل شمع ہی آئین مین
لگائی مین شمشاد باغ سخن مین
نہین ایسی بونافہ ہے ختم مین
مواہوں عیش الفیت نخت مین
دیا کرتے مین دان سورج گن مین
مرا جائے کیا کیا ملا ہے سخن مین
مگر ہے یہ صنم گل نستر مین
مرا ہے شکر کا لعاب دہن مین
گلے آگ نے الفور مجنون کی تن مین
نہ ای ماد کو کب مین جرح کہن مین
سبر کرتا ہوں سایہ ذوالمن مین
شراری نہین تیشہ کوہ کن مین
نہین آب و دورہ ہی عدل مین
تفاوت نہین آب مین اور بہر مین

فدا میری کیونکر شفاعت نہ ہوگی
مین ہوں خادمان حسین حسین

دیو کی زکس شہلائی دکھائیں آنکھیں
ہوگی سرور و سب گرمی دانی
یا دلکش مین جو تیری محبتی آئین مین
حکیم یوسف سی لیمانی ملائیں آنکھیں

<p>ہجر میں جسکے نہ سوچی کوئی تدبیر وصال دور میں تان گئی بیٹھہ کی تیب یاں اس کے ہو گیا خوب مری دیدہ ترسی رویش صید ہر ایست خوش چشم غزالان جم بل بی او شعلہ خسار تری تابش گرم صنعت حضرت بار کی تاشا کر لے</p>	<p>مینی رو رو کی تری عمر میں سجا میں مکھن مینی نمی سی جوا پر کو اوٹا میں مکھن جسی تاکھن میں مری تری سجا میں مکھن توئی کیا سرشد کی سی سجا میں مکھن سینکے یا یا ز تاکھن کہ جلا میں مکھن او کی قدرت سی بیان توئی جیا میں مکھن</p>
--	--

اس زمین میں جو فدا محبتی غزل ہو سکی
مینی محبتی محبتی محبتی میں جیا میں مکھن

<p>محبتی اوس عمرہ جوئی نہ لڑا میں مکھن کھل گیا دل تو یا کا یہ نفاذ میرے زلف شب گون سی ہی کی جہان میں مکھن شکوہ ہی دزد خاسی بھی اپنی خون کا چوئی مینی جوا تری ہوئی گیری او کی نہام کر اپنا کلیجہ میں وہین بیٹھ گیا چشم باطن سی سرگ سنگ کو دکھا پور دیکھی اسکان میں دلا پر توہ نور و جوب خون بہا یا کبھی اشک آئی کبھی نخت چکر حضرت عشق جوانی میں ہوا پیش اندکی نظر آبانہ کوئے تافہ مجکوا اچھا</p>	<p>مینی کیا جوا سی اوسنی دکھا میں مکھن مینی جوا سی بت فو خط سی اس میں مکھن روز روشن میں چن خفاش فی میں مکھن اوس جاناک فی کیون محبتی جیا میں مکھن خشنا کی سی بت و سنی جیا میں مکھن شب جو میر طیفی فاس بت اوٹا میں مکھن شاہ عالم فی جو پھر کی لگا میں مکھن حق فی ہوا سلی افسان کی سجا میں مکھن زنگ کیا کیا تری عمر میں ہی میں مکھن کی نظر چھپے تو میں ہی میں مکھن اس زمین پر جو تمق سی جیا میں مکھن</p>
---	---

کورباطن جو خدا کرے بی بھرہ تھے
اس نزل کو مہلی نہیں پاتے۔ آمین آمین

<p>کالیان پیاہنی تھی ایبت بدخوہین بگئی ہم وحشی محسرای الیخولیا وصف حتم شوخ لکھتی ہیں بکونکر چھی قیدی زندان نہ زلف مسلسل زنی کیا کھکستان آئی تھی مارسیا راہزن کام غیر نسی بڑا ای تیک گل تیری سب دوسرہ باقی ہی کسی تشقہ کا بعد از بہو فانی سر و محسری گرم ہونا ہی سب دو درجو کوچی تیری ہیں بزرگ فاختہ کیونکہ لاہکو اس گرمی میں ہی اہل وطن لی لیں دوسرہ جولہ کراوس بت جبر کا مار کا کل سی تری لٹھی جواہی دریاسی حسن ترک عادت ہو نہیں سکتا ہی صاحب کیا کریں ناز رحمت پر تری بعد کی کیوں ستا خ ہونا عوضہ محشر میں غول ہول رستاخیزی تعل کسب زہری ہلو گویا دام مضطر ای خدا کیا غم میں غمازون کا تسکو بھی</p>	<p>ساتھی سی اپنی کیا سمجھا ہی کرتو ہیں کر دیا کیا حشتم شوخ یارنی جادو ہیں روستائی سواد دین آہو ہیں طوق گردن ہی ترا حشتم گیسو ہیں انجم گردن شب ہجران بنی بچو ہیں ہم تو طبل ہیں پچھت کوئی الوہین خاک تربت سی جوب صندل کی آئی ہیں خوش نہیں آتی ہی او کا فرہ تیر جی آمین در دہی اور مقامت نغمہ کو کو ہیں وادی غربت کی آب جسی دیگی کوہین کیا کریں تمنا نہیں ایسا کہتی تاروہین بجھلی بالی کی نظر آتی ہی اب اسوہین دل لگانے کی کوئی ایسی ٹر گئی ہی تھوہین آب سی سو درجہ بستر یا تھا ہی تھوہین یا علی شیر بزدان تم سی لیجو ہیں چیں اکیدم ہی گہی آتا نہیں یاروہین ہجر میں دس بت کی رسوا کرتی ہیں تھوہین</p>
---	--

<p>دنیا میں ہم جو محسن بخت سیاہ ہیں گویا بلائی جان ہی تیرا ہی پر ہی سنگھار اخفای واردات مری خون کی ہی محاکا میں رہ نور و کعبہ مقصد ہوں و اسطفا بریاست ایک زلزلہ عصاف حشر میں سید ہی نظری دیکھہ ہیں تو تو عینا باریب ہماری آبرو بس تیری بات ہی ہر دم مال نیک کی تجھی ہوں سستکار</p>	<p>۵۵۵۵</p>	<p>مکروہ مثل تیر گئی دود آہ میں کیا کیا نہ بجھو تنگ سی بے اشتباہ میں قاتل مری خدا و پیسہ گواہ میں منہ نام سب ز فام مری خضر راہ میں محترم میں اپنی خون گئی ہم راہ خواہ میں ہم کشتہ نگاہ بت کج کلاہ میں ہم ہر سیاہ اور سیاہ ایا گناہ میں دنیا میں ہم نہ طالب اغزار و جاہ میں</p>
		<p>جو لوگ ای فدا ہیں در دوست کی گدا در ویش و دین میں مگر بادشاہ دین</p>
<p>ہم نوجوان عشق میں ایسی نزار میں کچھ اصل زلیست ہی نہ ہو سامناں کا دست جنوں میں سمجھی ہو تم جنگو آفرین اما کہ آب چاہنی لون سی میں نفور افلاک پر کو اکب خشان میں جلو گر حران میں ہم میں منتفع الندو انظیر تیرھی نگاہ سی ترس جانبر ہو کاکوئی حیراں میں تیری غم میں مرا حال دیکر آستاد قیس کی میں فنون جنوں میں نام</p>	<p>۵۵۵۶</p>	<p>پیران سال خوردہ ہی اب شہساز میں دنیا کی سب محالے ناپایدار میں آہوں کی ساتھ وہ معر فی ل کی غبار میں ہیکو بھی سجدہ کو کہ خدمت گزار میں یا تیری میری مائے سوزان شہزاد میں اکامیون میں منتخب روزگار میں سید ہی نگاہ ہی تو کلجی کے پار میں جو لوگ ای پری مری جلسہ کی یاد میں فراد کی محن میں جو آموں سہار میں</p>

کھائی سی چہد بوشہ گھمیں ہی ہے	حسرت کی گل بسا بی بی بندو کھڑی
دل کی پہولی ہو۔ رستہ ہم ہی خدا	یکرے سخن نہیں ہے کے نحران

رو لیت واو

سدا مال میں تیری جس انسان کو	سکا لڑت ہی ہیں گبر و مسلمان دو
عال دخت ہیں سخا اہل یار دو	کوہین سرور منہ حافظ قرآن دو
ویرست محکو غرض ہی نہ حرم شہ طلب	غم میں اس بت کی نظر اتنی ہیں بڑاں دو
ست کئی۔ و تری طرہ خوش من ہی بار	کر دین لگی تری سنبلی ریحان دو
ہیں کبیر تم ہجرین انسان و حوا	گو تیر ہی جمعی تھسہ و میاں دو
رات دن ہستی ہیں کویں تیری فانی	و خوشید فلک گویا ہیں دربان دو
رفیق رخ پرین ہیں گنج پر و کار بار	نقد جوی کی ہیں کافر نگہاں دو
قیس و فرہاد کے لیکے حسرت کیا کیا	کیا کیا دل ہی کی ہوئی میں پشیمان دو
حس و دہانہ خدا ہی ترا اسد	کیونکہ مطالب ہوں ہی گبر و مسلمان دو
ہوں گدا جسکی دین میں غنی و فقیر	جا اتی ہیں اوسی عقیس و سلیمان دو
بند و اس ست کی ہوئی آتش عیش	صفت برادگی تقوی و ایمان دو
جہنما نیکی تری خوش میں ہی کھیت	لطف رکستی نہیں و کو ترخو جان دو
گل حرم میں ترا ہی بت کار و مخون	چاک تب غم سی ایسی حبیب گریبان دو
گردم سدا ہی تو ناکہ جان سوز ہی	ہیں مری ذات میں گراما و رستان دو
کیا ستہ باقی جو حلقہ میں مت و غم	کر چکی نہ ہم دس بت کو دل جان دو

خاک او را زانی می مری استوین بران دلو
 گردی لطف لاحت نمی می نکین
 آب تاب در دزدان کاست نهنگار گیم
 مرتبه ای و تری حسن خدا و او کا آج
 بل بی ای جو شس جنون ست و از ی تیر
 ای تری حسن خدا و او کا عالم طالب
 لیلی بخت سیه کامری مجنون نوم
 رات دن بچون تکی تم ترانی سی جی
 غم من و س شیم فسون ساز کی یالت

ع

ای جنون تهر و بیابان می کیان دلو
 فی ننگ بین تری آگی گل ریاں دلو
 بسکه بی آب بین اب گوهر و مرجان دلو
 چاهتی بین تجوی طقیس و سلیمان دلو
 مکمری مگری بین مری حبیب گریسان دلو
 منده ای بت بین ی گبر و مسلمان دلو
 بین پرستار اگر حسرت و حرمان دلو
 گویا بین ماهی بی آب دل جان دلو
 محبی کم کرتی بین اب وحشی انسان دلو

بیان قدر ای جو نوی بین بان مرزا صاحب
 این ساوی گراب بند و صفایان دلو

سخت و شور هی شفا مجکو
 دو نگا ای حسیخ گالیان تجکو
 چرخ فریاد اک ست سفاک
 لیکیا دل اور او سکی بولی بین
 سلطنت سی بنیغ غش یارب
 بو بر ااضطراب فرقت کا
 دل کا حانا تما افتانی تھی
 ناتوان ہوں دیار بانان بین

ع

مرض عشق ہی فدا مجکو
 اوفی تونی کیا جسد مجکو
 فوج کر کر چلا گیا مجکو
 دیکھا غم وہ دل رہا مجکو
 او سکے کو یہ کا کر گدا مجکو
 چین آنا خستین ذرا مجکو
 لگ گئی ہاتے کیا بل مجکو
 جلد اوڑا لیل ای صبا مجکو

کمانی سی چہرہ ہی میں کلیمین اسی

حسرت کی گل ہیں سنی میں مگر کجی عارین

دل کی بیوی بیوڑ رہے ہیں تم اسی خدا

یگر تے سخن نہیں بے کے سحران

ردیف واو

مدہ حال ہیں تری حواسان نو

خال و خط ہیں بخدا ہر نیاں نو

دیر سے مجھ کو عرض ہی نہ حرم سی طلب

مٹ گئی رو و تری طرہ و خط میں ہی بار

ہیں کبیریں علم ہر میں انسان و خوش

رات دن رہتی ہیں کویں جو تری تائی

رفیق رحیمین میں گنج بہ دو اسرار

قیس و فراد کے لیکے نہ حسرت کیا کیا

حسن و فاضل ہر تیرا امداد

ہوں گداج کی دین میں کاش و غیش

خندہ اس مٹ کی ہو جی اس میں

جو نہ ایک تری خوش میں ہی کیفیت

گل چمن میں تیرا ہی بہت گل و مخنون

گردم سے ہی تو ناکہ جان سوز بھی

کیا ہے باقی جو خلیں مت و عظیم خدا

سکا نور لعل ہی ہیں گبر و سلمان نو

گوہ ہیں معر و منم حافظ قرآن نو

غم میں اس بہت کی نظر اتنی ہیں بران نو

گر دین لگی تری سنل و ریحان نو

گو تیرم ہی بھی تھہر دیا مان نو

مہ و خورت یہ ناک گویا ہیں درباں نو

نقد خوبی کی ہیں کافیہ نگہان نو

کیا کیا دل ہی کی ہوئی ہیں پشیمان نو

کیونچ طالب ہوں ہی گبر و سلمان نو

چاہتی ہیں اوسے عقیس و سلیمان نو

سنت ربا دگی تقوی و ایمان نو

لطف رکستی نہیں و کو توجواں نو

چاک تب غم سی لپی حسیب گریان نو

ہیں مری ذات میں گرا و زمستان نو

کر چکی مذہم و سبت کہ دل جان نو

خاک آفرانی می مری تو بین این دو	ای جنون شهر و بیان موی کسان دو
کردی لطف لاحت قشعی نیک بین	دی ملک بین قری آگهی گل رخسان دو
آب تاب در دزدان کاسه نهنگار گرم	بسکه بی آب بین اب گوهر و مرجان دو
مرته هی و دتری حس خدا و او کا آج	چاهتی بین تجوی بلقیس سلیمان دو
بل بی ای جوش جنون است داری تیر	مکرمی مگری بین مری جیب گریبان دو
ای تری حس خدا و او کا عالم طالب	منده ای مبت بین ی گبر و سلمان دو
لیلی بخت سیه کامری مجنون غم	بین پرستار اگر حسرت و حرمان دو
رات دن همچون کجی مژنی سی بجی	گو یا بین ماهی بی آب دل جان دو
غم من و س چشم نمون ساز کی یاکت	محیی ام کرتی بین اب وحشی انسان دو

بیان قدر ای جوهری بین بان مرزا صاحب
 بین مسادی گراب هند و صفایان دو

سخت دشواری شفا محکو	مرض شقی بی فدا محکو
دو نگای چرخ گالیان تحکو	اونسی تونی کیا جسد محکو
چرخ فریاد اک بت سفاک	زنج کر کر چلا گیا محکو
لیکیا دل در او سکی بدلی بین	دیگیا غم و دل ربا محکو
سلطنت سی بنیغش یارب	اوسکے کوپے کا کر گدا محکو
بو بر اضطراب فرقت کا	چین آنا خف بین ذرا محکو
دل کا خانا آفت آنی تھی	لگ گئی اسے کیا بلر محکو
ناتوان ہوں دیار جانان بین	جلد اوڑا لچیل ای حسبا محکو

<p>سوچ رہا اب وصال کا مجھ کو ہی کا اگر کھسین سوا مجھ کو یوں تڑپتا نہ چھوڑتا مجھ کو کہتے دے ہی ہے یہ بد دعا مجھ کو بوسہ کب آئے دیا مجھ کو کدی جان اپنا خاک پا مجھ کو تیری منظر ہی خفا مجھ کو نظر آتی نہیں تنفا مجھ کو نہیں اوس سرت کا کیم کلام مجھ کو سوزِ خشم میں نہ یوں خلا مجھ کو نہ ستا از پسِ خُدا مجھ کو خون دل کا ہی اشتا مجھ کو مرگ کا اب ہی آسہ مجھ کو</p>	<p>بسکہ ترا ہوں حیرا جان میں ہونیں، سمر وہ کہ بیت سے قتل کر کا شس وہ دیا جاتا خوب رویوں سے رہتے ہیں کیا صنم ناز دل نوازی ہے سب کو رت ہونے و خاطر رکھی جسٹاں میں میں ہوں چشمِ سیار کا میں ہوں بسیار خود خدا کو یہ وصل ہی منظر کا فراس سمر نوجوانے میں ایک مسلمان نوجوان ہوں میں نعم حیرتِ جان میں رات اور دن کس قدر ہوں میں اپنا ایسا</p>
--	--

صدقہ ہوتی ہے میری جاں اوپر
 جب وہ کہتے ہیں او فدا مجھ کو

<p>عشق نے ٹپک کر دیا مجھ کو اب فتحہ مگر ملا مجھ کو سوزِ خشم نے بے لادیا مجھ کو زلا کو مٹا آستنا مجھ کو</p>	<p>تہا جو آنے کا و لولا مجھ کو دل لگانے کا شوق تھا مجھ کو الامان الامان حدِ حقیقت جو ملا مطلب آشنا پایا</p>
---	--

بولتا ہوں نہ ایک دم ابکو
خون غیا کر رہے اوکھاس
ہو گیا تنگ کھاتے کھاتے
سب میں ہولا ہوں غم میں اس کے

لوگ کتنی ہیں باولا محکو
ایک دس بہتری حسا محکو
لا دو اب کوئی سکھیا محکو
ہے فقط یاد اک خدا محکو

ای قدر اسوای خون حوریں
نامواتی ہے ہر خدا محکو

درسا داب سی فاقی ہیں، توقیر میں آنسو
دکھتے ہیں ہر اس میں ہونٹوں کی چل
میں گریبان ہوں فی گرمی تصویر کر کے
تسلیت یہی ہوتی تھی فاقی میں
فرماؤ رقیب سگدل کو دینا ایسا
خیال عارض نماں جان میں رہا ہوں
نکر ہدم بیاں اس برنیاں لطافت کا
کئی کی عمر روتی ہی فراق نازنیان میں

سکاتی ہیں جو اکھوں میں نیم شب میں آنسو
لکل آنیگے چشم جو ہر شہید میں آنسو
دکھادیں صوح دیا کا غنڈ تصور میں آنسو
ہری ہیں نیم سی سیری چشم خیر میں آنسو
ہری تھی ہیں جاناں دیدہ دلگیر میں آنسو
نہیں کم چشمہ نور شید سی تنو میں آنسو
ٹیکتی ہیں ہری آنکھوں کی آہ میں آنسو
بجای آب ودانہ لکھی ہیں تقدیر میں آنسو

کردن گا او کی میں چشم و ن پر شک درون
پرہے ہیں قدرانی رشتہ تحریر میں آنسو

چشم بد دور یہ مسدود ہی گوارا محکو
ہزم جانان میں اسی شک فی ارا محکو
ناگہ شانہ سی جزاوس بت کی کھالیں نیار

چارہ کر چشم فسون سازنی مارا محکو
غیر کیجئے او نہیں یہ کب ہی گوارا محکو
یہ رڈالو کوئی آرمی سے خدارا محکو

غیر تب ہو گیا چیا ایسا کہ گویا ہی ہوا کس طرح یا رنگوں میں کہ میں تمہاری لاکھ گویا ہوں میں پر اوست کیا محکو جان دی شوق شہادت میں سب تکین سنگریزوں کو نہ سمجھا ہوں قضاۂ شکیب	ایسی محفل میں جاؤں بت بی بکار محکو کہیں اس بحر محبت کا کنارہ محکو بوسے کا تری آگے نہیں یا راجھکو نہ میسر ہوا قاتل کا نظر راجھکو خاک در کی ہے تری غیر سارا محکو
--	--

حسرتِ بے عمل قدا میں بھی لون دل سی
پیر گردون دے جو انی جو دوبارہ محکو

استاد رہا کہ غم چران سی حار کو ہی آفت خان صدہ دوری مری نزد سب حال کمی دیتی ہی جوت مری آوے آخر ہوئے بدنام غم بردہ میں ہی بسکہ نصرت تری جلوہ کا جہان حورون ہی سی بھلا دنگا دل چہرستان جنت میں ہی ای موی پزہ لگا جی مکتب میں سدا نسخہ غم پرتار رہا ہوں دنیا کار رہا ہوں میں مقبی کار رہا ہوں حال نف دل تب کہلی او تعلقہ رویرا ہر وقت غم عشق میں رہتا ہی تمہاری افسوس اشرا کا نہ ذرا نام و نشان ہی	۲۵۲ مکتب سی گزارا دبست سرورون کو عد کوئی لاؤ بت آفت جان کو کیا غم نہیں یا رامی حکم جو زبان کو ہر جنبہ چیا یا بہت اس رازنجان کو میں طور سمجھتا ہوں ہر کب باہم مکان کو لیحل مجھی جلد ہی ملک الموت جہان کو لیجاؤں میں بس اس منظر کو کہان کو طفلی سی میں کہو بیٹھا ہوں سب تباہی کو کردور مری دل سی حدا دردتبان کو آتش کا زباناہ ہوزبان و سکی سیاں کو دھیر کا سامری جی کو جگر کو مری جان کو لگ بھائی کہیں گ مری آہ و فغان کو
---	---

	ہر چندین ہنم تری اور ہی ساعر پر کون پہنچای قدا تیری زباں کو	
سکر ہے یارب تری درگاہ کو او بت بیباک تیری اجسہ من حاصل و اسفل ترجی ان ہیں ب دین ترے بنین قسبہ ابر رات دن کسی ہین سرگرم کش دی مجھے خالق رسوخ آخرت پہلے گیا سوزنہم اسام میں دیر میں حاصل بنین کیا نور حق	راہ پر لایا بت گمراہ کو یاد کرتا ہوں سدا اللہ کو سحق ہے تیرا گداوشاہ کو برق سے نسبت ہیں کیا کہ کو کیون سدا گردش ہی مہر واد کو انگوں کیا دنیا کے سز و جاہ کو آگ لگ حاسے خدایا چاہ کو سیلی جاؤں میں میت اللہ کو	
	ای قدا ہے ناظم ملک سخن خوش رکھی خالق بہادر شاہ کو	
جس کو چاہی ملی اوس ہی پرانی مجکو مار لگی ترے ہاتھوں کی منسانی مجکو پیٹ بھرنی سے خطا و ارماعی میں ہوں رو بڑی شاک چمن تجھ تربت کو مرے بول مکتا ہوں کہیں صحت فصل سرا آسمان فی یہ وطن میں دیباہی رو سیاہ کہا تو ای دخت برہن نہ مری آگي قسم	کس ہی حاصل ہوئی دل کی بھلائی مجکو ہو گی معقل تری تلوار کی کلائی مجکو روٹیاں ہو گئی ہیں نان خطائی مجکو گل سی بہترین تری پامی خنائی مجکو یاد ہی وہ تری عمل کی رضائی مجکو شام غیبت ہی گھر صبح ڈوبائی مجکو مار ڈالی گی تری رام دہائی مجکو	

ستم اہل زمان ہی ہوں میں تاجت بوسہ سب فن سینے لیاستی میں سرنگیں آجوں فی ظالم مجھے کر ڈالتیں آشتی ستیوہ سرا یا ہوں جہاں میں لیکن اوس بت حسن سرا کو جو دیکھا یارب	نظر آتا ہی پرہمن بھی قصائی مجھ کو تنبہ جو ادسنی می انگو ریلانی مجھ کو گو یا نیزہ ہوئی سرسہ کی سلائی مجھ کو منفس کش سی ہی البتہ ٹرائی مجھ کو نظر آئی ہی تری آج خسائی مجھ کو
--	--

ہنیں شاکی ہیں فدا غصہ و غم کہانی سی
غم اگر تیر تو عہدہ ہے ملانی مجھ کو

دیتا تکلیف زہ در و جہانی مجھ کو ہیک گھر کی ہی تری میری ای حال مرد میدان غم یا کہہ ہیں نیت سی دام یاؤں ٹوٹیں مری ازیشہ ماموس کی ہا ای جنون جستم افاسے نکرا محبوب چاہیے یہ کہ کروں کس فلاح عقبی مردابی زور جنون وادی ریزا میں آج ففس تن سے جو پرواز کرگی طائر جان	مار دیتی دم تو لید جو دانی مجھ کو بادت ہی ہی تری در کی گدائی مجھ کو فرس کھاب سی ستر ہی چٹائی مجھ کو نہی کو حاکم اس بت کی مانی مجھ کو قیس و فریاد کہ مار کرتے ہیں مانی مجھ کو سود کیہ دیکھ نہ دنیا کے کھائی مجھ کو آرمانی ہے بہت ابلہ بانی مجھ کو قبل صیاد سے تب کچھ ہو رہائی مجھ کو
--	--

نغمہ سنجی کا فدا یہ طر لفت ہوں میں
کہتے ہیں مرغ حین شنج نوائی مجھ کو

بسکہ ہے غیر کی صورت سی تنفر مجھ کو کچھ بھی کافر ہے تری نکلت حسن کی	تے کروں آسے جو مردک کا تصور مجھ کو مار ڈالے گا ترانہ زو و تہمت مجھ کو
---	--

موصی شاہ امارت ہی قدا نشان سخن
ہے بجا اگر کہیں جواب کھا در مجھ کو

<p>بندہ نہیں جو عورتوں کی خدائوں طالب ہمین جو زندہ مہر و زمانہ دیکھوں خواہسیری کا کانا عیو میں درہ مجازت ہے حقیقت کی آرزو ہر حرکت بدن سی پین سوزناں جلوہ گر نامع جناہ او سکی بھی بوجہ مائیان زلف و دازیاں کے موشاہین ہم جس گلبن کھا دگواری خزان عشق</p>	<p>۷۷ جبر شکر صد ملا میں لب شکوہ و انہو مطلوب کیا صاحب عورت و جفا کیون سیری جان بہ صد مہ محبت پر ناہو آرا دل کو میرے خدایا شہانہو کیون کر کوئی اس آن واد پر فدا نہو سیا لطف عشق پارا اگر بے زمانہو کیون کر ہماری فکری گریہ رسا نہو باو نسیم خلد سے ہی وہ ہر انہو</p>
---	--

اگر و ز آخرت سی ہی ہے کام آخر نس
ایسا غم حسان میں قدا مبتلا نہو

<p>۷۸ کیون یہ شدت سے رنج ہے مجھ کو کھد زمانہ صحیح مجھے نہ منہ دکھلائی کوئی جانان سے رشتہ میں لایا کیون کروں ترک عشق امی نامع غش جو ہوتا ہوں سامنی او سکی یارسانی بے تیر سے مار لیا روز کھا تا ہوں ایسا خون جگر</p>	<p>۷۹ کسی فرقت سے رنج ہے مجھ کو او سکی صورت سے رنج ہے مجھ کو جوش و شہت سے رنج ہے مجھ کو کیا محبت سے رنج ہے مجھ کو اپنی حالت سے رنج ہے مجھ کو حفظ عصمت سے رنج ہے مجھ کو کیا نہ حسرت سے رنج ہے مجھ کو</p>
--	---

عاشقی کی جوڑ گئے ہے خو
اپنی عادت سے رنج ہے مجھ کو

ہی قد اے سیندھانی
سبکی محبت سی رنج ہے مجھ کو

۴۵۹
دل میں کیا ساکن ہو ہی اشتیاق لکھنو
کیا ڈھائی میں دہائی یہ ایدائش مجھے
روز و عہد کچھ بیو کا دو گالیس ہرین
ہم میں گریو بخون مان تو ہی ہر گم یا سو برس
میں تین اہر کو ہی یارب مجھ جھپٹ ہی دو
کیا مجھی پرواہی و عین گلشن فرسوس کی
جانی گادل سی مری خ علات سب ہاں
جلد ہو پیادی عی ہر رسول خاقین
ذبح کر ڈالا مجھی عشق حسین آبادنی
میں نو دیوانہ تالکین تنو ہی ہی باؤ
کیون کوچی لکھنو کی خواب میں کین نظر
جلد ہو نیچا دیکھا مجھ کو منہ دل مقصود

۴۶۰
کوی جا مان ہی سو ہی اشتیاق لکھنو
مور و حور و جفا ہی اشتیاق لکھنو
ہی کسا بیو ما ہی اشتیاق لکھنو
حد سی از دی ہو گیا ہی اشتیاق لکھنو
توق جنت سی سو ہی اشتیاق لکھنو
حضرت حق لی دہا ہی اشتیاق لکھنو
ای فلک مجھ کو بجا ہی اشتیاق لکھنو
بسکہ دل کو یا خدا ہی اشتیاق لکھنو
گر نہیں قاتل تو کیا ہی اشتیاق لکھنو
سوی دہلی لچلا ہی اشتیاق لکھنو
کعبہ دل میں سا ہی اشتیاق لکھنو
گویا خص رہنا ہی اشتیاق لکھنو

رات دن ہی خاک پاک کر بلا کی آرزو
کب مری دل کو خدا ہی اشتیاق لکھنو

۴۶۱
ہے زبانِ صفتان گویا زبان لکھنو
غمد لبانِ جنان ہین بلبلان لکھنو
عسل شیراز ہے ہر کشتہ دال لکھنو
غیرت خلد برین ہی گلستان لکھنو

کیا بیان کیجے بہارستان لکھنؤ
 دیکھ کر خلد برین میں جو یاں جسدن
 ہی زمین لکھنؤ ہر تہہ جسدن برین
 ہر گدائی نکستہ رس گویا ہی خاقانی دوان
 مضطرب ہوں جلد تر پہر پیسر کمرچی
 ہیں گدائی مینوائی لکھنؤ دارستان
 کیا کروں اتنی ہمان الا کسا تو کجا بیان
 ہم بائی من شیو لکھنؤ میں وئی مین

گویا ہی خلد برین وئی لکھنؤ
 یا داینگے مجھے مار تہان لکھنؤ
 گویا ہی عرش مغلی آسمان لکھنؤ
 خسر و دوران ہی ہر شیریں بیان لکھنؤ
 یا خداوند دوز عالم تھیں بیان لکھنؤ
 کیا بیان کیجی شکوہ سالکان لکھنؤ
 ہی فلک فیت ہر اک ادنی مکان لکھنؤ
 ہی عقیق البحر شک استان لکھنؤ

لوٹتی جیلر قلد اسیرین حسین آباد کی
 پچھی کوئی مکان صاحب بیان لکھنؤ

بسکہ ہی سہر میں ہی یارب ہوا لکھنؤ
 ای مخاطب سن لیلی ہی تری کیفیت گو
 غیرت باغ جہان ہی کیوں دشت خون
 ہوں قریب المرگ دوری حسین آباد
 اک نمود گو متی کیا ہر پنجاب ہے
 من غر لخوان ہوں مقرر لکھنؤ کا دوا
 جان زہ ہی تن بیان میں باد شریک
 ہر ورق دیوان کیلیرجہ ہے دودھ انجا کا
 دل کشتہ ہی سوار کاشن شادادی

میں بائی من تر پتا ہوں پڑی لکھنؤ
 بنگیا مجنون میں سنکر اجرائی لکھنؤ
 آگتی ہی کیا سیم جان فزائی لکھنؤ
 ہی بلای جان جو شوق کر ملائی لکھنؤ
 خلع و نوشاد میں قربان ہا لکھنؤ
 ہی مری فکر سخن وقف شنائی لکھنؤ
 ہی دم جیسے نگر محکو ہوائی لکھنؤ
 جا بجا کھاسے اکثر احبہ ہی لکھنؤ
 گویا جنت ہی فضا ہی جان فزائی لکھنؤ

لکھنوی سپریشیاں نامی کا علاج ہی ہر اک رکین بیان لکھنوی طوطی دہند شکر کا صد یہی گو یا میری جان ابر	ہاں وہ سب یہی نیا کہ چاہی ہو خسرو ووزان ہی ہر پرنج آئی لکھنوی ہی بلای جان فسر لقی جا کر لکھنوی
---	--

ای خدا یہ جذب الفت ہی مانع کی طرح
لکھنوی ہمیں لب ہم فدا ہی لکھنوی

کچھ نسیاقت میں رہو کار میں جاویں سرت وصل و نغمہ دہی، دل سے آف ری تاثیر محبت کہ خوابانی آوے منہ طرب کرنی ہی کیا کیا ہوئے میں کمار آر و ہت ہی ای بار ہوئے برائی فکر انجام سی فاسل ہوں میں انا سکا کہ یہ سگت مالہ لکھنوی سرت لکھنوی روز روشن ہی مرا تل شہت، دہی	لب شیرین کی صنم دہی بوسی مجھ کو آیت خوب غایت کئی تنہی مجھ کو رات بہر کو حسین اپنے جو نہ کی مجھ کو چین آمانین کا فرت سے آئی مجھ کو دعا جواب کریں کو حسین تیری مجھ کو چین دیتی زمین دنیا کی کبھی تیری مجھ کو کیا لگی ہیں یہ تم عشق ہی جگہ لگی مجھ کو مار لیکے یہ سنسہ زلف کی صدی مجھ کو
---	--

ای خدا خواہوں سو ہوں یریتان ہوں
دل آتش کے ہیں یہ سیتے مجھ کو

زور کی مین تھی عبت یاد کی تگہی مجھ کو دلیا مول جو فروغ یہ زور تید منم تیمین ہی گھول کی چھاو لگا تیل تعویذ کیون تمہیں شب عراج میں لکھنوی	لکھنوی میری وہ مری لکھنوی یا داتی ہیں تری چہرہ کی جلوی مجھ کو خط حودہ سا وہ دہی کوئی لکھنوی ہیں حاش تری وہ جان کی لکھنوی
--	---

<p>دیکھ کر گریا ہوں اُسے وال کی کرتے مانعِ عزم بہ بد خوئی ہے تیری گویا کس قدر ہی اسی سودا کی سی اینی فقر برگِ طوبی کی منجانبِ کروں ہی سرچھا</p>	<p>کاڑوینا کسی دریا کے کنار ہی مجھ کو بین دم تنہا تری کہ چم کے رستی مجھ کو گالیاں دی سب بازار جو دیکھی مجھ کو ہاتھ آئیں جو تری کان کے تیرا مجھ کو</p>
--	--

<p>ای قدر اعمسکہ دوسرین پیدا ہو کر کہا چنگتہ تیرا میں سراجِ احمد فی جگو</p>	
--	--

<p>کسبِ الی اینا سہ صاف دیکھا مجھ کو آفتِ جاتِ داکرتی کا ہی جاننا تیرا کسکی بچہ وہ کر کے سرخ آئی یاد یا بیچون کو تری تہما غنوں نو من تیرا یہی حسرت ہے کہ اوروں تہا یہ کہنی کر لیا توں سرِ گریمِ سلِ بونالی شکمِ دل پہمیت جو میں میں سا دی سراجین نہ منکمانہ تیرا محکو</p>	<p>حتہ نورے درما میں ڈو دیا مجھ کو دیکھ کر پیشہ گئی اور شہ آ یا مجھ کو کتنی آنکھوں نسی یہ خونناں دلا با مجھ کو جلوہ سافوں کا وہ ادنیٰ نظر آ یا مجھ کو تکیہ زانو پر اسینے نہ سلا یا مجھ کو کسے سورمِ فرقت میں جا یا مجھ کو خاک میں کسنی پس از مرگ دیا مجھ کو قبر میں ابد فنا تو نے حکما یا مجھ کو</p>
--	---

<p>تنکسہ ہو سہ سحر ان سی ہن فدائی مانند کر رہا اس غمِ فرقت سے خدا یا محکو</p>	
--	--

<p>وہ ست حوشہ جی آئی کہ بھارتی تے کو نام ہی انوکھا فلک سب پر خور و نالہ پچھل ہی جائی تری سہ ہی کنا نشان</p>	<p>بارہجران ہی سبکدوشی ہواری تے کو میری آہوں کی جو تہن میں ساری تے کو میں نہ کاکل میں عقب مجھ کو تری تے کو</p>
---	--

ہم مین تاصح آو سرون پیکہ دیا پیر کو کیا مکس جہ او کو فی مختلف کنوون ملود ہا می جسم عریان ہی ہو عالم روزگار	ہیند کب آئی محی جاہی کی ماریات کو ہمد م کر جائیں اگر وہ گہر تار یات کو وہ جو سونی سنگینی کیری اوزار یات کو
--	--

ہم مین جو کمر سخن مین جاگتی ہیں ای خدا سوئی مں گرام سی زوی روح سائیات کو	
---	--

دم ذرا مین شاعیرت کی ماریات کو کیا مرقیست جسداری مین یکھوئی ی صبر فرد میں دم ترویع جاناں چل لسا کیا باباں لہی جو کسک ہکسارنٹا سٹھے جاسی اساکو جردن میں کسب مشاسا اجر میں اس ایک لمحہ کو یا سمر لوح ہے	ہوتی تھی عیرون ہی تو او کی اشارت کو خواب مین اللہ کرتا ہوں لطاریات کو ہوش جہ باقی رہی تھی دسدار یات کو کیری جواؤ سنی دم جعتن اوزار یات کو سار عالمی قبت ایسی سنواریات کو یہ پہلا کاؤ کوئی کیہ سگر داریات کو
--	--

ای خدا دن مین کہاں غمہائی نیاسی نجات بختن چین کچہ تمام ہی ماریات کو	
--	--

یہی مان اپنی پاس نی ملاؤں بکھو حی میں آتا ہے کہ دہلوانہ سادون بکھو لواوہ محی کہ حالت سی تھنی تھاپوں ہمس آتا ہی کہ ان بلہو مونی ہی با یہو کت اللہ ہی مری جان خیرین کو تو فی اگر ہم اللہت ہوں کسی ورشی ہی لین ہی	۲۷۷ کینیون غوش میں سینی سنی وین بکھو ای پری حال جہون اپنا سناؤں بکھو کس طرح برہم مین یہ رانی ملاؤں بکھو جان کی طہری تالاب مین جہاؤں بکھو سور شس ہجر گرگ لگاؤں بکھو جبکہ رتونی جلا پاپ ہے جلاؤں بکھو
---	---

یا داو روں کی لکٹاؤں بھی ہو یوں کہ
تب تو وقت ہو مری جاں گداز دل سیا

اپنا بہ یاد مکرنا تو مجھ لائون تبکو
ایسی ہمتا کر آب سناؤں تبکو

لولا وہ شمع کہ جب خالون خدا تو نیسے

جام می ماتہ سے اسنے جو ملاؤں تبکو

جیسی اوس بے کانم شوق لکھا ہی مجکو
قتل گئی ہی تری ماتہ کی مندی کا فر
دشت رحمت میں اگر فائدہ حجتیں خیل
استعدا راز و قتل میں تہا ہوں ام
تبع نامی ہے تیب و روزیاد اباہد
سر ہے ہر وقت گریبان فکر میں مرا
ہوں جو محتاج ترا ای شہ اسلم غما
محو آراستگی حسن ہی پردہ میں دما

سب میں ہولا ہوں فقط یاد خلی مجکو
جو ہر تیغ گرگ حسا ہی مجکو
مالہ جان حسنین مانگ دلا ہی مجکو
آب شمشیر گر آب بقا ہی مجکو
دل لگائے کامرا خوب ملا ہی مجکو
فائدہ فکر سخن سے یہ ملا ہی مجکو
حاصل اب مرتبہ شاہ و گدا ہی مجکو
محو حسن اینا جو کافر فی سنا ہی مجکو

ساٹھ ایشہ بہ گوارہ خطرناک خدا

فضل یزدان سی گارخون بجا ہی مجکو

کہا بے عشق کا آزار لگا ہے مجکو
کام کچھ آب و خورش سی رہا ہے مجکو
حق فی وہ نور بصارت کا دیا ہے مجکو
شعلہ بحر میں جواہ و رکنا ہے مجکو
کس سی نوسہ لب ستیریں کا ملا ہے مجکو

کچھ موثر نہ دعا اور خدا ہے مجکو
ناشتہ خون جگر کا جو سدا ہے مجکو
حلوہ حسن بہاں نور خدا ہے مجکو
یونس جال حزمین رنج و غنا ہے مجکو
ٹھکائے میں جو شکر کا مزا ہے مجکو

آج موت بت دیدار ملا ہے مجکو	باری کہہ درویش خم سی تناسبت مجکو
فکر کہہ پرگر و کور سے کیا ہے مجکو	تاخ فتنل خدا عفو و کتابت مجکو
بیوفادیکہ کہہ پاس فائیت مجکو	اس سحر مر ترا شکوہ نذر است مجکو

نظر افعال خدا پر جوق است مجکو
ہر درست محل دارین کمال است مجکو

دایہ نے محمد بن کزلیسی جالاجکو	نہ دیو زقت نے گر سنگ پہ مار مجکو
نام لیا ہی جو اوس شک پر کنی کوئی	تہا نیا تر تہا ہاتھوں سی کیسی مجکو
ہشتہ گر گیا غم ڈیاں او گوشت مرا	مٹخ عشق سے سہما تہا وہ علیا مجکو
تفنگام اتاہوں اوس شیریں کی غم میں	زہر گستاہی بہت شہد سی شہا مجکو
دل گرفتار ملا جان اسیر اندوہ	غم الفت سی کتابت یہ بکیرا مجکو
ہوں موادیکہ کی اوس بت کی طمانی رست	دین کفن ہی حموئی پر تو سنہرا مجکو
دیکھ کر روی عرفانک مو اہوں بسمل	آب خبہر ہوئی قاتل کا بسنا مجکو
صد یہ ہو بچا ہی مریں نہ نگہ بسا کو	سخت مشکل نظر لب آتا ہی جنیا مجکو
کیا کیا بل رکستا تہا میں سم و رخ پر است	کر دیا تیج فی اوس زلف کی سید با مجکو
در دل کو ہی مری شے سے جسکی آرام	ہی وہ بت گویا جاگو ستہ سینا مجکو
جی او طاقتر میں آواز تر اہ سنکر	تیرا گانا ہوا انخار مسیحا مجکو

مر گیا ہوں غم و دان میں خدا بہر کفن
لا دو اوس ست کی برز گھر آما مجکو

غم اسنام فی دارین سی کوہیا مجکو	فکر دنیا ہے نہ اوریشہ عقی مجکو
---------------------------------	--------------------------------

غفلت اہل جہان یہ رہی کیا کیا حشر
 دہن گور کا لقمہ جو ہوا جسم نزار
 ذبح کر نیکی جو میت ہی تھی کیا تیغ سی کاہم
 ای پری صید کیا طائر جان کو میرے
 کیوں دل کو رہی دیتو نہ تم کا اسب
 رو رہ ہجران ہی یہ مار کی کہ مرغ شید
 خون دل کھانا ہون نکھر سخن تیر میں
 اب ہی کیوں او سی ہی دینت حق
 خرموسی کی صدا نشا ہون قوس میں
 موج ہی مار غم زلفت میں نہ کا غم
 کر ٹھیں لبتی گد رجاتی ہیں تہا جانی ہزار
 بہر تخلیق مضامین میں ہو ہون پیدا
 در و دل کی میں ترش کا ہون امان صبح

دیکھ کر مرقد اسکندر دارا محکو
 مرض غم سے ہو آج اماں محکو
 ہی کفایت تری ابرو کا اتار محکو
 ہو گئی باز تری انگلیا کی چڑیا محکو
 ہی کسی تنوع یری زرا دست لگا محکو
 نظر آتا ہے صنم مرغ سی محکو
 مفلسی میں کہی ہوتا ہے جو فاما محکو
 دل روشن دیا اور دیدہ بنیا محکو
 آتش دیر ہو جی جیلوہ سینا محکو
 سانپ کا زہر ہوا ہی کفت دریا محکو
 ہجر میں چین کسیدم نہیں آما محکو
 فکر شعار کا بجا نہیں دعو محکو
 تجا احمن ہون جو ہو فکر داوا محکو

ہی نظر میں مری اک دانہ خرد دل دنیا
 حق فی دی ہی وہ قدر اہمیت الا محکو

تن یہ سر اینا گر انبار ہوا ہے محکو
 کر دیا ہے مجھے بیمار سے بدر کا فر
 نکلت کسوی محبوب جولا فی ہی ہم
 دل نہیں جان نہیں جبر نہیں ہوش نہیں

کیا ترا عشق کا آزار ہوا ہے محکو
 کسی غم نہ گرس بیمار ہوا ہے محکو
 دشت غم راوی آتا رہا ہے محکو
 جب سی پیدا غم دلدار ہوا ہے محکو

خوش خاشاک جواں کوی کا ہی تاج فدا
تحت ہر سنگ و ریاز ہوا ہے مجکو

ملوہ بام یاد ہے مجکو	تسام ہی مادا دے ہے مجکو
عشق میں خبر نصرت دل جان	جانی کیا مفاد ہے مجکو
ہو لا ہجر تباں میں سب لیکیں	یاد رت مساد ہے مجکو
ہی صدای انا الصنم لب پر	مت ہی کیا اتحاد ہے مجکو

بسکہ جو معاش ہون میں فدا
کچھ نہ فکر سعاد ہے مجکو

نہ کسی سے دوا دے ہے ہکو	نہ کسی سے عشا دے ہے ہکو
دو نو عالم پر طاقی نسیان میں	شوق رب العباد ہے ہکو
وقت دیدار یار و روز بان	آہ ان حیا دے ہے ہکو
آپ سی ہی نغایت حاصل	کس سی یہ اتحاد ہے ہکو
آمراتیرا دو نو عالم میں	یار و رف جواد ہے ہکو
ہی جو حاصل تہیت ختم سے	غیر مستل حساد ہے ہکو
اب ہی دارین ہی دل افسرد	فکر کسب رشاد ہے ہکو
آج کل اپنا کینج تنہا سی	مخمل کینج ساد ہے ہکو

ہی فدا یہ جو خود فراموشی
ایسی اب کسی یاد ہے ہکو

ای جسنون رابط ہی بن سی مجکو

میش و آرام کمان قسمت میں
پر دہ رحمت حق کاسے ہے
ہوئے ازلفت کی غم میں اجباب
یاد ہے اگر وہ میں وہ یم حسن
وختے چشم بت کافر ہوں
وہ مورخ ہین پیری میں سدا
سچہ گل کی طسرح خون ہی ل

کام ہے رنج و محن سے محکو
کچھ خض ہے نہ کفن سے محکو
خاک لاوا میں متن سے محکو
رنج ہے سیر جہن سے محکو
رابطہ گویا ہے ہرن سے محکو
یاد یاران کفن سے محکو
مستق ہے کسی دہن سے محکو

ای فدا وادی غربت کی خوش

کم ہنن اہل وطن سے محکو

ای یری حسن دل روز کما جی
تاب دوری میں اصلا مرئی کے یارب
حسین پاؤں نہ کسیدم تری شہ سی یارب
آرزو ہی کہ ذیابش کر عرفان ہوں
خوب سو یا ہوں انی میں ای نور شب
لایا ہوں صف میں تیری یہ غزل میں
غم کا ٹی ہی تری رنج و محبت میں
سہ شہر و کرجہ غیر دن میں دم مرگ اگر
عزم بالجزم ہی اوس کی بت بیدین کا
رنج جو دیکھا ہی پیر امیری طرف سے اذیت

توجہ لیا ہی تو مجھوں ہی بنا دی محکو
آتش ہجرت بان کا شش جلا دی محکو
قلق و درد و الم رنج و غمادی محکو
لذت پاشنی ذوق چکادی محکو
خواب غفلت سی ذرا ابتو جگا دی محکو
بورہ لب کا شکر لب تو صلا دی محکو
بیوفائی سی نہ اسی شمع و غمادی محکو
وقت رخصت تو بھلا بان کلا دی محکو
سفر حج کی پہن ای شمع ارادی محکو
کالیان دیتی ہیں اس بت کی پیادی محکو

ساده رویوں کی رسا وہ بھی نانی سی بات بوسہ رافت جو لیلوں میں سیہ مستی میں	سیتا خط ہی بہت وہ شوق تو سادی محکو بت می کستس کہی کہ جام پلا دی محکو
---	---

ایک مدت سی قدابون تر اشتاق کلام
غرلین دو چار تو آج اینی سنادی محکو

تکلیف ایسی دی جو اہم شہید کو صد آفرین خدا مری بخت سمید کو ای نامہ بر کین تری ایہوئی ہی اصل بی نقد دل بکت تو سر اچھی نعل میں رتہا ہی ہکنا جہان وس نشی اب میں قاتل بوقت درس ہی یہ شوق قتل تھا کیو کر نومری سخن تازہ کو رداج بیعت سی سہری قیس خزین کی ہی افتخار عالم ہی ستفید تری فیض مام کی باوصف ایسی قریب کیوں بعد ہی تجھی	کچھ روز حشر کی سی خبر تھی زید کو آنخوش کول کر جو ملا یا ر حید کو اوس بت سی مانگتا ہی خط کی رسید کو جاتا ہوکس تپاک سی می کی خرید کو برہ ہی اوس پری ہی قریب لبید کو پڑ پڑا ہا کشید میں لفظ کشید کو دستور بہت لذیذ سمجھنا جدید کہ تہا فصل وہ یہ سیر کو جو بہت مرید کو شکوہ و ہنیں قریب سکا اسلا لبید کو سمجھا ہی تو جو معنی جیل انورید کو
---	---

خامدہ کا کیا ضرر ہی مری ذات سی فدا
یو اسٹہ بہت مجھے عداوت نہ لیبہ کو

موت ہی ہجر میں اگر پیش لوان مجھ کو پوشش گریہ سی پکڑ میں ہی کشتی حیات میکنا دول لب فاحش شان ہی کسم	تیر قالین ہی گم تیر نیستاں مجھ کو کم زگر داب سی بہت دیدہ کران مجھ کو بوکیا زہر مگر قسطہ دیواں مجھ کو
---	--

بنگِ حشت ہی نہیں ہی سچ لہی حوول
ضلع میں اس کسار ہی اس آیا
ختم ساربت ترک پر کل موچ میں

یارس کی نہیں ہی آنوشس برابان محکو
کوہ سی کم نہیں ہی گوی گریبان محکو
آنکھیں دکھلانہ تو دیو تیب ہجران محکو

ای قدر ادیکہ کے میری یہ منہ مین بلند
آفریں کرتا ہی اب ناظم شہزادون محکو

یاں سن لہی دور کیا استیاج کو
کہینوں خوشگ برین بت بدراج کو
سپارنگس بت سین بدن ہن ہم
کنگھی اولجہ گئی ہے جو کیوی یار میں
پہاری گاگاٹ حشر کی دن او حرم خواہ
آج او کو آسمان فی دیاختر نیکار
سبھی کہ ہکو تخت سلیمان ہوا نصیب
ارباب جاہ کو سین بہت کا کیہ خیال
رشد لو کو رشتہ الفت ہی جاہی
سارا جان غم ترا کاتا ہے اسی سنہ

دہقان ہی ناگتی ہن ملاطین خراج کو
تب ہوا فاقہ دل کی مری اختلاج کو
فسخ ہو کیسا کا ہماری مللج کو
دندان مار کیے دلا آج عاج کو
دنیا میں مٹ ہر کے تو کمالی سراج کو
جو سایہ کنس سمجھتی تھی دنیا میں حیا کو
یو حیا حواس پر ہی ہن ہماری مزاج کو
تب روستا سی ناگتی ہن شاہ واج کو
درکار ہے ضرورت سیدہ سراج کو
ارزان کیا ہی عشق فی تیری اناج کو

کافی ہے محکو کو خیر جانان کا خار خوش
مین لیکہ کیا کروں گا قیامت و تاج کو

قاتل اگر فاقہ ہے درد شدید کو
ظاہر قدر اگر اپنی تو نفس بلید کو
کیون کرب ہی نزار میں نیری شہید کو
نایاک پویر غم تیبہ بازید کو

سہو رو کہ تو ہی مجھ حسین پاک
ہیں بسکہ صم و کمر ہی عجم میں ہم
وہ فعل قتل کا زبردستہ آہی مرا
سو نیا ہی متل قیس مجھی بھی جنوں کا
خزق حبوں قیس ہوا مجھے آسکار
یا مال بھگوا پس بت مغرور سے کیا

ہی شہم تیری جو رسے کا ویرید کو
گم تان حسن فی کیا گشت و شہید کو
حد اوستے بنایا نہ حکلی کلید کو
دیکھا نہ آساں فی قبا یم و حد بد کو
ترجیح تیج یر ہو کیونکر مرید کو
انی افسرین دلاتی نہ نخت مسجد کو

کر پاک اپنی مامہ پاک کو خدا
یتھر پنا نفس خفیت، یلید کو

رو لیفت پار ہوتو

ماج س فردوس میں کھائی تینہ
محبوب حلا و دہی و ساسی مدینہ
وہ عاقبت مندس ہی گزشتہ معانی
شاہدستہ کہ میں کلا ہی ڈوٹن پاک
خاموہ جون میں، سکاجو چنچہ دم و عالم
سکو دلاکب سہہ دینس تمہارا
ہر زار یا بان مرہ حورستان ہی
یہ شوق لوان حرم پاک نئی تہا
ان چرخ حیا رم جو، نینہ کی زمین قہا
جنت تہی محل ہو گزیرہ ہی زمین پر

ہی کاشتن فرسوس تہ پاتی مدینہ
ہیں نیرت مسد طو حیلما ہی مدینہ
ہی نور خدا مملکت آرامی مدینہ
زیبا ہی حوہی شہر میں موٹائی مدینہ
مولا ہے مراد وہ ہی مولای مدینہ
خبر نکل آدم ہے تنہا لای مدینہ
ان خسلہ برین بجا حو صحرائی مدینہ
لب یر ہی صد اسیر ہی سدا ہی مدینہ
آقائی سیما ہی سیما ہی مدینہ
ترتیب کو اگر میری سٹے جانی مدینہ

سراج ملائک ہی ہیاں خسرو خاستا پیدا کیا ہے رز زلزل لوح و قلم کو کیا شوقِ یار تیرے پتا ہو تیرے روز خود خالق کو نین حوشتاں ہی ہی	کیونکر میں کہوں مرش کو ہمای مدینہ حق فی ہے تحسیر ثنا پامی مدینہ خالق مرا مجھ کو کہیں پہونچای مدینہ خلوق خدا کیوں نہوت سیدی مدینہ
--	---

پہونچادی خدا جسک کہیں ہر پیہر از بسکہ خدا کو ہے تنسای مدینہ	
--	--

کیا گلشن انوار ہے گلزار مدینہ میتوب ہیں گر طالب دیدار مدینہ ہی محض ز آقائے سلیمان رسکدر ہر برگ سی پیدا ہی ہیاں نور تہی دربار میں تیری ہی اک عرض ہی سیر فوج غم دارین ترا خون میں کرونگا سی شیفہ روضہ انور دل روشن ہر ہر شر رسنگ ہی ایک برقع تجلی	رشتک گل خوشید ہی ہر خار مدینہ یوسف ہی ہے سودائی بازار مدینہ شاہنشہ کو نین ہی سہ دار مدینہ رشتک شجر طور ہیں استجار مدینہ دکھلا دے خدا یا سبھے دربار مدینہ کر تہا بہت مدوا ہے جو سالار مدینہ آنکھیں ہیں مری طالب انوار مدینہ گو یا جیل طور ہیں کسار مدینہ
--	--

سودا ہی مدینہ ہی خدا مایہ عرفان کیونکر کہ خدا خود ہی خریدار مدینہ	
--	--

شاہنشہ کو نین سہ سلطان مدینہ ہیں میل اگر خار بیابان مدینہ ہو گام را سر سبز تہ تاباں تنہا	ہم شان سلیمان ہیں گریبان مدینہ سرمد ہی بجے ریگ بیابان مدینہ جسدن نظر آئینک درختان مدینہ
--	---

ہی جیسے کہ پہونچون عدم حتم سی چلکر
 شرمندہ ہی اشجار مدینہ سی جو طوفانی
 نہ چیت گریبان کی مین کلاول گما بزمی
 سردار مدینہ خدا خودستہ تنا خوان
 یہو خوں مین جس دور در پاک نئی یہ
 کیا قفس معلی کی بیان کیجیہ رفعت
 ہی ذات پیمبر سی جو کعبہ کی بزرگی
 رضوان کو قنای تبدیل ہی بعد مان
 بازار مدینہ ہے مگر مصر کا بازار

طے مردم دیدوسی ہو میدان مدینہ
 ہی غیرت خود و سگلت آن مدینہ
 مانہ آیا کبھی میری جو دامن مدینہ
 جبریل بیان کرتی ہیں کیا شان نہ
 کردون گادل و جاں کو قربان مدینہ
 ہی غیرت افلاک بر ایوان مدینہ
 اسد کی گہری رہی ہے احسان مدینہ
 منظور پر کعبہ کرتا ہے درواں مدینہ
 ہمایا یہ یوسف ہن ظلمان مدینہ

کیا خوب لقب پایا ہی قہر سی فدائی
 قدسی اوی کہتے ہیں ثنا خوان مدینہ

لشکر طلسم و تم گہمت تامل کی ساتہ
 نجد مین لیلی سرسبز ہی شل گرد باد
 دشت چیت کو ہی مرغی کی سی اتر پڑا
 راہ گیران فنا کو عین ہو گا بعد مرگ
 جو ملا متی ملایا اور سکون خاک مین
 ناقصون کی نشینی باعث نقصان
 شمع کا پروانہ کا بلدا جانا ہی ہری
 آواز آتس کی طرح ہی ذات مین

ہی ہجوم بکسی مجبید سل کی ساتہ
 قیس ارفقہ نہیں ہی ح مجمل کی ساتہ
 جہنم رح رہتا ہی دریا و ناسل کی ساتہ
 یعنی ہی سائیں ابل سنہ منزل کی ساتہ
 کب کسی نئی فینس کو پایا تھاری مل کی ساتہ
 چاروی انسان کو صحبت مرد کامل کی ساتہ
 یکمیر اپنی مقررست ہی محفل کی ساتہ
 رنج و غم درد عالم مین خیر کی بگ کی ساتہ

	بعد مردن شاید اس کا فری پہا کہ چٹی ای قدر عشق تباں ہی میری جان لک رہا	
دل سوز ہی دنیا میں نہیں نہم نہی یاد نوروز ہی ہر روز محرم ہی زیاد بان غم ہی مرا ہونڈا لگا لہ سی زیاد آہستہ ہی ترن آہستہ ہی ترن سیل پیہیں بکاب دیا ہی فقر مجھی غلطت جہم ہی یاد آہستہ ہی ترن آہستہ ہی ترن ردف ہی محبت کو مری دم سی زیاد	مونس ہی مراد و جہم ہی زیاد ہی بزم طرب ہجر میں ایک محفل ہتم ہی حسن خدا واد کو تیری جو ترستے ہو سہ جو دہانی منہ مجھے گدا کو کند و مری آنکھوں کی مقابل نہو دیا کیا فیض قناعت ہی غنا مجھ کو حاصل زاید ہی مرا عشق تری حسن ہی کار افسردہ مری بعد ہی غم نہم اعست	
	کیا لکھی قدر ہی تری ہر آن نہرالی عالم ہی تری حسن کا عالم سی زیاد	
کیونکہ پریشان ہو کنبل ہی زیاد ہی گل کی محبت مجھی بیل نہی یاد پانی کو غصیلست نہیں کچہ بل نہی یاد ہی مجھ کو سروس تر ہی فاشل نہی یاد آگاہ ہی ادا زلفاں سی زیاد سہی دل کو مری راج جزو کل نہی یاد سی غمہ سرائی تری بیل نہی یاد	ہی ربط جو مجھ کو تری کا کل ہی یاد کیا حسن پرستی مجھی بخشی ہی خدائی مست کو مری نسل می تاب سی دنیا ای شہدہ می بہر خدا خالی نہو جب غافل ہی خبر نہی تیاق سی کار کیا ہو دہ بیان جسکی نہو جہد نہایت خوش رکھی نہو تجھ کو خدا باغ جہان نہایت	

مرکز آفات ہی گویا ستار باغیچہ
کیا میں جی ہلاؤں اپنا بزمِ گشت
سیر میں وہ غیرت گل جب نہ انی ہاتھ ہو
ہی تسکایت سینہ پر داء کی محکومت
غیر کی استان ہر کی رو کر تائی و سیر
بس ہی ہی میں انی کس گل خلد کی یاد
لشٹن کی کہتی نہیں گریہ دماغ دل صدم
کیا غم حسرت سی تری گیا ہی داء داء
مسل شیلہ جو تہا میں گلشن آفاق میں

ہی تری تم میں گرمیدانِ محسّر باغیچہ
دماغ دل و گیکامی طالم مقرر باغیچہ
کیون لظرائی نہ ویراہ سی تر باغیچہ
حسن خانہ میں لگالتی ہیں اکثر باغیچہ
کیوش و اغوں گلی بان ل کی اندر باغیچہ
گریہ آتا ہی جو محکو دیکر ہر باغیچہ
رکتی ہیں سہ ہنر اپنا دیدہ تر باغیچہ
دیکرہ چلکر اوبت رستک صنوبر باغیچہ
قبر سی میری ہوا پیدا موسی پر باغیچہ

ای فدا ہر مسرعدہ جڑستہ ہی سروسی
ہی مقرر یہ مری دیوان کا دفتر باغیچہ

کہاں نصیب ملی جو غدار کا بوسہ
نزدواجی مجھ لعل غدار کا بوسہ
نہ لون کہی میں گل پر ہمار کا بوسہ
بحیب طاری ہی کیفیت سبستی
لبون سی انی لون تغیر آفتاب کا کام
بحال قیس تھی یہ ساربان کی میر جسے
حوکی تھی مجھے دم رست شوقِ بیتیابی
دہاں و انہیں پیوہہ غنچا سے چمن

لگانہ ہاتھ نکسے پای یار کا بوسہ
میں جا کی نو لگا گل و لالہ زار کا بوسہ
سے اگر گل کفشن لگا رکھا بوسہ
لیا ہے مینے جو اوس سگیا کا بوسہ
جو دی مجھے وہ رخ نور یار کا بوسہ
دیانا بن میں شتر کی ہمار کا بوسہ
نسیم لیتے ہے سیر فی ہمار کا بوسہ
کہ لیتی ہیں کف پائی ہزار کا بوسہ

چو به نیا من بسزناک یک طوطی هند
فدا لیا تا پست کرد زار کا سیه

خدا و کسلادی میگوید بوزی خمدار کا سیه
بنادیتا هی مجنون دس پری خسا کا سیه
وجود پاک و اطر سر بسز نور مجسم تما
گردانی تری کو چکی ہی شای اشی شمع خزان
شکفته مثل گل سلیس موجا میلانی
لنگو قیس بر جارا جو مینی نیکیا مجنون
نکیون سلام نیا کفر موجا بی بت کا
را هیون عمر بر کوئی ن کنی هیون میاز
مثنی ہو لود و سیه طوطی کیون لبرن تیرن
مقابل ہو جو میری شمع لچون کیا زهر
مرا بر داغ دل کم شکند نه سی شمع کفر
رهن کینو مکر نه یا مال بلایو سیه بیگار
ازل سی پرورش بکنا بر نیکیا مینین
جفا کاری اس کا فرکی جو نیت نین بر
مینن و زار با و صدف تلاش ابل نیانی
تری کو چیمینن محفو ظافات و د عالم
نزد مندونی جیسا انیسانم کربا هی

۹۹ کہ ہی ظل ہما قاتل تری طوطی کا سیه
گرو ہی حسن لیلی طسیر و دلدار کا سیه
نہ پتر اتھار مین برا احمد مختار کا سیه
ہما کا سیه ہی بجکو تری دیوار کا سیه
پری دریا مین گراوس غیرت گلر کا سیه
ہوئی لیلی جیسے چر گیا جو یار کا سیه
پڑا سچ پر میری تری زار کا سیه
خوش آئی مجا کو کینو کز خلد کی اشجار کا سیه
مجھے کافی ہی ذیل سیه برار کا سیه
کہ ہی مجھ تاواں چرسید کرار کا سیه
پڑا ہی جیسے تری لبت عنبر پار کا سیه
کہ ہی اہل مین چرسپخ کز قار کا سیه
تھا طفلی مین سر پردایہ عموار کا سیه
فلک پر پڑ گیا ہی س بت نوخوار کا سیه
نہین نکاز مین تیر میری جسم زار کا سیه
نہین ہی اس ز مین پر چرخ باہنجا طیا
مقرر ہی و د میری چشم گوہر پار کا سیه

بہارِ جانِ نغمہ ریحونہ شریفی

1521

والیامندوہیہے ناہی اوشی

مری سہیلی فاضلہ اور دادی:

کیون نمون بیتایان یکجو بلای کار
 ای طرح و نشان هر در لای لای اگر
 منی هر چه بهتر چون این لای شایه
 ای فیضی که کور است بایق تاج کعبه
 کای که گره شسته بین کدی هر
 ای و بیای من و بیای من و بیای من
 افسوس که ان کی بی هر چه خوشتر
 نه من از بیای به اعلای کعبه

بادوی سپردن و تان جانفروانی کرد
 کو با بنست زانایان و گمشدگان کرد
 زین پند و نامه متهم کوبه ای می کرد
 درین زینت پیش پی من برائی نکرد
 ای که برین نماند است بهائی نکرد
 رشاد و کسب میرزا به پند ساقی کرد
 چادر و تاب به پی کو پند به کوی آورد
 بی عشار و محقره به پند مائی آورد

سیرت النبی حکیم و الامیر المومنین علی رضی اللہ عنہما

ہی چاہی جان جو رہے ہوتی اکہ

روپہ ہفت پانچ ماہی

اے قلندر اوس بہت نامی جہ لو ہوا چاہے
 خاک تو دنیا کی سی پیری بنا چاہے
 پیر کی جہ بندو اکو شہید بال میل نہی
 اوس بہت پیر یار داکہ، یارب کہ نہی
 کرنا، ہر روز صبح پانچ سی بوم خون

تیر شکران کی ہے احقر نے کیا
شکر سنہ کو ای پر ہی کہا آگیا
آب شور اشک میں کہا آگیا
وہیمان حبیب دگر کیا کہہ دیا

مشق میں تیری جی مرمر کی ہر نگول
 بنیکے جوگی بت کافر کا قشقہ ویکر
 گرما ہون کی بیکر اوس بت کی مین بیکر
 بس نبی نفسلس مہم سنی روز نما
 بسکہ ہون جست زدہ بیکر بانی تورا

نام ہر کو سنگ مرمر پر کھڑا چاہیے
 صن لین کٹری ہوں نبی زنگا چاہیے
 سنگ و سی قبر میں میری لنگا چاہیے
 بلبلان عشق کو کیا دام و دانا چاہیے
 نقش میری سین ریامین ہانا چاہیے

یار بس گنج سخن ہی کو کھلا ہی نہ کام

ہی قدر انفل اوسی زر کا خزانہ چاہیے

استخان کا دست بنی نور زانا چاہیے
 آگ خیت خود پر سنی من لنگا چاہیے
 محاسب کو عظم شان می دگنا چاہیے
 ہر ہوا چرخ جنون صحر کو خانا چاہیے
 کچھ مرا افسانہ وحشت سنا چاہیے
 از پی کشتن و بان کوئی ہانا چاہیے
 زعم اس طول شب غم کا کٹنا چاہیے
 ربط اصنام پر کی وحشی سب ہی خدر
 ہون پسرگ دوری ہی خود ہوا
 گرد باد وشت مجھ وشت دہ کا ہی تبا
 ہی تباں ہر ابرائی من نہیں گو نو خیر
 تم پر مزا میری فرسے کا ہانہ ہو گیا

بفس کشتن کو جوانی میں لنگا چاہیے
 پاک سبب زانافست جلا چاہیے
 پابر بندہ جانب مینانہ جانا چاہیے
 گرد باد وشت کی مینس لنگا چاہیے
 گو یہ وہ لیل گر بمون لنگا چاہیے
 تمل ہونی کی لیلی انیو ہانا چاہیے
 طرہ شہزنگ سہا مکر ٹرانا چاہیے
 دل کو آسپ جدائی سی رونا چاہیے
 اتواوس بت کو مری نزدیک لنگا چاہیے
 لگو ہون آوارہ مگر کچھ ہی ہنگا چاہیے
 بعد مگر انسان کا کچھ تو فنا چاہیے
 یہ ہی مرنی کی سیہ کوئی ہانا چاہیے

آدم پیری هوی نگر کس هی پیروز
بعد مرگ اپنا شو برادیشتم خمار
جنت گیا ندیدم ویری جو سر گیا
نیکبخت قیس هر کس نشین بجای سما
فصل غل فی غبار دست کالنی ریت
وقت پوشاک سی شاید ملی اولی کن
سمه فوت من هیکب سهرت اولی

هی سفر پیش گنج گیزی سلاما پناه
کج بادار و زمین مجکو دانا جاسیت
جیتی جی کیو اسلی سبک زمانه جاک
یه مراد ویران نه لکران کورث دانا پناه
چاک بار کی بزنگ گل اوژا دانا پناه
عید کو کیزی تکلف کس بنا دانا پناه
اشنا اس وقت من کوئی بزرگ دانا پناه

ای قاری کار و کسالت من بین دانون کیم

مرد اسیش کورنه دانا جاسیت

جو جنت من فیض کج غریب دل جان
ییا انبره اک دوشی سهرامیری سایه سی
غم زلف پریشان بین تو بند و دست
مرحی شکست ختم می دای دست
نزدکی نی سی جان به میرنگه ویرا
میترا رنده ریل همیشه میرتیست
هر اک دروین کوی بک احمد مرل
فتیل طفل لبه زوان کشتل سلو تیا
کسی بیست لک من بک کیزی دینی لک
چیس ازق فراد اول بر شمس ال کبر

مرد مسکونی و مسکونی بیابان هی بیابان
کوزان هی کوزان هی کوزان کوزان
پریشان کج پریشان هی پریشان پریشان
پریشان کج پریشان هی پریشان پریشان
مست کج مست کج مست کج مست
کوزان کج کوزان کج کوزان کج کوزان
سلطان کج سلطان کج سلطان کج سلطان
دستان کج دستان کج دستان کج دستان
مهریاب کج مهریاب کج مهریاب کج مهریاب
پیشانی کج پیشانی کج پیشانی کج پیشانی

<p>ہرسان ہی ہرسان ہی ہرسان ہی ہرسان ہی نگہبان ہی نگہبان ہی نگہبان ہی نگہبان ہی نریان ہی نریان ہی نریان ہی نریان ہی دخستان ہی دخستان ہی دخستان ہی دخستان ہی جہانبان جہانبان جہانبان جہانبان</p>	<p>شب تار جدائی دیکھ کر میرا دل ٹھیکس نہیں میرا جگر گرس چم واپس چمک پانی خون پر نہی مردم وہ شمع جلا رہا رخ اور ترا ہی جان نال غم تیکہ جس نے نرا فزون پڑی تو رہا بچہ گویا</p>
--	--

فدا باقی رہا ہم سی جافانہ وہ دنیا میں

یہ دیوان ہی یہ دیوان یہ دیوان یہ دیوان

<p>کیا بڑی دن آئے مجھ مشاعرے کے ہین چمن میں آشیانی بوم کے کھوٹے ہین عالم مسدوم کے آستانے کو تھاری جوم کے کسے بیل کھائی ہین نخل جوم کے ہون علم لاشہ کو میری دہوم کے تخل ہین تربت کو موزون جوم کے چرخ سے زخمہ اگر لگا گوم کے چلتا ہی ستانہ جب وہ جوم کے باد کی آئے محکو جوم کے</p>	<p>روز جانا ہے وہ شیر شوم کے میری جادول میں بسی من او کی غیر کرتے ہیں جھٹ کر کچھ راز ہم کی ہی پیدا کیا لب عیسیٰ فی بات بار و رکب ہون نھال آرزو ساتھ ہون شہنائی و چنگ رباب یا دگا ربے بقائے دہر کو رقص اگر دیکھتا رہی رشک ماہ جو کی بخود کمالی غش گتا ہون میں حقہ پروین کو فلک پر دیکھ کر</p>
---	---

رشک کی جا ہی فدا پس بت کی روز

جھوم کے لیتے ہین بوسہ جوم کے

۲۹۵

ہوں کیون تیری بیاہنی والی جی نی
 لنگ و بس بیاہن خیاب و روبر
 باقی ہنوز سی دل خوش شستہ کا اثر
 بگڑی لگی دستخون سی مری لکھن فرور
 رہا کس کو اوس سی کیون چوڑ دین قیاب
 قصور ہے بار کی دیکھی جو دل میں کج
 بے نیت دل لی ہکو لگایا ہی تیری ہات
 چرخ کس ہی کیا ستم تازہ ہایا
 دیر نہ ہم میں تیری ہوا خواہی خن
 جس روح کو ہر کشتن ایجاد کی ہوں
 در دہم فراق و محن ہی کیسی
 موقع ہی ست رہنی کا بزم جہان
 وان فلک سی بھگو سا طر مین پر
 خرب دل کو حسرتوں داغ کہتہ
 ہر شہوت داغ درون بھگویش بار
 لپہ منحصر نہیں ہی سیاہ و سفید پر

انداز تو جو روز نکالے سے سے
 ماری ہیں چشم سی مری ملی سے سے
 او گیتی میں خاک سی ملی سے سے
 اسی بار تو یہ دوست ماری سے سے
 ہتیار وہ جو زربہن ماری سے سے
 اسی در تہ بھی نقش جالی سے سے
 غصی تو اپنی یار جالی سے سے
 ہوتی ہیں او کی جاہنی الی سے سے
 صحرا و دستہ بکو دکھالی سے سے
 دنیا میں کی داغ وہ کھالی سے سے
 کیا بار محمد یہ چرخ فی ڈالی سے سے
 شیشی نمی نمی ہیں پیالی سے سے
 رقمہ نمی نمی ہیں نوالی سے سے
 فوجیں نمی نمی ہیں سالی سے سے
 حجت نمی نمی ہیں خوالی سے سے
 اسی رور کار رنگ دکھالی سے سے

کافی ہے بھگو اپنی کلیم کن فدا
 میں لکھی کیا کرو گدا ڈھالی سے سے

۲۹۶

فضل یزدان پہ ہے نظر مری

و ب گزری ہے عمر مری

بہی حسرت کہ چرتوبان میں نوجوانی میں پیر فانی ہوں غم دوری سی ہوں قریب سر لکھ گیا ہی جواب نامی ہی حضرت نوح پہرہی وقت مذ شغل کس سہا ش میں رہا شام کی پیر پوچھ کیفیت	سب جوانی گئی گذر میری بار غم ت ہی خسم کمر میری جلد لی اسی خستم خبر میری لے خبر جلد نامہ بر میری کوئی طوفان ہی ختم تر میری عمر ناقہ ہوئے بسر میری شام خسم گویا ہی بحر میری
--	---

کہ نہیں لوسی دست وشت میں

ای قدر آہ شعلہ در میری

ہر قدم یہ زہت باغ نعیم ہے تب ہی غم سی گو کہ یہ بند و تقیم ہے کیا جان زار پر نہ غذا بسا لیم ہے فرمانی یہاں کے نگر ہی اور ادنی ای عقل کل ہی سو بادب مزدن ہا ایک قیس لہو دہا سودہ سے چل خالی فلک دون ہی ہا ہی کوئی دو کیونکر ہی عطر ناک داغ جانیان فکر رسا سی موسیٰ طور سخن ہوں میں سینہ ہی ریش ریش حک پاش پاس ہے	۲۹۶ کس کا محل سرا ہی کیسی حریم ہے کچھ غم نہیں کہ شافی مطلق حکیم ہے سوز غم تباں ہی کہ نابہ حیم ہے مردون کو کار سہل ہم عظیم ہے یہ خواہ گاہ پاک رسول کریم ہے دشت جنون میں کج من ابے لیم ہے میں ہوں اگر جدید تو مجنون نعیم ہے کس زلف شکبوی جہاں شہیم ہے گویا مرا کلام کلام کلیم ہے صدی ہی شک غم کی گردن دھیم ہے
---	---

گواہی فدا ہین مدی زیادہ میری گناہ
کیا غصہ کہ رب پاک عفو الرحیم ہے

دست کدہ ہی میرا جو باغ نعیم ہے	۱۱۰	ہمسیہ کون حور شبایل مقیم ہے
آگاہ میری حال سی رب العالمیم ہے		واسطہ ہی شوق پاک بھی کیا ہی بھگو علم
یہ سوز تس جگر نہیں سوزِ مجھم ہے		یہ داغ دل ہین درِ احوت بدختر ہی
ہی درد اگر رفیق تو مسرت دیم ہے		میر حباب مین ہی مرا کون ہم س
مادان یہاں تباہ ز شالِ اگھیم ہے		تنبیہ گل سی کیا بت رگیں لباس کو
کوجہ ہی تیرا ایک حرم کی حریم ہے		یا کون دہزا صبہ فرسا ہین رات و
بیکس ہی بنیو ہی خیر بابہ و تیم ہے	۱۱۱	رقم ہی ستم شعار کہ یہ ناتوان ترا
نو کوہ طوف کر رسا کہ کلیم ہے	ق	امداد کی لاقدرتش کیا کیوں بخش ہی فدا
مردود ہی تستی ہی لعین ہی لیم ہے		دلف سی ہی نہ کہ ترا عاصہ سخن

دیکر

کیا آج کل ضایع رب کریم ہی	۱۱۲	گھر یہی آغاں ہی دستِ مقیم ہی
سک غمِ ہسان سی مزا دل و نیم ہی		لکھن کی ساتھ میں کونست میرا چاہ
کس زلف کی داغ میں میری شہر ہی		جین پیچین سیرِ خزان سی ہوں بعد سر
یہ بد و رند ہی کہ غلا طون کجا ہم ہی		نمناہ مین جو خستِ اناست ہی آج کل
قبائے ہی فکرِ کعبہ طہیمتِ حشر ہی		زمزم سی کم نہیں مری مضمونِ امداد
سید ہی سویِ خزان یہ بہتیم ہی		سنت و راہ ہی کہ علی باؤ بیخطر
شاگردِ اضطراب کی میری سیم ہی		آموڑ کا رطل دل صدا چاک ہے مرا

<p>کچھ بجگو ہی غماظر دیکھ بجگو ہم سب اہل اہم کو سہل ہم سب وہ رتبہ حریم رسول کریم سب</p>	<p>حکم قضا نہیں جو حصول مرام ہو لامادہ جو شیخا اور کوکب کو دکھ جاروب کش ہیں پنجہ مرگان ہی جہر</p>
<p>قابل فدا کو ہم نہ سمجھتے تھے استدر یا کلام سے کہ نہایت فہم ہے</p>	<p></p>
<p>دراغ حسن دل میں نہیں وہ خانہ ویرانہ باد و گلگلوں کا سا غر گرستانہ ہی جسکو تم کہتی ہو دنیا گویا زان خانہ ہی جو گیکانہ آج ہی اینا وکل بگیکانہ ہی نوجوانی میں جو اتیا شیوہ پیرانہ ہی جس میں کی ہم میں نانا یا تباہ دانہ ہی محو آرائش سراپا کل سنی و جامانہ ہی چو روزندان ہی گویا گوہر یکانہ ہی یامری خجہ کباب لفت و امین تسانہ ہی وہ یرمئی شمس اور نہ ناتوان پیرانہ ہی ہر صحرای شیرازی جان کو سنگ ناتم خانہ ہی ورنہ خور زمی میں ہر قابل بیان سی</p>	<p>سبح سوزان باعث آمادی کسانہ ہی وہ دن چیم سپہ میو دن پیمانہ ہی قیدی سعاد میں سب فیدیان نرگی جنتی جی کی کشادہ نامین مہن آستانہ ہی بخت بدنی کردیا ہی بجگو ایسا متحمل یہ روبر پانی ہی غم کما کما کی ملک تشن دیکھی سیلی نہ آفت آج آئیگی نہ کیا ایم خوب دہان تنگ ہی تیر احمد بل بی تاثیر محبت یا تو دہی سرکشی پروہ اولنگا گویا بجگو پروہ فانوس ہی مخل می ہجر میں گویا سرائی سوگ ہی رج نہیں انکی لئی آئین تحریرات ہند</p>
<p>زمرہ اہل سخن میں ستر فرزانه ہے ورنہ دیکھا ہی فدا کو ہم ہی اک دیوانہ ہی</p>	<p></p>

باری نہال کا ہنس جان کا ٹہر ملی حسرت فی گرد و لطف ملاقات کر دیا دم میں ہو دو رہم شیخِ معتمدِ مہیام اس دور میں ٹی ہی سالت کی شرم پوچھی جو باقیبت تو لگا کہنے نامہ بر نہا جاتا مجھ کو اچھی جگہ بولانا نہ بر منظور سی بھی دل گم گشتہ کی تھکاس موجِ مہاس میں کو جہ جان کو اور چلے بارتس نہ ابر مرد سی ممکن ہی دستو سرگرم جستجو سوئی پر و حرم ہونین دربانِ غلام سی ہون مرغی لہجہ اشیاں اس عمر رفتہ کا میں لگاؤں گھر سرانخ	سببِ ذوق کا یاد کے بوسہ اگر ملی کیا خاک پر سے جو وہ دشمن کی گھر ملی دن عید کی جو یارِ نسل کو لو گھر ملی جنگ کر کروں سلام جو بیجا سیر ملی کچھ زندگی کی بن نہی جو ہم آ کر ملی کوچی میں جسکی سیکڑوں بنا سیر ملی حور شید و ماہ سا جو کوئی ہم سفر ملی گو پاک لاغری سے بہین مال پر ملی ایا فائدہ پخیل کی صحبت اگر ملی اب دیکھی کہ جملہ جانان کدھر ملی دفن کو میری جو ذخیرہ بستہ ملی ملکِ عدم کا قافلہ مجھ کو اگر ملی
---	---

سیکھوں میں اوصیٰ طرزِ سخنِ حیدری معصی

صحبتِ نصیبِ خوش سی فدا کی اگر ملی

کیا نہ مرا جو اسکی دہان ہی بان سے یارانِ فتنہ کا مری شاید نشان سے مرا ہوں اجہر میں جو ملو تم تو جان سے سب جسمِ غم میں لگ گیا ہی ای ہما تجھ مرا ہوں بسکہ شوقِ شہادت میں لگاؤ	ہوٹوں سی ہونٹا نوران ہی بان سے ملکِ عدم کا مجھ کو لکر کاروان سے کو یہ ملی نہ سارا تو گویا حساب سے شاید پس از ملاشت کوئی استخوان سے عیسیٰ عین جو قاتلِ نامہران سے
---	--

دشت جنون نہ کوچہ ہی و نہ کانہ گزدر
گوہر زار میں وہ بہت خشک چکر کر
سوز جنون فی جگہ سہرا پلا دیا
آخر ہوئی ہی عمر مری خانقاہ میں
حسرت نکال لوٹ لہریان پست کی

ہم خاک میں ملی تھی یارب کہاں ملے
لیکن مرگ کو مری کا ہیدہ جان ملے
کیونکر کوئی ہمارا کو مری استخوان ملے
ایسی کہاں نصیب جو کوئی تباہ ملے
پیری میں ہی اگر وہ بہت نوجوان ملے

وہ بہت بھی ملی تو خدا سی ملون خدا
کعبہ ملے اگر مجھے کوئی تباہ ملے

گزار رشک سی شہنشاہی ہو چکر پانی
بیان نری لب جان کش کا کیا سنی
یہ زار زار میں رو یا ہوں ہجر میں تیری
وہ سپر کر کی میں رو یا ہوں ہجر جانیں
میں ایسی لوتی حشت کا آبدیا ہوں
بجائی آتش سوز درون کی انکار

پلائی وہ بہت نمی کش بھی اگر پانی
ہوا ہی شہر میں ہی کیونچہ خضر پانی
روان ہی شہر میں ہر سمت در بدر پانی
کہ ہو گیا ہی مری گھر میں تاملر پانی
کہ جس مقام پہ ہوز ہر دہشہ پانی
سوی یہ چہر کا جو اوسنی نزار پانی

نہان ہی وہ دل نقشہ میں ہی فدا آتش
کہ جسکی سوز سی کرتا ہے اندر پانی

دیکھا ہوں ہی فدا جسکو ہی رنجور
کردا حیران بخت بدنی ایسا مصل
خضر سی شہا فی قوت میں زن کم نہیں
ناخنہ کو گیا ہی کون میری خاک پر

کون اس حشت سرائی دہر میں سرور
اب نہیں پروا بھی گو وہ پروا جو رہے
گو یا جگو ظلمت حیوان سحر کا نور ہے
کسکی جلوہ سی نزار اب شک کوہ طور

ماہِ برگِ یوحییٰ و دجگو تو کہید یا یہ
لطف حق سی قریب ہی کی گزیر گئے

زارِ ہی سیار ہی قباب ہی رنجور ہے
منزل مقصود میری گدہا بیتِ دور ہے

باست اقصایِ رازِ رول ہی ای فدا
مستہ کرنا مجھے دیوانِ کاکِ مسطور

کب تم سوئی انیہا نظر انہیں کرتے
ہر خید کہ ڈوئی ہوئی ہین بجر ملاں
گربا تیں کے حالتِ توشکِ بکونوتا
نی وصل ہی کا ٹونگا اجی سمر کوئی
لازم ہیں سننا گلہ دوری انیہا
فکرِ سخن و شعر ہی جہلِ آتری غم کا

چشمک میں کرتی کہ اتارا نہیں کرتے
پراوسِ بچہ خوبی سی کنار انہیں کرتے
کیوں شبِ ہوی جو ذکرِ ہمار انہیں کرتے
کیا خلق میں محتاجِ کدرا انہیں کرتے
پس اپنا کرو کجہ جو ہمار انہیں کرتے
بیوا سٹہ ہم جان کو تو ہمار انہیں کرتے

گہرائی ہوئی پرتی ہو کیا غم سی فدا تم
ہمت کو جوان م و تو ہمار انہیں کرتے

مرئی فکرِ سا کو تلخِ طوبی تک سائی ہے
مرئی ہنیدہ گریبان فی کیا افتِ اٹھائی
ہوی بینِ حبسی ماسورِ نظامِ ملکِ خست
نیکوئی کیا کر ہو ہون ہر انصافی حاکم
ذرا وصت نہیں صحت سی آئینہ کی اکرم کو
وہ دیکھی کس طرح عشاقِ عشقِ دکی جانب کو
اگر خون ہو کیا بیان انتظارِ آئندہ میں

جو دالی آفریں کی وصہِ فداں سی قتی
کہ دیوارِ بنائی تنگ گرد وں ٹھائی ہے
یہ ہمہنی خاکِ ڈرائیکی بڑی لٹ کھائی ہے
قسم ہی جانِ منی جان کی تہس کی کھائی ہے
خدا کیا لیا خود دارائی بکتا فز کو ہائی ہے
کہ شوخ مستِ مدہوشِ شرابِ خود نمائی ہے
واں باون یہ قائل ابھی ہند کی قتی ہے

<p>یہ ہی صفت سر پایا ہی تصویر منعمانی ظلم ہی اتہ میں سری کہ سرمد کی سلامتی ہے نشان دہائی قدر کیا میں چاک رہی امان وہ ہی اک اوی حوشت کہ نام و سکا ڈپائی ہے جو اکثر جابجا مسمون او بھگکا ہی ہے سر پرانیایاں میں بسترش کو سمھتا ہوں بحث ہی کرنا اوس بت یہ مہر کی آلی نہیں ہی تہ اک تہر سلیمان ای پری چشما اب خندان کر فصل ستا نہیں غم اھنام میں تنوی مذی کفیر کا بھگو کہ ہر دم لب پریشی او عطا یاد آتی ہے قدر کیا خاک میں زندگانی ہی کہ دنیا میں خرابی سی خرابی ہی تباہی سی تباہی ہے خط جانان کی بھگو آسا ہے رکنا اسکو با حقیقا تمام جسکو کہتے ہیں وادی ہفت دم رفتن کہ جسد آئینکے تہ ہی مضمون می سی ای سا کیجی اوس ہی کیا امید صا کیون نہ شربت پلامی غیر کو وہ دی خدائی ہی نا خدا سری یہ کبوتر تو کچھ ہما سا ہے دلبر و دل مرا ذرا سا ہے وہ تو میدان کر ملا سا ہے ہکو جانان سے یہ دلا سا ہے میرا ہر شعر گو یا کا سا ہے وہ تو محبوبت بیوفا سا ہے خون دل کا مری پیاسا ہے وہ صنم سخت با ہوا سا ہے</p>	<p>یہ ہی صفت سر پایا ہی تصویر منعمانی ظلم ہی اتہ میں سری کہ سرمد کی سلامتی ہے نشان دہائی قدر کیا میں چاک رہی امان وہ ہی اک اوی حوشت کہ نام و سکا ڈپائی ہے جو اکثر جابجا مسمون او بھگکا ہی ہے سر پرانیایاں میں بسترش کو سمھتا ہوں بحث ہی کرنا اوس بت یہ مہر کی آلی نہیں ہی تہ اک تہر سلیمان ای پری چشما اب خندان کر فصل ستا نہیں غم اھنام میں تنوی مذی کفیر کا بھگو کہ ہر دم لب پریشی او عطا یاد آتی ہے قدر کیا خاک میں زندگانی ہی کہ دنیا میں خرابی سی خرابی ہی تباہی سی تباہی ہے خط جانان کی بھگو آسا ہے رکنا اسکو با حقیقا تمام جسکو کہتے ہیں وادی ہفت دم رفتن کہ جسد آئینکے تہ ہی مضمون می سی ای سا کیجی اوس ہی کیا امید صا کیون نہ شربت پلامی غیر کو وہ دی خدائی ہی نا خدا سری یہ کبوتر تو کچھ ہما سا ہے دلبر و دل مرا ذرا سا ہے وہ تو میدان کر ملا سا ہے ہکو جانان سے یہ دلا سا ہے میرا ہر شعر گو یا کا سا ہے وہ تو محبوبت بیوفا سا ہے خون دل کا مری پیاسا ہے وہ صنم سخت با ہوا سا ہے</p>
--	--

کیون فدا کو ہی زعم غم وری
وہ تو اک شخص بی نوا سا ہے

ہم نشینی کے لیے مرو خرد و چراہی کیا خریدار ہی باغ خسلد کو زراہی مر گیا ہوں دوستو ز قمار جاناں ویکہ ساقیا ہر خرد اجلدی ٹسادی یہ صدغ مشتہری زرنو سہا باب تقویٰ چکر دولت دنیا نہو پاس کیا معنی ہی صفت او کی تہ کی کا نئی کا رقم کرا قلم اہم سیدہ بختون کیا عشق رخ نور کی	صحبت نادان سی بر سر زاری برادر چاہی دل میں حب حضرت ساقی کو تریا چاہی قبر میری یار کی راہ گزر پر چاہی دور سرہی فصل گل میں در غر چاہی تیرگی گور کا خوست ای بد اختر چاہی قابلیت کا مگر انسان میں نہ چاہی شاہد معنی گلگون کو خور چاہی سج ہی ہیکو الفت رفت منبر چاہی
--	--

لے کہ مضمون اس میں دلاویز ای فدا
تا کہ گیسو کا مرے دواں کو مسطر چاہی

سوی اوج معرفت توق پریدن چاہے اب دیا سنی بادہ ہی وان عمر و ان مر گیا ہوں ویکہ ز قمار جاناں دوستو غم نہیں پیدا اگر روغن نہیں ہر چراغ آدمی ز نیر شیطان شی غافل کھوی ہوں غرق بحر عشق خانماں رباؤں چاہی لکنا غزل لک واپ پیش چراغ	مرغ دل کو شاخ سدا تشنیں چاہے کشتی تالوت میں انسان مسکن چاہے ساتھ چلنا میری او سکو تا بدن چاہے لچہ چراغ طبع برتن کو نہ روغن چاہے ہر مسافر کو سفر حریف رہزن چاہے قبر ہی دیا میں میری بعد مردن چاہے ای فدا شب ہر چراغ نکرشن چاہے
---	---

و بدم کب غیر کی جاب لشار اچا
اک بت خورشید رو کا چاہنی الا نہیں
زہر دیا ہی بجای خوش ساتی فلک
کاشن بارہی نسبت ہی جو دیو انگو
ہی بیان ہر شخص گو یا دم گرد افیب
شرم سی رک رک ماورن بت بیا کو

۵۱

بیو فایر می طرف بھی کچہ اشار اچا
نخت کار و تن مری یارب ستار اچا
ای لبنا کام یہ سہجہ کو اراچا
تلاخ گر کس کا قلم کو مستعار اچا
صحبت ارباب دنیا سی کنار اچا
دل میں آیتا کہ محفل میں بچار اچا

گو نہیں عشق تباں یہ شکر حق کر کفر
بن کے حبطرح عمر انی گزار اچا

حوروں کو سوزش دل بریاں کمانگی
خچر لے جاتی ہیں وہ میری لاش
جنگو کہ سنگار بھی نہیں تہا دین
فرمائے کہ دامن جسد کو ہار کر
مر جا باشوق میں نہ کرتا کہی طلب
دامن تہا را حشر میں پکڑ لنگی ہم اگر
ہوں تشنہ کام آب دم تیغ دیکھئے
نرم نیاز میں جو بولاتی ہیں مجھ کو وہ

۵۲

ہم روضہ بہشت کو گلخن بنائگی
اگر موی پہ دیکھی کیا گل کھلائیگی
کب گل وہ میری قبر پر اگر چڑھائیگی
اب قیس آپ دھیان کسکی اورائیگی
کب جاتا تا بوسہ پہ وہ روٹھ جائیگی
دشمن ہمارا کے جہازہ اوٹھائیگی
کب وہ مری یاس کو اگر بھجائیگی
کیا قند لب کی بوسہ کا حلو اکھلائیگی

غیروں سی گرم رکتا ہی صحبت وہی قدرا
واسوخت ایک کھلے ہم اسکو سنائیگی

۵۳

ناچار وس سی ہم دل شیدا لگا لنگی
پنجاب سی کسی بت کیا کو لائیگی

رکنا ہی تو جو ہے یہ جیسا کہ ورتیں
 کچھ کٹنی کی سوانہ بن آگئی تجبی بات
 دکلا کی اوس منہ کی تھی سادہ روپا
 کیا سادہ روئی اپنی کار کتا ہی تو غور
 دکلا کی اوس صم کا رخ شک آفتاب
 لی لی کی اوس کی بوس تری سانی سدا
 زمین ہمیشہ اوسکو تری آگے کھینچ کر
 کافر تو بول جائیگا سب اپنا بانیس
 ان یونانیوں پر کرا نصاف تو ذرا
 ہر حید جیس تھا کہ کہی تھی تو ملک
 پر کیا کرین کہ توئی تو آئین شین غدار
 لہجہ آداب ہی صلح جو منظور ہی تمہیں

کس طرح کا خاکہ ترا ہم اوڑھا کے
 شتاہ یاد رکھ اوسے ایسا بن گئے
 نقشہ خسہ و جس کا تیری ٹانگے
 نجبی ہم اوسکو خٹلائی دکلا کے
 ذروں کی طرح خاکہ میں بجو مل گئے
 دی دی کی شک بجو تری لب جٹا
 کافر یہ یاد رکھ تجھے بغلیں جٹا کے
 ہم اوسے جلی و سکوا دین سکوا کے
 بیدا اگر ستم تری کت کسا وٹھا کے
 شکوہ زبان پر ترا ہر گز نہ لائے
 سمجھا ہی یہ کہ خوب تجھی ہم مل گئے
 ہی دل میں جوڑائی کا جگر اٹھا کے

آؤ تمہیں قدر کی قسم ہر اوسے سچ

ہوں گے غلام تمہیں آقا بنائے

یہ عمر اور غم اطفال فی ہوا رہی
 سفر حات دین گو چارہ گز ہر رہی
 بچا ہے کہیے اگر برق بقیہ رہی
 غم فراق سی سینہ ہی داغ داغ رہی
 ہجوم غم میں ہوں جان نرسی میں شک

کیا ہی عشق فی کیا ذلیل و خوار رہی
 نہ جینی دیگا کہی کرب ہجر یار رہی
 غم فراق میں آیا ہی خطر محی
 خوش آئی خاک صنم سیر لالہ زار رہی
 ہونئی عداوت جان دوستی یار محی

کسلی ہن جتیم سوئی برج گور تیرم ہن
 ذاق یار میں گلشن کدہ چغل سو
 نہ خاک کو مری کیونکر مزارش کسیر
 چچی نگاہ ہن کب میری تہہ خیسان

شب فراق میں کس کا تھا انتظار بھی
 شریک ویدہ گریان میں کب تبار بھی
 خطاب یار فی خجاست ہے خاکسار بھی
 کہ یاد ہن ترسے دندان آبدار بھی

چھون میں کیا نظر ننگاں شیطاں میں
 پسند ہی جو قدر اعجز وانگسار بھی

غم میں مجھ کو سد واصل ہے
 کیا میں بلی سی و سکو دونست
 کیا جنون جو ہر اپنی دکھلا
 توشہ آخرت کی فکر کرو
 کار دخوی تلخ قاتل سے
 وجہ میری یرشان حالی کا

چشم ساقی بہ دل جو بایل ہے
 وہ پری شکاد کا دل ہے
 اپنی پاؤں میں سلاسل ہے
 کہ نہایت کڑی یہ منزل ہے
 مرغ دل اپنا نیم بسمل ہے
 ایک کی کا کل مسلسل ہے

کیا لکے گا فردا کوئی دیوان
 طبع گو ہے رسا بہ کاہل ہے

جوش شریک تر جو مری چشم ترین ہے
 کیا عشق ترین حصول ہن فیض خاں ہے
 مجھ کو فقط نہیں تری فی کا انتظار
 آنکہ اوٹھی جھطف وہی یوانہ نگیا
 کیا کیا ہن صدی پیری جان تیرا پر

جز آب تک خاک نہ کچھ اور گھر میں ہے
 جام شراب لب پہی جانہ برین ہے
 حسرت بہری ہوئی مری یواڑ دین ہے
 باد و بہرا ہوا تری کا فز نظر میں ہے
 دل میں اگر ہی درد تو سویش جگر میں ہے

دلت گذرگی ہے شب بول انگے
ہیں شاخ نسترن پہ نگہاں ترسے
سب دقن کی بونہ قین پایا تہا جوڑا
رحم خد انہیں جو بال مساوان
ظاہر میں گو چہی ہو چہی تم ولی

کچھ ہی اثر نہ میری دعای سحر میں ہے
زرین لباس جسمت سیمبر میں ہے
دلت کب ایسی باغ خان کی شرم میں ہے
حکم نماز قصر ہلا کیوں سفر میں ہے
جلوہ تمہاری حسن کی میری نظر میں ہے

پر جم او کو جا کے اوٹھاے ترا میر نص
افتادہ بیکسانہ قرار گزدر میں ہے

کسکی نوید جلود گری سیری گھر میں ہے
لطف زمین عطر جو ہر گزدر میں ہے
پائی ہی مینی دل کی لگانیکی یسزا
کیا اعتبار زندگے مستعار کا

۵۱۷ کیفیت حیات جو دیوار و در میں ہے
کسکی شمیم آج نسیم سحر میں ہے
جان نجف میری عذاب سقر میں ہے
جو ہی بیان مقیم و راہ سفر میں ہے

سو ج شمیم کیوں نہ تو اسیگی مری
سودائی لف یار فدا میری سر میں ہے

۵۱۸ دتوں بدلی میں وکی پر روتا ماہی مجھے
فلکی غیروں سی دکا کر یا شاہی مجھے
تج پہ کچ رہنا ہی باب عشق میں کیا چیز
سانس لینا کام کرتا ہے دشم شیر کا

۵۱۹ اتفاقا گر کبھی گردون ہنسا تاہی مجھے
زندہ کو خون مردہ ہند و جلا تاہی مجھے
ابتو و آ آ کی گھر میری سنا تاہی مجھے
دبیان سوتی میں اگر قاتل آتاہی مجھے

تیر گنی گور چا جاتی ہے انکھوں میں بدم
ای فدا جسم خیال سنا تاہی مجھے

<p>اوس بت کو جو بر من آپنی کیسیا ہئے دشمن یہ بغل من خوب ہلا ہئے کھا مارض خان کا مینا سہئے کیا روگ یہ جان کو بیا سہئے دکھا نہیں منہ کہی سکر کاہئے پایا کب تیری لب کا ہوا سہئے بھگو بھی کیا ہے خوب رسوا ہئے خود آپ کو آب ہاے مارا ہئے شور محشر کیا ہے برپا ہئے</p>	<p>ارمان نہ دل کا کیا نکالا سہئے اس دل نے کیا ذلیل رسوا ہکو واعظ بی سے پٹک پٹک کر سارا چشم بہت شوخ کی ہوئی دین بیمار کیا طول شب زواق کا دکھ جینکیں حسرت سی سدا چبائی ہن ہونٹ اپنے جتنا جاتے ہیں ستارے کافر جا جا سکے گہراونکے ربط کر پیدا کوچی من قری ترٹ ترٹ کر قاتل</p>
--	---

سب صوم و صلوة اسی فدا ہی بیکار
 دنیا کی موس کو کر نہ چوڑا سئے

<p>گل خورشید فلک ہر گل گلشن ہو جا دوست گردانوں جسی دین ہی شمن ہو جا ابھی برپا وہاں ہنگامہ شیون جا کیون نہ دیوانہ مرا وہ بت پر فن جا خاک کیون کوکری قد کی نہ جندن ہو جا سینہ حاسد کج فہم میں روزن ہو جا</p>	<p>جلوہ کرتو جو دوان باخ روشن ہو جا طالع بدسی مری بد رتہ رہن ہو جا ہی یہ ظاہر کی شش ورنہ جو مر جا نہیں دیکھی دیوان میں میری جو مر حسن کلام مر گیا ہوں میں ترا دیکھ کی قشقہ کافر چوڑون گرتوس طبیعت خبی نگ مضمون</p>
---	---

دل غناک میں کتا ہوں میں یہ سوز گداز
 اسی فدا موم مری ٹالوں ہی ہن ہو جا

مہ میں بانی ہو سہی ہوتا ہی
شوق دیدارنی مجھ کو یہ کیا ہی
ساتہ لاتا ہے رقیوں کو جلائی کی لیے
رنگ مہتاب ہوئی ہی جو تیر کی گور
شیخ جی تم جو طیفہ میں بلا کرتی ہو
داغ چیک ہنوں کیوں پھر رخ سی ہوتا
کیا میں ارا ر محبت میں تالا لاد ل کو

جب ترا سبرہ رخسار نظر آتا ہی
نام لینے سے تری منہ بگڑتا ہی
گاہ گاہ ہے مری محفل میں اگر آتا ہی
کیا مرے قبر پہ وہ رشک مڑتا ہی
سچ کو کوئی سیر آئے سکر آتا ہی
دن میں کب اختر تابندہ نظر آتا ہی
کہ نظر صاف یہاں جاں کا خضر آتا ہی

صدقی اس خدب کی مان جان خدا کی صدقہ
کہ بلاناغہ وہ روزاب مری گھڑتا ہی

دیکھو اک جہان و عشرتِ شال ہو سی ہے
غیرتِ شب مہتاب کو کا اندھیرا ہے
حسنِ یوسفی میں آج رنگِ صدر زینبی ہی
یہ دستی حصا سانچی سے تو ہی معلوم
میں ہوں ساکن کو حہ تھا وہ باد یہی
چوڑ خاک ہوئی پر دلی تو یہی دل
دل مرا نہیں شیدا زلفت یاریر گویا
حسنِ یوسفی میں ہی نگہِ جنت جنتی
کیون نہ بہ دل ما پس مری اختر ہو
بر ملا کہوں گا میں پیشِ قاضی محشر

جلوہ اوں صنم کا ج رشکِ حدی
وہ صنم جو مرقدِ پیر میری جلوہ فرما
طالب ایک بت کا خود وہ بت خود آتا
جسم کو تری فرح فی کس میں ملا ہے
کیوں وہ غیرت لیلیٰ قیس مجھ کو سمجھا
قبر میں مری کا فرشتہ حشر برپا
ہے قیس یوانہ محو طے ز لیلیٰ ہے
محو ہر م آرائی وہ بت خود آتا ہے
نختِ بد کی گردن پر خونِ صدقہ
یعنی بیگنہ کا فرشتہ محو آتا ہے

ہوگا کس طرح باطل شوخ دھوی صفا
ایسا ماتہ دھوپٹھا عقل سی یہ دیوانہ

کیا نہ تیری وہاں پر خون کی میری دھما
کیا ہوا ہی ناصح کو قیس مجھ کو کہتا ہے

ای ندرت حق ہی کی افکی ہی روپ کو تس
کس کو اس زمان میں تاعری کا دعو

کچھ صباحت سی کچھ راحت ہے
ماتہ بین تیرے پیو لوں کی گجری
عشق کیا چیز ہی پوچھ اسی جان
ہوں گرفتار صدمہ غم میں
غم لب میں جو گر گیا ہوں میں
دب مری گی زمین بھی ناحق
ہی دھباک آفت دوران
ایسا شکر ہی دلزدون سی جسے
ہی جو میرا یہ دل غ دلی روشن
ہجر کا دغ نہ نہیں جاتا
کسی شیریں لالہ مہر ماہوں
پاؤں ہی تم نہ چوٹی دیتے ہو
کیون چھلکتی ہوشیہ کیانی میں
گرمی ہونگی کفن کی مرقد میں
دیکھا جو شمع رو ہوئی پانی

کیا پیاری تہ ساری صلوٰت ہے
کچھ نزاکت سے یہ نزاکت ہے
رنج ہی در دہے مصیبت ہے
زندگی مجھ کو ایک آفت ہے
برگ گل میرا سنگ تربت ہے
میری لاشہ میں بار حسرت ہے
قدہ کینہ ہے کوئی قیامت ہے
نہ مروت نہ کچھ محبت ہے
مجھ کو کس مہ جبین کی الفت ہے
وصل بھی میری جی کو آفت ہے
زہر غم مجھ کو مثل شربت ہے
میری باتوں سی کیا یہ نفرت ہے
گرمیہ کیا مسکان خلوت ہے
گرمیہ جوش جنون سلامت ہے
مہم گو یا مرے طبیعت ہے

حوش رکھ کر جو خلق میں خالق
ای قدر آدم تراغنیست ہے

دہو کی مین کہی موت کی آیا نہیں کرتے
جون تمہیں نکا کرتی ہیں ہر وقت اہم کو
افیس صد افسوس ہر بیکار کو اسی
مخل میں بچارا ٹوٹی ہو بیک سر عام
اور اولیٰ حساب ہوتی ہو حالت میں
مافل اچھین کیونکر کوئی سال سی نی
کیا کیا نہیں امان بہرے ہی ہیں دلین
جی چاہی تو گوشہ میں بیکر اکیلیا بجے
کہہ پتی ہیں لی معنی ہی جون نئے بل
توڑی چٹا کہ او مارا ہے لکھ ماتہ
جس طرح جلتا ہی وہ مجھ زندہ کو کھا
اس مڑو حشت کو باقی ہیں مرقع
ہو خالی ہیں فوراً گمہ گرم سی ٹونڈی

جیسے تری کوچی سی ہم اصلا نہیں کرتے
مخل میں ذرا خوف کسی کا نہیں کرتے
اچھا میں کرتی ہیں کہ اچھا نہیں کرتے
او کرتی ہو ہم تو ہمیں سو آہیں کرتے
نسکین میں کرتی ہو دلایا نہیں کرتے
کب میری ہر چپ رہنی کا چرچا نہیں کرتے
مخل میں جو اوشح کو چیر نہیں کرتے
مکالی سب بازار سنایا نہیں کرتے
اٹو جو مری شجر کو سمجھا نہیں کرتے
یون چپاتی پر رکھ ماتہ کو سو یا نہیں کرتے
ہندو کسی مرد کو جلا یا نہیں کرتے
دیوان میں اصف سرایا نہیں کرتے
بیل تری تم شیر کی تر یا نہیں کرتے

جو آجکا ہے کام اوسی فردا پہ نہ چوڑو
کیون حشر قدرا نالوں سی بریا نہیں کرتے

کیا کو ح قوافل کا تانا نہیں کرتے
اچھا نہیں کرتی یہ ہم اچھا نہیں کرتے

جو زاد سفر انیا میا نہیں کرتے
دنیا میں جو ایشہ سقی نہیں کرتے

جو طالع بادتق ہیں ہندی ہن شاہ
ماڈاں ہیں اس نام میں یا کی ہنسی ہیں

جبرست کسی حال میں شکوہ ہیں کرتے
دانا تو کہی دہو کے میں یا نہیں کرتے

اکسیر کو سمجھو نہ فدا خاک سے بستر
جو مرد ہیں وہ خواہش دنیا نہیں کرتے

حلوہ حسن عالم آرا ہے
تو ہی وہ آفتِ حمان کہ ترا
بیفراری سی بیفراری ہے
لے سکے ہی خرد سالِ ۷۰ محبوب

وہ بت شوخ ماہ پارا ہے
رشتک صدقتہ ہنسا را ہے
اچھا پن نی تیری مارا ہے
رشتک صد ماہ اک ستارا ہے

بی خطر مل فدا سینوں کے
دل کا دینا اگر گوارا ہے

کبارک شہادت کی مری جلوہ گری ہی ہے
شکوہ نہ بت شوخ کی ہی سگدلی کا
یار ب تری امید کرم دل کو ہی منہ پٹو
ہر چند کہ ہی خشک مرا نخل تن زار
ہاں سو ہی میان زلف کی بالون میں ہی
کس جو رنیش کو سر گلگشت چمن ہی
دو چار ہو اگر نو کہی او بت یکتا
دیوان کی ورق کا خد زری ہیں برابر
گو یا تو صنم نعمت دولت ہی سراپا

قاتل کی مری خون سی ہر انگشت بہری ہی
یار ب بھی آہوں کا غم بی اثری ہی
دارین کی جانب سی مجھی بی خطری ہی
یخ تنجور و مگر دل میں بہری ہے
نازک کمری ہی تری نازک کمری ہے
ہر خار و خس را بگذر بال پیری ہے
تنہا ہوں میں اور خالی مری بارہ دری
ہم سنگ طلا گو یا مری نکتہ دری ہے
بر میں تری وہ بونچہ سیمبر ہی ہے

جو ہر کی نشانی ہی تری مہر طالب
نادان ہیں جو ہم طالب اندوین تجسی
گو یا ہی مگر یادنی دولت تری غافل

ناراضی تری گو یا مری بی ہنری ہے
مشبوہ اثر ایک پر رخ جو پیدا کری ہے
یہ نیر اقبال چہ رخ سحری ہے

دن آیا محل دیکھو خواب سی چونکو
کچھ اتنو نہیں رات جو یہ خیر کی

ملایک آسمان میر آپ کو نور خدا بھی
قماش خاکساری کو جو ہسنگ طلا بھی
برابھی یہ کچھ ایسا نہ بھی باہی کیا بھی
رخ تابان کو روز وصل کی جو صبح بھی
قد مجھ بی تکلف سمجھی سنگ استاذ کو
ہجوم ایسا ہماری سر یک ہوتا بلاؤں کا
نرمی مضمون الفت کو مگر سمجھی قصیدہ
جو دیکھا سیرہ خط بین تری ہمیں پسینی کو
بسا جو صدمہ سنگ غم فکر معیشت کے
رخ روشن یہ تیری کا کل شبنم جب بھی
تب اس گرداب دریای غم چہر انہیں ہم
لب لعل بت شیرین شامل کا وہ طالب ہو

براق سرق و ش کو گو یا عیش کبریا بھی
دلاہم کشتن نفس لعین کو کیسیا بھی
خود نیامین بتان خوب رو کو ہم پہلا بھی
تو زلفون کو تری شام خرق ای مسلق بھی
جو ہم قصر رفیع نویر کو بیت الخلا بھی
تری زلف سیرہ کو ہم پہلی سی بلا بھی
دیا بوسہ جو تو فی ای سری گو یا صلا بھی
نوا و سکو خضر سمجھی اور اسی آب لقا بھی
ہم اپنی دلکو دانا اور فلک کو آسیا بھی
امتی کعبہ اسی ہم کعبہ کی گویا رہا بھی
جو اس نا آشنا بیگانہ کو آشنا بھی
خدا اپنی جو غم کو اور خون کو نشنا بھی

فدا بہر خدا فصر می سن کی بھی صاحب
بتالی نہیں شب تمکو مرد پار سا بھی

مین دست جنون گریبان ہی بائی	۱۳۰	مین اشک کا قطرہ ہون تو دمان ہی بائی
کیا قیس نہا میں اور وہ کیا نیچ کا بن تھا		کیون میری چلی آئی سی ویران ہی بائی
پا بند کیا ہی مجھی اس حب وطن سے		گو یا کہ مری واسطی زندان ہی دبائی
ہر شور مرالغہ بلبل سی نہیں کم		مین مرغ گلستان ہوں گلستان ہی بائی
تم جاؤ گی مرجاؤ گا میں ہو گی تیا پک		نغمہ شمع میں پروانہ شبستان ہی بائی
مین وحشی ہوں دیوانہ ہوں مجنون ہی بائی		وحشت کدو ہی بن ہی بیابان ہی دبائی

بستی کوئی تاریک قدا ایسی نیالی
موجود ہی یہ کہہوں سی پنهان ہی بائی

کیا جوش جنون سی مری ویران ہی بائی	۱۳۰	صحرای خرابہ سی بیابان ہی دبائی
کہا کیا نہیں ایذا اسی اخوان وطن کا		یوسف ہی ملازل چہ کفان ہی دبائی
کیا نغمہ ہے مجھی رو بہ سرشتان وطن کا		مین ستیر زیان او خستہ ہی دبائی
تا عسر کوئی آرزو میری نہ برائی		میری لمی سحر مایہ حرمان ہی دبائی
گو یا سخن تازہ مرا باد صبا ہے		مین تو ہوں غمخیز اور گل خندان ہی بائی

سرمہ مری انکھوں کو قدا خاک وطن ہی
گو یا مری نظرون میں عفا بان سی دبائی

مجا کو ہے مگر نجد بیابان دبا ئے	۱۳۰	مجنون مجھی کہتی ہیں سب انسان با ئے
طالب مری کیا کیا نہیں خواب ہی بائی		کیا کیا مری گردن پہ ہیں احسان با ئے
صحرا مری حشت سی ہی آبادی باز		دریا مری رقت سی ہی میدان با ئے
اشعار مری نغمہ بلبل ہیں مین گویا		ہوں بلبل نالان گلستان با ئے

کیونکر نہ آباد مری دم سی یہ قصیدہ	ہی قالبِ افسردہ مرا جان دباے
کر ایسی زبانِ شاہِ گیسوی زبانِ ہر	تب کچھ ہو بیانِ حالِ بریتاں دباے

میں ہی ہوں قدا و حسی دلوانہ و حزن
ہم ستانِ بیابان ہی اگر ستاں دباے

یارِ برابرِ ہر حالی ہے	۵۳۲	ہر طرف اب مری سوائی ہے
نکیر نیکی کہی کوسہ کو عذر		گفتگو اونیسی یہ کب آئی ہے
کیونکر آؤنگا نری کوچی میں		کب جی ایسی تونائی ہے
مشغلہ فکر سخن کا ہی مدام		میں ہوں اور کوتاہی ہے
آفرین زور جنوں کو میرے		رات دن بادیہ میانی ہے
فرصت آئینہ و شانہ نہیں		کیا وہ بیتِ محو خود آرائی ہے
بچو کب ہی مری پروای نیاز		اک زمانہ ترا بھرائی ہے
وہ ہی ہر کستی و خود را ئی		میں ہوں اور ناب فرسائی ہے

دور کمرِ حرصِ ہوس پر تین
ای قدامتِ قریبائی ہے

عشق کا کل ہی چھین پریشان اس لہجے	۵۳۳	رُخ ہی میرا اوسے کا کل ہی بچان اس لہجے
گل کی صحبت ہی میسر نیرت گل کی گمان		رُشک ہی میرا اوسے بلبل ہی امان اس لہجے
تا ہا ہونہ تیر زناںِ مسر سے		جیا ہی نہیں یوسفِ فی حق سہیہ زنداں اس لہجے
قید ہی میری فقط ورنہ نہیں دشمن کی رک		تمنی دروازہ پہ بٹھلائی ہیں زبان اس لہجے
کثرتِ اعمال بدسی ہونی ہی نازلِ بلا		کیا نہ عہدِ نوح میں آیا تھا طوفان اس لہجے

<p>مصر میں کنگان سی آگیا ماکنگان اسیلی جاک مثل گل کبا مینی گریبان اسیلی مشہر کرنا تھا مجھ کو یہ دیوان اسیلی ہو گئی بدنام کیسی تیغ ضلعان اسیلی کردی ترقاب فنا اقلیم یونان اسیلی</p>	<p>کب کسی کامل فی یا یا ہی لرن جس کچھ ادب و رتک چمن سودا لی اپنا جان لی اب بہت مشکل ہی ملے خج و فرو سان بجا دل لگا ناگو یا بری خرم ناموس ہی حضرت حق کو ہی کب زریعہ ہی آدم پیدا</p>
<p>پنجم ماہ محرم کی ولادت ہی فدا ہون لڑکپن سی من زیر بالزلزل اسیلی</p>	
<p>مطلع حیدامی فدا لکھہ مطلع الاوار سے روزن دیوار واپس نہ یاد بیدار سے اشک کا چشمہ ہی جاری چشم دریا بار سے کم نہیں سینہ ہمارا ساحت گلزار سے</p>	<p>رہا ہی فکر سخن کو وصف روی یار سے آمد جانان کا ہی کیا گھر کو میری انتظار سپرد ریاسین نہیں ہمراہ جو وہ حجر سن دانہامی دل سی ہی کبا لالہ گل کی بہار</p>
<p>کرتی ہو بدنام کیوں اوسکو غم اصنام میں ہی فدا دیندار یہ حرکت نہ دیندار سے</p>	
<p>ہو گیا میں فوج او قافل تری تلوار سے دل کا بہلا نا غرض ہی اسی فدا اشعار سے اسی فدا حسرت تو نکلی گی وصال یار سے خاک مجھ کو فائدہ ہو شربت دنیار سے کام رکھتا ہوں بتوں کی سایہ دیوار سے مر گیا ہوں میں کسی کی جاؤ دیا رستہ</p>	<p>زخم کبایا ہی جگر پر ابروئی خمدار سے فائدہ لی یا رکھا ذکر خط و خسار سے سوڑ تو دل کی پہ پہولی شعر و اشعار سے چشمہ سیار بہت سسین بان کا ہو گئی لطف سایہ طلوی کی خواہش ہی خوردن کو فبر پر کوند اگر پکی مہر می بکلی رات دن</p>

ورنہ رہتا ہے بسا کیون مجھ میں ہر دم غم
 اشک سی میری فقط ہی کچھ نہ موتی کو شل
 بجز میں اس سر و قامت کی ندو کلیف
 فوج کرتی ہی مگر لکنت زبان یار کی
 تحلیلہ ایسا کہاں مجھ کو کہی ہو کا نصیب
 ہی جو اس سین میں بدن کی کوچہ کی کھینچ
 بوی پر امن سی ہوتی ہی بسیر یعقوب کی
 مجھ کو تکتیر کنہ سی کچھ نہیں دنیا میں غم

ہاں مگر مجھ کو بتایا جاگ کوئی یار سے
 ابر نیسان کو ہی نسبت چشم گوہر بار سے
 مجھ کو بتو تا ہی جنون سید اکل و گلزار سے
 ہی مثل تیغ دوسر کو حرف کی تکرار سے
 کب میں مانا ای سپر و آپ کی انکار سے
 کم نہیں ہیں سنگریزی درہم و دینار سے
 دل لگی کسان میں ہی مصر کی بازار سے
 یعنی چشم مفطرت ہی حضرت حقار سے

پاک ہی نیت جو تیری امی تھا کچھ غم نہیں
 ای عبت پر سز کرنا صحبت و لدار سے

اس شمس جہت میں بچ بھی جیسا ہے
 اس بخت و اثر کون سی نہ کیا کیا ہیں
 جام دل شکستہ ہی اس در میں نصیب
 نغنائے جہان میں سد امیری و اسطی
 ہر حاتم زمان ہی مری و اسطی بخیل
 کیا ناک میں ہی دم مرا باغ جہان کو
 شب ہاں ما وہی ہیں لبالی مظلمہ
 کیا تیرگی بخت فی اند میری کیا
 ساری بلند بان نظر آئیں نہ کیوں حنین

کیا عمر بچ روزہ بزیر مذاپ ہے
 کیا رنگ و مرام عمل ناصواب ہے
 خون جگر مری لی جائی شراب ہے
 خون جگر ہی می دل بریان کیا ہے
 ہر جام مری طلب کا فقط رد جواب ہے
 میری دماغ کو جو کدیر ہی سداب ہے
 نیر و مری نظر بین یہ دیر خراب ہے
 دیجور مجھ کو اب جو شب ماہتاب ہے
 ہی یست زتبہ مجھ کو گرد و ن ماب ہے

<p>التیہ جون بنفشہ ملایچ و ناب ہے تزدیک شیب ایچی ترشباب ہے فرقت کا بس نصیب مری افراط ہے کسنی کہ ماکبی کہ فدا کا میاب ہے</p>	<p>باغِ حمان میں کوئی لگا گل نمیری ہانت دوری ہی نصیب سدا جبرمیل سی خط وصال مینی اوٹھایا نہ ایک شب حرمانِ نجات کا مری چرچا سدا رہا</p>
---	---

کرامی فدا فسانہ تم ایسا مختصر

قصہ تری جنون کا مطلق کتاب ہے

<p>ناشتہ خون جگر ٹہرا ہے خیر کی نہ ہے اگر ٹہرا ہے نغمہ مرع سحر ٹہرا ہے نہیں معلوم کہ ہر ٹہرا ہے ہدف تیر جگر ٹہرا ہے گھر جان کا فخر ٹہرا ہے برق کا سینہ میں گھر ٹہرا ہے خلق کو کھل بھر ٹہرا ہے سنگ رہ کا سہر ٹہرا ہے قطرہ اشک شر ٹہرا ہے دل مراکان گھر ٹہرا ہے مژدہ پیر لخت جگر ٹہرا ہے وشمین اہل منیر ٹہرا ہے</p>	<p>سچ نزارِ رزق اگر ٹہرا ہے دشمنی ہی سے مجھے یاد رکھو اونکے تزدیک دم سر د مرا بسکہ میلی میں ہوں جویاں اوکا ہی تصور تری مرگان کا مجھے اونکی سودا سے دروناں میں دل یہ بی تاب ہے کافر گویا ادس بت شوخ کی کوچہ کا غبار ہی پس از مرگ پریشانِ حمتید گویا آتش ہی مرا آب سرشک ہی تصور تر ہے دانتوں کا دام کس کا ہے منتظرِ دیدہ کہ آہ ہی یہی رنج فدا کو کہ فلک</p>
---	---

روایا رب مجھی اب شام سحر طری	دل من جو در بیت رستگ فرطی
مستکی زہدہ کام آئی کیجیہ ای زراحد	باست رحمت حق دامن تر اثر اھی
بہیونگی ویتا سی مجھی سوزند اب بتران	سالم زینت مری بجان کونفر طری
دنست مین دو د فغان سی بی سیر	نالہ آد مار مجھ کو تنہا ہر اھی
آستانہ تر اسی فیلہ پاکان لزل	مجدہ گاہ ملک وجہ بتر اثر اھی
آسمان کہنی لگی ہن حسی اہل تنجیم	کچہ بلند سی پیرادو د جگر طری

ای قدر کیا نہ وبائی بین ہی رزاق خا
کیون تری دل میں اناوہ کا سفر طری

کیا فکر حوادث جہان ہی	ہر وقت خدا کا بیان ہی
کیا ستدت حیر کا بیان ہی	بیس طائر روح نیم جان ہی
جان تو ہی ان کہ تو جہان ہی	قالب مرا گو سنم تیان ہی
تھیلاو مین مری جگر طیان ہی	سینہ مین کچہ آگ نہی ان ہی
کس نعم مین یہ نالوان ہو ہو	ہر مری بدن بال جان ہی
ہی سانس فراق ہر دم تیغ	بتار لعل نہیں سناں ہی
ادب کہیں قصہ مختصر ہو	نم کی مری طول آستان ہی
کیا زار و نزار و عمر زدہ ہون	گریان مری حال بیجان ہی
فرقت فی ستری جھوٹو لا	مجہ زندہ یہ مردہ کا گمان ہی
کا فرتر نام جھوٹو تسکین	ہر وقت و طیفہ زبان ہی

یعنی ہی اگر حیرا ولی حبیب
اکنا نہیں ہی گھین قراول
مولس ہی مرا تہ کوئی بندم
اسد زسے محوم تا توانی
ہی ہی نہیں کیوں حال ہو
زندہ ہوں یہ مرہ سہی تیر ہوں
ختم ہو گئی ہشت بار غم سی
ہوں اسی عذاب بتن گرفتار

وہم کا کوئی دم یہ مہمان ہی
حسست سرانجا و بیکان ہی
غم بار ہی درد مہمان ہی
طاف کا نہ جسم بن سناں ہی
کیا ہجرین عمر جاودان ہی
کیا خاک مری بانہیں جاں ہی
تہا تیر جوق یہ سواب کمان ہی
لب پیر مری شور لالماں ہی

افسوس قدا ہی اور یہ غم
کیا مرد و طرف لو جوان ہی

ادائی ہی صد امجد ہستار و ملی
خاک اس شہر کی ہی رشک بغیر فرس
اماں پیاب سی کیا حسن میں بہت
رتبہ نشستی گردن ہی ایک کو حاصل
خواجہ موت ہی ہر اک برج و پیکر سی
میان فی چوک نہیں گویا ہی قضا فلک
ہر سرور ہی انا لبق و بیر گردن
لو ملی ہند کو کیوں فوق نہو سعدی
ہی فقط گلشن آفاق نہ تھا قربان

ہیں منور گل خورشید سی شمار ملی
غازہ حیرہ حوران ہی تحسین و ملی
انتخاب چہ عالم سے دیار و ملی
افزون انجم سی ہیں گو نگنہ نگار و ملی
نیرت بار گہ گردن ہی حصار و ملی
ہی مہ چار و ہر ماہ عذر و ملی
اسی فلک و یکہ نقشن ہیں وقار و ملی
گویا ہی بلبل شیر آرز و ملی
آسی قدار و حصہ النفس ہی شمار و ملی

رات دن جبکہ اضطراب رہی	خاک زندہ وہ تیار رہی
جایابی یکہ خاکسار رہی	آہی ایسی وصل کہ دیکھ
سخت جانی سی شرمسار رہی	وی جلی جان نہ ہم کسی بت کہ
نہم زلف سیاہ مار رہی	سخت جان ہو کوئی ولی آخر
غیر سی تم جو ہمکنار رہی	سخت جانی کا ہے گلہ مجھ کو
لہنت میر جبکہ غم کا بار رہی	کیون نہ وہ حامی خاکین قرار

ای شہدایا ہی مسلمان کو
حنسی ایمان کا خوشگوار رہی

نہ سچا میں جو ہم کی شدت سے	بچلیا سحر کی مصیبت سے
مان لے یہ کبھی انسانوں کا	ناقصی فائدہ نصیحت سے
ہجرین ہو کہ سین وصال مرا	موت بہتر سے زیست فرقت سے
یہ پڑے گا عذاب کسکے سر	مر گیا مین تمہاری عصمت سے
مجھ کو پہونچا دے جو نہار سی پاس	نہیں کچھ دوراوسکی قدرت سے
مانا دتھوار ہو گیا مانا	بابہ کہو حیطہ کتابت سے

ہیں فدا فن عشق کے استاد
ہی تعارف مجھی ہی حسرت سے

دیکھ کر قد کو نری تہر کی جان سو کہہ گئی	دشک ابرو سی نری شاخ کمان ہو گئی
ایسی کیون تنگ ہوئی رنگ و لانی	کیا نہ چولی تری او عنخہ دہان سو کہہ گئی
لبی کرمی بہت قائل نی جو ماہ انیسر	نعیش دل سی مری آب مسان ہو گئی

نیشکی لب نگشتی تب بیتی تب دوری میں
 بہ نین و سوختہ اختر کہ مری مستم
 تاب کیا زخم اوٹھائی کی ہو جکا و قاتل
 خشکی لب کا اوٹھن اپنی سنا کیا حال
 تیغ قاتل کی جو کچھ کٹا باندھا منہ
 جیٹھ بیا کہ کی ہو پوین کی جو پوین
 ہو گیا خشک بدن و سیرتہ پوین کی غم
 کفیکہ جگر قیس کی ہو پوین جو خبر
 موت سے زور چلا کچھ نہ ترا بعد ازل
 یانی باتے نہ اہی مری چشم ترین

آتشکی سی مری گوجوی وان سو کہ گشتی
 یخ اتجار و زخاں جان سو کہ گشتی
 ویکہ کرب تری تیغ کی جان سو کہ گشتی
 کہ زمان بھی مری ہنگام بیان سو کہ گشتی
 دم نحر قریسم کی بھی زبان سو کہ گشتی
 شاخ تن میری تری بر مکان سو کہ گشتی
 جاں تری گری سی او سوز زبان سو کہ گشتی
 جان لیلی کی پس شاد روان سو کہ گشتی
 کمال سب تری اب ای شیر زبان سو کہ گشتی
 نردر کی تری اسی سرور روان سو کہ گشتی

ای خدا اس نعل توح کی شکل تھی رویت

فکر میں سو کہ گشتی کی مری جان سو کہ گشتی

ویکہ جو مری صورت کی خفا ہو تا
 دست جہت جاتی ہیں تی ہیں تار بون
 خو برویون نی کیا خلق میں جکا و نام
 جاتا ہے مراد دل غیر ہلا کیا جانے
 بہتیا ہون جو مین صدامی جتا ہی
 مبرکہ مبرکہ اسی دل غم نامی مین
 لاکہ چلا یا کرو تم مگر او سکے دل مین

مدعا دل کا کب اوس بت سی واپوتا
 نہیں چٹا جو دل ہی دست لگا ہوتا
 پچ ہی اس لکا لگانا ہی ترا ہوتا
 حاصل اس تخی تم مین جو مزہ ہوتا
 ایک و تمن مرا ہر رو ریا ہوتا
 اب تری حسرت افسوس سی کیا ہوتا
 ای خدا کب اثر آد رسا ہوتا

<p>وہ ہی ہوتا ہی جو تقدیر خدا ہوتا ہے سانب کا زہر نہیں حکو مو باغ تریا مار لیا ہے لگا جسکو غم زلف سیا ابی لوں کہاں ہی اوسی لیلی دست ہی قیامت خوشتر اترای آفت جا لکے اس ادنیٰ تست میں پایوں بیا بجکو درکار ہی اک مسلسل خدا و کریم اکر وہ سر اقبل کی عاقل آوار صاف کہا جانے ہن پر جو دھن کی مانتا</p>	<p>ایسی ہی دو تو تیر سے کیا ہوتا رنہ کب گشتہ کیسوی دوتا ہوتا عشق کیسوی تان سخت بلا ہوتا قیس کب رات غب آواز دہا ہوتا چلنی میں جیسر کا ہنگامہ پیا ہوتا ہونم اگر میری حسد میں پیا ہوتا جس سی داریں میں افسان ہلا ہوتا شہہ کرناج میں کیا محو غما ہوتا دیر فان رخ انسان پر حو ہوتا</p>
---	---

خیر کر خیر خیر کا ہے خیر خدا
 شرح مرگ کری کب اوسکا ہوتا

<p>جسود اپنا دکھا دیا کسے او کو مدفن بنا دیا کسے محکو یار کو را دیا کسے ہنس جگ کون خیر کی تانگے گدہ کی سی ہی گدہی دل میں مر گیا سنکی حال یف منہم کسنی تھو کر فرار سے ماری کون بولا کہ ہم علی بیان</p>	<p>برق محکو بنا دیا کسے دکر میرا سنا دیا کسے گھونٹ اپنا اوٹھا دیا کسے محکو مور آرولا دیا کسے زانو میرا بار دیا کسے رخصہ محکو کھلا دیا کسے بعد مرگ اب ملا دیا کسے دل ہمارا دکھا دیا کسے</p>
--	---

<p>کس سی دل لگ گیا برون میں فدا عزم میرے تختہ ملا دیا کتے</p>	
<p>کبارندہ ہیں لوگ کہ جو غم نہیں کہتے کب ہجر میں ہنگامہ ماتم نہیں کہتے دل ہم نہیں کہتی ہیں جگر ہم نہیں کہتے ہم غالب بیجان عن دراد نہیں کہتے افسوس کہ ہم سلطنت جہم نہیں کہتے ہم زخم پر اپنی کبھی مرہم نہیں کہتے اب او کی نہ غنی کا ذرا غم نہیں کہتے مرحانی سی ہری جو وہ ماتم نہیں کہتے جز باب فضاغت کوئی درہم نہیں کہتے ایا حسن دل فروزی عالم نہیں کہتے</p>	<p>کبارندہ ہیں لوگ کہ جو غم نہیں کہتے کب ہجر میں ہنگامہ ماتم نہیں کہتے دل ہم نہیں کہتی ہیں جگر ہم نہیں کہتے ہم غالب بیجان عن دراد نہیں کہتے افسوس کہ ہم سلطنت جہم نہیں کہتے ہم زخم پر اپنی کبھی مرہم نہیں کہتے اب او کی نہ غنی کا ذرا غم نہیں کہتے مرحانی سی ہری جو وہ ماتم نہیں کہتے جز باب فضاغت کوئی درہم نہیں کہتے ایا حسن دل فروزی عالم نہیں کہتے</p>
<p>کچھ غم نہیں ہیں دل و جان دینی میں کما کب اب فدا ہمت ماتم نہیں کہتے</p>	
<p>ہر کیا جنس کو جنس کی محبت نفی ہے اسی نفرت رغبت اوی غبت نفرت ہے بھی کہ کوئی بلبل اوی حشت سی نفرت ہے وہ کنی میں چپے دھجکو اس حشت نفرت ہے کہ اب اس غم روش کو نیز کی محبت نفی ہے</p>	<p>بجا معشوق عشاق کی صورت نفی ہے قصواری ہی کلا ہی نہیں تقصیر کو پاوی صدم لیلی کو غمت کا قدرتی ہمدی بن ہے جو کچھ تکرار شوق بدل کرنا ہون میں ہے نہ ہی بیداری طالع خشی ایام فرخندہ</p>

کستو و کار و سول یارِ ہو کس و جدایِ بدم

محبتِ جلوتِ نفیست از نفیست از نفیست

میں بندہ ہوں خدا کا اور امت ہوں محمد کی

فدا بجائے نزعِ مذہبِ ملت سی نفیست

ہی جہتِ حیر کا کلا او نے

صلح بن کب رہا گیا او نے

ہو کی بارہاں مجھ کو دی گالی

بے کب بھینگی میری توفی کا ذکر

شوقِ اور حسن کی چینی میں

طرزِ و انداز کے وہ ماہرین

و کیا کر او نکاد ہو گیا شذر

عوضِ شکر کب دیا بوسہ

ای صبا میری تہلکے کا کلا

کب و شوقِ تہن بچہ قیصر کی بات

نہت بدنی کیا جہا او نے

غیر سو بار گو لڑا او نے

جان مہنی جو کل کما او نے

توفی ہمد م جو کھدیا او نے

ای ذنا ہم سی اور خدا او نے

ہی اور اسٹی ادا او نے

حب میں دو چار ہو گیا او نے

کب سخن کا ملا صلا او نے

حاکمی کھدیا تو ذرا او نے

کیا کمون جی کا مدعا او نے

ہیں خدا سی تہان فدا ایسے

کستی ہیں لوگ جان فدا او نے

ہمد مہجرین و شوقِ رخ کی قسم کیا کرتے

اور حیارہ مرضِ عشق کا ہم کیا کرتے

ہم سی کچھ شکر گزار سی کیا کرتے

کی بہت نکاحہ پاتہ آیانہ منعمون کرتے

بد برق کی طرح سی گھر میں چونہ تیرا کرتے

صبر سی گر نہ علاجِ دل شید کرتے

ہم کو اس دردِ بکری جو وہ چاکر کرتے

کیا رقم یار کا ہم حلف تیرا کرتے

ای خونِ همگو اگر نصفِ نئی حُرستِ ملی
دلِ ترا سا جو خدا همگو بھی دیتا صبح
نمِ طافاتِ اگریرہ میں کستی ہم سے
کوچہ یارِ سن ہوتی جو سانی اپنے
خاطر یہ ہے ہم ارشِ سما کو ورنہ

نجد سا ہم بھی بیابانِ کوئی میدا کرتے
توب تو البتہ تری پندگو ار کرتے
آئیلا اور مجھی کیوں خلقِ مین سو کرتے
نہ کہی خسلد کی تاختر تہا کرنے
ایک آو جگری مین تہ دبا کرتے

ای خدا دل کی بول ہی مین جانی اران
ہاں گرا ایک بھی وعدہ کو وہ الیا کرتے

کہا لالہ زارِ شوقِ تہان کی بہار ہے
از بسکہ ذکر کا سِی و روی نگار ہے
لرزہ مین دیکھ کر جسی شگِ مزار ہے
کیا ای فدا کا کلامِ ترا انداز ہے
دستارِ محبت ہی بیانِ تارِ تار ہے
شالِ جواہلِ سوگِ مین وہ گلِ عذار ہے
بہرِ نبوتِ چاکِ دلِ رشِ اجمی سم
جاگا مین جو وہ ست بد مہر تو کہین
بہاریِ جوازہ ہی مرا حُرست کی بوجہ
مرا ہم کی بدلی زخمِ جاہلین بہرِ ہشتک
حلقہ تہارِ نئی الف کا یہاں سی کہن
ہی پشیم نافذ کہ خوشبوئیِ لطف ہے

۱۰۰

سینہ ہی رشِ رشِ تو دلِ داغدار ہے
دیوانِ مرا مرقعِ لیلِ دمنہا ہے
کشتہ ترا نزار مین کیا سقرار ہے
ہر بحرِ شہرِ پیر تری دریا شاہ ہے
یہ بزمِ چند بادِ گسارِ انِ خوار ہے
بزمِ سزا مین میری چین کی بہار ہے
شوقِ بعدِ مرگ بھی مرا شگِ مزار ہے
آنکھوں مین تیری فیند کا کینو کر خار ہے
ہر چند یہ کہ لاشہ جسمِ نزار ہے
ٹانگی کی جای زلفِ معنہ کا تار ہے
جو پہنچ تارِ زلفِ ہی ازندان تار ہے
یہ گہری ہاوسِ یر کی کہ دستِ تار ہے

جوں غنچہ چاک ہیں بگریشیں تیں میں میو اسٹہ جو رنج کری مجھے غیر شوم میو جہ حشتم سے مری جاری نہیں ہو مخلوط مبری ذات میں ہرین گاریا	کیا زخمی ہائی سینہ کی مہری تھارت کشتا ہی سگ ہی خمری گدہا ہی تار پہلو می خستہ میں دل منظر لگا ہے عنصر جو عجز ہی تو شرف انکسار ہے
--	--

پیدا تو کرے پہلے کمال سخن فدا
کھنڈ فابہی سی کیا ہو سٹ شہارت

نغم میں تیری ای صنم کیا شکوہ غبار مجاہد ہر صبح فروزان مثل تمام تار ہی سفر میں یاد مجاہد لوگ تیرنگ کی ہر سلمان زادہ ہی بدنام پیدنی کی ستا بنگیا ہوں اس قدر سو زخم اصنام حسن کی عالم سی درہم اور درہم ہی چہا ہی کوئی سو داڑوہ رلف و ناگ ایک	۵۵۵ ما صبح مشفق ہی میرا دشمن خوشخوار کیا تری رلف سبب کی غم کی راکار وادئی تربت مرگوا تو نقل زار ہے رشتہ الفت مگر کا فرترا زار ہے قار کا ہی تار جو میری نفس کا تار ہر کوئی دہندی سی انبی مطلقا بیکار کوئی سی چارہ مرخص ترس بیکار ہے
---	---

رکھ نہ مخفی راز در دل کو مولا محبت سے
ای فدا اک دست دہائی آل کار ہے

گویا ہر ہر زخم آرام دل آگیا ہے ہی خریف آئی سی تیری شک صدہ صلح بیخطر منزل پر اپنے مال کو لے جا گیا آج کل کی آشنایوں کا نہیں کچھ اعتبار	۵۵۳ مجاہد رنگ تیغ قاتل مرہم زنگار ہے مجاہد ہیا گین کا مہینا اب تو اچان کو آست جو کوئی غفلت سراپی دہر میں بیدار ہے جو ترا غمخوار ہے غافل وہی خوشخوار ہے
--	--

ای تری پاؤنیں تال جور بونکی کیا صلہ
ہی ہوا م انسان کو کلم غفل و دولت تھنر

گو یا میری واسطے تلوار کی جنگ کار
مشر وانا ہی نادان ہی اگر زور دار

خوشہ چین خبر من اہل سخن ہون من قدا
میرا محسن ہی جو دانا صاحب افکار

میرا ہر فرد حریف وید وید اہر
تا بہ دین تم ہی مر جاؤ کی ماری بوج
اوس بت کافر کی ختم فی سخت فر کرد
اوس پری پیکر کی یو کا جو سو اونی ہون
ای سا کہ جا کر اوس گل سی کہ ترانا توں
کیا کہ بجا حاسد مرود آہو گیران
برق اگر ہی آہ میری عدتور آہست
گروہ سونزل ہون بدو کا یہاں کی پین

میرا ہر فرد حریف وید وید اہر
تا بہ دین تم ہی مر جاؤ کی ماری بوج
اوس بت کافر کی ختم فی سخت فر کرد
اوس پری پیکر کی یو کا جو سو اونی ہون
ای سا کہ جا کر اوس گل سی کہ ترانا توں
کیا کہ بجا حاسد مرود آہو گیران
برق اگر ہی آہ میری عدتور آہست
گروہ سونزل ہون بدو کا یہاں کی پین

ای بجا محبوب نامہ م رکون جو قدا
جا بجا دیوان من میری بیان یار

کیا یہ بندہ انتظار یار من بیدار
میری یوان کی خریداری بہت توار
مر گیا ہون دیکھ کر تیرا حواذ از سلام
کلیں شمن من ہی کلن دکی شراکان خیا
وادی ہستی کو کر جاتا ہی ملی کچند من

کیا یہ بندہ انتظار آمد کا اوس کے ہر در و دیوار
گو یا ہر شہر شہر سنگ گو ہر شہوار
وا بھی دروازہ دار اسلام ای یار
جو چین من پھول ہی مجھ بزرگ خار
توس عسدر وان کتنا بکرفار

بین اگر غناب اسبوس بت کی بھریدار

ستربت آلو بخارا شربت ویدار

گرد دیوان کی مری کل الجواہری فدا

نور بخش مردم چشم اول مال بشارت

آدمی کی محض حاصل فدا تیرے

ہر مسلمان نذاد ویر بند ویکہا ہی گمان

خاک پاک مسکن جانان لکھا ہی جو نام

سہ چمکای مین ہوں و کینے ہوئی تلواریں

خط مین لکھا ہی جوتیری تختہ رومی کاو

جوش قت ہی حمایت الحزن زندان محبی

ہو گیا ہوں کہ غم رشید و کی چاہ مین

گل کیا ہی زہ رنگی فی اوکی ہی غفران

کب مین فکر شعر کرتا ہوں بکا ہوں

اوس بت ابھرون کی غم مین پیاختہ ہوں

ای فدا تقریر ایسی کبھی ستاخی معاف

جیسی مضمون خیر قبلہ آبکی تحریر ہے

جوش کس بہ کامری ہجر اندین پیا حال

مثل گو کہ وہ ہندی کی لہل جہا کی لہل

تیر کرنا زندگی کا ہجر مین اشکال ہے

کب ہے اوس سیب قن کو چٹنگی کی اختیار

دوان وریا ہی چشم پرہ جور و مال

پچ و تاب فکر دنیا جان کا جنجال ہے

روزی گویا مینا اور مینا سال ہے

شیرہ آب حیات جان سی لال مال ہے

تیرای آہ سی روزوں ہزاروں ہو گئے
 ڈاٹ چاندی کی گلی حقیقت یا قوت میں
 نالہ نای دکل چو صد سہ وٹھا سکیا نہیں
 لکھتی ہیں کہ توبہ عصیان کیوں آگیا
 طبعی بچوس گرہ خون تری شان شکوہ
 خون ہم تخریختہ جاری ہی ہی لیلی مش
 ہی دوکانہ شکر کا گویا بخارہ کی نماز
 کیوں ہو بازہرکان ہجر باغ وصل میں
 آمری حرمینا فرہے دفور شک و آہ
 شکستہ قیامت کی بدولت ہوں
 کس سی تیرا صنف ہوا خیمہ سر و قلم میں
 وایہ مفسد تو تک طافت نہیں پروا رکھی
 ناتوانی سی جولا شراہی نظر اتنی نہیں
 یکا تہ او کی گلیاں یا میری میں شراہ
 لو کی ہو کی کم کماروں سی نہیں میری
 ہو گا اک دن تیرا روبرو ماری تل تن
 ہو گا روز مرگ اسی غافل بدل گھن
 ہو بنو پتا ہی پیوستہ منہا میں نہ
 پیہم ہیں کندہ نوگی تیری ملد سی کہی

آسیا سی آسمان میں عالم مہال ہے
 مگر گڑی کی باتری منہ میں منہ مہال ہے
 قرص ہر ماہ سی میت ملک بڑ ہال ہے
 روک سب اہی میری میرا نہ اعمال ہے
 ہنسک گلون چکی کی ڈکال دہس مال ہے
 ہی گاف غامہ یا فصد گر قیصال ہے
 میرا روز مرگ او سکونہ شوال ہے
 اندون سسر میرا گلش اقبال ہے
 مگر تھی منظور کرنا سیرینی تال ہے
 دورا گر محب و قالین ہی تو گل شال ہے
 طوطی ہندوستان کی بچی مان بیان لال ہے
 مروہی زربو مقرر طائر بہ بال ہے
 کس قدر حیران سرالین مری غسال ہے
 ہی مکر ویر شکم یا آئینہ میں بال ہے
 مگر باد وادی غربت مگر سکھیاں ہے
 آج گو مصروف حیدر خیمہ وانیال ہے
 زعفرانی دوش پتیری ہویر و مال ہے
 وہن میرا گویا دار نصیب یا نکال ہے
 اسی فخر افضل خدا تیری خوشحال ہے

رند و اوس محبت خوار کی ایسی تھی لاکھ چارہ گری کی مین بنجیا برنجیا ایک شب پاس کسی یار کی سوئی دیا حسب دل یر مری خود اودن لکھ نو فاتی	۵۵۵ کیا کہا اوسنی کہ تھواری ایسی تھی ایسی بری عشق کی آزار کی ایسی تھی ایسی اس نعت سبہ کار کی ایسی تھی غیر کی درمسم و دنیا کی ایسی تھی
--	---

وہ حواریا ب محبت کو ترکتا ہی
اسی قدر اراہد نکار کی ایسی تھی

جو کوشن بچن میں ہی کھنڈ کی تھی علم سوی کمرین ما توان ہو کر تو ہونین ہوئی خمار و ہین سینہ پریش تر اپنا جو پھول کو تری امتیاج تیر کا فوری جلا کر تاتا سوز اشتیاق حتر زریں دوان گور بنی سوچم افس ہی غافل یہاں ہمیر ہجر اک دورہ شب بچی شش راہی دشتی نام ہر ہی طیفہ مین پیرج لے ہی کام مین اولجا و پرتی مین رسو شکر مثل قند مین جلون کیونکر دل خوران مین ہی داغ عشق اچھو برسل گھائی ساق سپین کی بی ہلو سلی و سبت فدا و تہ ہی تیرا نام مثل ہر دنیا مین	۵۵۶ یہاں ہی تین سوزان سن محمود کی تھی جلی مرقہ میری زلف حور کی تھی مری زخمون کو کافر چاہے ساطر کی تھی باکری رضوان روز ساق حور کی تھی جراغ قبر کو میری بٹوا گور کی تھی تس زار اجل و کان ہی سوز کی تھی جو پایا پاس ہی تھنے دور کی تھی سدا کراہی شش رخ موم زور کی تھی غضب کرتی ہی رخ کشتی سوز کی تھی سبنہالی نشتہ مین جو غیاور سن محمود کی تھی فروزان گو تیرو مین ہی میری رکی تھی علی کب زخم دل کو مرسم کا فوری تھی غزل مین توئی کس کی طر پر کور کی تھی
--	---

پاس سے تیری درجو ہون میں ہانی بیکامد نظر
 درجہ گمین منور شش دل میں شور قبات سر پر
 چہا پہ میری ہوس و کج اس منور خردیر باو گیا
 شاہ دیار شوق تہاں کا جگے بارب لکڑ ہے
 ہی نزل اک کافی ہی جو او کو کونانی کلام
 یوں دیواں کا تو میری ہمدہم پڑا فتنہی دفتر ہے
 دست عبت کتنی ہیں محبتی حال نہ اپنا او کو
 ورنہ یہ میرا سوز نہانی او نہ بخوبی اظہر ہے
 خط تو لکھا شوق ہی لیکن کون نہیں پہنچائی گا
 طلحہ بدسی میری جہان میں غمناک کبوتر ہے
 کچھ ہم تم ہی ہیں جہان میں پڑسی اس کی اسی ہمدہم
 اوس سادہ رو کی عارض کو آئینہ دیکھتے سنسدر ہے
 کچھ غیرت بات نہیں کرتا تو انجی ان شطرت گہرا
 ہر شخص کی پس کڑا ہو جانا عادت او کی اکثر ہے
 بادوسیکہ کی کیا کرتا ہی عشق میں سامری چٹمون کے
 ہی فقط اک جذبہ دل کا کافے ہم کو منتر ہے
 یاد جو او کی موی مڑہ کی ہردم دل کو رہتی ہے
 تن پہ جو میری بال ہی گویا خنجر ہی یا شتر ہے
 سہری دیوان کی او بہت کم نہیں سہر جنت سے

دیکھو مری ہر جہر رواں میں جاری چشمہ کوثر ہے
 بوسہ لگا مینی جوان سی سجدہ کر کر کیا سوال
 کہنی لگا وکسا فسہ یہ کیا حرم کا اسود پتھر ہے
 کل گرجو میں اونکی جاکھا کس شفت وہ زانی گے
 کیوں آیا نہیں کرتی صاحب یہ ہی تو تمہارا ہی گھر ہے
 بسکہ وہ لعل ہاں حسینی قدر جو میری کتاب ہے
 سخنوری کا مجھ میں ہم فن بڑا گرامی جو ہر ہے
 بی عشق نہیں ہی شفت سخن بونئی ل لہا بیا کرو
 وہ ہی سخن بکا ماہر ہے جو عشق کی شکم کا دفتر ہے
 اتنا اصد ہو جائیگا اب کے یہ دیوان مرہام
 شوق میں اونکی شوق سخن ہی رہتا مجھ کو اکثر ہے
 ناروا داد طرز جھاسی تیری کوئی بچ سکتا ہے
 شمع بھی سنوئی دیکھ کہ کی تیری سخت طلباں مہتر ہے
 جو پرسوں تھا وہ کل نہیں تھا جو کل تھا سو وہ آج نہیں
 کبھی بیان کیا حال زمانہ جو دن ہی سو بدتر ہے
 آنش غم سی بیلوی سوزان میرا آتش حیا ہی
 بگر نہیں اک شعلہ ہی یہ دل نہیں گویا انگڑ ہے
 بارہ برس کی عمر نہی میری جب یہ لکھی تھی مینی غنزل
 دنیا فدا اصلح فراتم شعلی اس میں اکثر ہے

گدای جس کیس کو ی جان کی میر	وہ والہی فریدن ہی مان کی سید رہے
خرابی دیار دل کو تیرا دستہ شرکان	رسالہ ہی سہی غم ج ہی طیش ہی شکر ہے
دل نہوان اس کش ہجران ہی ہیلون	تسری ہی گ ہی سعلہ ہی نگارہی خاک ہے
وہ رویا ہون ہی غم میں میری تنگ دیا	جمن ہی گنگ ہے جیل ہی تلخ ہی سند ہے
حد حافظ ہی ای بارو نگاہ قاتل غلم	کٹاری ہی جوری ہی تیر ہی جوری ہی خبر ہے
تجلی لیلی ہی کیا نسبت کتیرا جیوت بان	تجلی ہی سحر ہی ماہ ہی ہر سنو رہے
رخ انور یہ وسوسہ رشید رو کی راع چمک	زلزل ہی شتری ہی قطب ہی ہر دہی شتر ہے
جو چو ہی حال میرا وہ توفی صد کہ بکریا	تبان ہی اہی قیاب ہی بان ہی منظر ہے
مرا خط ای پری بال بیان توفی ہی شتر	صبا ہی یکسہ ہی ٹری ہر دہی کبوتر ہے
ہار اذہ دل بہر تخی پری رویان	عزیت ہی فسون ہی سحر ہی جاد ہی شتر ہے
رخ زکین ترا ای نو بہا حسن رعنا	سمن ہی رخوان ہی پامین ہی کتہ تر ہے
گرہ چوئی کی تیری غالیہ سائی میں ای گل	اکری ہی نکلہ ہی عود ہی نافہی غنہ ہے
نری فلسفہ ق تعالیٰ نخلت ہی نت	بلا ہی دیو ہی تیبہ ہی نفی ہی ارد ہے
یوسف ناکا و سرور خان تیری حلپی	کمان ہی شال ہی سایہ ہی نخل ہی شتر ہے

قدر کو پہنے دیکھا ہی وہ مرد عاشقی شہو

کشیہ قد ہی گندم یک ہی شس عہی نگر ہے

غافر الذنب غریق یم عصیان مدو	با خدا ہی ووجہان ولی دوران مدو
وقت اداد ہی بایزد سبحان مدو	قادر موقت دروار حم ورحمان مدو
شورش کفر ہے یا نابیزدان مدو	با محمد مدو ہی ختم رسولان مدو

نفسِ مارہ و کسرتی کی بجا پہنچ لو	بارِ رسول مدد سے ہادی دورانِ مدد
بندِ فکرِ غم دارین ہی بارِ مدد ہی بجا	بارِ مائی دہ زردانی آستانِ مدد

بیکسِ غمزدہ و زار ویرستان ہی قرار
مشکلِ آسان کن بیمار و تیمانِ مدد

وہ کی نکونین باجی تہیہ چیلانِ مدد	لبِ جانِ بخشِ بہت جاںِ فیضانِ مدد
بدرمانِ مفت نہ بر باد ہوئے امینِ مدد	نظرِ لطفِ سنگ کو خیرِ جانانِ مدد
پہونگی دینی ہی مجھی کاشِ سوزِ لفت	جوشِ قہرِ مددی دیکھ کر انِ مدد
یہ سج و تابِ غم دنیا سی چوڑا دی محکو	حلقہ کا کل و لیسوی پریشانِ مدد

ختم ہوتا نہیں دیوانِ فارسی ہندی
یہ فصیحِ العرب ختمِ رسولانِ مدد

نہ بدلا ہیں اوسنی کوئی قاتل میں لکھیلے	تو بارِ اچا میگا وینی ہی خط کی نامہ لکھیلے
ٹھکانا ہی کہیں جیاد کی اس بکائی کا	کہ فصلِ آبی سکی فزنی میری ہی ہن لکھیلے
میں تو ناتوان اس گلشنِ آفاق میں ہی	ہوئے گل سسی اور اوگی مجھی باو سحر لکھیلے
رہ ملکِ محبت کر سکی طغی خاک کی کو	قدمِ کہتی ہیں سچھی جان فی سحر لکھیلے
امانِ بارِ میگا فات گناہِ عشق ہی محکو	جلاتا آتشِ دوزخ سسی سچھی راجک لکھیلے
جو کاششِ بامری گھر تو رہی کہ کو جان	بہکین گی میری ٹہنی سسی کئی بار و رہ لکھیلے
یہ مینِ نریزبان کو چہین تیری بہت قاتل	کہ پرتاہی قدمِ سچھے مگر گستاہی لکھیلے
میری عہدہ کشای کہو پہلی غمِ گل سے	خطِ شوق کو کو ہو چکا مراد سحر لکھیلے
مقدمِ فکرِ عقبے پر کر فکرِ معیشت کو	نشاہِ زندگی مٹی کا سامانِ لکھیلے

<p>کیسی لائیکے راہ طلب میں تب جا کی کوئی گوارا کرے سر پر صدائے تیغ دو سر پہلے</p>	
<p>قد اکیو کر نہ دولاک وکی شان میں نازل ہو اسب خلق سی نوح جرجلوہ کر پہلے</p>	
<p>۵۶۵ کب تک تری سر بردہ کا جرجا کرے اب بوسہ ہی اونی کہی ناگیا کرے اغیار ترے ناز اوٹھایا کرے شکوہ جو کرے تو یہ بیجا کرے لیکن کہی یہ راز ہم افشا کرے ای عہد شکن تر ابرو سا کرے</p>	<p>ہم تا کی ضبط ای بہت جاننا کرے کیا جانتی تھی ایسے وہ ہو جائیگی ظن سیرا ہی ہے یہ حوصلہ سلیم رضا کا کب ہمسی ہوئی ہو اور احی اعلیٰ ہر چند کہ مرتے ہیں کسی بردہ شین پر سو عہد و فاکر تہ تو ہم سی ولی ہم</p>
<p>پچھنائیگے اور روئیگے قسمت کو فدا ہم دنیا میں جو اندیشہ عقبے نکرے</p>	
<p>۵۶۶ کب تک تری بیداؤ کا شکوہ کرے کچھ اون سی کسی وقت ہر دورے دیوان کو سرج کہی رسلا کرے کیا فائدہ ہم اب کہی سو یا کرے پیار کو کیا اپنے وہ اچھا کرے ہم پر کہی منہ نہجکولگایا کرے افضال خدا کا جو ہر دسا کرے پہر نہجکولغسل میں کہی کہنیا کرے</p>	<p>کب تک تجھی اور آپکو سو اکرے جو اون سے ملاقات کی پروا کرے خود در نہان اپنا ہم افشا کرے گر خواب میں ہی آپکا آما ہے جو دوا کہیں گے سدا شربت یداری محروم بولی وہ کہ جو منہ سی ہی منہ کو لگایا کہا جا بگیا ہمکو غم نو سیدی حرمان بولی وہ کہ کہہ تو فی زیادہ جو ہوس کی</p>

دانی رهی دنیا سی قدر سخن کی
هم خول دلیا نیکی کجا کمر نیکی

<p>سب بین تیری ماز وادامیری ^{سب} دیامین در دوسنچ ملا میری ^{سب} ملی نکاشش فکر ساسیری ^{سب} ای دوستویرا مگو دعامیری ^{سب} لارم سی تیری حسد ساسیری ^{سب} ییدا هوای رخ و ساسیری ^{سب} ای جان سی گویا حشر ساسیری ^{سب} کیا کیانه تو سنخ و ساسیری ^{سب} رهنا و ام حسد ساسیری ^{سب} کب جهوٹ لونا ہی رودامیری ^{سب} استاد ہی یہ درد ترا میری ^{سب}</p>	<p>ظالم بین تیری جور و جنامیری ^{سب} عیش و نشاط کرموی اغیای کی ^{سب} هر دم لمان لکر مین پنا هوک ^{سب} التد مغفرت کری عود و سیاد کی ^{سب} یارب جو توی ہی زبان سخن سدا ^{سب} عیش و نشاط کی ہی بحث محاکو آرو ^{سب} ز قمار خوش کل تیری جمان مین ہی ^{سب} جسد ہی تنسی لو لکی ای ستیج رومی ^{سب} نہا ان تر دن سی لک بن مین میں ہی ^{سب} تو ریت سادی مین کلام درد رخ ہے ^{سب} مشاق لکر شمس نم محاکو کر دیا ^{سب}</p>
--	---

نکر مال عشق تباں گشت معاش
کیا کیا سبقتین بین قدر امیری ^{سب}

<p>ایست ایست خدادی مهر و وفا میری ^{سب} ییدا هوای ماز وادامیری ^{سب} کردی صفای دل بھی عطای تیری ^{سب} لازم ہی کب مرایہ گلا تیری ^{سب}</p>	<p>کرامون بین سدا یہ دعایتیری ^{سب} مخصوص ہی جورنچ و ساسیری ^{سب} جسنی بنایا رخ ترا مانند آئینہ ^{سب} دیوانہ پس کی میری تکایت اداسی ^{سب}</p>
---	---

معنی شکر طلقہ مارے ہوں تباہ
حسرت کا میری گویا پیو لاہی ای کے
جب غم نہ تارا نہ تھی مگر سخن مجھے
روشن چراغ ترخ سی شبتان دیر
مرنی کی جانی تھی نہ اطاعت کا تھا
بہر خدا صنم نہ مجھے آنکھ سے گرا

کرتی رہیں جو حسرت و تائیری واسطے
جو بن ملاہی حسن کا کیا تیری واسطے
دیوان تمام میں فی کلمات تیری واسطے
القدر فی حسن ویا تیری واسطے
میں نے جو خطا غیر شہادت تیری واسطے
اس اوج رتبہ سی میں گرا تیری واسطے

بس ای قدر ایہ میری شبِ روزہی دعا
عزت دی و دوجہان کی خدا تیری واسطے

پچ و تاب سحر میں کیا بستان دیکھے
دماغ روشن میں شبتا ربک میں لای
لوٹے نظارہ خسار جاناں کی بہار
کیا صد لٹھو کر کی تیری قوم باؤں میں
گلشنِ دوس میں گلستا نہیں جی بعد ہر
کہا یہ ای لیلی منش نو کر خونِ قیس

۷۳۴

موی پچان دیکھی زلف پریشان کیسے
میرنی تیرا شاہی چراغاں کیسے
سیکھ شش کچھی لطف گلستان کیسے
زندہ ہوتی میں ہزاروں میں لعل کیسے
یہ تمنا ہی کہ چکر کوئی جاناں کیسے
میری وحشت دیکھی میری بیابان کیسے

ای قدر اچکھرا حضرت بیدار پر
شاعران اگرہ کو بھی غزل خوان کیسے

جنون عشق مجھ پر چہا رہا ہے
مری سینی میں بہر عشق باقی
ہوئی یہ حقیقت اوس بہت کی ناصح

عجبت ناصح مجھے سہارا ہے
بجز اک قطعہ خون کیا رہا ہے
مرا کیا دل پر اب دعا رہا ہے

فلک باران غم ہر سارا ہے

موتی پر ہی مری تربت پہ پیہم

ابھی من دیکھتا آیا فدا کو

در جانان یہ وہ جلا رہا ہے

رین کس چشم فی پر وہ جلون او رہا ہے
منون شئی میں اب مجھ کو پس مروں بایا ہے
ہمانہ نہ بنا لوں گا کہ مجھ کو کیون بولا ہے
خیال او سکوزوال حسن شاید کہ آیا ہے
تری فانی اتوب مد محشر او بھایا ہے
مری ہون نی گو بہر کو پانی کر بھایا ہے
نہ اغیار یہ روئی ادسی ایسا پڑ بھایا ہے
غرا اکس بری سیکر کا مجھ کو اد بھایا ہے

مسیح کو پھر رخ یار میں یارب تسلیم آیا ہے
گی کھٹکانہ ارباب خرد کو میری حشت کیا ہے
بولائی کر نہیں ہر خود پیدا جاو لگا اسی بھلا ہے
کمال نر زون محبت تھی مہ تابا ہے
جگہ تھانی ہوئی ٹھپاسی ہر گہر گہری میں
نہ دل میں ادس منم کی کچھ اتریا رہا ہے
طی ہے جوہ طفل دبستان حم کچھ کسا ہے
ہوئی ہی بیکام ال کفن میں پیریں از مرہا ہے

یہ دیوان سی بیابان و زمین ہوں فیس آوارہ
قد افسر سخن نے مجھ کو دیوانہ بنایا ہے

پابند جسکے ہم ہیں وہ زنجیر اور ہے
کافر تیر اور ہے وہ تیر اور ہے
چہرہ ترا جدا تری تصویر اور ہے
حون ریز عاشقان ہی شمشیر اور ہے
قسمت مری جدا تری تقدیر اور ہے
شہرہ ترا جدا مری شہسوار اور ہے

زنجیر اور زلف گرہ گیر اور ہے
تیر مرزہ سے نسبت تیر کھانچین
تسبیہ کچھ نہیں ورق آفتاب سی
مارا مجھ تصور ابرو سے یار نے
فرزاد فی یزید پرویز سی کہا
تو نیک نام حسن میں بد نام عشق میں

بگو میری دردی سببست نهین ذرا
دشنام تیری لب پر مری لب پر پیچا
کیا تذکره ہے قصہ ایسا لب لہف کا
واعظ گو کیا خبر رخ گویوی یاری کی

نغمہ ہے اوزنا کہ شبگیر اور دست
تیرا کلام کچھ مری تفسیر اور دست
حال عجیب حسب بت شیر اور دست
قرآن یہ جدا ہے تفسیر اور دست

گرو و نوصا جو کج محمد تقی ہے نام

لیکن ہوس ہی اور قہار ایر اور دست

مری سنیہ میں تیر عشق کا وہ زخم کاری ہے
نیک کیا حال انسان پر نگاہ فضل باری
میکوش بہاوی غم میں آبت مٹوں کون مار
جو فراتی ہو مجھی ہر ترک عشق انی مح
منہ تم گل ہوا ویدیاں صحر گلشن ہے
ہنین کہ فائدہ جزیرج خوشدل کی لگائیں

کہ جسکی درد کی شدت سی چکڑیت باہری
جو ہم غافل ہوں اس میں کتنی ہاری
کہ میرا اختر بدبضامن اختر شاری
مری قبلہ کہیں یہ امر کیا کچھ اختیار ہے
یہ گلگون مینا کک ہکا باد بہاری
کہ وقت ہی خرابی ہی شہابی بھی اری

قہار ہوں پیشا خوان و شہ فخر و ملاک

کہ جسکی شان میں نازل کلام کر گوری ہے

نجات البتہ پانا می غنی تو حق ہمت ہے
کلبی ایک گویا آتش تنوق شہادت ہے
کیسی نذر کر بیٹھی ہو کیا تاب تو ان صبا
غم صیاد و خوف باغبان رنج دیالی
ہلاکب چوٹا ہی شوق دشنام پری پیکر

کسی صفت ہی حاصل نہ دنیا کی صفت
جگر میں آبی ہین ختم کو کمانیک حسرت
جو تم کو عشق ہی نر زردن کہہ دیوان جرات
نہ پوچھو حال کچھ مجھ کو گرفتار صفت
قہار ہم بازائی جامع سب کی امت ہے

<p>۵۴۵ مصری ہی اکبیں بچی ہی نبات ہے مثل حساب آب روان لی نبات ہے گو یا مر کلام کلام نبات ہے کب او سکی ہی بان یہ کنی کی بات ہے گو یا نفل مری کسی مغلس کا بات ہے ہر اتک یا قطرۂ آب حیات ہے میری شب فراق ہی یا شب برکت ہے گو یا وہ طفل شمع بت سونات ہے</p>	<p>امی جان ہی شکر چڑی لب کی بات ہے دنیای بی نبات کی کہا نبات ہی جو شہر ہی مرا و جمعیت کی بات ہے ناحی کا درمیان ہے جگر انہیں کہ خالی ہے حسین جان سے جب ویامیری لکاش پہ میں زندہ ہو گیا گل بیڑا تاشین ہی جو ہر کہ آفتیں بوسہ جو نگاہی نہیں تیا جواب ہی</p>
---	---

وہ ہی قدر اسخن بین نظامی کا مرتبہ
 جامی آب ہی تو نظامی صفات ہے

<p>۵۴۶ ہے عشق بلائی ناگھالی کب تک نہ کہلی غم نہانی ہی طول بہت مری کہانی پاؤں اچھی مسر جاوئی کوئی میری بات ہی نہانی کیونکر نہ تو تلخ زندگانی یہ حسرتیں اور یہ جوانی جنگل کی ہمیشہ خاک چھانی یہ رنج فساد ہی کہ جانی</p>	<p>یار بکچھو نگاہ سانی پر وہ ہی تمہاری مرثا میں مجھ کو کسی زلف سی ہی نسبت و دہو سنہ لب اگر بھی تم کیا یاد کروں گا تم کو ای جان متراہون لب شکر فشان پر بہ شوق وصال اور یہ حیران وحشت میں گئی ہی عمر ساری کیا مجھ کو سناؤں حال اپنا</p>
---	---

موی شده ام ز ناتوانی	موی تن من کند گران
ای من قدر بزرگوار با لطف هر وقت تا شغل شعر خوالی	
گر چه نگاه لطف خدای غفور کی ای من کمان نصیب من مجتبر و نجات مالگا جوینی بوسه تو کنی لگا ده شوخ من حسن چند روز به پیله نیاز زبان شوخی تو و یکوا و لثا هی الزام مجکوا آیا بی مجکوا کسے دُر گوشت کا خیال	من را حق سبب آفتاب زرتوری شب کو نصیب هو جو زیارت حضور کی صاحب سبج کی باتین کر دتم شعور کی بیباک کچھ ہی خدے کبر و غرور کی باتین سبب آپ کی ہین فساد و فتور کی نیت ہے در نہ کیون سفر کا پنور کی
دھوکے میں آیتوں کی سیکی کہی فدا دنیا میں بسکر رسم مروج ہی زور کی	
کیونکر کہوں میں اوسکو کہ بد دیش ہے یہ ناتوان جو بندہ فہم میں اسیر ہے چیر و نسو کی بات کی فرصت نہیں ہے بعد فدا ہی شاد و کد امین نہ کچھ کمیز بلی خیال نادر کنگان میں جی چکا کیا کیا ہی ربط و غبط خدا و رسول میں جان کا لڑنا ہی نہ لڑنا ہے آکھ کا بیوجہ ہی نہ آنس غم میری خاک میں	زیر فلک وہ ہادیہ میں فی نظیر ہے افسان آب و دانہ سے کیا ناگزیر ہے کیا در و دل کہوں کہ وہ کافر شریر ہے دنیا ہی میں نمایش تاج و سریر ہے جو دم ہی میری سینی میں نہ تیر ہے سلطان اگر احد ہی تو احمد واریر ہے بازی نہیں ہی عشق مہم خیر ہے آب و ہوا ہی عشق سے میرا ہیر ہے

بیا کہہ کی جیتی من سازن کی ہی ما
 اندری رنگ بوی محبت ترا اثر
 کس لوح شان میری مرارت بہمن
 ہی رات ون بھی غم و حسرت مصلحت
 ناگفتہ میرا حال ہوا او سپہ سب عیا

یہ جیتم تر ہے میری کہ اپر طیر ہے
 بعد فنا خبار بھی اپنا میر ہے
 تہ مندہ مجھی حسیخ برین پر دیر ہے
 ہمدم ہے درد اور فلق اپنا شیر ہے
 نام خدا وہ بت کوئی رشو ضمیر ہے

پہر آئے اسی قدر ابھی کس کا سخن پسند
 ہر وقت میری سامنے دیوان میر ہے

جاؤں فراق میں جو سوئی باغ بول کے
 پہونچا دیا پیام مرا اوس شہم کی پاس
 کیون ہونین جاکی محبت او غنہ جی شہین
 جی نکلانا ہی فلق و شہر آب سی
 دیوان میں جو غزل لکھو سو مختصر لکھو

بیلی کی بول ہوں مجھی کاٹی بیول کے
 صدقی نہ ہونین کیون ان جاگ بیول کے
 طاہرین مجہدہ راز فروع اصول کے
 کیون لٹلی لیتی ہو مجھی نون میں بیول کے
 قائل ہم اسی قدر ابھین تحریر طول کے

وہی تو خدا کی راہ میں کچھ دل کھول کے
 باندہ ہو گنا جگو صوف سراپا یارین
 آئیکے عید بعد برس کی پیرای بتو
 کاٹو گنا و شر ہی مجھی سہر اللہین چاندنی
 ایسی ہی کیا ہی جین جین ٹوٹنا میں
 بارگناہ سی مری میزان کا ہی ضرر
 وہ بت تو رام پور گیا ہی وہاں سی تم

دنیا سی لیچلوزر و دنیا رول کے
 لاؤں گا اسی کترسی مضمون ٹول کے
 مل لو خدا کیواسطی آغوش کھول کے
 انجم شب راق میں دی ہی عین کے
 خوش کرو پاکر کہی تم ہنسکی بول کے
 کیا ہو گا دا ورامری اعمال تول کے
 مشتاق کسلی ہو قدر اسیر کول کے

۵۱	کیا محکومہ خطرہ گردن زنی ہے مین را بلہ پا اور یہ کانٹوں کی بنی ہے ہی پان کی سبزی تری غم مین ہم قاتل حم ہیول کی گجری سی کلائی ہوئی تری	آقا مرا محش مین رسول مدنی ہے ای جو شش جنون بتری آج بھی ہے ہر ریزہ چمالی جی ہی پری کی گنی ہے کس مرتبہ کافر تری نازک مدنی ہے
----	--	---

حاسد جو قدر اکرتا ہی غیبت تری قاتل
نا پاک ہی مردک ہی مکینہ ہی دنی ہے

۵۲	ابوسن غم کی سی بہان ہر غرق ہے نمایاب روزگار مین مرد فسیق ہے اس یکسی مین کون ہمارا فقیق ہے بہرند بادہ حوار کی مذہب کو کچہ نیوچہ جز ہر وان سنت خیر الوری پاک نالی غم فراق مین تو پون سی کم نہیں اسود ہی و اعطاسو بادی لڑا کھتا ہوں بر ملا جو دل خوشیدہ کا حال کھتا ہوں جو غزل مین منسا مین خستہ غیر وں کی ماہی مین تنہا ہی کب سر	چاہہ ذوقن نہیں یہ جیر پر غمیق ہے جو آشنای بحر یا کا غرق ہے موس اگر ہی رنج تو رحمت شلیق ہے مذہب جو عشق ہی تو محبت طریق ہے گمراہ ہی نظر مین مری جو فوقی ہے جو ہی شہر آراہ حسد مین منخیق ہے ہر ہر شکاف دل در بیت العقیق ہے زقار کلک فصد رگ باسلیق ہے سوز وں مراغن مین تخلص حق ہے مرغوب اوس صنم کو تو شو نہیق ہے
----	---	---

البتہ بت پرست ہی ورنہ قدامی پاک
ذنی رتبہ نیکیخت سہرا پا فلیق ہے

۵۳ سنگھلا کی بوی زلف راول ڈکھاپا
۵۴ باد نسیم کیا گل تازہ کھلا چلے

آہو کی جب قصا تو نہ کوئی دوا چلی
مغفل تمام شہد سناق بن گئی
بولاد شورش میں ستم اسجاد تو نہیں
کیون غنچہ ہای زخم جگر میری کھل گئی
خون چاٹ کر ہیکہا ہر اک تلخ کاظم ہر
بہری ہی لطف کیا رخ رو تن پرار کی
مریخ کی مشکم میں چو پھلی ہی کھلبلی
افتاوہ پھر مون بوی زلف یاری
نقد دل قریب لگا ہاتہ کب تری
پاک در کی سنتی ہی پھوس ہو گیا
مثل چراغ کشتہ مری آگی زخم میں
دنیا فی دی جو محکوم طرح میں سمجھ گیا

افسون چلا نہ سحر چلا نہ دعا چلی
قاتل یہ رقص میں ہی تیغ ادا چلی
جنگیز خان کی عہدی رسم جفا چلی
مفلکوں ترا چلا ہے کہ باد صبا چلی
تلوار اگر تری ست شیریں ادا چلی
اندھیری رمانی میں کیسی ہو چلی
کب جانب فلک مری کہ رسا چلی
باوسیم خاک میں محکوم ملا چلی
ہیان گہات کجہ تری زای دزد خا چلی
اوٹنی تمہاری خاک میں محکوم گرا چلی
کب کیہ زبان مدغے نار سا چلی
کتیا ہی یہ کہ آگے مری دم دبا چلی

خویریزیان ہو میں جو اس ایام غم در میں

کب ایسی تیغ عہد سلف میں فدا چلی

۵۸۲

خویریزئی نگاوسی عالم ادیا وے
آہون فی دہونک ہونک کی گرا دیای
سیرج مجا و منعم میں بار خلیفہ ہے
اوس شکل کا خاتمہ میری نی میں تبا نہان
کیا بناک جی لگی مرا خبر ان میں اب کہ میں

یہ چشم کھین تری تیغ کی ہار ہے
سینہ ہی میرا کیسی بہر جی کا ہار ہے
شمالہ کا میری سر پہ مقرر پہاڑ ہے
بیوجہ خاک پر نہ یہیلی کا جہاز ہے
وشت کدہ ہی گھر محی بستی ادجار ہے

تیرا دیب سی زیادہ پہی اٹلاس ملی جان

اگر تھی اگر وہی کرج تو گوٹ او کی ہے

کیا د اغماسی دل مری رہن میں ہی خدا

نخل بدن مرا کسی محفل کا جہا ہے

تری شان لیلی نہ کٹ جائیگی
بتان جہان میں تبرک کے طور
چری کو تری مجھے ہے اتھاو
جو قاتل چلے گی سوار سے تری
زبس ہی وہ رشک پری شرمک
عبث ہے مجھے رنج و غم کا کل
نہ اتھا اولجہ ہو گے چر جا ابھی
نہ چون کا کنی میں کجاوس سی ہن
بیان کرنے افسانہ خواب غیر
غور جس کوست میں غافل بنو

جو محبوب نون سے کافر پیٹ جائیگی
موئی پر مری تاک ہٹ جائیگی
مگلے سے مرے خود لیٹ جائیگی
صبار عجب کی ماری ہٹ جائیگی
پٹنے سے میرے سمٹ جائیگی
کہن میری قسمت پٹ جائیگی
یہ باریک کرتی جو پٹ جائیگی
پٹنی جو ہو گے پٹ جائیگی
مری نیند کا فساد چٹ جائیگی
کسیدن یہ مسند اولٹ جائیگی

فرا او س سے ممکن نہیں ہوجی حال

تری غم سحران میں کٹ جائیگی

فکر سا کو تعز کی تیغیب چاہتے
عزم سفر میں کچھ بھی تامل نہیں کر
پامال مجھ کو کرنے جنود ستم سے یون
اکیر کی طرح ہو یہ میرا مس وجود

دیوان کو ای قدر تری تیب جانتے
مانی کو اذ کی توڑی سی تقریب جانتے
ایسی دیار دل کی نہ تحریب جانتے
ہر چیز کے بنانی کو ترکیب جانتے

مفتون سی شوق طوف حرم کا چوتیر
ای بیو فاسی کچہ بھی عذاب تم کی حد
کردار مای رشت کی جو گرہ نونی پائیں
موجود باغ خلد سی ہو خوشہ کدر

ہندی کلام میں بھی تعریب جاسیے
کب اتنی سیری جا کو تعذیب جاسیے
بچوں بہ ہی ضرور کہ مادیب جاسیے
جنگو پی دماغ جو ترطیب جاسیے

کیا ہی وہ گل کہ جسمین فلز رنگ ہونین

انسان کو خلق نیک کی تہذیب جاسیے

ہنگامہ فغاں سرد بار گرم ہے
کھانڈیٹ کی سویا ہی شمس کی شا
الدر سے میری الجہ یاکلی گریبان
کیا سرد ہونی یہی ہی باقی تب و رقا
سیکی کب اسکی تعلقہ مارن سی جی آخہ
الدری تا حسن کہ چون تاب آفتاب
مستانہ یون آج وہ نہ ماکل وہ مر گیا
چوتس حشش سبکی نمی زبان یہ مین کیوں
یانی ہی سرد خاک ہی خشک او چلو جی
اکھینہ کیوں مرادل فسر وہ آہ سُر
جی بیل جو رتیری وہاں لطیف مین

بیل کی دم سی محفل گلزار گرم ہے
کیوں مثل سفی رشتہ زیار گرم ہے
مثل زبانہ وشت کا ہر خار گرم ہے
بعد وصال کیوں ترایا بار گرم ہے
مانند رقی کیوں گمہ یار گرم ہے
ای ماہ تیرا سایہ دیوار گرم ہے
دنیا مین روز موت کہا بازار گرم ہے
آہون سی سیری وادی یار گرم ہے
عنصر مین چار جہین فقط مار گرم ہے
اوس بت کی گھر مین جہت انبار گرم ہے
کب اب مزاج قافلہ حار گرم ہے

طے کرے ایک سا وز مین عزل فدا

خوب آج تیری فاسہ کی زقار گرم ہے

<p>کودن نون جو سوز دل زار سرد است سودای فکرت جو سرخسین بن اک ضرب تیغ سی تیری تلمه مو چون پیر و مهران بین بهرین تخمین ای صنم آرام سوز دل غم جو کو دیا مرے رویا ہون یا د آتش خیار یارین بجگو نہیں ہی شوق شراب دوشہ پانی طرا دل تشنہ لہر نہ خاک ہی کسا فکرت ہو کوئی ہستی پایا بار یکہ بچی شورشین برتی غم کو کی گم ہون دل میں جو سویشتی جوانی نہیں</p>	<p>ہنگامہ غم بہت عیار سرد ہے ای طبع تیری گرمی بازار سرد ہے اوس سرد مہر کیا تیری تلوار سرد ہے مانند برون رشتہ زنا سرد ہے ای گل بد تیرا شربت دیدار سرد ہے کیون آب آتشک حشمت گہر بار سرد ہے میں کیا کروں حوٹا خمار سرد ہے اشکوں ہی میری گوگرد نار سرد ہے اس زندگی سی میا دل زار سرد ہے کتنی ہیں لوگ مرہم زنگار سرد ہے پیری میں میری گرسے اٹھا سرد ہے</p>
--	---

<p>قدری ای فداتری نش زبانان آتش کا تیری سانس بازار سرد ہے</p>	<p>۵۱۹</p>
--	------------

<p>محمد امجد نور خدا ہے محمد پیشوا سے انبیا ہے کہ نگاران امت کو نہیں غم بیان کیا کیجئے تشبہ کا اوکی دیش میں ہو یارب دین اینا لکھون اوس تابدار دین کیا</p>	<p>جیدہ ذات ایک کبراست خدا خواجہ ہر دوسرے است محمد شافع روز جزا ہے سلیمان اوس کے گوی کا کد است یہ جان نمسہ وہ کا دعاست وہ رقی و شاہ انبیا ہے</p>
--	---

سبک ریاضت صحیح است مدینه
کلف ماه دو هفته میں ہمیں ہے
برائے چشم حق بین تو کیا ہے
گمراہ غم جو در الدجہ میں ہے

قرا کیا جملہ مخلوقات عالم

فدائی حضرت خیر الورا ہے

عافل انسان کی تدبیر سی کیا ہوتا
پاؤں پڑتا ہوتا ہوتا ہی یادہ میں
مالی کرنا ہوتا چونکہ اوستی میں کافی
کو کہ میں ناخن تبریزی عقد کشا
سخت بیہوشی تو ای بت بیکانہ میں
اخر اک دل اسی خیال میں ہم جان
وہ ہی ہوتا ہی جو کیہ حکم خدا ہوتا
جوڑتا ہوں میں اگر تہ خفا ہوتا
حشر کا شور و طربنی سے برا ہوتا
واپراوس شوخ کا کب بند تھا ہوتا
کچھ ترسی آگے موثر نہ گلا ہوتا
بند کا کل سی ترے کون رہا ہوتا

فصل خانی سی قد اتو تو ہی حسان الہند

قابل ایسی سخن روح کا کیا ہوتا ہے

آج کل تنہا ہستی میں حیراں ہو
یا دانیگی حویہ وصل کی تیرین ہوا
جانیگی رنج و معیبت میں لا استقلال
یا اسی غم میں بسر ہوگی جوانی اپنی
راستہ جو کام جوانی میں کار لگی ہم
رکھ نظر لطف و عنایات خدا پر ہر دم
اوکا سمعہ میں گزرتیرا جو ای ائینہ
کل وہ ہی شہنشاہ کل کی طرح گریبان ہو
خاک و اینہ تر می غم سی تب جہان ہو
کہ نہ تدبیر بیگی جو ہر اسان ہو
ہم ہی ای پیر قلاب یا کہشی دان ہو
سخت ایام ضعیفی میں پیمان ہو
کاشیکل میں جو تیری دست سال ہو
دیکر ساری نازی تجھے حیراں ہو

پاول گامین یہ مدینہ کی سفر میں رہا
تیرہ طبقوں کو عبث ترسوا سنجی ہے

فرش گل میری لپی خار غیلان آج
کب ہلکا ترانہ و غنم مرغ خوش امکان ہو

بعد شہرت مری دیوان کو فدا پڑ پڑ کر
بادی قیس سب اقبال دبستان ہونگے

نم وقت میں جان تو ان پر کیا ہے
صوبت ہیں اروٹان غزوق ڈباہی میں
ہرک شاہ و گرد کو ہی یہاں منت کی ہے
یہ ہی اک انقلاب دو گنا ہی شعبہ کا

۵۹۱
جگر میں دینی میں چلش اور میں سرست
وطن میرا اگر میری لئی لودی غربت ہے
حقیقت میں یہ فدا ہے ہی حقیقت
مجھی تجھی محبت ہی تجھی محبت عداوت ہے

وہاں کی پہونچنی تک اگر ہی رہتی ای صاحب
جو نکو ای فدا کیہ سیر کلکتہ کی مسرت ہے

۵۹۲
پیشہ دل اپنا جو غم سی خمول ہے
گویا حریف ہی تری زلف دراد کا
پہونچا مرام کو جو کہی گر گڑایا ہوں
دیر و حرم میں ہونڈتا ہوں میں قوط او
سبیل ہی تیری گیسوی پیچہ دای پری
ناحق کی کو فستل کو ہی طبع بلند سے
مجھ کو جنوں سی بادیہ گردی ہے نا کا
کیا نکتہ فہم ہونگی خوش اپنی کلام
غصہ ہر کا ترجمہ ہے کہ حل ابھی منہم

کاشن میں مجھ کو ہر گل بیول ہے
قصہ غم فراق کا میری بیول ہے
سکی دعا حضرت حق میں قبول ہے
وہ کس جگہ نہیں ہی یہ کیا اپنی بیول ہے
قد کشیدہ سرو تو خسارہ بیول ہے
فکر سخن سے در نہ مجھی کیا حصول ہے
جاگیر کوہ ہے تو بیابان تیول ہے
جو شعر ہے مرا وہ ہی اول اور جلول ہے
آتش ہے آنچ باد یون خاک دہول ہے

سجای مجکولات و گدازِ مخموری	جو ہے ہر کلام کلامِ فضول ہے
ہی تیری فضلِ عام سی امیدِ نفرت	ورنہ شعارِ اپنا طلموم و جہول ہے
کر لگی ہری حشرِ من سب بروہ پوشیاں	بندہ غلامِ آلِ جنابِ بول ہے

کیا پوچھتی ہو حالِ فدا، ہجرِ یارِ مین
نکلن ہی معطر ہے، حشرِ بول ہے

محمد سرور ہر دو جہان ہے	محمد خواجه کون و مکان ہے
معطر جس سے گلزارِ جہان ہے	وہ تیرا طہرہ منہرِ شان ہے
خدا یا جس سے روشن لامکان ہے	وہ کس کا جہلوتِ موی بیان ہے
فدا کیون تو نہ خانِ زمان ہے	تیرا ممد و رخ ختمِ مسلمان ہے
عیان ہی رخ سی آو کی لوریاں	تیری غمِ من جسے بیوڑِ بھان ہے
مگر او کے سلاطینِ من ہیں	محمد بادشاہِ نسِ جان ہے
فرشتی چو متی ہیں اوس زمین کو	جہان پانی مبارک کا نشان ہے
ٹٹا خواں ہے ترارِ ربِ دو عالم	تراوریامی جہتِ ہیکر ان ہے
امامِ آدم و ادریس ہے وہ	محمد پیشوا سے مرسلان ہے
مین ہوں دیوانہ قدِ مبارک	مری جان قمری سندِ دوران ہے
بان کرتا ہوں رازِ لہنِ ترا سنہ	مری لب پر ترا و صفِ دیان ہے
خدیو کشورِ مازنغ ہے تو	عبثتِ این گنگوئی این و ان ہے
رہوں گانغمہ سنجِ نعتِ اہلِ	فدا حقیقتِ مری منہ میں مان ہے
بلاؤ یا بنے اند او کو	خدا شوقِ مدینہ میں تباں ہے

مدینہ میں نہ پہنچوں گا میں جب تک
کہاں مجھ کو خدا آرام جان ہے

ای ماہ ہجرت میں تری کہنا محرام ہے
اجابہ کتبہ سنچ کو میرا سلام ہے
دیرینہ سال ہی کوئی نچھکار ہے
اس مصطفیٰ بسکے ماو کا اللہ ہی خدا
سنان یہ کچھری ہے ورنہ ہر مینہ
از بسکہ کاروان تہدین ہی ہوشیار
سبابت پاکی کی ڈوہ کی عیب کفیل
مشفق مری کیلینین منظر حسین میں
علمہ میں لالہ و وار کا پشاد میں فیتق
مخلص ہیں میری شیخ دلاور علی پت
کچھ پوچھیہ نہ حال تہہ کار بدست
انبات اوس زریل کی کیا کچھی بیان
منتہر کوئی نہ کسی ہی ہے مجھ کو نیوہ
مجھ کو کیسی ہجو و صفت سی غرض نہیں

۱۵۴ یہ ماہ عید ہی بھی ماہ صیام ہے
اب جاہلون ہی مجھ کو کالت میں کام ہے
حاکم اگر جدید تو عملہ ہی خام ہے
طوفان اگر ہی ہی تو جگر اتام ہے
دم سی سترہ دار کی کچھ دہوم دھام
خوش قسمت خوش نصیب ہی تن انتظام
ناظر جو اس کچھری کا عالی مقام
جنکی شمیم لطف سی تازہ مشام
بندہ ہی او کا داعی دولت مدام
از بسکہ نیک خود وہ محب امام ہے
غیر او کی قابل مدد اندام ہے
مادر کینہ زباپ ہی جسکا غلام ہے
جو گلہا پرست اوست رام رام ہے
زیر قلم جو آیا ہے لکھنے سے کام ہے

ہر نیک و بد کی ساتھ مدارت کہہ خدا

چندی جو اس کچھری میں تیرا قیام ہے

کیا کیا کری مدام نہ خدمت کمال کی
۱۵۵ ہاتھ آئی محنت کو جو محبت کمال کی

غیض می کشان سی فراہم کیا ہے زرد
جائی داد چاہیے جگوشہ رباب
لہزان میں تل بید جو سب زرد بادہ خور
حاتم سی کم نہیں دے عطای تہرابین
روز حساب کیا کیا نگو گا مو آخند
ہوں تہہ کام می عوض ساغر شراب
نیت مری شراب سی ہر دیکھا لاکلام

تا حشر اب ظلم کی نہ دولت کلال کی
کرتا ہوں میں قسم حکایت کلال کی
کیا مثل کتیبہ دہے دولت کلال کی
اللہ مری سخاوت و ہمت کلال کی
زند و نہیں ہی خوب اوچایت کلال کی
ہر دم ہی میری لب شہسایت کلال کی
فائز ہے بخیر جو نیت کلال کی

فکری قدر انہیں ہی تجھے کچھ مال کی
کینت ایسی ہے کہ محبت کلال کی

کرتا نہ چاہ مرغ دل و سب کی خال کی
پس نظر دام ہو بھٹی کلال کے
منصور و ایر کیجے سرمد کا سرگما
خدا میں جلو میں مری آہوان شہت
ایںود و غم سی میان زمین جان لب
مستغنی المزلج ہوں طفلی سی اشد
لغزش ہی پامین شہ شوق شراب
ماراجان میں پٹ کی دہندی نی یاخذ
کچھ زلف بار کو نہیں دل کی مری خبر
دنیا کی دام میں ہے جو ایسا پندار ہو

ہوئی اگر خبر اوسی لفون کی حال کی
تو تو شراب میں نہیں کہہ حد کلال کی
کسی جان میں قدر کی اہل کمال کی
زور جنون کمار بگولا ہے باکی
او کو وہاں خبر ہی نہیں میری مال کی
نوت کہی مجھی نہیں ہوچی سو مال کی
تلاؤ کتنی دور ہے بھٹی کلال کی
آٹے کی فکر کیجیے یا فکد مال کی
لیلی کو کچھ خبر نہیں مجنون کی حال کی
عادت سی بخیر ہے تو اس خیر مال کی

سوائی ابد ہے نتیجہ آل کار
روز دہوا ہوا پڑا ہی اعتراف لامکار

دنیا کا اختلاط ہی صحبت چننا کی
کچھ مد نہیں شہ ساری جاہ جلال کی

دنیا سے کون درجہ دنیا لیکیا
بنیاد و خلد ای ہوس گنج دل کی

ایز پوشتہ زمین زمین کی غراب کی
سو دازدہ سون مین توبت سر دھکا
کیا کام آئی ننگے پشمار سنین عسر
کیون جی ال بوسہ مین چا ورت پیل
مجھی گناہگار کی جو ہوئی ووشیع
دنیا مین جسکا جلوہ خوشنما
یا قوت لب ہی تیری کم از شک ہو گیا
ہستی ہے ایہ چشم زون کاما

ای وقت مرگ بھی مچھی پیشاب کی
گر می ہی میری شست مین کیوں لب کی
سجھو اگر خبر نہیں در حساب کی
کچھ بہت عدا نہیں طاقت جواب کی
پیشان ایہ خیاب رسالت اب کی
وہ روشنی ہی آپکی کوفت اب کی
قیمت کوا ہے ہی نہیں لب اب کی
کچھ صل غافو نہیں نقش راب کی

کس بات پر فدا یہاں دل کو لگائی ہے
ہر رسم ای خراب جان خراب کی

اوقات اپنی تونی فدا کیا خراب کی
ودشان ہی روانی مین چشم مرگ کی
عادی ہوا ہون مین گنہہ بی شمار کا
ہی وہاں اوس صمیم کامھی ہر عازین
بنیاد زندگی کی نہیں اتنی پادار

کھپ پرچی م برین ہی تل شراب کی
نسبت نہیں درست پیاس و خیاب کی
کچھ بھی بھی خبر نہیں روز حساب کی
کیا کچھی عمل سے توقع ثواب کی
کیونکر نسبت مین اوس حساب کی

کس چشم بست یا کما میں تہا زلفیت کس شیک گل کی بوٹی ق ہی نیم بن ہی لخر ہم طعامی نہ کچہ بجو آب کا جو ترناس مین می و تہو کی شتری مثل غلاف کعبہ ہے نورنگا چشم	بو بعد نگر ہی حو کفن مین تراب کی کو سون ہما کما ہی جی خوشو گلاب کی علوی تر کی لب غیش ہی لب کی قیمت کچہ لب نہیں رہی خوشات کی کیا شان جلوہ ہی تر کی کین نقاب کی
--	---

فہم سخن کمان ہے قدا کترین کو
منہ میرا اور داد کلام جناب کی

یارتِ غم دی گئی کیون میری واسطے مجھ کو سفر میں وادی غربتِ جمیم ہے بیوجہ سختگی جگر میری کچھ نصین ہر وقت ہی وظیفہ کلام اساتذہ معلوم ہی اوس زیادہ ہوں مین تباہ والان ہجر میں بیابان ہی امی پریا ہے گو گو یہ راز خد اکا معاملہ مرغوب بارہن مری جادو بیانیان	۱- کیونکر ملایہ بخت نکون میری واسطے گو یا ستر کا شعلہ ہی ٹون میری واسطے پیدا ہوا ہی سوز درون میری واسطے اہل سخن کی کہایا تا خون میری واسطے کیا کھی قہیں ل زبون میری واسطے ہی دیو سا تباں گانٹون میری واسطے زیبا نہیں ہی چون چگون میری واسطے حق فی دیارہ خوب فسون میری واسطے
--	--

میری لیے بنا ہے قدا اجامِ بخودی
کینچی گئی شرابِ حسنون میری واسطے

ہی ظلم پر چرخ کہن میری واسطے باغِ جہان مین کچہ ہوسن بار و برین	۱۱- این نو نو جو رنج و محن میری واسطے کافی ہی تیرا سبب ذوق میری واسطے
---	--

آشنا ہوں محض بگانی جزوِ ذکرِ غیر
اوس گلبدن کی چہر میں یسا ہوا
دشوار تو یہی ہی کہ لکھنا محال ہے
قسمت میں جو وصال نہیں کیا ترا گل
ماراجونوں فی ایسی مجھی و رشوت میں
ایسی بسی ہی سر میں ی بونی لف یا
کہتا ماہوں روزِ راہ ہمارا کہ میں غم ترا
نسبت ہوئی تھی میری مسماہ پاس
مجھ کو مراد بخش فی رکھا جو نامراد
مارسپا ذلت رسا ہی جو ای پری
ناما سی اپنی میری شفاعت کر لگی وہ

غیرت سی ہی میری ہی طس میری سی
کوہِ گران ہی برگِ سمن میری سی
ورنہ ہی سہل فکر سخن میری سی
کیا کیا کیا نہ تو فی جتن میری سی
پیدا ہوا نہ گور و کفن میری سی
جو سر زمین ہی ہی دختن میری سی
ہی صوم ہی نہ سر و ہن میری سی
حسرت نبی ازل میں و دین میری سی
حسرت گدہ ہی ہی ہی بن میری سی
گنگی ہی تیر سی نہ کاپن میری سی
حامی ہن و حسین و حسن میری سی

ماطم ہوں میں فکر و محسنی کا اسی فدا

پیدا ہوا ہی ملک سخن میری سی

شرمندہ عطر ہی غرقِ رو کی سی
موسیٰ شرد کی آگے ہے کیا قدر کی
انچھا ہی کہ وہ بت بیدین ہو پناہ کا
شوخی چشم سی ترخی تفہین ہلوں
اندوہ کو مر رہا وہ سمجھتا ہے مضحکہ
گاتما ہی آج یا خوش الحان دکی شا

عینبر خجل ہی زلف کی خوشبو کی سا
کیا اصل ہی کھان کی ابرو کی سا
وڈ وٹ کر رہا ہوں میں پرہو کی سا
پرتی بنین میں میری ہی آہو کی سا
روٹا ہوں میں عیش بت ندو کی سا
ٹان میں کی صدا ہی ہی موڑ کی سا

دعویٰ جو غیر کا تہامری آگے کیا ہوا
و حستہم ہی میری بل سی گیسوی یار کو

بوسہ لیا یہ یار کا تا او کے سامنے
جون سانیب ٹہرا نہیں اس کی سامنے

ناقدِ روان کو شمر سنا نا ہی کیا خدا
بلبلِ ترائے منج ہے آتو کی سامنے

لیا ذکر شمر حکہ رو لگو کی سامنی
عالی ہی او سکی کان کی موتی کا مرتبہ
مسوک او سکی ہر کی جو ہی نہ بین یار کے
و صنفِ صفائی رویِ منظور و نہیں کیا
ہولی جلیگی یا کہ علین کی جلی موتی
نسبت ہی حسن ہی تری کیا اہتا کی
اب روانِ خجل تری چینِ قباسی ہے
اب تری ناگے ہے کہ بایامِ سبق
پاہ جو اپنا کرتی ہیں بہاری بہان بیان
فرمانی بہار کے گڑھے اوڑا دھنے

مخزون یہ تکرہ ہی نخلگو کی سامنے
کیا و صنفِ درگوش ہی لولو کی سامنے
طوبی کی بقدرِ رکھ ہوئی پیلو کی سامنے
آئینہ ہی خجل تری انو کی سامنے
انہا رخسار کی کیون ہی تری کو کی سامنے
ہی گروِ محض رخ کی لٹا لگو کی سامنے
کیا اصل موجِ بحر کی اتو کی سامنے
تھی رسمِ قمرِ عام ہلاکو کی سامنے
خفت کمال کی باونے ترائو کی سامنے
کیا اصل زر کی قوت بازو کی سامنے

جو ہر شناس داد مری دیتی ہیں خدا
کیا قدر میری شیامِ شملو کی سامنے

صوت ہی میری عجیب عیان کل دروہ
دلِ عین تری صفا نہیں کچھ خاک بھی لگو
یا خدا میں جسکو نہ دنیا سی ہی غرض

لبِ خشک چشمِ تہم ہی صنمِ زنگِ دروہ
آئینہ سامنے تری حکومت کی گرد
اس زلالِ سسید کا شعہِ مردہ

<p> حیاں پہلے شہر سودا و درو و رنج مین بار زخم سے دل پہ سر ارم پایاب ہی غلبہ ترزار و گارمین ہی ستر طاحن کی کہ حیا پرورد گناہوں جو سخن وہ ہو نچا ہی دوز کہینیا ہے آخر شش تو کیوں زمین داغ بگر مین ہی ہمارت کہ آبان سینہ مین لگی مین تہ خاک کی آ رگتا ہی جگہ جو شش پنج مین ام </p>	<p> کس کو جان داری میری ہر دست گویا سیر صبح مری آہ سے دست گویا تو آج حسن کی جو ہری فردا فی قد رخس بہ جوت کوید گرت کیا تو سن فہم مرا گیتی نور و دب بیوجہ لگتی نہ رہا ہی کی فہم دست ہنگامہ آفتاب قیامت کا سردا کیوں لالہ زار بعد فنا سیری گردہ پہاؤ مین میری دل ہی چوس کر رہا </p>
--	--

صدقہ خباب ختم رسل کی مین ہی فدا
 جو ہری فیض امت سی میری جو فدا

<p> باری ہم اف کی مورد الطاف ہو ممنون جو ہم ہی تو وہ آراستہ ہو ناف زمین کا تو فی کیا و عطا جو اوس مت کی غم مین نیی و نہا سہو مانی مرا معاملہ اوس مت سی جہو آئینہ کا ہی ہر درسا اب پر گمان کیا سخن فی عزیر کیا ہر ذلیل کو دلوایں وہ فن ہی کہ قیس اور کوہ </p>	<p> نامی مری دسامی چل کاف ہو مگر ہی ہماری حیب کی مواف ہو ہم اوس ختم کی جو ختم ناف ہو سب بال میری پتہ ناف ہو دن شکر کی گور نہ سب انصاف ہو مسوک ہی یہ دانت تر صاف ہو جو حور دی ستہ آج وہ صرف ہو مشہور خلق قاف سی قاف ہو </p>
---	---

اوسط روی قدر احوال ہمارا شمار تھا
ہم بعد مرگ داخل اعراف ہو گئے

پامد الفت بت صیاد ہو گئے
ساگر دایہ و امتق و فریاد ہو گئے
ہم کیا ہوا سے یار میں برباد ہو گئے
نت احنب سی مانع جہان میں کیا ہے
اوس سر و قد کی غم میں ہوا میں جو غمزد
باق نہیں نسان ہی او لکا بیری نکاک
کہوٹی کمر سے کلام کی کیونکر پرکھو
کیا کیا بناؤ سو جہ میں ممکو بگاڑ کر
کیا کیا نہ بھلو بچ دے روزگار نے
تاگی جو میں نی دا طبیعت کلام سے
اب کیا مرید ہم ہوں کسی شیخ وقت کے
مکن نہیں جو ہوں کوئی بہر تلافیہ
ماند رگ جو ضعف سی آیا نہ میں نفسہ
بزم غنا فراق میں مقتل بنی ہے
کیا انتظار خط فی بہر تن کیا ہی چشم
مبھلو جو دن کر کی کسی نہ دی اذان
غیر کا ہی مقام قدر احوال سیاہ کا

1-7

ہم قیاب و دانہ سے آزاد ہو گئے
ہم وہ فنون عشق میں استاد ہو گئے
ویران ہزار خانہ آباد ہو گئے
ہم اب عجوز تاک کی داماد ہو گئے
پیدا مر سے فرار سے تسماد ہو گئے
جو لوگ زیب عالم ایجاد ہو گئے
ہم نقد شعہ نفی کے نقاد ہو گئے
دیوانہ میں بنا وہ پری زاد ہو گئے
کیا کیا فلک کی مجھ پہ نہ بباد ہو گئے
دیوان کی جتنی حیرت تھی صبا ہو گئے
مدت سی پیر دیر کے نقاد ہو گئے
الفاظ کیسے کہتے تھے یاد ہو گئے
حیران مری تلاش میں دم ہو گئے
قوال جان زار کو جلا دہو گئے
خط جبین کی حرف بھی صبا ہو گئے
واگور میں مری لب فریاد ہو گئے
وہ بھی تھی آوے کہ جواؤاد ہو گئے

زنجیر زلف ہر دل در دست ہے
مگر زندقہ کہ کریں احتیوانہ بان
کرتا ہوں میں مست دیامی و دکن تم
اصنام بیوفا کا ہی ارب گلہ فضل
گو یا ہوں میں میر فلک بر سر زمین
خاطر پیش سینہ ہی شعلہ جہان میں
یہ یکہ ان ترا ختم شکرین بان
کیا حسن تیرا اسی رہا بان بیان کرو
نسیا چشم بد کا خوف، اوست کیو
یا سر کے بابوں کا ہی یہ جوڑا کھلا ہو
قابل ہی ہی خلیق ہی ہی وزفہ ہی ہے

کیا خوش ہوئی رافت یار لائی
سجن میں کتب مقابل ہوں فدا
وہ قاتل ہے ز بس اظلم کیا
بہت بیدری شباب عمارت پر
پتا چمکے کوی قاتل کا نہ پوچھو
ولا پرستہ ہیں از بسکہ ایام
فریب اس زال رعت کا نہ کھانا
جہان پر غافل و تکیہ عبت ہے

جو بیج زلف ہی مری جان کو کند ہے
یہ ریش آہ کی سبب ریشند ہے
ہر شعر میرا شعر انداز وند ہے
لازم مجھی تسکایت نخت شریذ ہے
پا یہ فرسے کلام کا ایسا ملد ہے
یلو ہی داغ داغ جو دل در دست ہے
ہی کوزہ نبات کہ آوند قد ہے
شبانی تیری ران کی نیچے مند ہے
جمہر ہی آفتاب ہر اختر پسند ہے
بادوش پر تری کوئی شکین پرند ہے
خوب آدمی قدر ہی مگر خود پسند ہے

بڑی احسان ہیں مہر سبا کے
اوڑی ہیں ہوش مرغ خوشنوا کے
دیا ہے خون بجا کب خون سبا کے
نکر و غوسے خب اس کے فدا کے
وہاں نقشے ہیں سب صحن فنا کے
کہاں دن ہیں حصول مدعا کے
سکے شاکل ہیں سب اس بیوفا کے
یہاں سب کا رخانی ہیں فنا کے

مجھی ہی زور میں فکر رسا کے
 جہوں فی قیس پر نور آزا کے
 سدا سے ہم ہیں پرورد و بلا کے
 مری سہر عبت ہیں پر حما کے
 کمالا خاک محکوب چٹا کے
 ہونے شاعر شری محنت اوشا کے
 نہیں محتاج ہم تاج و لوا کے

اونہیں گز زعم ہی زلفت رسا کے
 مجھی ہی آخر شش کر چچا کے
 ازل ہی ہیں سیر زلفت پیمان
 کی کب اوس کے کوچی کی گرا کی
 یہ بوسے رقیبوں فی تمہارے
 غبت ہی حرص نکجو مدعی ہم
 یہاں ہی داغ افسر اور علم آہ

جو اس دور میں ارباب سخن ہیں
 وہ سب کی سب ناخون ہیں فدا

خود حیل ہوں ترا کھلا کر کے
 وی نجات اب مجھے رہا کر کے
 بولہوس شوق کیمیا کر کے
 ہم بچے ہیں خدا خدا کر کے
 لیا لیا خاک لچبہ وفا کر کے
 تنے ٹکڑوں چسراغ پا کر کے
 اپنے گھر میں شاعر کر کے
 کچھ نہ پایا قبا قبا کر کے
 تیری دروازہ پر صدا کر کے
 خوب تم آتے تاشتا کر کے

عشق ناری کا حوصلہ کر کے
 دام کا کل سے ای بت میا
 مر گیا اور تجھ نہ بات آیا
 تیری آزار غم سے اوسا کر کے
 اوس بت بی وفا کے ساتھ میں
 کل کیا میری زندگی بچہ سراغ
 مجھے واسوخت تنے لکھوایا
 موسم گل میں غنچہ رکھل سے
 خوف و بان سے ہر تہر میں
 کیا کیا مجھ کو دیوشتہ شہری

تیرا بیسار مر گیا آخر
 نام پایا جھان میں ظالم
 ہیں یہ اصنام و تمن ایمان
 ہے ارادہ کہ اونکو بکرواؤں
 دل لیا ہے تو جان بھی لے لوں
 شب تاریک غم میں مرغ سحر
 خود پشیمان ہوں سنے اوسکے
 گرتب وصل بولا مرغ سحر
 بیوٹا ہے تجکو پھپھانا
 آئے کیا اور لگا گئے تم آگ
 میری مضمون کی تو فی امی مانم

نہ ملا فائدہ دوا کر کے
 پھسل یہ تیکو ملا جف کر کے
 کیا کروں اونہ جان فدا کر کے
 محفل رقص اور رنٹ کر کے
 بوسہ ہائے دوا لب عطا کر کے
 زندہ ہوں تیرا آسہ کر کے
 ظاہر اب دل کا دھار کر کے
 چاٹ جاؤں گا شور بار کر کے
 امتحان تیرا بار بار کر کے
 شوق کا اپنے دلوں کر کے
 آبرو کوئی مرجب کر کے

ای فدا کا گایہ طول سخن
 آؤ ٹھہ بیان سی اب اتھا کر کے

جو مؤہن مری دل مضطرب کویا سٹے
 ہی روشنی جو خانہ دیکر کویا سٹے
 تکلیف طالبان شہادت کو تاہنو
 رشتہ میں لئی ہوئی ہیں غنچہ ہای گل
 در زہا ہی و صنم تو ہی چین ناؤں میں
 شہیدہ دون جو قامت رغایا سٹے

۷۱۲

سوزش نہیں نصیب یا کویا سٹے
 تاریکیاں نبی ہیں مری کویا سٹے
 صیقل ضرور ہی تری خنجر کویا سٹے
 حاجت جو زر کی ہی تھیں یو کویا سٹے
 دون چلی اب خدا ویمبر کویا سٹے
 کیا مرتبہ ہی سر و وحنو کویا سٹے

فکرِ بلندِ شمعِ سلیم اور کدِ ازل
دلِ سوخاگانِ عشق کو خوفِ تنہا
کار و جواتہ میں تو کیا اندازِ ہنک
دی آوازِ اکب بوسہ اُجی مجہ فقیر کو
جہوڑا جہان میں کس کو ملکِ یثرب کا
نیا شیوا ابو الففسلِ ری بریر
یہ دورِ پدہ ہی ہے نہ بدر کو پس شمس
کیا کیا فلک سی میں گلہ منطی کروں
نفسِ شایب کا ہی رہ پڑو الٰہین
تجھ کو اگر جہان میں خدا ہے کیا سیر
سب کو ملے مکانِ علی قد رحیلہ
پونچے حبیبِ حضرتِ علیؑ کلّی
گلگلوں مقامِ شہد شاق کیا ہی کم
دشوار ہے گزارِ مسلسلِ جہان میں

لازم میں جیند چیرِ سخنور کیوا
آتش سی کیا ضرر ہی سمندر کیوا
کیا کیا وہاں خطر میں کیو تر کیوا
سب دلتے ہیں ہیکلِ اگر کیوا
آبِ بقا ہے نہ سکندر کیوا
کیا کیا ملے ندیم تھی اگر کیوا
زن ہی نہ خیر خواہ ہی شوگر کیوا
پیدا حصار ہی ہی نہ بستر کیوا
کیونکر غرورِ مونیہ تو نگہ کیوا
درویش میں بنا ہون سی کیوا
تجویرِ جاہوئی نہ مری گھر کیوا
خطرہ جہان تھا آپ کی شہر کیوا
غارِ بنا ہے کیون رخ اور کیوا
خطری بہت میں طایر بی کیوا

منہ زور اس مامی کی جاہل میں سی فدا
حاجت ہی اب لگام کی ہر خبر کیوا

۶۱۱
گر کبھی خونِ مرا سہنجی خاکی
نہیں ہے پاک نیت پارِ اکا
خفا کی ہے خطا کی نہ شاکا

غضبِ سنجی رخِ زکاتِ دستِ پاک
حقیقتِ کھل گئے دلقِ رپاکی
جودِ دل نے رسمِ زلفِ درناکی

نکاحوں کیا اک نزاکت دست و پاکی
 غنٹ آیا مصحف رخ سے جو ہکو
 تیان رکھا ہمیشہ خاک و خون میں
 مرض کے واسطے درمان ہی لیکن
 نوہس پردہ میں قاتل سے ہمارا
 زلال بوسہ لب کا ہون تشنہ
 چلے ناکام اس حیرت کدہ سے
 رہے جو مہیا طالب محض ناکام
 ہوا بے خانہ ان مجکو خدا یا
 خذ کر اہل دنیا سی جہان میں
 کیا میں فی جہنم دن کوشتہ
 بلا سی بد ہے دنیا کے محبت
 پاپن ہوں من شاہنشاہ عالم
 نظر میں ہے مری کروہ و جسم
 رہی کیونکہ دل میں راغ روشن

سراپا ہی دوست قدرت خدا کی
 ہوا خواہوں فی قسرات کی ہوا کی
 مری ساتھ آئے اپنے دغا کی
 دو اکوئی نہیں مرگ اوقضا کی
 ملی ہے تیغ تجکو کیا جیا کی
 نصین پروا مجھے آب بقا کی
 مگر دیکھی نہ صورت بے عا کی
 یہ بھی اک شان ہی اوس کبریا کی
 محبت دی منہ بس ناکندہ کی
 نہایت رسم ہے جاری خالی
 ملے ہے مجکو بوئی کیمیا کی
 کر گی خواہ صحبت بنوا کی
 لٹھا ہر کو کہ ہے صفت کدہ کی
 نہیں بندش میں جو لفظ کی پاکی
 محبت ہے مجھے اک مہ لقا کی

یہ عام لے رتبہ اور یہ خالصاری

قرا میں شان ہی ارض سما کی

ننگ بادبانہ روئی پار سے
 یہ نہ گیسوے پسینا ہی بچکان
 ہو گیا سودا مجھے گزار سے
 ستم پکیا ہی دیوان ما سے

بعد محنوں میں جو پہنچا وشت میں
 بعد مردوں میں نہ ٹہرا خلد میں
 گھر میں گھسنی کی اجازت نہیں
 خرق کا رتہ کب استند راج کو
 مشرب رہا ہو گیا شوکر کے ساتھ
 طاق اردو تیج سراں ہو گیا
 حجر میں طاری تھا حال جان کنی
 آل جهان اوس ماہ کا ہی ستری
 حتمہ حیواں میں گویا لب ترے
 ہین نہ جو ہمراہ وہ رشک عین
 سختی اندوہ میں فسر باد کو
 پردہ خارا تراستے میں گر
 نولی جنجلا کر جو چولی میں فی نگ
 اتناک مجہ مسکین کی ہین طفل غریب
 مانگ کی غم میں طلب ہی مرگ کی
 روزن دیوار تیرے کس لیے
 کیوں ٹیکتا ہی مکان سی انتظار
 عاشق گل چہرہ ہونین ہی دستہ
 بخود ہی میری خدائیو اسٹے

ق

ق

آفس میں پائے زبان خار سے
 انس تھا مجکو جو کوئی بار سے
 پہوڑتا ہوئی ستر تری یو ار سے
 ہی تعداد نور سے اوزار سے
 مردی چوسکے ہیں تری زقار سے
 مر گیا میں ابروئی خمدار سے
 بچ گیا بار سے ترے دیدار سے
 کام کیا پوست کو اب بار سے
 مردہ زندہ ہوتی ہین گفتار سے
 باغ میں ہین بھول محکو خار سے
 تھا بھانہ جوی کا کھار سے
 عمر کا ٹی تیتہ معمار سے
 جیرواوسکو آؤ نچار سے
 آئے یہ لڑکے سمندر بار سے
 گذری ہم اس جاؤ دستوار سے
 کھل رہیں ہین دیدہ میدار سے
 وعدہ کچھ ٹہرا ہے کیا انیدار سے
 نسبت اپنی غنڈ لیب زار سے
 کھدو جا کر اوس بت نہ تار سے

جیٹر ہر گز اب نہ مجھ کو دینا کیون ہوں غم میں فلاطون بد او کہ خدا کے واسطے اقرار رسول	آتا ہوں میں خانہ نمار سے عشق تھا کس سانی منجوار سے تنگ ہوں کافر تری انکار سے
--	--

ای فدا کیا کیجیے فرصت نہیں
گو نہیں سیری تری شعار

دوستی تیری غم موجب بزمی لکھو لیسید بھی ہی کہ غم سب فتن وہی دل رکھتی ہیں خضام سی ایسی نکر اشعار میں محکومین چاند خط ہی یہ خوش چشمی کی دست کو نیش دل پہنچے ہی تعریف اسی چون لب لب بھرجو لاج ہی جس سی وہ ہی حسان نیر فرنگان سی ہی ہی صورت خنجر پیدا بیقراری ہی مرنی فیض محبت تیرا ہی تصویر ہر انسان کی دل تصویر دہن یار کی مضمون جو لکھی ہیں کثر	سجدہ دشمن ایمان ہر اسلامی سر بسر ایسی ہی محرومی ہی کامی پختہ مغزان محبت کی بڑی نامی فضل خالق سی کمال اپنا بڑا حامی نہن سکے کی ہی تباہ چادر و بادامی بت بیرحم مرا کوئی ہی یا شامی جسکا تمنا تخلص سے وہ اذنامی قوس ابرو ہی فقط تیری پیم صامی طیش دل ہی ہی جو کچھ تری انعامی صورت یار کی کس مرتبہ رسامی میرا ہر شعر ہر از صنعت ابھامی
---	--

بادۂ فکر سخن سی ہی بیان مک شہار
ای فدا آج تو ہم مرتبہ جامی ہے

بعد لازم ہی نہ اسی دل تری آئینہ
استفادہ چاہی ہر وقت و عطا درینہ

میں ہوں بیمار الم اوس اقبابی چہرہ کا گردہی بگ قماش سرخی کلمہا سی رخ اوس ہاں تنگ کی بوسہ لیس تاق ہون گرچہ نہیں عجزت پس تہ کو پہونچن ابھ جھکوی امید شادی شکوہ ہی بیم غوم بسکہ ہون قید علایق ہی میں راوی طلب عشق وہ حضرت ہیں اجون کو بکھاری دیا	دور کو میری شفا ممکن نہیں کلمہ سے سرخی لب کو تری سبت نہیں کچھ کند ایکے غرض جھکونہیں ہی تقد کی یاد سے عشق جو اذکو ہوا اللہ سی خاوند سے ہی دل ناشاد بہتر خاطر خرسد ہے حضرت حق دی ہائی جھک جلد اس بند دربدر ماری پیری ہی راوی گوئی چند
--	---

ای قدر اس جنون میں آتا ہوا تسانس
حب میں پڑتا تھا الف بی حضرت اورد

ستا ہا بنای چرخ درین تیری واسطے تھا تھردار رحم ترا ہی خاتم الرسل ایسا ہی اضطراب ہی کیا ہجر بایین لشد مجیر ایبت یہ جسم رحم کر بولی وہ جھکو خاطر خوش خدائی دی امی بار کچھ کلام کامیری صلہ سے ہوا واسطہ جو محبی عدوت ہے حاصل نقش سجد کو بامری سرفروشت سے	۱۱۵ بیدا ہوا ہی عرش میں تیری واسطے بیدا ہوا تھا نقش و نگین تیری واسطے ای ٹل نور آشکب نہیں تیری واسطے رسوایان جوان کی سوین تیری واسطے یہاں بنائی جال حنین تیری واسطے لایا ہوں میں یہ درخیش تیری واسطے کینور نہ لکھوں برین لعین تیری واسطے خجبین ہی جین جبین تیری واسطے
--	---

کرد و دل سی اپنی قدر احسرت تسانس
حق فی تودی ہے جان حنین تیری واسطے

تشریف ایک لمحہ کو لائی چلے گئے
 جوشِ حوٰں ذرا نہ کم اسی چارہ کروا
 کشتہ بنانی کا جواو نہیں شوق تھا دم
 پہونچا جو لگی لہر میں نہ ٹہرا کوئی قریب
 سنتی تھی یا نہ سنتی تھی پراو کی بزم میں
 اہ صیام میں بھی شبِ روز ہم دم
 سر پٹیا موائیں سرِ راہ رہ گیا
 سر کا عشق سے دم داغ وہ سدا
 با صبح نہ بچش کہ سری غم سی یہاں
 چاروں طرف یہ لشکرِ اعدا میں شوتا
 گوشہ ہای پاک جدا ہو گئے مگر
 دنیا وہ دشت بھی بیان لا کہوں قافل

ق

یہ بھی کچھ آنا ہی کہ تم آئی چلے گئے
 گو نعم ہم ہمیت کہ ملائی چلے گئے
 سیما ب دل کو میری جلائی چلے گئے
 سب سنگ سترت دم کو دبائی چلے گئے
 ہم رگال اپنی شوق کا کائی چلے گئے
 غم اوس بت طبع کا کھائی چلے گئے
 گھوڑی کو اپنی وہ حوا اورانی چلے گئے
 تنخواد میری مجھ کو دلائی چلے گئے
 آئی چلے گئے کہ نہ آئے چلے گئے
 عباس یعنی نہر برائے چلے گئے
 دانتوں سی اپنی شک دبائی چلے گئے
 اتنی چلی گئے کہ بس کئے چلے گئے

آیا تو آپ کیجئے فد اکو نہ ٹھہرے

دو چار شعر تازہ سنائی چلے گئے

بن دو دم وہ ایک لگا کر چلے گئے
 وہ گرم گرم آج جو کر چلے گئے
 ٹھوکر جو قبر میں وہ لگا کر چلے گئے
 جلوہ نہ آیا آپ دکھا کر چلے گئے
 اوکھ قدم نہ گہری تری مجھ خیف کا

۷۱

خون مجھ ستم زدہ کا ہا کر چلے گئے
 آکر چلے گئے نہ جلا کر چلے گئے
 کیا خواب خوش سی مجھ کو جا کر چلے گئے
 دیوانہ میرے دل کو بنا کر چلے گئے
 ہر چند غیر زور جا کر چلے گئے

کیا کیا شکوک دیکھتے مجھے تلخ کام کو
جرات ہوئی یہ کہ بیکارین تجھے تو ہم
میں فی جو ایک بوٹہ لگا کیا سوال
ای دل نہ یہ سرای قامت کی حاسی ہے
دوست مری بانی ہی تھیں ور کو کہن
سرک جودں بہہ کی تم آئی دیکھنے
تم آئی کیا لڑنے پری زاد و علیین
اب ہم ہیں اور تو ہی مری جاں ہو سو ہو
امداری دہری کا ہی کیا اذ کو ہضمہ
غیروں سی جو معاملہ ہی دستاں میں
سحر خیز اپنی شہتہ دزد خاسی تم

ای جان تم نہ بات چپا کر چلے گئے
زنجیر تیری در کی ہلا کر چلے گئے
دو چار گالیاں وہ سا کر چلے گئے
دنیا میں کون کون کر چلے گئے
باہی سبا پنی اپنی بچا کر چلے گئے
مرغان ہوش میری ڈر کر چلے گئے
جان باز سے نگاہ لڑا کر چلے گئے
بلو اکھان ملازم و چا کر چلے گئے
نقد دل اپنا مفت بچا کر چلے گئے
آگے مرے زبان با کر چلے گئے
وقت اخیر انکھ جھرا کر چلے گئے
کہوں سی اپنی محکو گر کر چلے گئے
دکی محکو زلف ڈر کر چلے گئے
پیر بار بولا کر چلے گئے
دستا کر چلے گئے
دستا کر چلے گئے

لشد مجھ پر
بولی وہ محکو خاطر میری
اسی بار کیجہ کلام کا میری
میرا اسطرح جو محسوس عداوت ہے خارج
نفس سجو دگو با مری سر نوشت

کر دور دل سی اپنی قد احس
خانی تو دی ہے جان حزم تیری

کیون مری دست کا زینت تائی
رات آئی غم بھران میں تو آفت آئی
میں نے بیماری بھران سی جو صحت پا
بستکاری کا سبب ہو گیا نام نہا
پاس نامہ تو کیا یہ غنیمت ہی بہت
خانہ غیر محکم جو وہ جان آ یا
ہو گیا ماہ محرم مجھے ماہ سوال
پر بیات ہی کیا حسرت اغوش تھی
میں نے ایک تونہ دنیا کو بھی کر ماری
بلین ماہی میں جو وقت زمین آ یا
شیر مادری قیمت کا جو طفلی میں تھا

۷۱۸

دین و ایمان گیا سخت معیبت آئی
دن جو نکلا تو مری حاکم قیامت آئی
ساہا سال میں اصلی بھی طاقت آئی
مجھ کو اعمال زبون ہو جو مذمت آئی
جان قاصد کی ہانسی جو سلامت آئی
غیر مرقبہ گھر میں مری نعمت آئی
جب نظر محکوی تری چاند صبر رت آئی
شام کیا آئی میری در سہلی تہمت آئی
کیون شتابان مری پاؤں کو ت آئی
سب پہلی مری پاؤں کو دست آئی
داگی کو مری ہمارہ قناعت آئی

دفعہ ہو گیا سب گیت وان آب و
دشت چشت میں فدا محکو جو وقت آئی

آنکھوں میں سمائی نہیں تصویر کسی
منت کی نہ گریہ کی فغان کی گلہ کی
چلنی لگا جب وہ بت خود کا نام نہرا
امید کرم میں کہیں معنوت نہ ہوا
دشمن مری آوازہ سی مرد و جان
نجات ہی خدائی مجھے وہ رتبہ عالی

۷۱۹

ہی پیش نظر میری جو تصویر کسی
ہمیں تو نہ دیکھی وہاں تاں تصویر کسی
ہرگز نہ چلی بہر کوئی تدبیر کسی
نہیں او جٹی جو امی مالہ شہر کسی
شہرت ہی مری باعث تشہیر کسی
آنکھوں میں سمائی نہیں تصویر کسی

واعظ جو علامہ ہی مراد دختر رز سے
رنجبر سی اس کی ترقی ہی جنون کی
دسم بہر میں جسی چاہی خدا کردی تو فکر
اندھیری سرکار میں تیری بت ظالم

کیا ڈر ہی مجھی وہ نہیں شیریں
یاد آتی ہے وہ سو فی کی زنجیریں
بہ دولت دنیا نہیں جاگیریں
ماخوذ کوئی اور ہو نقصیریں

سجائے مان ہو میں فصاحت میں فدا ج
کب مجھ کو پسند آتی ہے تقریریں

۱۲۰
آہ باریع ایم جان جانِ نیا میں کیا تھرے
عجب سکر ہے تیر کی خلعت کا ریا تھرے
سرا تا تو اتس پارہ حسن پرستہ ہی
جو تکر شعر دو گالی تو میں ادھن پاؤں
بانا سہل ہی کسیر کا نفس کو باری
جو محکو قتل کر ڈالتو تو دازندگی پاؤں
یہی نہائی دن ہی واری کا غفلت ہے
سر اپی تو جادوی بت صیاد بی پیرا
بجای ہنری ہو جو اونٹ پاک کو دعوے

طیب عقل سی ہر اجل حکمی واکھر
تواضع کا تکر اور خوشامد کا کلا تھرے
ترتی بند پر بارو کی ہر کیونکر جلا تھرے
تہا لب اپنا فکر کا میری جلا تھرے
شنا سا ہو جو اپنا ذات انسان کیما تھرے
جو مارو لاش میں ہو کر تو میر خوں بہا
دل انسان میں جو کچھ خدا کی اسوا تھرے
انکیون اتونین تیری رزنگ خا تھرے
تمہارا خانہ اغیار جو بیت الحلا تھرے

بلا ہا سی حادث کا ملک سی مینہ رستا ہی
فدا اس ارغانی میں کوئی ٹھری تو کیا تھرے

۱۲۱
ہر قدم پر مرگ غافل جا بجا موجود
میں ہوں دھرم داسی خسرو کہ مجھ کو بخل

عمر کی دریا کا ساحل جا بجا موجود
اک بت شیریں شائل جا بجا موجود

جاده عمر و ان بن و زو و او و ال سی
دیرین بند و یسجدین من او و

نگ و سنگ فزارل جابجا موجود
ناصحا محکو تو قاتل جابجا موجود

شزل صلب پد رتی میدان حساب
ای فدا انا کو مشکل جابجا موجود

هر دم انسان کی نمی فضل فدا موجود
بید بخون کا ہی سایہ سایہ خرمای تر
حالت عشرت میں غافل رحمت غم کو بہو
عیش عشرت کا زمانہ گوہر یا م شباب
روح تازہ ہونی ہی پڑنی ہی ہر شمر کے
آدمی زارہ ہو گردش ہی کیونکر ناگزیر
دن میں جہنی شب کی مودہ جا کر د
ایک دین ہی میاں کو باب لٹا

کیا تر دہی فدا مالک ترا موجود
آج بن میں لیلی شیریں او موجود
عافیت کی سادہ دنیا میں بلا موجود
میری قسمت کا گرینج و غما موجود
محکو میری فکر و کاوش کا صلا موجود
آسمان ہی سبکی سپر سپر سیا موجود
او کی خساروں یہ جو زلف و دنا موجود
ایک ہم میں جو سلاہ و بکا موجود

سخت ترم چند ہی روز قیامت ہی فدا
کیا تر دہی جو فضل کمر یا موجود

چاہیے اپنا نصیب بیان کیا موجود
ننگی جوج میں آب و غدا موجود
آپ کی گھر غیر کو جو شور با موجود
ہاں جلا ہکونہ ایسا دیکھ تعیرات ہند
محکو اس کی یکن میں نخت نافر جام

ہر قدم میں آدمی کے کیا موجود
فضل بزدان یہاں ہکونہ کیا موجود
محکو ہی خون جگر کا ناشتا موجود
ہر گنہ کی ایست قاتل نر موجود
روز رنج تازہ ہر شب غم نیا موجود

شکوہ اس منت سراسر اس پروردہ است
وام سرور اس قدر پہلا ہو اچھی سخن میں
ای شکم کرے ہم پر سقدر چاہی تہم
غیر سی ملی و کدین خود تناسل ہاں

ہر شکل و لا شکل کتا موجود ہے
ہر قدم پر گویا ہند اچا چا موجود ہے
آخرش تو ایک دن و جزا موجود ہے
ہر جتنے تیرا گلیم و نور یا موجود ہے

خوشنوا مان چس کیون ہی زای با جان
کیا نہ کوئل میں قدا بلبل نوا موجود ہے

نہ کو سامان عشرت جو دامن جو ہے
آج تک ہی نام تازہ بلبل شیراز کا
جلوہ جانان سی خالی ہی کوئی رہ گذار
کستدر رسوا ہوا تھا میں بہ امام شباب
دین گذری ہیں نیکو تری زرخور کی
تھا جو میں باغ جان میں بلبل گلین لوا
کب بھی ہر زری نہی طاری میں دین
مرگاہی کیا زمین تیرا ج کوئی دل نہ

مجا کو بھی سربایہ حسرت یہاں جو ہے
بوستان کیا ہی بہار بخیر ان جو ہے
جاسا یوسف میان کار کوں جو ہے
تاہ پیری آج تک وہ داستان جو ہے
لیکن آج تک قبر میں دفنان جو ہے
گو زمین میری بہار بوستان جو ہے
میری ہر کلک گنج شایگان جو ہے
ورنہ کیون کہرا منیر آسمان جو ہے

کیا تر دہے تجھی غفلت سرائی دہر میں
اسی قدا پیدا مالک یا سہاں موجود ہے

سینہ پر گلہ ہی تو دل دیش ریش ہے
خالص ہی شد خطرہ زینوری کہان
متنہ میں نہ نطفہ حرامان روزگار

دل ہی تراستہ تو خاطر پریش ہے
ہر جا قریب نوش کی موجودیش ہے
ہر جا کندہ کوہیان گو چاہیش ہے

ای مرغ دل محال ہوں اس نام ہی نہ تھا ناحق ہی آدمی کو ترو و معاش میں بیدار و شبوگی میں بوج و منتخب ہوا	باہون میں اونکی تیل نہیں ہی سریش ہے قسمت میں ہی جو رزق کم چنی بیش ہے جھاج تیری سانی انصاف کشیش ہے
--	---

ہر آشنا قد ہی بیان مطلب آشنا کوئی کسی کا یار و یگانہ نہ خوشیش ہے	
---	--

قاتل تری نگاہ ہے یا تیغ تیرے جو باہن شمشیر کا ہوں تیرے دین شوق شکب میں ہی ان کیا مجاہد ہی زعفران کہیت نہیں ہی قاتل گاہ	۱۱۱ کافر ترا خدام ہی بارستہ تیرے پیکار و جگات عیدہ و زلمہ در تیرے ذرا سے ماندگی ہی نہ پانی گریز ہے ایسی تری گل کی ہوا عطر تیرے
---	--

بہر خدا قد اپہ نکر ہر قدر ستم کافر یہ دور عدالت انگریز ہے	
--	--

ساتی نہ محتسب تری مہنا کو توڑے استاد یا س رنگ سی تاکید ہی تری جہنکار چڑیوں کی وہ قاتل ہی ہما نساچی یا خدا ہی مری کام میں ضرور کیا چین باگتی ہی سری لاش بی چین فکرت سی کچہ بعد نہیں تیری اچھی چیم	۱۱۲ باقی جو کچہ شراب ہی ہی پتھر ہے اونیں طفل شک مروق ٹوڑے یا میری اہل ہی رخ بہن کو موڑے یعنی کہ میری ناکستہ کو جوڑے ای کلک کوئی یا زور اتو جنھوڑے جو خاطر شکستہ کو میری تو جوڑے
---	---

فراد و دلاتا ہوتیشہ سی جان دی شنگ در ستم سی قدا سر کو پوڑے	
---	--

۱۲۹
اگر ہوں میں پائی رشتہ کی نواغیب کی
کس تما سلیقہ یہ سحر مستحضر کو
چوٹی سے تو بڑا ہوا تو ہی نہیں خبر
لطف شباب سی کو کا فر کمان گیا
بہر خدانہ وہو کسین نیا کے آئیو
خوف خدا کی کو کین خال خال ہے

۱۳۰
انسان کو جو نکاش ہو کچھ اپنی سبکی
سیکھی ہی طرز میری مگر حال سبکی
غافل تجوی جہان کی نواز و شیب کی
اب پیر زار پر جو ادب ہی تیب کی
یہ زل ہی بہری ہوئی زنگ و سب کی
ورنہ میں جاپا ہی باتیں سب کی

عالم کے حال سی بہت گاہ دستہ قدرا
عادت قدیم سی ہی جو سیر کتیب کی

۱۳۱
آہ سر نشان جو مٹی فلک گئی
ساتی فی جام میں جو بہری تہی شربائش
آہوں فی میری ارض سما کو بلا دیا
گو یا سمند ناز کو یہ تازیانہ تھھا
بنگلی نہ جان پہ حسرت دیدار میں کھی
اوس شعلہ رو کی سینہ سی سینہ کو بٹا
پیری فی جلیبی بہری سی معذور کر دیا
راہ عدم من کچھ بھی کہیں پیچ و خم نہیں
باتوں میں کسکی زلف کا کچھ ذکر آگیا
دنیا میں دور منزل مقصود سی رہا
طی کر چکی ہی عمر چل سالہ ای خدا

۱۳۲
بجلی سی آسمان زمین میں جبک گئی
میری نصیب کی وہیں را جلیک گئی
لیکن کبھی کوئی تری کلن تک گئی
ورنہ دھم سے ام کر کون بک گئی
سو بار سر اجل بیان کر ٹیک گئی
ناحق ہمارا مری جاتی ہیک گئی
سل کیسی شاہ راہ میں میری ٹیک گئی
اسی بیان سی فی زیل شری کہ گئی
خوشبوسی یہ جو کون مسکان میں ہیک گئی
آٹنای راہ میں جو یہ بد ہیا رنگ گئی
اب چلتی چلتی عمر راں میری تک گئی

سافر کوئی اس تہی کی رحمت نشی خالک
 لیکر دیایں ہکا کو کروات دنیا ہی
 خدایا پریتانی ہی یا عین جمعیت
 لہان شتی ٹوٹی خدای نجت آوردن
 یہ شرط مگر کیا قہر ہے از ہر ازادان
 مردل بارہ پارہ ہی جو تم چپالی کترتی ہو
 اگر دیکھی تجھی شیرین خود و بادنجانی
 عجب لطف سخن مثل ہی جو سیرین سپر
 ہر انسان کا نہیں ہی صلیہ جو ننموزو

عدم کی ماہ تو سید ہی لیکن سخت شکر
 ہمارا دل جو ایسیخ اوس بگا وکا مایل
 مری حال پریشان مین جو تیر افضل شامل
 ہزاروں حسن حسن اوس ہا یا سا حل
 نہیں شاد کی شربستنج کا نہ ہر ملاہل
 بھی فونل کا خور و خورہ لاس تل
 صنم تو قدرت نردان ہی شیرین تل
 کہی بوان صاب سے کہی بوان بیل
 نہیں فکر سخن سانیت کا رسل ہے

خباثت سی جو ماقی سخرش ہی تیری بوان
 قد اس جرم من سدا بانی کی قابل ہے

رتبہ دوش مین سکو جو اسکا پیش ہے
 در پہ ہی گویا ستگرگی مسکافات تم
 رانی ہی الا نادب کا تعارب کی شل
 عشق ہی ہکو ملا خلعت لطف شہاب
 تابش خاتم فی تیری ایسا منظر کرد
 کس قدر رانج ہو اسی اس مافی بیفان
 اہل جوہر کی سویت کا ہی خر کو ادعا
 بی نصیب آرام ہی ہوں تقدیرین غمزد

ہی سکنذر فرہی تیری کا جو درویش
 چاہ کندہ کو مقرر چاہ ہی پریش
 ہی دہی شمن تیرا یان عزیزا و خویش
 ہی جگر صد پارہ وسینہ سرا مارش
 ڈک انگوٹھی تری بھوکا ٹھکوش ہے
 بطن مین تل جی ظاہر خیر اندیش ہے
 دوشن تمول پہ جو شال اشہمیش ہے
 قافیہ مین ہی نہ محکوباد نطق عیش ہے

مرحہ تائید گردان ہنایہ باب یک

اس کلام یاد کوئی سی نہ سمجھو ورنہ سوس
سنی الذہب خدا اور حق سہی کش ہے

کیا قدر خدا سی ہنایہ مان نہ تے
دشت ساری ہرین کیا قیس کو کھن
روز رازل سکا شش گیتی ہے پر بہار
اب و کمان ہنایہ دبان ستان
انگے سیر گیتی سناخ کمان نگے
از ہر خاک خوش جو زمین مری تے
ہی تب جہان کون رنہ اندرون
اس غار زار دیر سی فاقہ پناہ دے
اس تیرہ خاکدان ہنایہ خاک جی گے
موجود کوئی بل سلف سی جواب کمان

دنیا میں ہم سبق مراب کون ہی خدا
لڑکی نئی نئی ہنایہ ستان تے تے

آخر تو کوئی بات ہی اتی تب کہے
دل کی کہ ورتین فی جویشی شراب
معدوم پیہو کی ہوئی ہم سپاہ کا
سر خشمہ نصیم یہ کیا ٹوٹا کر کرے

فوج ہنایہ قتال کی از سر تہ نیست

روغن نئی نئی ہنایہ ہنایہ
بھون نئی نئی ہنایہ بیان نہ تے
پنہی نئی نئی ہنایہ گلستان نہ تے
ہندوئی نئی ہنایہ سلمان نہ تے
دیوان نئی نئی ہنایہ سندان نہ تے
جامی نئی نئی ہنایہ بیان نہ تے
کمانی نئی ہنایہ ساق خوان نہ تے
کاشی نئی نئی ہنایہ میلان نہ تے
دشمن نئی نئی ہنایہ بیان نہ تے
ہم تم نئی نئی ہنایہ سب انسان نہ تے

نم کو چہ قریب میں کیون فی سب گے
پیہو ہی ہوئی خاک میں کیون ہم نہ تے
آئی تو با ادب نہی گزری ادب نہ تے
ہم تہل جہان سی یہ شد لب نہ تے

نم کو چہ قریب میں کیون فی سب گے
پیہو ہی ہوئی خاک میں کیون ہم نہ تے
آئی تو با ادب نہی گزری ادب نہ تے
ہم تہل جہان سی یہ شد لب نہ تے

نم کو چہ قریب میں کیون فی سب گے
پیہو ہی ہوئی خاک میں کیون ہم نہ تے
آئی تو با ادب نہی گزری ادب نہ تے
ہم تہل جہان سی یہ شد لب نہ تے

اگفتنی ہے و دو کہ چہ دیکھا معالہ
دنیا سی دوزن میں لاکھوں سلطانین جیستم
مارا تو مشق فی یہ گر واک کی اثر بیان
میری میں اب وداع ہوئی بیت شباب

اے اذکی انجمن میں جو ہم فی طلب گئے
کچھ بھی خبر نہیں کہ کب کی تھی کب گئے
دنیا سی ہم بہ محنت رنج و تعب گئے
آئی اب تو راب تو بس بولس بولس گئے

اب ہند میں کہاں ہی قدری حسین پاک
مدت ہوئی کہ طوف حرم کو رب گئے

کتنی رہی ہمیشہ کہ ہم حج کو اب چلے
دنیا سی پہلے میں نہ کیا کیا بڑا بیان
پانچ چن لطف تہی شتا رخ ہو
عمر شباب گزری تگی پوی میل میں
تہا شکون بد کہ ہوئی چنک ساسی
ہا نفس و این زہی تہی نفس میں

۱۳۷

لیکن نہ شیخ جی کہی ہوئی عرب چلے
آئی تو با ادب تہی گہری ادب چلے
ہم اب دیا رشام سی ہوئی طلب چلے
منزل پہ ہم نہ پونجی گہ ساری شب چلے
ملک عدم سی ہم بیان فیکو جب چلے
ہم فی ادب تو آئے تہی پر با ادب چلے

سیر اب لکھو بیان نہ فلک فی کیا فدا
ہم منہل جان سی گزشتہ لب چلے

ہندوئی لطف کی کافر میں جو خواہان گئے
ہمیں اس سے خرابات میں لئی شت
کیا تری لطف کی سوا دین مانہ ہی خراب
گلشن ہرین شادی سی زیادہ نجوم
سیرت و دروالم رخ و تعب غصہ و غم

۱۳۸

بند و خال ہنی میں تری سلمان گئے
چالی جنگل میں بہت دیکھی سامان گئے
ہمیں سہرا یہ جو اکثر تو پریشان گئے
شبنم گریان بہت ہی گل خندان گئے
اک مری جان کی ہمراہ میں سامان گئے

خافلو گلشن گیتی ہی مقام عبرت
نکته سبھی ہے نہ سیری محل استعجا
غالب مومن آرزو و ذوق و سکین
اب ہی ہی نیک بدست زریا خالی
کیون ہی نرو تو اس سلطنت فانی

دیکھو ویرانہ پڑی ہیں جہستان کتنے
مین فی اس عمر مری کیسی مین دروان
مہربان تھی مری یہ مرد نغز ان کتنے
چند بیدین ہی مین صاحب ایسا
اوتار گئے تخت زمین جو پیمان کتنے

تجارت آزاد نیا پایہ کوئے دنیا سرین
ہم ہی دیکھی ہیں فدا بی سراسرمان

کب دہل ہی مٹی ہی ہن پالی ہوئے
حسن بیان تھی نہ پوریا کیا سرج
اشک غمین مری کہ سر زمین کیا سرخ
آنکھ دکنی کو جو دہلی سے تہ خو خوار
جس فطرت توانی ہی ہی شہتہ کی شال
خط مین جو لکھی مین کو سو دل حال
تب ہی پانی دامن زلفیہ جان ترے
اس نخل مین کج نہ مینی جی لگا کو فکر کی
تم جو سانوں مین گئی ہو اپنی سیکی گونہ

پسکے صلی ہودت کی مین پالی ہوئے
کمان کی بالی ترخمی شید کی مالی ہوئے
دو ایل سی ساتون تھان کالی ہوئے
پول گویا گرس بیمار کی لالی ہوئے
بالی پیری میں سپیدی ہی لک کالی ہوئے
فطرتی ہی لختہ مین بنجالی ہوئے
روتی روتی جبکہ آنکھوں مین ہی جالی ہوئے
تو ہی میری حشر آبش کی کالی ہوئے
ویدہ گریان مری بہادری کی پزالی ہوئے

تھی فدا پہلی تو زکرت آپکی سرخ اور سپید
بالش نکر معانی سے مگر کالی ہوئے

نویان زبون خوں کی محبت نہیں اچھی ۷۷۷
افسان معجز کو یہ دولت نہیں اچھی

فرما دینا ہو گا تو اس کو دکنی میں
ای بے بے بے بے بے بے بے بے بے بے
تنہا ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
جاؤ گا کہاں اور کہاں یا ہوں کہاں
تھی خیر ادا کی خلاق ہی خوبی
یہ معنی ہیں باریک مراد ہیں ہی موٹا
کروم کہی باز آتا نہیں نشین ہی
کچھ نکو مری نہ سنی کل جاؤ گا حضرت
منظور ہی گو نکو مری کارروائی
ہی محض توکل پر کالت تری نادان
کیون ہر غم جو میں کہا کی ہی بے
رو کر دیکھیں لگا کئے ہر سے
منفقوہ اگر خیر تو معدوم ہی بے
ای شیخ تری دلی ریا کارنے ادا

کہنعت شب روز کی محنت نہیں چھی
انسان ہی انسان کی نفرت ہیں ہی
جہاں کی لیکن تجھی صحبت نہیں چھی
ہنات کی انک مجھی صحبت نہیں چھی
یہ مشکل کو او تر ہی دست نہیں چھی
تو صیف کمر من تر جی قوت نہیں چھی
کراوس ہی خد جی کہ طنیت ہیں چھی
ہر وقت کی ناصح نصیحت نہیں چھی
کیا کچھی لیکن مری قسمت نہیں چھی
ہن پیشہ میں اتنی ہی عت نہیں چھی
ہمت تھی اچھی یہ ہمت نہیں چھی
ان باپ ہی حان چھی خست نہیں چھی
ارباب زمانہ کی جو نیت نہیں چھی
صورت ہی تری پاک پیر نہیں چھی

یہ شوق سخن اور یہ فدا صد نہ امراض

کیا فکر کروں مری طبیعت نہیں چھی

۷۳۵
رجل حرم ہی شہا تری یون کی تے
کسکو آرم لاگہ نہ کرد ان کی تے
قبر بنوا نامری سرگستان کی تے

۷۳۶
ماؤ خورشید ہیں جو منزل لیوان کی تے
نوح طوفان میں ہی چاؤ تے سفینہ
مریا ہو نہیں کسی فاست خوش کی تے

رخ پر نور تر مادہ سے ہی بالائے
کوہ کن سی ہی زیادہ مری جان پر
سمت دل نبوی حسن پر کج انسان کی ہمت
دام مباد میں جسنی کر دیکھا ہونہر آب
خطرہ تیرا ہلکونہن دنیا میں
خار سحر ای جودت سی ہی بچاوت
کوہ و بادنی اور قیس فی بن کو چوڑا
خکو دنیا میں تہی کل مسند زلف نصیب

سب ستاری میں ہی انجم نشان کی
دب گیا ہون میں جو کوہ غم جہان کی
ریخ اوٹھاتی جی اجاتی ہی ذن کی
دیکھی وہ حال سینہ زنت یرساں کی
ہم ہن ستون سپر سایہ یزدان کی
گمراہ انسان کی قامت ہی سلطان کی
کتنی ہم نشی پڑی ہن ہی یوان کی
آج سوئے ہن تیری نگہ بیاں کی

جان مری رونہ شہرہ قربان ہو فدا
دفن ہون میں قدم شاہ شہیل کی تے

فکر میری ساز پر آہنگ ہے
کیون کروں ماضی میں غنیمت از
محنت فرما دے ہے کج کام
سالم فانی ہے بازی لگا سوا
جسکو تم کہتے ہو پارس کا ہار
فقر کو تیرے اگر وقعت ہی کچھ
ہے مجھے اخفای را غم محال
والی ہے مجھے اپنا کج کو خدا
زند شوق و فصل کو تقوی کے ساتھ

خامہ جادو نو آئینہ چنگ ہے
کج خشم ووری ہن پاننگ ہے
نزدکی سے جان شیریں فک ہے
چرخ گو پاک سائے نیرنگ ہے
طبع موزون کامری پاننگ ہے
بوریا ہمپایہ اورنگ ہے
لب ہن خشک اور زور ویرانگ ہے
دست کوتاہ ہے مرا پاننگ ہے
راٹ دن کرار ہے اور چنگ ہے

ای تیری رفتار کا فکیر کھڑا خال و خنک سی چھڑہ رنگین پار یہ دو آبہ اب سہ آہ ہو گیا	جو صد ہی پاپ ہے وہ سازنگ ہے مانیا غیرت وہ ابرنگ ہے جب سے یہاں اجڑی گئی
--	--

نکر رنگین ہے میری ایک فکڑ
روشنے بھفل آہنگ ہے

جان اقرین ہجران میں کٹ گئی میری بین کیا لڑن میں ٹیڈیال بار آیا تھا کھناری جان کا کب خیال چھاپا جو اہل طبع فی میرے کلام کو تیرے رسول میں تو رہا تہا نہ لیر قصور تہا میں دگو یا جو پیش کہ بعد سر دنیا کی گھر کی وسعت ناخک بڑا ای می خوش اس بلا محکومی اہم بوسہ لیا عدونی ترا میری سامنے تم آج کل وہ رونق بارار حسن جو میں کیا ہوں پیر گھر ہی ہوس جوڑن پونچھی ہی تابش قمری شہرت سخن شکل تمہیم ہم ہی کنن سی کل گئی دیکھا جو تیری شان تجل کو راہ میں	کیا لیلی جھیلہ نہ اس غم سی ٹ گئی عمر شب تو میری ہجران میں کٹ گئی چھاتی سی میری کی جوت لٹ گئی چھاتی کی شیک صد شہی ہٹ گئی تقدیر سی گھر میری قیمت بٹ گئی کحل البصر کی طور مرغی کٹ گئی ورن زمین گور میری کیون ٹ گئی ایک ایک ٹوڑی تیری جوتی ٹپ گئی دھنن تانین میں میں کیون ٹ گئی اکی تمہاری قیمت سو ف ہی ٹ گئی اتیک نہ مجھی اس ن فحہ کی ٹ گئی کیا جانی چاٹکام گئی یا سلٹ گئی کیا چادہ خانہ ہو سی ولٹ گئی بادیہ میری تری گی سی ہٹ گئی
--	--

ماہم جنو جو انون کو ہی اتسلع عشق
ای شیرصفت سال تہی عقل ست گئی

کیون اس سودہ میں ہی لب نکر آفتاب
ماقص تہی جو غزل و دفتر اپنی چٹ گئی

مجنون کو مارد می کہین بدلی نرال
چیلہ ہی جو رتقہ بتونل بھی اس ہے
دل کی سبب یہ عشق کی صد اڑھائی
اس دام پر بلا سہی اتنی محال
ہی خاطر شکستہ مری سکے جو چور
اہل پناہ کو نہ گزند زوال ہے
گدڑی میں غم میں عید باو شہد شیب
ای حیرت کینہ تو مری حسرتوں کو دیکھ
اس آرزو میں ساری جوانی گذر گئی
سچ ہی مثل ولی کی ولی کو شناخت ہے
جھکے کہاں باغ وکالت کی کام کا
دنیا کی دوستی ہی مزا کیا اڑھائی
عالی گہر فی ابن جفہ خان سی یہ کہا
اصنام بیو فاپہ میں متر بار ہا دم
ممکن نہیں جو اونس ملاقات ہو نصیب
شاہانہ زون حضرت مخوان ہی مانع

۱۳۱

لیلی نہ پیک تیر سب دیکھ بہال
کتنی نہ گوئی چند سی ہن میری ال کے
ہلو میں اپنی من نی نمائے کمال
ہم ہن ہنسی ہو تھی تھی نفو کی حال
یار و مرا جانا اڑھانا سنبھال کے
ہن صدقہ خزان سنی ہی پونہ مال
قتی دراز میں مری جی کی ملال کے
پایہ وصل یار دن آئی وصال کے
شاق کہ ہے ہن تری یہ حال کے
اہل سخن شناسا ہن ہر حال کے
حکام جہربان ہن فقط بے حال کے
عاشق ہو ہی ہن بادی کس ہزال کے
کیا گل کیا چھی مری اکھین کمال کے
بیدار گری ہو ہی سپان حال کے
ماحق ہم ایسی درنی ہن محال کے
کل میں ہن تیری گلشن جاہ جلال کے

کیا گیا فدا بجز افشای راز دل
فکر سخن من نمکوی حسرت نکال کے

<p>کیا صدی غم حیران من مانوس ہے ہن مل لے سیاہ یار ہی جیستی نزاو محو ایسا ہون من یوسف طلقان ہر کا صحت لانا جس ہی موتی نئی ارجو کچھ دکھا شان سحائی خدا کیوا کیا حقیقت سلطنت کی ہی ہی پذیرین وہل باب یورپ کی جو کچھ دیتی ہوا دلہتی جو صنعت فرنگ رباب و امنی ملک اس پیکر بھی کیونکر ادا</p>	<p>میر می نکہنیں جلاجل ہلف اموس جلوہ حسن پرستہ جو سپاہ روس میری بیداری بھی لب حشر طمیس دوست میری ہر حرب نسخہ قاموس زندگی سے اب تر بار غم مایوس مجھ کو اکی تکیہ میں ہر مردہ کیسا اب اقلیدس زندہ اور نہ بطلمیوس اب فیاض شہی نیامین جانلیوس زیاچہ میں جو ستارہ ہی مری نخوس</p>
---	---

کیا بیان کیجے فدا کی شاعری کا مرتبہ
حکمت فکر سخن کا گو یا جانلیوس ہے

<p>پامال فرق حسرت افسوس ہو گئے وقت یلوغ قیدی ناموس ہو گئے دلت ہی جنون ہی صحرا میں ہو دو با کبہ ہکواب امید حصول مرام ہے ہکاو بہت رہا مرض صحت یفات محروم وصل یار جوانی میں گئی</p>	<p>ہم کامیاب دولت پابوس ہو گئے ہم موسم بہار میں مجوس ہو گئے ہم حشیان شت سی فوس ہو گئے ایسی وصال یارسی مایوس ہو گئے آخر ہم آپ نسخہ قاموس ہو گئے طفلی سے ہم جو حافظ ناموس ہو گئے</p>
--	--

اہل سخن فی داور می او شلی نرمی
 لاتی ہیں دور دور سی مضمون ہوتا ہے
 کیا لاغزل کو چرخ فی بخشی رہی ہے
 جلوہ زیب سکا تری شمع جاں کا
 سمجھی جو تم نہ رمز تو شب میری واسطے
 ذوق وصال یار سے ناکام رہ گئے
 حسرت ہماری در ذلینہا سی کم سخن
 کب تھی جہان میں دہم نو یار کی ہو
 ترک تعلقات جنوں فی کیا قبول
 اریاب معرفت ہوئی تو ساج گل

کنجور میری واسطے کنجوس ہو گئے
 فکر سخن میں ہم کو فی جاسوس ہو گئے
 میٹھی ہی بھی اس مانی کی جاسوس
 چلون کی پردی پردہ فانوس ہو گئے
 تالی پنا بھی کھٹ افسوس ہو گئے
 ہم داغهای شقی طاس ہو گئے
 ہم ہی راخی دختر طمبوس ہو گئے
 کیوں انغهای دل مری فاعل ہو گئے
 وہ آفت زمانہ سی محروس ہو گئے
 پیداواہل خرقہ سالوس ہو گئے

دنیا کی سلطنت کا نہیں ہی کچھ اعتبار
 کتنی فدا نہ خسرو کا اوس ہو گئے

سچ فراق میں مہر تر بدل گئی
 حیرت سی لگ پیکر تصویر بن گئے
 اسی بخت سا رنگا جو وہ بھی ہیناج
 اسی شمع بزم ناز تری تاب حسن سے
 یہ ماد ز زمین سپر خوار ہے مگر
 چوڑی جو فی حب رروال اسی فلک
 کیا رسم ندرستی فانی پہ نہا سجتے

۷۲۵

ای حسرت وصال کیوں بن گئی
 تصویر جو تری سی چین چکل گئی
 کب کیسی اونکی پاس ہار غنیل گئی
 مانند موم میری طبیعت گھل گئی
 سب کو وہاں گور سی کافر گل گئی
 آگلی مری زمین و فنی او گل گئی
 ابک ایک ہڈی آج تہ خاک گل گئی

کیا تیرگی کلبه تیره سی دور گے
باقی ہندوز ہی اثر سوز دل مرا
بیوٹلہ دین کیوں یہ مری بگھانیان

آکر مری گلی میں جو دایس جل گئی
نہایت یہ میری گمانس جی کیے جل گئی
کو دی تھی کسکی گھرین چون فٹل گئی

آخر تو کوئی حافظ و گران ہی امی خدا

آئی ہوتی بلا جو تری سر سی ٹل گئی

پیری ہی میری جسم میں قوت نہیں ہی
وڈل نہیں با و طبیعت نہیں رہی
پہلی جی زبان میں طلاقت نہیں ہی
کیا بکواب تون کی محبت نہیں ہی
دل کو نہیں با جی وہ شوق شاہان
ہی با و لب بھی کچھ جو کلام خلی پا
پیری نمی کردیا جو مرانیت حوصلہ
غیر آگے میری لرزد بزدام اب نہیں
خام دور تی تھی جلو میں جو سارہ ستا
کیاں میری نظر میں پلاس حریر
یارب کہاں گئیں د مری کو چہ گردیا
کتک میں روون جمع ویرینہ کی لیے
یارب کہاں گئی وہ جوانی کی دلو
از بر تنی بھکور نہتہ الا جاب پہلی آج

۶۴۶ مطلق دل و داغ میں ستا نہیں ہی
وہ حوصلہ میں پہلی ہی حبت نہیں ہی
وہ دہن حافطہ میں بھی ت نہیں ہی
اللہ کی تہیاب عبادت نہیں ہی
اب یاد شنوئی غنیمت نہیں رہی
لیکن وہ جان میں ت و ت نہیں ہی
جون نخت بلبندی حبت نہیں ہی
پوشیب میں شباب کی لست نہیں ہی
اگلی سی اب وہاں شخت نہیں ہی
نفس کو جو خوشی دیت نہیں ہی
اب گھر میں چلنی پہرنی کی طا نہیں ہی
وہ آدمی نہیں پہن و حبت نہیں ہی
اب و جنون نہیں پہن و حبت نہیں ہی
اک بوستان کی یاد حکایت نہیں ہی

کیا مجھ کو اب ہی سیرا بن جہاں کسی کام
 ہی شورش خون ہی می محض ہی
 تھوڑی سی ان دن نقشہ جہاں کی بدل گیا
 آیا وہ دور بد ہی کسی نراج میں
 ہی باپ ہی جوٹی کو جنگ بدل ام
 کیا قول و فعل ماوشاکا ہی تذکرہ
 نام دم ذرا نہیں کوئی فعل شنیع بر
 پالا ہے بوم بخل کو اہل نال سنہ
 میاں کہ کتاب جراتم من ہن عوام
 موجود میری دفتر و شست میں ہیں ام

بر میں مری شہاب کی دولت نہیں ہی
 حسن شہاب کی جو ملاحت نہیں ہی
 وہ گھر نہیں ہی و عمارت نہیں ہی
 الفت میں ہی ہی و ت نہیں ہی
 دختر کو مان کی ساتھ محبت نہیں ہی
 شیخ الزمان کی پاک جویت نہیں ہی
 کیا آج کل حیا و حمت نہیں روی
 غنا صفت جہاں میں رت نہیں ہی
 ہرگز تذکرات کی عبرت نہیں ہی
 باقی اب اور کوئی نصیحت نہیں ہی

جو لیکیا نول مری نمون چھرا لیا
 ایسی فدا جہاں میں یات نہیں آئی

غم فہم میں ایمان کا خدا حافظ ہے
 خوش خست میں ہی بی بیح مرادست بڑ
 بجا رہا ائی خست میں ہی جو فکر کشا
 قسمت ہی ہوا جہاں ہی بنایا
 چشم بد و درخ پاک ہی وہ نورانی
 نہ کہ سہا بیستہ ہی نہ لمحہ ز او معا
 حاکم وقت کی نسبت ہی کہ کر بھی ضبط

اب مری جید پگریاں کا خدا حافظ ہے
 ماری اب تری امان کا خدا حافظ ہے
 اسی خیر میں بیابان کا خدا حافظ ہے
 اسی حسنم و تری و ان کا خدا حافظ ہے
 اسکے مجہ فی سر و سا ان کا خدا حافظ ہے
 کہ گئے گور و شہر سا ان کا خدا حافظ ہے

مجھ کو سونپی ہو با دختران کا کھٹکا

باغبان میر گئی ستار کی خدا حافظ

بیمب بنیان جہان کی قدانا پنا

مستلین رو تری ہوا کی خدا حافظ

ہا ہی اس الفناشیہ مردان چل ہے
 کتد ہی گرم روز فنا کا کارون
 موت سی مجھ میں کسی سلاطین بن
 جا ہی سایش نہیں ہی نیست کا ستار
 کہو امانت تھی لکین چو رام گنی
 کہو کی آئی نہ کہ دعویٰ خدا ہی کی گنی
 مرگ کی لطف باذاتی مایا خاک میں
 چو کرشت چل دو توفیق کو کہن
 عالمان طین عارفین کا ملین
 حضرت ختم الرسل صلو علیہ الف
 کوئی ہی نہ ہو دنیا میں غم مرگ
 آگے روڑ مرگ کا مآئین کسی قوتین
 زہن شای گل سوتی تھی جو گل و نوکی ست
 مرگ غمی نفل ہی اسی قطرہ آب حیات
 حضرت آدم سی تا ختم الرسل اور جگ
 کوئی بنامین ہا دشت ساری خلعت

۱۵۷

کیسی کسی خلیق سی دان یزدان چل ہے
 چل ہی یوسف عزیز دیر گنجان چل ہے
 چوڑ کر تخت خلافت کہ سلیمان چل ہے
 رملائی ہر شیہ شہیدان چل ہے
 جانب ملک مہ شاہ خراسان چل ہے
 لیون خال فنا و سون پنا چل ہے
 کینج خاموشی میں سوجائی حسیں چل ہے
 کیا غریبانہ سوس گویا چل ہے
 کیسی کسی ہی نیاستی انسان چل ہے
 چوڑ کر تشریف زیر عرش حمان چل ہے
 کیسی کسی ہی ہر و شکل غلام چل ہے
 رستم و سہر ب کیا کامر میدان چل ہے
 بعد مرگی تہ خار نیلان چل ہے
 کیسی کسی ہی معرفت کی بحر عمان چل ہے
 لاکھوں ہل عورت اربابے فان چل ہے
 سیکڑوں اوتا دار قطاب داران چل ہے

<p>ایک بھی حکمت نہ کام آئی کسی کی وقت نہ شیخ سعدی قبل تیرا تھا خاک کا لقب آدم و ایوب بے پوش شیش و بجی و شب حضرت عیسیٰ مریم گور ہی زندہ مگر جامی عبرت ہی یہ دنیا کچھ تو سمجھو غافل حلت اہل سلع کا کیا کروں میں تیرا کرد دیکھی تھی کہ کسویں خیالی جو دنیا میں لوگ غالب آ رہے و تسکین و اوق و شہیتہ</p>	<p>ہر کسی سے سوئی نام باب یوں جلے چو کر انچا کر یا او گناہستان جلے سب اجل کی بعد سوئی باغ و فداں جلے اوٹھ کے کی دنیا سی فلک پر کر یوں جلے کتنی کچھ انسان خاک بیابان جلے میری آگ ہی بہت درویش دیکھا جلے تو ڈر میں ان کی بات ہی کثرت وادساں جلے کل کی گویا بات ہی کیا کیا نمود ان جلے</p>
---	--

ای قدر انا ملک اپنی آسانی مشکل کی دعا
 چل بسی جو لوگ بیابان تو آسان چلے

درو و سال سہری طبیعت اور اس سے ۱۲۴۰ درویش وراق کا دل کو ہراس سے

مطلع تہائی

<p>یارب محال ہو گا و اچھی سپاس آ حسن معاشرت سی تھا آقا می بادشاہ بوجہ بہت نہیں سر مشق نمون مجھے پیک اجل سے ہی دم مرد و نہایت میری گھر میں اور رہنمائی نہیں کوئی البتہ کچھ درہم داغ جنوں تو میں اگر سر نہ رہا</p>	<p>ہندوں پہ مثل عام ترا میقاس آ محمود و نر نوری کا نہ بندہ ایسا آ آب حیات سے لے کر کی میاں آ کیا نزع میں جمی تری لای کی آ حریان جہم ہی تساع تو سہرا آ دولت ہی میری گھر میں کچھ پال آ</p>
--	---

اندھی کو جو نظر نہیں آوایا غنیمت پر
ہم لوگ اسکی کموشی کھری کی ہیں یاد
اک روز زیر خاک کفن ہوگا تار مار
تیرے درون ہیں جو ہیں نظاں پر پیدا
سنگین دل بہت ہے کہ بنا ہر بلا تیرے
حق فی سٹا کیا ہی مجھی خلعت کمال
برو انون سہی یاد ہی مٹی مری خراب
نسبت ہی تیرے میں تجھ میں مجھ کو رننا کی
بند ہی زبان میں ارض سما کا ہی ترجمہ
ہمست بلند چاہی اور جو صلہ فراخ
روشن ضیائی کف فی کیا آنجہی کو
حق فی دیا ہی فیض قناعت سہی دنیا
ہی کا خشک کا ہشتان ماہ ہجر میں
پنجاب ہی دو آب اگر آہ سرد سے
وحشت ہی اونکو وصل کی شمع کستہ
مطلب سخن کا پاکی مری پردہ و زہن
پیچھا نہ پھر کی دیکھا جو اس قید سی چٹیا
فکر سخن سی چشمہ آب حیات میں
اکسیر میری خاک جسہ ہی فرار میں

اکیا حافظ کلام خدا سورا اس ہے
کب ہو ہر سخن کی کسیکو تناس ہے
کیون باعث ضروریہ زیرین لباس ہے
کالی سولوں کی بہری او جلی کیا ہے
حسکو حیرت سمجھا ہی وہ یاس ہے
رنگ حریر میرا گری کا لباس ہے
اوس شمع و کی پاس لگن ہی طاس ہے
میں ورتجوسی میں مری آس پاس ہے
دہری اگر زمین ہو مگر دون اکاس ہے
کس کلام کا محل تر کر دون اساس ہے
یار و شنی کا ہاتھ میں تیری کلاس ہے
کیساں مری نظریں حیرت اور پاس ہے
محبو ہلال چرخ جو ہم شکل اس ہے
جو آنکھ ہی مری وہ حجاب اور پاس ہے
بوسہ کا کچھ فراہی نہ لطف ساس ہے
دیوان کی ناظرین سی یہ التماس ہے
زندان روزگار میں کیا احتباس ہے
ہر وقت آشنا و مجھی اتراس ہے
بوسہ ہی کیمیا کی جو روضہ گھاس ہے

بولای کیون مفضل منعم کوئی خدا
تو اس قدر جو رنج سی ایسی اوداس ہے

فردوس جو نمونہ الطاف مہر دی	۱۰۰ اور زح ہی جس کا نام تیرا ششم و قہری
نا کام مجہد غریب کو رکھا جو عمر بھر	ادنیٰ بیچ کچ ادا لئی دور سپہ سہری
ساتون زمین بین مری خاک کا چوہا	نہہ بحر چرخ ایک مری ل کی لہر ہی
بر لایا جو کوئی نہ مری دس کی آرزو	وہران مری لئی ہی جو آباد شہر ہی
اغیا رنگو ہی جو مہیا، بان شراب	سیری ہی واسطی یہاں ہو جو درہری
پیرسان جو میری حال نہ بول نہ پیر	گویا ہی مجھ کو شمع خرموشان جو شہری

اوس آفت جہان کا فدا جلوة خرام
آشوب ہی غضب مری متہر ہی

سکی تاثیر عاسی مرا مشاوب ہے	۴۵۰ یا الی کوئی ایسا مجھی مجذوب ہے
وی باب ہی ٹپی کی مصیبت میں	چاہ کفغان بن جو یوسف شی نعیم ہے
طراب نم حیران سی رنگ آہون	انبو یارب مجھی صبر دل البوب ہے
لئی عمر تو سب حسرت حرمان میں نام	لطف پیری میں سی کیا خاک جو محبوب ہے
من تا کام رہا ایک سخن میں نکام	لعلہ الحمد مضامین تو بہت خوب ہے
ست وحشت میں نظر آیا ہی شعبان کا چاند	ایجنون لب کہ میں تھوڑی سی نی دہا
بست عام خلعتی سی ہی نفرت مجھ کو	یار باب خامس کوئی مجلس مزبوب ہے
ملنا تو کہاں یہ ہی نیست ہی عظیم	مجھ کو قاصد سی جو تیرا کوئی مکتوب ہے
غریب و جہان عین تمنای مری	کہ تیری غم میں مجھی کر یہ یعقوب ہے

عیب سیرت سی تو بہترین بیوتہ
ہاں نہ انسان کو مگر باطن معیوب ملے
مرد چون پریشود حرص فزون میگردد
نفس سیری میں غصہ بہت جو نہ مطلوب ملے

دولتی نیست قدریہ ازین دردنا
ابن آدم کو اگر بخت خوش آساید

خجل باقوت ہی لعل لبین کی لالی سی
۱۵ اگر دندان کو نسبت تھی سی ہلک لالی سی
جہوں اعلیٰ ہی میرا شرف نعمت فنا علی سی
نہ فائق ہی فقط دیہ انگلی نظم زلالی سی
میری جان معنی اشعار بدر چاہ گویا
تن لاغر کو نسبت تھی جو بھڑک بھالی سی
ہماری تیرہ بچتی رشک انوار سبیلی سی
فتور سقل افضل تھی اخلاف جلالی سی
لیا سرکش فی ناحق خون مسکین اپنی گزشت
فاک کی خاک کیا بات آیا میری پائالی سی
نزد ہی ہر رفتار کھاک میرا صاحب
تقوف ہی میری اندیشہ کو فکر خیالی سی
مرا مطلع تکبیر صلوة صبح ہے گویا
صبر رخامہ کو نسبت تھی جانگ بلامی سی
کلام اپنا جو وقف وصف حسن و برائی
سخن میں بی کیا اصلاح پائی تھی لالی سی
نہیں جو فکر عقبی شجاکو فکر دنیا کر
مثل مشہور ہی ہیکار ہی بہتری لالی سی
حواس متشریری جو ہفت پیکارشی ہیں
ٹپکتا ہی مناقب طبع کی لالی عندالی سی
نماک زخم نہان کا بی کلام فی نمک میرا
عیان جو تاج کامی ہی میری شیرازی سی
پیراز اشوب حمت ہی تنگ گانگی غفلت سے
نہو محرم میری راز نہا نسی کوئی نامحر
نہو چاہا ہمتی امین تجھی بندوق خالی سی
مواہون میں محرم میں سیہ محرم کی حالی سی
مرا اب نسل واجب ہی شراب پیکار لالی سی
مواہون دیکھ کر بین کس مجھو جانان کو
مواہون میں جو طرز خوردن فوغل سی لالی

خدایا بافتنی حاجب در بارین سیر
اگر وحشی کو حاصل قریب چه لاد بالی

بختا بی حن فی بحر لالی دهن مجبی
تازش بی میری طبع کو فکرین میر
دعوائے شامی بی مسلم سری لیتی
بهست بلند رکمتا هون فکر بندین
فرخان می سخن می بی ریتا سرقیم
دی بی خدای لشم کی مجو کو لادوی
اوج سخن سرائی کا گو یستاره هون
شامی سری بی سید نجات کا
حاشا ترانه سنجی مین چونین هیز بانا
سایه مان شمیم سخن سی بی حیلہ آل
یلمق سخنوری کا میری برین چست
تالہ بان مین فکر و فکر بلبل کا
فیش سخن بی بی زمری ات کو دوا
دیکامی میرا منت تو شمع مین جو نیم

گو یازیان حشا هوسی موج عدل مجبی
سوز و نالغیب بی مهر سیر سخن مجبی
وزا زل خدائی دیا تہا بہ فن مجبی
سفیدون نو کا کسی سپ در کمن مجبی
دیتی مین داد خلد برین مین حسن مجبی
جرات جو بوتی لگاتی سخن کا پیش مجبی
بزم سخن کا لگاتی سدا بزم مجبی
مداح اپنا جاتی مین پنجتن مجبی
استاد بولتی بی بستہ از چپس مجبی
خامہ ہا بی کو یا نوال منتن مجبی
زیبا بی شامی کا مکر پیہ مین مجبی
سوزون بی شہرارہ بی ملک سخن مجبی
دو آفتاب ہون کہ نہیں بی گمن مجبی
بر حرف شعر دیتا بی شرو سخن مجبی

امد مغفرت کرمی جوہر در سیاہی

در کار بے مقدار کرم ذوالمثن مجبی

اشعار

فرہ خون دل ہی مجھی بجای شراب	ای قدا جام ہے دل بیتاب
خجل ہی ما چہارہ ہم پہوپے تیری گونگی	شرمندہ ہی ظلمتِ شبِ رنگِ تھی بلال
ہمارا دل ہی قاتل ہے تو باہی جا جم کا	سہل ایسا نہ پا کوئی سی اسکو قفسِ محفل
صدیہ بہت بڑی خداداد لکچرٹ کا	جسکی لگی یہ ضربے وہ جان برنومسکا
سافنی سرامی سی بھسردی لوٹا	کیا تجھ کو شراب کا ہے ٹوٹا
حیئی نمک کا کیا ناکھل جاے کا	غم اور س شوخ کیتا کا جو کھائیگا
خزیم پر ورجا بانی لی نعمت حضور	کلام شیریں کا کچھ مجھ کو تباہی عطا
کھٹکا جو دل سی دور ہو روز حساب کا	ساقی یا مجھی یہ پیالہ شراب کا
کہ دبت اگر جی ہی ہو فاولیٰ مجھ سے نہ جی	تیری بارگاہ میں یا خدا میری زوشیبے غی
گلشن میں بایکون کا گل کھند ہو گیا	کیا زمر زمون کا تیری قدا دند ہو گیا
یا سانپ کی زلی می خزانہ ناکھل گیا	ناصح کا زلف سی دل دا نا ناکھل گیا
گو یا کہ گھسری صاحب خانہ ناکھل گیا	سن سان میرا بیت جسبھی بغیر دل
جسکا دیوان سنائیں نی وہی ناکھل گیا	وہ بیان جسبھی مجھی فکر سخن کا آیا
شعر کہتی ہیں جیسی پردہ بہت کم پایا	سترو لاکھ قدا شعر نظر سے گزرا
میش شباب کا وہ زمانہ کھل گیا	پیری میں اسی قدا ہی غیثِ حسرتِ حال
کچھ میں بدل گیا کہ زمانہ بدل گیا	پہلی سی کیفیت نہیں لبل و نہار میں
میں گرتی گرتی گور کی موندہ میں سنہل	کیا دیکھا جلوہ آج تیری گور میں ناکھل
یا میں کی روشنی کوئی کا لاکھل گیا	مردہ چلے دل سرا چوئی نی کر دیا

حسرت مری نصیب ہی ای قدا یلم حبس وقت والدہ فی جانتا قدا یلم سوز و گداز عشق سی سین ایسا گل گیا برق نگاہ فی خرمین جان کو جلا دیا	البتہ بعد مرگ یہ جی سی خلیل گیا کافر دہان گورنہ تنجکو نگل گیا مانند شمع موم ہمہ تن بجھل گیا باؤ نہیں اٹھ دل وانا مسل گیا
--	---

میر صاحب شفیق حال قدا یلم کہ پس از عرصہ آیا خط جناب اپنی ہی نصیب کا ہی ٹوٹا رہا دولت کی ہوس نہیں ہی بجو	بعد اظہار ارزو ہووا مبتج منتظر کو مضر پایا ورنہ تری کیا کمی ہی مولا دلو کسی سنگ در کا بوسا
--	---

ہی مشور موج کو یا ہم آواز جنگ کا کیا کجی بیان جو قدا کا پورین	ایضا اندا ز پل کی پیون میں ہی عل نہنگ کا دیکھا ہی لطف گنگ کا اور نہرنگ کا
--	---

غزل

وہ سخنور ہون میں جو لکھون سنا چاہیگا غور سی دیکھا اگر میری کلام پاک کو حسن ہی تیرا اگر تازنگر تقوی و دین صاحب اوسکو ہکانا ہی کمان رہن صلوت جوش جنون ہی سیر وہ وحشی ہون اگر دیا بوسہ مری مرقد کو اگر آپ نے وہ موحہ ہون جو دلون آنکھ جول ہون آسمان دیکھا جو مجھ کو سر بلند می رہن	نرک جس مضمون کو کراؤنگا وہ چاہیگا بند و دنیا مکر عبد الصمد ہو جا بیگا غم تیرا ہر عمرن صبر و خرد ہو جا بیگا آپ کو جس شخص سی کچھ ظن بد ہو جا بیگا رام سحر امین میرا ہوام وود ہو جا بیگا قبر میں بالید و بوسیدہ جسد ہو جا بیگا ترجمان قل ہوا لدا حد ہو جا بیگا دیکھ لینا پست طبعون کو جسد ہو جا بیگا
--	--

یار ہو جائیگا میرا مجھ فداسی حسنہ کا
گر ترایا ذوالمنن زور دے دو جا بیجا

نامرد ہو کی شیخ زمان مرد ہو گیا
جسم نحیف دراز سرا ایسا گھل گیا
کوئی سحر ہے تیری فکر ر سا
فدا فرین ہے فدا مر جبا
جان میں ہے تو بلبل خوش نوا
دبیر فاک ہے شاخوان ترا
لب بلبلان پر ہے تیری ثنا
فاک پیری کیون شور تحسین کا
مرصع سراپا ہے دیوان ترا
ترا شعر ہے تاج فرق سما
کیا ہے فدا تو فی خون حسا
تری فکر ہے گویا باد صبا
دیار سخن کا ہے تو بادشا
نہ آئینہ میں دیکھی ہی یہ دنیا
یہ دیوان ہی گلشن جان فدا
سخن کا تری ہے چمن زونما
غزل کا ترے شایگان ہے صلا

بازار حس پیری میں جو سبز ہو گیا
سوز نہان درد بیتان صاف گھل گیا
فدا تو سخنور ہے جادو نوا
لکھنا تو فی دیوان ہی کیا رہسار
سخن ہے ترا نعمہ عندلیب
ترا شاعری میں ہے وہ مرتبہ
بیان کیا کروں نکتہ سخن تیری
غزل تیری کس فی زمین پر پڑی
تری نظم ہے گوہر آبدار
سخن تیرا کس مرتبہ سے بلند
یہ لکھ لکھ کے دیوان میں رنگین کیا
کہاوتی ہے مضمون رنگین کے پہول
جہانگیر ہے تیری تیغ زبان
مصفا ہے جون تیرا ہر لفظ پاک
تری ہر غزل ہے جواب ہمار
غلط نسبت بلخ دیوان سی ہی
سدن تیری کجہر سخن کا ہی ہول

نیا یا نبات و شکر میں کبھی
 تیری نور معنی پہ غمش ہے کلیم
 وہ ہی روکش خوش ادیان ہر
 دل گلشنی داغ ہے کیا ترے
 زبان بت کہ اب نو بہر خدا
 نہیں یاد کیا آیت فوق کل
 مجھی ہمفتون سی ہی چشم سطا
 مری اصل کیا پیش اہل سخن
 میں ہوں کشش برار اہل زبان
 تعلق سی تو ہے یارب مری
 میں ہوں بسکہ ناچیز جو آپ کو
 بجا ہے وہ البتہ امی ہمفتون
 میں کیونکر ہوں معمار کاخ سخن
 یہ اہل سخن سے ہے مجھ کی نیاز
 دم فکر اشعار کیا میں بس
 لڑکپن سی مجھ کو ہے شوق سخن
 خراہم کیا ہے جب اتنا کلام
 کہی جا کے غالب کا دیکھا چلن
 کبھی دیکھی از روہ کی بول چال

سخن سی جو تیری اوٹھا یا مزا
 فقط ہی سنا سے نہ محو ثنا
 جہان تو نے باندہا ہی لفظ ادا
 زمین نزل سی ہی لالہ اوگا
 یہ لاف و گداف اسی خدا کا کجا
 زمانہ میں ہے ایک سی اک سوا
 میری صید میں آہوان خطا
 حقیقت کو اپنی جو دیکھوں ذرا
 یہ بجا ہی بالکل سرا ادا
 میں ہوں مسندہ فکر تار سا
 سخنور کہوں کیا مرا حوصلہ
 جو ہونا رسائی میں دعویٰ مرا
 بہلا امی خدا میری بس نیا دکیا
 میں آتش زبانوں کا ہوں خاک پا
 یہ فن ہی نہت سخت اور جان گزا
 تب اس فن کا پیر طریقت ہوا
 جو اک سراسر مشغلے میں رہا
 کبھی ذوق کا ہمنشین میں ہوا
 کبھی ہوسن دہلوی سے ملا

کبھی جاکی ماروت کا دیکھا کلام
 بہت چھانی دلی کی کو چون کی ک
 رہا اونکی خدمت میں چند ہی مقیم
 یہی حضرت حسرتی کا طفیل
 وگرنہ تھا کب شاعری کا دماغ
 خدا اگر مئی آتش عشق نے
 جو کچھ کرتا دنیا میں کسب کہاں
 جوانی میری حسرتوں میں گئی
 زمانہ فی انہم سے نہ بخشی نجات
 وگرنہ تھا مجھ کو بڑا حافظہ
 خجل برق تھی جو دت طبع سے
 جو گستا تھا میخانہ فکر میں
 یہ تھا سر میں شو و نہ بان آوری
 کلام جو کچھ خوب و نا خوب ہے
 دعا ہی خدا سے کہ یارب مدام
 نہیں مجھ کو دزدان معنی کا غم
 نگہ دار یارب بفصل خودش

کس میں دیکھا انداز تسکین کا
 ملا ہی یہ تپ گو خسر بے ہوا
 جو پسر شیشہ سے تلمذ کیا
 جو کچھ اپنی حسرت کا قصہ لکھا
 میں بچپن سے دیوانہ پیدا ہوا
 جلایا مجھے وقت نشو و نما
 مجھی دل نی کب چین لینی دیا
 بڑھایا اسی قضیہ میں آگیا
 یہی ہی سبب جو میں امی رہا
 ذہانت کا بھی میری پایاں تھا
 دماغ آسمان پر تھا اور آگ کا
 سمجھتا تھا جامی کو میں پارسا
 نعمانی نظر آتی تھی بے نوا
 یہ ہی تحفہ بزم اہل صفہ
 رہی تا ابد مجھ سے یاد رہتا
 کہ ہی میری دیوان کا حافظہ خدا
 سپردم بتو مانہ خویش را



رباعیات

رباعی

کیون مین فی پیغریا ایوانی ای خدا
جون ترک زرق ہی بی تانی بی جا

موقوف ہو گیا ہے مراور دہر و
کیونکر نہ رنج اڈھاوٹن خلیفہ ہو جو قضا

ایضا

کام رہو بار بایون سی بڑھانے دیا
دل دیوانہ فی مقصود سی رکھا محروم

بخت وازون فی بریلی مجھی حاسنہ دیا
رنڈالی کا مجھی کچھ لطف اڈھانے دیا

ایضا

ایہ شوق ہی بارت خست کا اسی خدا
آنکھوں کو دیکھتی تو ہین ہیبایہ غیوم

رنج و فلق سی سیری بس گاہی خدا
دل پر جو بات رکھو تو عالم ہی برق

ایضا

یار میری حال کی پیکرین پس کا غم تھا
کیونکر میں روون گیا فانی ہے

کیا شوق مری ک کو کہیں رو فسی کما
کیا سیری ہی قسمت میں یہ طوف حرم

ایضا

کیا تاب ہے جو کلبہ تاریک مین ترا
روز و فراق مجھ کو مگر ہی دہان شیر

عجب فراق یاری جانی تھا
وہی کہیں بجز میں کہا جانی تھا

رباعی

چوڑی و عظمون کی کیون محبت

کیون کیا ترک مذہب و ملت

کچھ بھی خوف خدا قرار ہی سمجھے	ایسی بھی ہی بتوں سی کیا رغبت
کبوں چوڑ دی واغٹوں کی صحبت	ایضا کیوں کر دیا ترک دین و ملت
کچھ بھی تو قرار ہو فکر انتخاب	ایسی بھی بتوں سی کیا محبت
ایجان ہی وہ جان میں کب جلاؤ	ایضا کرتا ہے جوں تر عذوبت
جی جانتا ہے بیان کروں کیا	نوسہ میں تری ملی وہ لذت
ال دو گویا میں امی دست دلیل	یقیناً میں افسانہ قبال کی ہر سہ حجت
کاف سی کام رواستیں سے حاصل	واوسی واضحی ہر وقت و نور نعمت

فرو

زنگینان فدا ہیں مضامین کی اس قدر	شجرہ کی ہیں مری لوان کو احتیاج
----------------------------------	--------------------------------

غزل

اب میں خود فکر سخن میں ناسخ	پہلی کو محکومتی تقلید کلام ناسخ
ال جلا یا تو بہت فکر سخن میں لیکن	نہ میسر ہو آتش کو مقام ناسخ
داد پانی سخن تازہ کی کیا کیا نہ اسیر	اجبتک ہو تا جو دنیا میں قیام ناسخ
فایل اسکی سخن پاک کی تھی جنت سی	یونچا کیوں نہ شہیدی کو سلام ناسخ
محکوب جو ہر صمصام کی کی آگی	رنگ بستہ نظر آتی ہی حسام ناسخ
خواجہ صاحب جو ہوی میں متخلص	دوڑی ہر چند نہ پہونچی خبر ام ناسخ
کیوں نہ لکھوں میں شہ ملک معانی آلود	سکہ اقلیم سخن کا ہی بنام ناسخ
رند و آباد جو تکی بی سیاحی فکر	چلکر آرام کیا زیر خیام ناسخ
مراور ماہ بنی پائینکی سخن میں جو فروغ	جلوہ دکھائیگی اپنا لب بام ناسخ

<p>کے کو انہیں نہیں بتائیے کلام نامہ فلک کستہ وری تہا جو کلام نامہ ہی مانی میں ہر اشد ہو عام نامہ سب کو پایا کہ ہیں جو یامی نامہ کوئی نامہ کہ ہے آقا نامہ گو یا منسوخ ہوا نامہ نامہ</p>	<p>کہ کلف نہیں یہ حال ہی نہیں المام مثل خورشید ہی نامہ و کجا جان نہیں طرز انسان کی جو موجود ہو ہی نہیں اس نامی کی سخن سنج جو دیکھی کفر سب ہی کی تہ علی قدر لیاقت ہر یک کا نامہ سخن ذوق کا جاری جو ہوا</p>
---	---

بچہ محض رہے نہ معنی سے مگر
ای قدر گو کہ یہ یار شک فی جان نامہ

<p>بیت نعت رتبہ ہامی حمد شان احدی ست شان حمد ہی اوس سی بہت بلند تہ ہی قاب فدا بیان حمد یاب عباد دست بنیاد ہی عرش پریشان حمد اشد ری شان معطفا رضوان ہی جو باخیاں حمد ہی صل علی ہر اک نامہ</p>	<p>ایضا کرسی ست بنیر پای حمد ایضا کرسی کجی فدا بیان حمد کرسی نہیں آستان حمد ایضا ماراغ ہی دستان حمد عبود ہے مع خوان حمد ایضا افلاک ہیں آستان حمد جبریل ہیں داربان حمد ایضا فردوس ہی بوستان حمد کر و بی ہیں بلبلان حمد</p>
--	---

<p>عافل ہی جای گریہ مگر اس طرح اگر ہو خواب سی نچتہ تعزیر ہشیار</p>	<p>ایضا ہی خستہ درن اجل تری ہر کام ایضا لیون خام طمع ہیں ہی زقار</p>
--	--

دنیا کو چول دیا ہے تو نے	بجھہ کیسی کیسی ہوئے ہے یار
سوتا ہوں خاک کیا ہیں گشتِ یار	دوتا ہوں تیرا میں منہ کو لپیٹ کر
ہوا ہے زمانہ فدا کس کا یار	نہیں عیشِ دنیا کا کچھ اعتبار

رباعی

فدا بابِ رحمت ہی کیا تجھ پہ باز	تجھ کا وقت اور یہ قرات دراز
بھلا کیوں نہ ور لیا رب سی سنجی	یہ شب ہی یہ خلوت ہی اور یہ نماز

ایضاً

تجھ کی ادھم کرفدا طیرہ نماز	در رحمت حق تعالیٰ ہے باز
یہ کل کی لی تیرے کام آئیگا	جو کر لیگا کچھ آج سوز و گداز

فرد

پہلی کر لون میں ادا نعمتِ کین تو سپا	نعم دنیا میں عبت ہی مجھی رنجِ افلاک
نعم رزق میں کیوں ہی انسان لیش	کسی لی بھی پایا ہی قسمت سی بیش
کیوں خجالت سنی خود شید چسپا خن	دیکھی اوس آئینہ رو کی جو صفائی رخص

فرد

مگر نہ میں فدا جو ندی سوا حلا	سیمرغ فی بنا ہاتھارستم سی اربا
اصنام بیو فاسی عبت ہی یہ احتلا	فرد پیدا خدا کی ساتھ فدا کر کچھ اربا

رباعی

تنگی زرق کی کیونکر بھی ہوگی تکلیف	ہی طیفہ میں تیری آیت اللہ لطیف
دشمنِ صعب سی کیوں ہو چکی مجھ کو تکلیف	ہی قوی رب مرا کو ہونیں لک صغیر

رباعی

مثل فلک ہی رفعت ایوان کا غل
کیا کیا نہیں ہی عزت ایوان کا نسل

کس سی بیان ہو سعت ایوان کا غل
ہیں اس مکان میں قبلہ و کعبہ سہی مشہور

ایضاً

گویا جہان ہی گوشہ وکان کا نسل
تھی گویا کان سی کم نہ قدر اشران کا غل

کس سی بیان ہو سعت ایوان کا غل
ویوان خانہ اوسکا ہی اک کوہ پیستون

ایضاً

فدا یاز ہی باب دار السلام
نکاہل اگر ہی مغل قیام

شب قدر ہی اور ماہ عیام
نہ سو یاد حق میں ہی بہتر قعود

ایضاً

محاسب بڑا تھا وہ شیرین کلام
گیا تھا یقی طوف بیت الحرام

کرامت علی ہی شہیدی کا نام
سنایا ہی کہ جا کر عرب میں موا

غزل

چن موئی رنج ناخچی تی ہین مجکود ام
در پی آزار رستی ہین سیری بار بندام
کبوت وہ ماری گئی جیب تھا وگر کوہن
اونکی صبح زنگی کہ جلد یارب کرد شام
ہو نہ پیدا میری انجا کو کہی ما مطلع ام
پائین دنیا میں خیر زیر دین جامی قیام

کیا کروں میں خاک اس بستی میں بارت نام
رکستی ہین بغض وداون چن بزرگ تی
کیون نہ نگر برون پھانسی تی و شہین
یا خدا تو منتقم ہی جلد گراؤنکو تباہ
یارب اونا خون منی کو تو غم کو مانی کو
جو میری اسد ہین یارب جلد ہون خانہ خراب

یا مہون فی النار السقر از ازل یا دوست
 کینچی تہی شمشیر کین جن مرد کو کین پیر
 آدمی کہنا او نہیں ہی اوسیت بعید
 مجھ محب اہل بیت پاک جس کو پستی
 نام بد کہنی سی او نکی فائدہ کیا فی

یا مہین دنیا میں اتم سر گرفتار
 ہی کوئی ولد الزنا او نہیں کوئی الد الحرام
 بار و گزوم کی طرح سووی ہیں وہ لاکھ
 شمر کا بند وہی وہ بابا بن بلجھ کا سلام
 جانتی ہیں میری اعدا کو یہاں خائش

افراد

کیو سلاؤن اوسکو بغل میں کین پستی
 خار مرگان بتان میں جو کلفت دیا
 اک شب بی وصال صنم مجھ کو زبان
 بخت وصال شاری کیوں مجھسی مہربان
 رفتار سی تری جو قیامت ہوئی بیا
 حضرت خدا کو یاد کرو چو و خیال
 پھنس گیا اگر یہاں اتم بت صیادین
 کیا نہ تیرا رنج فرقت تھا دل نا شاہین
 اتنی پھول اصلا نہونگی گلشن شیداؤن
 لیون ترے سرو میں لگی ہیں

یا پون جو وصل یا خدا دسترس میں
 یہ لطافت نظر آئی نہ گل نرگس میں
 ایضا پچو پرس کی تم ہو تو میں بھی نوجوان
 ایضا شکو اگر شباب ہی کیا میں نہ جان
 ایضا ہنگامہ اتنا ہو گا نہ شور نشور میں
 ایضا کس بت کو دسو تری ہو فکر ارم پور میں
 ایضا آب و دانہ مجھ کو کیوں لایا مراد آباد میں
 ایضا آخرش شوق درون لایا مراد آباد میں
 ایضا جس قدر گل و نظر آئی مراد آباد میں
 ایضا کیا پھول شگفت کی کھلی ہیں

رباعی

کب تک میں اوس مکان میں کین غم کروں
 دنیا کی سب معاملوں کو کہہ کتین

کب تک قدر میں نالی سدا مبدوم کروں
 ہی جہین یہ کہ چلکی طواف حرم کروں

رباعی

کسی زلفت کا میں گرفتار ہوں کسی چیتم فتن کا ہمیں ہوں
بہت چاہتا ہوں نچا ہوں انہیں مگر کیا کروں دل ہی لاچار ہوں

ایضاً

عجم پھر سی ہوں اجل کی قرین فدا مجھ کو اب تاب دوری نہیں
وہ مشرق میں ہی دیرین غریب ہیں ٹھکانا ہی اس فاصلہ کا کہیں

ایضاً

قرون حد سی ہی مجھ کو سونہاں اسید واسطی ہو میں آتش زبان
یہی ہی سبب ورنہ مجھ کو فدا سرِ فکرِ شعہ و سخن تھا کمان

ایضاً

پرویش یاب کنارِ بخت نافِ جام ہوں بسکہ طفلی سی خراب گردش ایام ہوں
کامرائی سی مجھی ہیرہ ہوا ہی کب نصیب میں فدا نو مید ہوں یوں ناکام ہوں

ایضاً

جو شمع سخن نہیں قلمِ نکتہ رنج میں کیا لکھوں میں چٹ لطف اوٹھا کا سگین
رہتی ہی یاد کس بت رعنا کی رات دن دل درو میں ہی میرا فدا جان بجز میں

غزل

تیرہا ہی ختم سی گویا میں چلنی چہا تیاں ہیں ہمہ سوراخ ہم کو کون کی ریشیاں
سینہ دریای لطافت سی اگر کبھی تیرا دو حجاب بجز خوبی ہیں تمہارا چہا تیاں
کیونکہ کوٹون سینہ لینا سنگِ حشر سی ام یاد آتی ہیں خدایا اس قصہ کی چہا تیاں

چہا تیان تیری مگر دو تھم ہی ہوں پوری
 نہ مٹی کیونکہ نہ ہوا و سبت کا کوئی سقیمہ
 صلیکھوں نے لیا ہی ہوش و ہوش کی
 کردی بندہ کو شب و صبح صدم کی ہو
 کٹ گئی میری اسی حسرت میں پھر کینا
 گویا ہوں و بلوغ مالا مال رخت و خنک
 یہ تو تیری عمر اور ایسا کلام شمع شمع

تو بصورت حور کی ایسی نہونگی چہا تیان
 جسم نازک رنگ گورا اور اوہر چہا تیان
 دل جو سینہ فی لیا تو لینگ کی اب جی چہا تیان
 اروس سبت رعنا کی دکھلاؤ الہی چہا تیان
 پر لکین اک شب اپنی ہاتھ و ہنسی چہا تیان
 حق فی اوس بیت کی بنائیں گئی چہا تیان
 اسی قدر خاموشی کیسی سکی چہا تیان

رباعی

کوئی ہے عاشق صنم یار و
 میں تم رہا ہوں کعبہ کی صنم میں

ہی کیو کیسا غم یار و
 مجھ کو ہے الفت حرم یار و

ایضاً

دنیا کی کچھ دوس ہر دولت کی جستجو
 پہونچا دی مجھ کو جلد بدینہ میں باخدا

یہ طالب صنم ہوں خواہاں خوب رو
 از بسکہ ہی زیارت حضرت کی آرزو

ایضاً

ایک رہ نہیں ہی تاب مجھ کو
 ایدل تری چاہ میں لگی آگ

حیقت نے دیا جواب مجھ کو
 الفت نے کیا خراب مجھ کو

افراد

عاشق کی یہ صفت ہے سو و گداز و
 اسی شاہ حسن لطف یہ عشاق چاہے

معتشوق کی صفت ہے عاشق تو از ہو
 سلطان کی ہی صفت کہ رعیت تو از ہو

ہی او غامی نور و رونق آفتاب کو فرد کب تیری سامنی ہی فروغ آفتاب کو
 مہر کی آنکھوں سی میکہو جان فدا کی خستہ کو مہر کی آنکھوں سی میکہو جان فدا کی خستہ کو
 لکھو کیا وصف اوس بت کا وہ سبھی دیکھ آیت خراج گارنگ دیکھو اور زلف پیر شکن دیکھو
 سب عزیزان جہان کہتی ہیں جانی تجھ کو ایسا نام زیبائی صنم یوسف ثانی تجھ کو

ایسا

کیون نہوای فدا مجھی فکر سخن کا صلہ ہی دل محو ناز کو شوق تیان کا ولولہ
 تکی گوری سچھی ہوگا مقابلہ ایسا رکھہ جیتی جی فدا تو خدا سی معاملہ

رباعی

محبوبے آسمان کا شکوہ پیہم سنگہ لعین کا کیا شکوہ
 نہوا وہو چاہتا تھا تو نجات بد کا کڑی فدا شکوہ

اندر

جان مری سوزِ حیم سحری اراد ہے جنت لہو لکھو محبو مراد آباد ہے
 کیا غم حادثہ دہر خفا فضا ہے اسی فدا خالق رب دوسر حافظہ ہے
 مشکل فدا ہی دید جمال تیان مجھے کب ہو بہلا نصیب وصال تیان مجھے
 تجھ کو دنیا میں جیت ہی نیم نامانی کہ خداوندی بندوں کا فدا کیا نامانی
 کیون ہی تم میں یہ تجھ کو بیتابی کیا میں خاکی بنا ہوں سیما بی
 گرفتار عذاب تم میں اللہ عظمیٰ سچے حضرت خیر الوہاء قرشی و مدنی
 سبک مقتول لاغر کا تری قاتل کی نہ رقی ہی نہ تو لای ہی نہ کاشامی تماشا ہی
 اسکی سوار کو جو تیرا تمام ہے عمر روان کا اسپ بھی کیا بد لجام

کہاں نصیب بھی عیشِ زندگانی ہی	بہ نور میں مبری مگر کشتی جو آنی ہی
قدراعصہ سی ہی تمنا تری	کہہ دیکھوں من سورن کی مار کی
نجا تو بتوں میں برامی خدا	ارے مان کا فر نصیحت دہری

رباعی

کیا بیان ہو جو ہی ہم ندونِ شہ قری	ہم کو مایوسِ چوہ لگی عنایت تری
گو کہ ہم غرقِ گناہان ہیں قدم سی سنگ	دستگیری کو تو موجود ہی حمت تری

ایضاً

نہ نمازی و طیفہ ہی نہابی اور نہ درود	نہ قیام ہی نہ قعود ہی رکوع ہی سجود ہے
کسی بہت کی عشق میں یا خدا مروتین ہی	میں ملایمیں الہی ان ہوتا مجھ سے گفت و سنود

ابیات

دل میں میرے جو علم نہاں ہے	صورت سی وہ ہو ہو عیان ہے
حسرت فی جلا دیا ہی ایسا	انکشت مرا ہر استخوان ہے
آخر مری جی کو کچھ تو ہی رنج	در نہ کوئی ایسا نیم جان ہے

رباعیات

لازم ہی جوانی میں عبادت کرنا	اللہ کی راہ میں ریاضت کرنا
سو جو گی جو کچھ نہ اب تو پچھاؤ گی	بہتر نہیں امی خدا نہ بخلت کرنا

ایضاً

اندیشہ آخرت ہی کیوں چن سی ہوا	کسوا میں ہے خیالِ ترکِ دنیا
نہ ہی غفور اور مجھ ہی شمع	چپسہ کہوں ہی خدا بھی یہ فکر عقی

رباعی

هر شخص کاسے حرام خواری شیوا
 سببت ہی یہاں ہر ایک لسان کی غذا
 جب تک نہوا آدمی ذمہ سہی پاک
 کچھ لطف نہیں نماز و روزہ میں خدا

ایضاً

گنجی ہی نماز راز حق کی گویا
 ہر رکن نماز میں ہی اسرار خدا
 پڑھنا ہے نماز کا نہایت شہوار
 واقعہ نہیں کوئی اسکی نکتہ نفسی خدا

ایضاً

دیتا ہوں نشان سجاو میں گنجینا
 فیض اسکا نگاہ کر تو ہو کبر بینیہ
 گویا ہی یہی وجہ رفاه دارین
 کیا اچھی درود ہی خدا تجھ پر

ایضاً

مقبول مری دعا کو یارب فرما
 یارب مری آرزوی دل کو ہر لا
 دی نعمت معرفت سی حصہ مجھ کو
 حسن رخ شاہد حقیقت و کھلا

ایضاً

یہ وقت اخراج رہ غفلت ہی خدا
 حب الدنیا مال و ملت ہی خدا
 بیری میں تو کر لی کچھ تو فکر انجام
 عمر باقی ہی اب عنیت ہی خدا

ایضاً

جب سی کہ دل بتیری ش سی لگا
 رہتی مری جان پر ہی آفت برپا
 یہ صدمہ درد و غم سی بیتیابی ہی
 اک جان پر مری ہیں سو قیامت پڑا

ایضاً

ہولاہون میں اوسکی یاد میں یاد خدا	دل تو ہی مرا بت پری دس سی لگا
قانون تو مجھ سے یاد ہونی کا نہیں	باز آیا میں نصیحت کی عہدہ سی فدا
ایضا	ایضا
از بسکہ گناہگار ہون میں یارب	شدت سی سیاہ کار ہون میں یاد
دارین میں کیچی معزز مجھ کو	از بسکہ ذلیل و خوار ہون میں یاد
ایضا	ایضا
باران کو شتاب حکم کردی یارب	یانی سی تمام دشت بہر دی یارب
تنخ خورشید سی جهان کی خانقہ	بادل کی پی لمان سپری یارب
ایضا	ایضا
از بسکہ زمانہ ہی پر آفات نہیں	ہیں سیکڑوں خدشتی اسمیں لاکھوں آفت
دہو کی میں نہ آیتو کسی ہرگز	دنیا میں فدا ہیں سرسبز و سرسبز
ایضا	ایضا
ہی تو ہی بہت بتوں کی غم میں مبتلا	کیا اور زمانہ میں نہیں اہل شباب
دنیا کا نہ کام ہونہ دین کا کجی	از بسکہ فدا ہی تیری اوقات خراب
ایضا	ایضا
یہ جسم ضعیف اور یہ سوز و غمت	یہ جان نحیف اور یہ غم کی شدت
یارب دمی نجات اس مشیت بھی	یہ جیٹوہ کا موسم اور یہ دشت غربت
ایضا	ایضا
حق ہی تجھی سلم کی عطا کی دولت	ہر وقت آوا کر اوسکا شکر نعمت

ہی علم کی آگ کی حقیقت اوسکی	کیون تجھ کو فدا ہی مال زر کی حسرت
ایضا	ایضا
دنیا کی عبث ہی تجھ کو نادان حسرت	کچھ کام نہ آئیگی یہ نشان و شوکت
خالق تجھی آخرت کا رتبہ بخشے	ایمان کی اسی فدا بڑی ہی دولت
ایضا	ایضا
سوچ اب ہی خدا کی دہلی راب کی	کیا وصل کی رکتا ہی بتوں سی آپ
اجی نہیں بہ سیاہ کاری کینخت	سر میں تری آگنی فدا بال سفید
ایضا	ایضا
کر دیگا مری اور سیاہی کو سفید	بخشی کا ضرور انشراح جاوید
گو میری گناہوں کی نہیں حد لیکن	ہی مجھ کو خدا سی مغفرت کی امید
ایضا	ایضا
ہوں شیفٹہ جمال روی احمد	دنرات ہی مجھ کو جستجوی احمد
آنکھوں میں بہرنگا چلکی روضہ فدا	سر مہ مجھ کو ہی خاک کوئی احمد
ایضا	ایضا
شیوہ انکا ہی بس دعا بازی شید	ہریک ہی پر از فنون مکاری و کید
یہ نمک و فدا ہوا ہی دہو کا کیا	اریاب جہان سی اور وفا کی امید
ایضا	ایضا
بیکار ہی ان کا محض وعدہ و وعید	کیا خاک کبری کوئی وفا کی امید
دالی نہ خدا کسی سی ہرگز کچھ کام	دنیا کی یہ لوگ بیروت ہین شدید

رباعی

شبهای درازمین برآهون بیدار
کسیا یسی جگه کا خون سدالیل و نهار
میرایی قدایه سخت محنت کا کلام
دیکه اسکونه تو بدیده استحقاق

ایضا

او ہوتا نہیں ہی اذان ہی تو سنگا
ایسی ہی جماو کیا بتولن کی درپر
کچھ حد بھی قدای گمراہ کی تیری
ہوتی ہیں تری قصدا نماز بن اکثر

ایضا

دکھلا نہ کسی ضعیف کو اپنا زور
بیستہ ہو کر نہ بن تو دنیا میں گور
کچھ بھی نہیں سو جتنا جا نہیں مجھ کو
یاد آتی ہی امی قداجو تار یکا گور

ایضا

اس عمر کو فقر و فاقہ میں گمراہ تیر
غم کہانی سی ہو نہ حضرت حق کی میر
روشن دل تیرہ کو خدا کر لی چل
کیا یاد نہیں ہی قبر کا کچھ نہ میر

ایضا

کرتا ہوں میں فیض نام معنی الطوار
تاغہ نگری کوئی کسیان ز نهار
خالق دی خدا اوستی غلامی این
یا معنی جو پڑ ہی گیارہ سو بار

ایضا

کیا کچھ بیان رتبہ ہائی شبیر
ہی پایہ عشق نہ پر پائی شبیر
حاصل ہی مجھی بزرگی ہر دو جوان
یعنی کہ خدا ہوں میں قدای شبیر

ایضا

کر دوں ہی ز بسکہ اسی قدا دوں پیر	نا اہل بین اسکی دوسرین مقصدور
روٹی ہی نہ پیٹ کونہ کپڑا تن کو	کس رنج تین کرتی ہیں بسراہل نہر

ایضا

شدت سی حسد ہی یان تبایا اور	عیبت ہی ہیانگی رہنی والوں کی شعار
کی سیر ثبت جہان کی لیکن مین نے	دیکھا نہ سین ایسا خطہ ناہموار

ایضا

مین شیر ہون ہی مراستان افکار	ہونی نہیں صید جو غزال شعار
آزردہ یہ ہونی ہی طبیعت میری	جون یوز کو دشت بیش بات امی

ایضا

ایسا نہ کہی خدا سی پایا ہراز	جو بجگو صنم کے ساتھ سی سو وگداز
ہمیں تیری ہی شوق وصل اصنام	کس کا کلم ہے قرا یہ روزہ و نماز

ایضا

حق کی تجھی اسی قدا کیا ہی ممتاز	راتوں نگو کرا و سکی ساتھ کچھ سو وگداز
کیا وصل کہ پوسہ بھی ندیگا تجکو	بیقائدہ ہی صنم سی یہ عجز و نیاز

ایضا

پیدا کرو رب کی ساتھ کچھ سو وگداز	اڑاؤ ٹپکے پڑ ہو قدا اتحاد کی نماز
دیتا نہیں زیب تمکو شوق اصنام	یہ عمر تمہاری اور یہ ریش دراز

ایضا

یا فکر سخن میں مل گیا اسی ناکس	کہہ کہہ کی جو شعر تو ہوا معنی اس
--------------------------------	----------------------------------

فرمایا کچھ معاد کی فکر کا حال	کدڑی تری عمر سی فدا تین برس
ایضاً	
اچھی نہیں اسی فدا دینا کی حرص	کرنا ہی جو کچھ تو کر لی بستی کی حرص
کج بخت قناعت اپنی کملی پر کر	کیون کرتا ہی تو حریر و دیبا کی حرص
ایضاً	
ہی مجھ سی و سادہ و نہایت مربوط	خواندہ نہیں چیچی لکڑی لکڑی کی خطوط
اس باب میں ہی کلمہ ہمارا بھیجا	کس طرح ادا کری و خطا کی شش و شش
ایضاً	
تیر ہی نہیں ہی کوئی عالم بین شفیق	در اصل ہی یا نہیں نہ مانہ بین خلیق
خالق سی کرا ہی فدا محبت پیدا	کیا ڈھونڈتا ہی کسی کو دنیا میں رفیق
ایضاً	
بیوا سٹھ ہو نہ تلخ کام و غمناک	کیون کرتی ہو اپنی جان شیریں کو ملاک
کچھ دین کا فائدہ نہ دنیا حاصل	اس فکر سخن پہ پی فدا ڈالو خاک
ایضاً	
چپ رہی کو یہ سمجھتی ہیں گویا سوگ	لیکن کا زبان کو ہی ہر اک شخص کی گوگ
غیبت کی سوا نہیں ہی کچھ کا نہیں	خو بخوار برادران ہیں نیا کی لوگ
ایضاً	
کہہ دلا ہی چرخ دون فی حجاب پال	ہی گردن میں ہر سی زبون ہیرا حال
بوسہ بھی لب صنم کا محکونہ ملا	کس موہ نہ سی طلب کہ خجندہ سی لب لال

یارب تزا دستگیر ہومی اقبال
امید خدا سی رکہ کرم کی ہر دم

گو تھجو زمانہ فی کیا ہے پامال
ہر لرندی ہاتھ سی فدا استعلا

ایضاً

مشہور جہان میں ہیں ہر چہ خجواں خلیل
اساک کی جبقدر ہی کترت او تنی

دو سب سی یادہ ہیں مانہ میں بخیل
ارباب سخا کی ہی جہان میں تسلیل

ایضاً

اسالی ہی انیس سی تیر و کاسال^{۱۳۱۴}
پیما نہ زمین کا ہو گیا ہی غرقاب

کیا تجھ سی فدا کہوں میں بارش کا مال
بجٹا ہی جو رند کا فلک پیر گریال

ایضاً

یارب کریم کر دے یا ہر اقبال
یارب کریم یہ دعا ہے میری

یارب کریم غم ہوں میری پامال
دارین میں بس رہی نگاہ فضل

ایضاً

بوسہ کو جو اس سی کل ہو لی لب ہم
دینی نہیں زیب گفتگو یہ تمکو

کہنی لگا ہی فدا و دشتہ جی سی صنم
پڑا تی ہو جباب تم تو حزب الاغلام

ایضاً

اچھا نہیں ای فدا یہ شوقِ ہشام
کچھ بات لگی گایان نہ وان یاوگی

سمجھو کہ بہت برا ہی اسکا انجام
دارین میں مفت تم رہو گی نا کام

ایضاً

لب خشک بین کیا کرون مین گرمی کلیم	کویا که سواتیزی پی هی خور کا قنیام
جلتی بین چپارد و طبق آژنه کھسپر	یہ جیٹہ کا موسم اور یہ ماہ نیام

ایضاً

دن ورد و وظیفہ بین مین کترتا ہون	پانی کی فکری نہ کچھ فکر طعما م
سنا ہون تمام شب مین قرآن پڑھتے	کس لطف سی ہوتا ہی سہرا پیام

ایضاً

پر ہمتی تھی جنہیں سدا بنی اکرم	کیا اچھی دعائیں کین علی نی باہم
ناغہ نگر و فدا کسی حالت مین	پرستی رہنا ہمیشہ حزب الا عظم

ایضاً

ایام کو گالیان دیا کرتا ہون	شکوی افلاک کی کیا کرتا ہون
مجاوہی کہان شراب عشرت پیدا	مین خون جگر فدا کیا کرتا ہون

ایضاً

یان غم سی لبون پی ہی سر جی نا	تجھ کو سمری حال سی خبر ہی کہ نہیں
آہر خدا خبر لی میری کافر	مرتا تری نعم مین ہون بت پر دشمن

ایضاً

نمناک ہی فدا تو کیون عالم مین	کیون رہتی ہیں اشک تیری چشم مین
ہون مین تری سوزش و رن سی گاد	دیوانہ ہی تو کسی پری کی نم مین

ایضاً

اک بت کا فدا مین ہو گیا ہون	حالت مرسی عشق تھی ہیبت ہی ہون
-----------------------------	-------------------------------

لسلی لیلی سدا ہی میری لب پر کیون خلقی کسی نہ محبو مجنون مجنون

ایضا

لکھی ہی فدائی تیری توصیف ہیں
اسرار خفی عیان ہیں ان پر بالکل
ہیں شاعرون پر نکات پنهان روشن
شاگرد خدا کی ہیں یہ ارباب سخن

ایضا

و نرات میں نالی آتشیں کرتا ہوں
یہ شوق وصال ہی غم حیران میں
سردا ہیں تین ای قدر کسدا بہتر ہوں
جیتا ہوں خاک گویا میں مرنا ہوں

ایضا

کیا دل کو سنبھالوں دل باقی نہیں
مانا کہ نہیں ہی دو نہایت اچھا
چلتا ہی فدایہ جی لگا ہی تو نہیں
فرمائی آپ کچھ میرا ہی تو نہیں

ایضا

رہتا نہیں حال آدمی کا کیساں
اس عمر میں کیا نہ رنج و راحت دیکھی
ممکن نہیں بکلیں جو نہ دل کی آواز
مشکل جو تھی کام و دہو ہیں آسان

ایضا

ہی جی میں فدا کہ نام اپنا دلوں
شعری و تپاک و کوکب و اشقہ
اچھا کوئی دسو تہہ کرتا خاص کہوں
انہیں کوئی نام اب مقرر میں کروں

ایضا

لہجہ بہ نثری فقط نہ غش گلوہ میں
جو تیاقی ہیں رام جو تیاں سرکش
مشتاق تری صدا کی وحشی آہوں
باتیں ہیں نثری کہ اسی فدا جادوہیں

رباعی

گو تیری گناہ ہیں زبس بی پایان
اگر تو ہی پُر انعم و رحمان
انعامن کرینگا گرنہ عصیان کی
دارین میں پھر مراٹھکانا ہی کہاں

ایضاً

رحمت کا تیری ہیں یارب پایان
کیا کیا نہیں غاصب و پتیری احسان
آسان کر سری مشکلات دارین
یا رحم و ارحم و رحیم و رحمان

ایضاً

ایچرخ ستمگار جفا جو ہے تو
مقتول کیا تو نے بہترین کو
کی آل نبی پہ وہ قیامت برپا
جس نعم سی ہی وا دیلا ایتک سہو

ایضاً

اس عمر کو اسی قد اغیبت جانو
لہ خدا کو اپنے کچھ پہچا نہ
ہو جاؤ فنا خدا کی رستی میں خدا
کہ تباہی جو بند و عرض حضرت مانو

ایضاً

دل کو غم یاد حق سی آباد کرو
اس عمر کو یوں نہ مفت برباد کرو
لہ ہلا و دل سی یاد اصنام
ہر وقت خدا کو تم یاد کرو

ایضاً

دردِ ہیم نکتہ دانے ہے تو
شاہنشاہ کشور معالی ہے تو
خالق نے دیا خدا یہ رتبہ تجھ کو
کیون حسرت جاہ میں فنا ہے تو

ایضاً

مضمون حدیث می جوئی تو آگاه	رکبه اسکو سدا و طیفه شام و بگاه
تائوس در کی دوا می یابد	لا حول ولا قوه الا بالله

ایضا

دُر تا بهون بین ای قدر انهایت	دنیا کی طمع نه تنگ کردی گمراه
الله سی مانگ عافیت ایمان کی	کسبخت نه رکبه محبت دولت نجاه

ایضا

افضال خدا به رکبه هر وقت نگاه	نافل نهو یاد حق سی هر شام و بگاه
خالق بی قدر اظرا بحیب الدورات	مطلب تری سب حصول تو کی انشا

ایضا

مین مومن پاک و ده شقی گنده	و دهنده زهری مین خدا کا بند و
کیون مجده یہ قر ورتا ہی موخیدین اپنی	دشمن سی نه میری چشم مو کی کند و

ایضا

بخشای خدا فی طالع فرخند و	میرای زمین به اختر تابند و
دینا مین رمیگا نام روشن میرا	یہ فینش سخن سے دولت بامیند

ایضا

ای طوطی طبع در نکامی ای	لبها به شکریه ز معانی بکشا سی
از بهر خدا ترانه سنجی سکر کن	احسان سخن بر اهل معنی فرمای

ایضا

کهول اینی زبان کی ای خار چه دیری	ده های کلام سی سفینه به سوری
----------------------------------	------------------------------

لکھ لکھ کی ربا عیادت زندگین
دیوان کو یک قلم مرصع کردی

ایضا

انسان کو عبادت خدا لازم ہی
بس یاد جناب کبریا لازم ہی
گریہ ہی نہ سمجھی تو نکمہ دوی اوقات
کچھ کسب معاش ہی قدا لازم ہی

ایضا

مطلوب جو کچھ جہان میں ہی فیروز
اسد کی یاد میں کرد ولسوزی
رزا فاق کو ایسی کیون قدا بھول گیا
کبخت جو شجکوی یہ فکر روزی

ایضا

یہ ذوق سخن قدا بھری نعمت ہی
دل جانتا ہی سخن میں جولنت ہی
کیون چوڑ یا خیال تالیف سخن
گو یا کہ تمام عمر کی دولت ہی

ایضا

انسان نہیں سخن سی بی بہرہ ہی
افسوس کہ ایسی فن سی بی بہرہ ہی
سح بلیل زار ہی سربیک اہل سخن
ای بوم جو اس چین سی بی بہرہ ہی

ایضا

دنیا میں قدا نہیں ہی آرام مجھی
جز درد و قلق نہیں ہی کچھ کام مجھی
شوق بت سبز فام میں مژنا ہوں
کیونکہ نگرے زمانہ بدنام مجھی

ایضا

ملجای جو وہ بت پری ویش باری
باقی ہی جو عمر کس مزی سی گزری
اپنی ہی نصیب کا ہی ٹوٹا ورنہ
یار بت کریم کیا کمی ہی تیری

رباعی

آرام طلب ہی کیا طبیعت تیری	نن پروری میں سدا ہی ہمت تیری
زبا ہی جوانی میں عبادت کرنا	اجھی نہیں ای فدا یہ عادت تیری

ایضا

بی حد سی فزون جہان میں بخلت تیری	خواب و خور میں سدا ہی نیت تیری
کچھ تھکو نہیں جو فکر کار انجام	گو یا کہ ہی ای فدا یہ شامت تیری

ایضا

کیونکر نکر وں شکا تبیین گردون کی	میدان میں شہید ہو گیا ابن علی
لعنت ہی خدا کی شمر ملعون تجکو	خنجر سی کیا زنجیر جگر بند بنی

ایضا

یار ب سری دشمنوں کو بیماری دے	امراض شدید کی گرفتاری دے
طوق لعنت لگی میں او کی پینا	دارین کی او نکو ذلت و خواری دے

ایضا

کب اس سی جہان میں کوئی تھی بہتر	انسان کو کمال کا بڑا جوہر ہے
کس کام کی ہی اگر ہوئی بی دولت	کیون تجکو فدا خیال سیم و زر ہے

ایضا

کچھ دین کو جاتا مناسب تھا تجھی	فرمان خدا کو ماننا مناسب تھا تجھی
دنیا کی ہوس میں کیا ملا خاک فدا	اسد کو پیچا تا مناسب تھا تجھی

ایضا

لکھا ہوا بخت کا کوئی نشتا ہے
کیونکہ نیکو نصیب تری راحت کج بخت

شکوہ ترا سی قدر یہ سب سچا ہے
قسمت میں تو تری رنج و غم لگتا ہے

ایضا

یار بچا یو تری ہیں بندی
خالی نہیں رہے سی کوئی اسکا کام

اس دام میں دہری ہیں لاکھوں بندی
دنیا کی معاملی ہیں گور کہہ بندی

ایضا

نتی بندہ رب ہوئی تنو کی بندی
ہی ہجرت وصال کی سدایم امید

ہیں حضرت حق تعالیٰ سی شرمندی
کیا عشق کی اسی قدر تیری ہندی

ایضا

اونیس سو چودہ میں ہوئی یہ کردی
گو جیشہ میں گوری ہاری چہنی لکس

قزاقوں نی لوٹی شہر دلاوردی
کاتک کی قدر الکی جو پرنی سردی

قطعات

یار بگناہگار ہوں میں
دارین میں از سب پیچیدہ

انماض مری خطاسی رکست
محفوظ مراک بلا سی رکست

ایضا

نہ جینی دینگی بھی یہ بتان کوئی
ابھی جو زندگی باقی ہی چندی دہری

مراد آباؤں کی پتہ نہ کام گنگا کا
نہان آئی الہی نہ رام گنگا کا

ایضا

یا خدا از یست ہو بسر کیونکر

بہت مرا مجسی مونہ کو موڑ گیا

اندمال ایسی زخم کا ہی محال
عشق کا تیر دل کو توڑ گیا

ایضاً

شوق دیدارِ یار و ذوقِ وصال
نغمِ رخسار و زلف کا سودا
در پی اک جان کی ہین سوہند کیا
میں اکیلا پہلا کروں کیا کیا

ایضاً

چین دم بہر نہیں دیتی مجھی تیا بی دل
اضطراب و قلق جانِ خزین فی ہارا
کس طرح ہای چپا و کن غم نہیاں اپنا
اسی قدر محکوبت پر و نشین فی ہارا

ایضاً

در کار ہی مدد تری ہر ایک کام پر
دنیا ہی و مقام خطرناک پر بلا
یارِ جہان ہی جادۂ آشوب کے کنا
نا اہل رہزنان ابالی ہین ہر ملا

ایضاً

شیدای ہی ترا وفا کر اوس سی
رہجائیگا نیک نام تیرا
دی وصل سے اوس کو بہر نہ کیا
اسی جان ہی و فدا غلام تیرا

ایضاً

تنہا ہوں مین اور ہجومِ غم ہے
السد ہی ہی میری بی کسی کا
بدظن ہین سب اقربا و احباب
سچ ہی نہیں بان کوئی کسی کا

ایضاً

ہی تجکو عبث کسی سی الفت
بیجانگی ہی جہان مین شائع
پان کون ہوا فدا کیا
کوئی نہیں آشنا کیا

ایضا

کیونکہ کو تیری بچ ہی جس نے یاد آج
کیا کول میں فدا تر انسان ہو گیا
صاحب نہ پوچھو حال مر گیا بیان کن
سوای یار میں ضرر جان ہو گیا

ایضا

سہ پہری موت اور نہیں خیال
نافل کوئی جان میں تجسا نہیں
ہرگز نہیں ہی خالق روزی سال کیا
ہی رنج راندن مجھی فکر معاش کا

ایضا

کمبخت نقد کو برباد کر نہ میت
سو دای حرص ز زمین ایسا ہو گیا
بیفائدہ ہی درہم و دینار کی تلاش
غنتاسی کم جانیں نہیں سیم زر قلا

ایضا

صنم جان باب ہون نعم سحر سے
خبر لو میری جلد بھر خدا
نیا وگی ہرگز مجھی میری جان
جو آئی میں تمہی توقف کیا

ایضا

رات دن مانگتی گذری ہی عیاضی ملت
بامی تیری ہو نہیں ہوا خواہ تمہارا کستا
ہاتھ سی ہاتھ ملائی میں ہی کا مورخ
کب روا ہی نہیں طالب ہی تکلف آستا

ایضا

طوف سرم کی شوق میں تباہیوں
کیا پوچھتی ہو حال قدامتہ نجف کا
والدہ رنج حسرت حج یہ ہوا جناب
جب قافلہ چلا تو میں بیمار ہو گیا

ایضا

۱۳	شائق ہوں زیارت پیمبر کا بچان سامان سفر ہم جو پتہ ہے سچے محلو	۱۳	ہی عشق مدینہ کا نہایت دسوا نمکن نہیں ہند میں ٹھہرنا میرا
	ایضاً		
۱۴	نہ مجنون بنو کعبہ کی غم میں آپ لکھو ساری دنیا کی دہندون لہن	۱۴	کرو عقل و دانش نہ کم اسی فدا جیلو جلد کعبہ کو تم اسی فدا
	ایضاً		
۱۵	لچہ رنج اوٹھاؤ کی اگر راہ خدا میں سر روز پر ہو بعد نماز سحر او سکھو	۱۵	لاؤ گی زبان پر نہ کسی رنج کا شکو اور ادھیر ہی فدا خوب و طیفنا
	ایضاً		
۱۶	ای نالہ دل در آمد و کر ہاں ٹال دی سرسی اس بلا کو	۱۶	اگر تو ہے رفیق جان ہمارا دشمن ہی یہ اسمان ہمارا
	ایضاً		
۱۷	پوچھو نہ مجھی کچھ مری کیفیت مزاج خالق کسی بشر کو ندی یہ تروتات	۱۷	دشواری ہی جواب مجھی ہر سوال کا میں آج کل ان ایسی مصیبت میں مبتلا
	ایضاً		
۲۱	ای فدا کیوں بچ میں تم ہو کی مرئیے شوق اگر آہن ہو تو مقصد بقا ہے	۲۱	عبر کرنا چاہی سب دوزخ میں چاہیگا لطیف حق سی جلد یا ہم وہ صدمہ چاہیگا
	ایضاً		
۲۲	نہیم کرم سے تری اسی کریم	۲۲	کھلا ہے چمن رنگ ایجاد کا

تری خشم نے مرکزِ خاک سے

شایا انسان باغِ شہاد کا

ایضا

۲۲۶

وہاں کسنی ہانوں سی باندھی حنا

یہاں خون ہمارا جگر ہو گیا

وہاں اونکی مانتی پہ صندل لگا

یہاں جھکو کیوں دردسہ ہو گیا

ایضا

۲۲۷

بہت گزری اہل سخن پر شتر

لیکن وقتِ تیل و بقا و نوا

اب اس دور میں ہی ہیں معشائیں

نکھامی و تفتہ سخی و فدا

ایضا

۲۲۸

نیزم سخن میں جاسد کمزور افدا

ناحق جو تیرے وپٹی الزام ہو گیا

کیا کسر شان شیر میں لایا ہیون

سرخیز خر مقابل ضرر نام ہو گیا

ایضا

۲۲۹

فدا ہوں میں سودائی درخشش

مجھی قید ہے قیدِ صوم و حلاوت

میں کیا خاک فکرِ معیشت کروں

نہیں سی مجھی اپنی غم سی نجات

ایضا

۲۳۰

تو ایسا کریم ہے کہ یارب

احسان کی تری نہیں نہایت

بس ایک نگاہِ فضل تیری

دارین میں مجھ کو بے کفایت

ایضا

۲۳۱

مترابوں غمِ بہت حسین میں

ہی بھر سے میری تنگ حالت

بردم سے خیال و وصلِ جانان

کیا خاک کروں فدا و کالت

۲۹

ایضا

سہیدی کا دیوان جو دیکھا قد
کلام اوسکا آبا نہایت پسند
معنا میں عالی کیسے ہیں قسم
حقیقت میں رکھتا تھا طبع بلند

ایضا

۳۰

لقا و لوا و ضیا و حیا
نظیر و نصیر و وزیر اور رند
میں کس کس کی دیوان کو دیکھا
ہوی ہیں سخنور بہت اہل بند

ایضا

۳۱

سری نام کی او سری نام کی
برابر میں ای رشک مہ سب عدد
رہیں دو نو جم تم ہم ہم
کرے حق تعالیٰ اب ایسی مدد

ایضا

۳۲

جیسے ہو کیا تھا کیا گیاں ازل سے
وضع داری پر لگا کر فی تھا گیاں کو گھونٹ
چاک سینہ کو دیا پر شمع شمع فی شمع
بند ہیں بایا تھا ابھی خرم جاگتا نہ کرنا

ایضا

۳۳

جی جانتا ہی جو نمک اوسکی بیچ میں
موزون سخنوری کا ہی خطبہ بنام میر
دیوان تو بہت میں فی دیکھی مگر فکر
ایا یا کسی میں کہیہ نہ خراج کلام میر

ایضا

۳۴

دیکھ کر فکر سخن میری نغمہ مانا
کیا تھی ان کاوشوں میں گلیاں و شور
زندہ امی حضرت سلامت میں ہو گیا
جاؤ گا وارالٹاسی اپنا دیوان چھو کر

ایضا

یہ عمر شباب اور یہ حسرت	یہ دست تہی ہی اور یہ بازار
بارب ہی سری بہ نور من کشتی	پیر اتری فضل سی ہو کچہ پار

ایضا

ای فدا ہر چیز ہو میں غم شیرین	تلخ کامی میں مگر گدزی ہی مستعار
ایسی صدی جان مخزون رہی ہر پناہ	زندگی بہر مرگ کا رب سی ہا شیرین

ایضا

باعث افتخار ہند ہے آج	ای فدا مطیع اوودہ اخبار
مطیع سی ہی جو لکھنو کو شروع	مطیع ہے لکھنوسی پر انوار
اہل انصاف کا وہ مجمع ہے	گویا نوشیروان کا ہے دربار
چہا پہ خانہ نگار خانہ ہے	مانی حین ہی ہی جہ پہ نثار
ہی غدن کا اگر پریس ہنوار	سنگ تی دانہ در شہوار

ایضا

اردو گویوں میں چند اسیر ہوئی	سب میں افضل ہی لکھنو کا اسیر
آفرین او سکی نظم شیرین پر	گویا ہر نر غزل ہی جوئی شیر

ایضا

عبت ہی یہ سیر چراغان کا ذکر	کرون کیا کہیں ہی جو عرس فرار
میں جلتا ہوں داغ غم بھری	فدا دیکھو تم روشنی کی بہار

ایضا

کیا کیا نہ اس نجف چسان ہیں	کینو نکرا داکرون میں تری نعمتون کا
----------------------------	------------------------------------

یہ رو سیاد اور یہ انوار معرفت

یہ تیرہ بخت اور یہ کیفیتوں کا شکر

ایضاً

یہ راستی بی انسان ہی باوٹھرقدا

کہ جسکے یمن سی بیاں دروان سچی اپار

اس ایک بات میں حاصل ہی مطلب این

چہ خوش بود کہ بر آید بیک کشر و کار

ایضاً

قدا ہوں میں مرو مصیبت زدہ

مجھی درد و ماتم سے ہے ساز و باز

میں دیوان کچھ کیونکر کروں مختصر

بہت میری نعم کا ہے قصہ دراز

ایضاً

کب رقم ہو فضیلت صدیق

کہ وہ ہے یار احمد مختار

دیکھو قرآن میں قول حضرت حق

ثانی اثنین اذہما فی العار

ایضاً

یہ دو حشیں اور یہ تعلق

یہ جان نزار اور یہ افکار

پتنگ معاشی اور یہ صرف

یہ بکسی اور یہ جور اغیار

ایضاً

عبت ہے زمین پر یہ سارا

نہیں دل میں تیری جو سو و گداز

قدا کیا لکھوں اسکی کیفیتیں

کسی وقت پڑھتا ہوں نہیں جو نماز

ایضاً

نشئی نول کشور کا بلع ہی مقام

جسکی سواد خوش سی خجل ہی باغ

مطبوع کی سر زمین ہی جو ہمیا نہیں

ہر سنگ مطبع گویا ہی اک لعل شہ چرخ

حاصل لسیقہ رہی جوانہ فدا کی نثار	منشی نعل کشو کی خدمت میں جل جلالہ
کرتارہ اوٹکی نکست اخلاق منی باغ	ادراک قوت روح ہی بنی نیچان خضر

ایضا

نثار جوان سیر سے صد حین	لکھنوی اسی فدا گیا کیون تو
ایسی صرف کثیر سے صد حین	لکھنوی نیکانہ پایا لطف

ایضا

حق فی دینی ہیں اہل عمارت کو جو	کافی ہی محکو کلبہ فی نیزہ اسی فدا
یہ جو پیرا فیر کا ہے دافع مراق	گو تنگ ہی پوسخت اوی سی کم ہیر

ایضا

بہر خدا کوئی مجھی پہونچا دو وان تلک	مترنا ہون آرزوی طواف حرم شریف
بارو سمجھ تو دیکھو من رہو ان کہاں تلک	یونان ہو گئی ہی ڈبا ئی سر شک می

ایضا

لگی ہی جگر میں محبت کی آگ	سیکے ہون حسن برشتہ پش
کسی سوچتا ہے فدا رنگ راگ	میں اپنی ہی جی سی اری تنگ ہون

ایضا

ہر طرف آج کل ہی راگ اور رنگ	ہی یہ ہولی کی دھوم دھام فدا
کہیں ڈھولک ہی اور کہیں ڈنگ	بج رہا ہی کہیں رباب و ستار

ایضا

کوئی گاتا ہی دیپک اور سازنگ	کوئی آتش کی گارہا ہی غزل
کہیں چوہلی بولتی ہیں دہنگ	کوئی پیر ہوتا ہے چار بیت رند

کہیں ہی نالچ اور کہیں میں سانگ
 اوڑر رہا ہی کہیں عبیر و گلال
 کہیں لونڈی کا نالچ ہونا ہے
 کہیں سارنگی ہی کہیں طبلہ
 کہیں کچھتی سے بادہ انگو
 بلی اہل نشاط جوش و خروش
 زہرہ و مشتری ہیں رامشگر
 بست کیا آج ہو گئی کشمیر
 بعض لوگوں کو نیند کا ہی خار
 اور ترابی جاگنی سی بعض کا مونہ
 دیکر ہند یون کی نیرنگی
 رنگ پاشی ہی جا بجا کیسی
 اب کوئی دم میں جو چوہی یہ
 چوٹتا ہی پئی نشانہ عیش
 انقلاب زمانہ ہے درپیش
 تنی جو ہو لی بس آج وہ ہو لی

کہیں ہی صلح اور کہیں ہی جنگ
 کہیں کچھڑ ہے اور کہیں ہی رنگ
 کہیں رنڈی کو آ رہی ہی منگ
 کہیں ہی بانسلی کہیں مونہ جنگ
 کہیں معجون بنی کا ہی ڈھنگ
 چلتی ہی می تو گھٹ رہی ہی ہنگ
 آسمان و زمین ہے پراہنگ
 ہی کہ وہ پہ زعفرانی رنگ
 ہی کسیکو کہیں نشہ کی ترنگ
 چڑھ گئی ہی کہیں کسیکو ہنگ
 دنگ ہیں آج ساکنان فرنگ
 شفق آسمان ہی سی دنگ
 شیشہ می کی ساتھ ہی ہی ہنگ
 کوئی دم میں کمان غم کا خدنگ
 در پی ہر آہو کی بیان ہی پلنگ
 خاک میں مل گیا ہے سارا رنگ

ایضا

جی چاہتا ہی لکھنؤ کا وہ صبا حال
 لیکن ہی اس قدر مجنی صفت محال

اکثر مری شفیق کچھری بین ہیں فدا
 کافی ہوں تاکہ باؤ لقا کو وہ چند شعر

ایضاً

۵۳

بجڑا جیتے جی فدا اپنے
ایسے نادان تو نہیں بالکل
کسی بت پرند اب مرینگے ہم
اچھا جی کیون برا کرینگے ہم

ایضاً

۵۵

دور کراہی فدا خیال وصال
بسکہ شدت سی بیوفا سی ود
بیٹھ یاد خدا کرینگے ہم
لگا اوس بت سی کیا کرینگے ہم

ایضاً

۵۶

مٹی ہو بہت عرصہ میں مہسی آج
برامانہ تو تم خواہ رنجیدہ ہو
صنم حسرت دل نکالینگے ہم
ولی سینہ سی تو لگا لینگے ہم

ایضاً

۵۷

فدا مجھ کو اک بت سی بٹی آٹھ
محبت کی صاف اوس آتی ہو
خدا سی لگی رہتی سی لو دھام
نکاتا ہی مونہ سی سر سی جو کلام

ایضاً

۵۸

یاد حق میں رہیگا جو مصروف
ہوگا نا جی فدا بروز شمار
ہوگا اوسکا بخیر خوش انجام
جو پھر مہیگا سد انودہ نام

ایضاً

۵۹

فدا سخت مشکل ہی باب نماز
نہیں دل میں تیری جو کچھ پابست
سایقہ کسی ہی جولی حق کا نام
یہ بیٹا ندہ ہے قعود و قیام

ایضاً

۶۰

در حقیقت نہیں رنہ وہ غازیل سی کم	مدعی ہی مرا اک بوم بشکل انسان
کیونکر اوسکو نکامون بندہ این بلجم	ہی بداند کی انکار ولایت سی او

ایضا

ہی جنون قیس میری خاطر ناشاد	نجد کا بن ہی مگر دیای گانگی کی سواد
خاکہ اوڑائی اس قدر نی مراد کا ہون	رام گنگا میں نہیں جز گردیا نی گانگنا

ایضا

منزل مقصود اپنی کین سوڈن ہون	نصیب
زار ہون بیمار ہون محو ہون بخور ہون	ای خدا مجکو کہاں ہی بت جان

دیکھ

نہ خواب مجاہدہ خاکم کو ہی پیری میں	ہجوم فکر و تردید میں بیان معرود
جو اہل علمہ شری نیش میں سب کچھ تین	مقدمہ ہی فدا پیش کس پیری تر ک

ایضا

بظاہر ہے علاقہ مرا کھری میں	بباطن اور جگہ ہی تعلق خاطر
سوامی درد ہی کون شتا کچھری میں	نعرض نہ عملہ سے مجکو کام سی ہوگا

دیکھ

آشفقہ گیسوی صنم ہون	کیونکر نہو ج و تاب جی کو
گویا میں وکیل درد و غم ہون	اک بت سے معاملہ ہی مجکو

ایضا

از بسکہ گستاہگار ہون میں	بابہ کیچہ قبول تو یہ
--------------------------	----------------------

ہی تو تو کریم گو خدا یا	شدت سی سیاہ کارہون میں
۶۶	ایضاً
نافلو ہی جامی شربت دیکھو گل کی بابت کچھ بہار نشیں دنیا کا نہیں ہی اعتبار	نہا جلو شاہ زرین تاج قیصر باغ میں ہر طرف ویراگی ہی آج قنبر باغ میں
۶۸	ایضاً
لالہ بہار ہی لال ہیں اک دوست قند منشی انست رام ہیں گوئل میں سمیشیں اکثر شفیق حال ہیں میری بیان دہان رکھی خدا سی پاک معززا و نہیں نام رکھتی ہیں مجھسی رنج خوبہوا بسطہ حسود دونو جہان میں رکھی خدا انکو نامراد	جو آج کل وطن میں مری غمگسار ہیں جو حال غم کے میری بٹری رازدار ہیں جو جو کہ لوگ اہل مروت شعار ہیں خلیق کریم سی جو مری دوستدار ہیں تاوان ہیں بی ادب ہیں دنی ہیں گمراہ ہیں مردود ہیں شقی ہیں سزاواردار ہیں
۶۹	ایضاً
بی زار راہ شوق حرم دل میں بگیا یعنی کہ چلکی کیجیے کچھ روز گاراب	نادار بون سی خاک میں ہی بی ہون اس رشک ہی سی واردمیرٹھ ہوا ہون
۷۰	ایضاً
کب تک ندون گالیاں فلک کو رہ رہ کی یہ آتا ہی مجھے رشک	کب تک غم کعبہ کا بکھاؤں خرمت علی جاہن میں نجاؤں
۷۱	ایضاً
مزا ہی جو پڑھنی میں قرآن کے	کسی شقی میں پاتی و ڈالت نہیں

نماز نوافل پڑھوں کیوں فدا

ملاوت سی بہتر عبادت نہیں

ایضاً

۴۲

خدا او سکار روشن ستارہ رکھی

مرا محضیر بان ہی جو کیول کشتن

نصیب او سکو ہر روز نور و زہر

ستایت دور سپہ کھن

ایضاً

انفاقاً وقت بوقلمون سی اکدن افلا

پہنس گیا میں مرد وانا جاہو کی نول میں

دیدہ نادان میں کیونکر سبک انا ہو

ہو سکی ہموزن کب تیر کی ہوتی تول میں

سج تو ہی پیغذ کیا جانی ہما کا مرتبہ

میں بی نوم نخس سی خفت اٹھائی کو میں

ایضاً

کچھ شوق سا ہی شوق مجھی غم عریک

دکھلائی فدا جلد مدنیہ کی زمین کو

مر جاؤں ہی بیتک تو مدنیہ کی جائو

جائی نہ کہی روج مری خلد برین کو

ایضاً

محسن ملی جو دوست مری لکھنؤ میں تھے

کیا کیا نہ ملنی کی تھی بھی اونکی آرزو

دنیا سی جب کہ سو می عدم وہ چلی گئے

افسوس ایسی وقت میں میں پہنچا لکھنؤ

ایضاً

چہ سوچ میں نغزل لکھیں تو نہ

لکھ چکا اور بھی بہت سا تو

ای فندا باز رکھہ قلم کو اب

نہ کہ میں تاکہ اٹھل فن میر گو

ایضاً

یہ چکیان جو مجھی آتی ہیں فدا ہر شب

عجب نہیں کہ وہ محبوب یاد کرتا ہو

وہ ہم سی گونگی پر کیاں غم ہی اوسی | عجیب نہیں کہ جو وہ آہیں سرد ہوتا ہو

ایضا

کالے بالوں فی کسکے مار دیا | ہی جان تیرہ خاکدان مجھ کو
ہوں گرفتار صدیریشیا فی | زندگی ہے وہاں جان مجھ کو

ایضا

مرا ہوں تمہاری غم میں ہی جان جان | مکتوب و پیام سی مجھی مشا در کہو
جانی دو اگر نہیں ہو راضی ہو جمال | دل سی تو خدا کی واسطی یاد رکھو

ایضا

آگہ مری حال سی خدا ہے | جو جو ہیں تزدات مجھ کو
جو دیکھتا رو سے خاطر شا و | کب غم سے ملی نجات مجھ کو

ایضا

ای چرخ تری ستم سی فریاد | اتنا تو نکر خراب مجھ کو
گردش سے بین تنگ ہو گیا ہوں | کر بھڑہ دراب شتاب مجھ کو

ایضا

ہجوم رنج و تردد میں بیقیام وطن | قدر اسفر کی مصیبت ہی کم نہیں مجھ کو
کوئی نہ پیرسان ہی حال نہ ہوں کا مری | ڈوبائی وادی غربت سی کم نہیں مجھ کو

ایضا

کیا اپنی میں کہدورت خاطر بیان کرو | کیونکر میں دل حزن سی نکالوں غبار کو
اس تیرہ خاکدان میں مری لہجی خبر | یا بو تراب حین نہیں خاکسار کو

ایضاً

دیرینہ آرزو مری حاصل ہوئی خدا
دیوان کی الطیاح فی پہونچیا لکھنؤ
ناتشد آسمان مجھی شوق اذکا ہو گیا
منتی نول کستور نے دکھلا با لکھنؤ

ایضاً

شکر رب دولمن بالینہ ووری خدا
کر دیا مجکو فریں کا ملین لکھنؤ
کل تماک سودا تھا سرین لکھنؤ کی سیر
آج زیر پاہی میری سر زمین لکھنؤ

ایضاً

مالکل یہ عود ہمدی ہی گو کردیاری
بر شعر ہی زبان ولایت کا ترجمہ
دیوان مرا کتاب تصوف ہی امی خدا
گو یا ہی کیمیای سعادت کا ترجمہ

ایضاً

ہستی اپنی ہی محض بی بنیاد
آج جو زندہ ہے وہ کل مردہ
حاک محسوس خدا ہنر معاش
دل ہے دنیا سی میرا افسردہ

ایضاً

بتوں سی ہی دل کا لگانا برا
بہت اس سی ہوتی ہی حالت نبیہ
خدا میں فی ہنگتا ہی یہ رنج و غم
خدا عشق کی دوسے دی نیہ

ایضاً

کیون متیں میں فی کین بتوں کی
توبہ توبہ ہزار بار توبہ
یاد آتی ہیں جب گناہ اپنے
کرتا ہوں میں لاکھ بار توبہ

ایضاً

یہ شوق زیارت ہی رسولِ مدنی کا
دکھلائی خدا جلدر وہ دن مجھ کو کہ بندہ
ہر وقت زبان پر ہی مری ہامی مدینہ
ہو آبلہ یا اور ہو صحرا می مدینہ

ایضاً

یہ لوگ تو گئی ہیں فدا جانبِ حرم
حضرت پنو چو حال مرا کیا بیان کن
ہوش و حواس آپ کی لیکن کہاں گئی
مرا تا ہوں جب سی کعبہ کو داؤد خان کا

ایضاً

دنیا کی محبت ہی نہ جنت کی ہوس ہے
یعنی مجھی ہونچا دی مدنیہ کی زمین میں
ہی واسطہ انس قرار ہوئی سے
طالب ہی رہتا ہوں جناب احد سے

ایضاً

اللہ ری زیارت حضرت کی آرزو
یہ مجھ ہو گیا ہوں زیارت کی شوق میں
آتا ہی خواب میں ہی مدینہ نظر مجھی
ہرگز نہیں ہی ہندو عرب کی خبر مجھی

ایضاً

ہی معنی پند نامہ گوہی شعر دن کی یاف
اکثر ارباب سخن کا بھی لکھا ہی میں فی نا
نسخہ دیوان نہیں ہی نسخہ عرفان ہی
تذکرہ کا تذکرہ دیوان کا دیوان ہی

ایضاً

ای فدا فکر سخن کا تجھ کو جو بخشا تمیز
سورہ تحسین ارباب ہنری آج تو
حضرت منعم کا تجھ کس قدر احسان ہی
جایجا یاروں کی پاس اکثر اثر دیوان ہی

ایضاً

عبث ہیں تجھ کو گلی یا رمی فدا ہی حسین
کوہ کیا کری جو تو فرقت میں اسکی مرزا سے

کمال رکتابی الفت و محسی و ریڑد غم قراق وہ بھی تو رنج کرتا ہے

ایضاً

۹۷

ماہ ماتم کی جو ولادت ہے
تھا فدا عین روز عاشورہ
سرمسب رنج میں کٹی میرے
اسی غم میں ہوئی جیٹی میرے

ایضاً

۹۸

کیا محکو عمل کا ہی بھروسہ
دل میں مری لاکھوں سوسے ہیں
یار بے فقط امید تیری
کس کام کی سی نماز میری

ایضاً

۹۹

نہ جاڑی کی سردی ہی ہو خوفناک
نماز تعبد نہ کیجے قضا
فدا خوف نار سقرا چاہیے
مدام اوٹھنا بچھلی پھر چاہیے

ایضاً

۱۰۰

اک روز کیا جو میں فی اظہار
کہنی لگی سب یہ جھوٹ ہی ہم
شوق اپنا حضور اس پری کے
قائل نہیں ایسی مضطرب کے
کیا مجھسی فدا تمہیں علاقہ
سوچو تو ذرا کب آئی تھی تم
دور روز گئی تھی جنوری کے
آئی جو اخیر ضروری کے
کیون شکوی ہیں مجھسی خود سری کے
بیس کمل گئی معنی دلسری کے
لجہ کمر گزری ہیں دو مہینے
غیرت کا مقام ہے نہ بولو
سنٹی ہی یہ بات بخش ہو امین

ایضاً

کبیر ابھی نہ فکر سخن میں فدا حسین
اس فن کا شوق ہی نو کر دی شاکم
سودا و میر و جرات و ناصح کہاں گئی
باقی جہان میں نام ہی فیض کلام سی

ایضاً

ہیچ ہے کار و دلے و دانا
ابلہ ہر دیک چرخ پیر فن ہے
چ مثل ہے جہان میں مشہور
جسکو چاہے چاہے سہاگن ہے

ایضاً

لکھ گیا سی جو کچھ وہ سہنی دی
کیون یہ اصلاح روز پھوتی ہی
سخن خشک و تر پہ قانع ہو
ای فدا بدہ گیا جو موتی ہی

ایضاً

سچ وہاں تنگ تیری قند سی ہی
گویا ہر ہر بات تیری گوہر یکا نہ ہی
ایصنم وقت تکم لعل بھرتی ہیں گر
کیا زبان تیری مقالید جو ابر خانہ ہی

ایضاً

میں تماشا دوست اور پیشکشِ حسنہ
کیا شکایت کیجی اس اپنی بخت شرم
ایسی ویرانہ میں مجھ کو آبِ حور لایا فدا
روزِ سننا ہوں جہان و از خدا و یوگم

ایضاً

ہوں تنگ بین و باہرِ شترانِ وطن
جون گرگ ہر اک اونہیں میں مئی کی کین ہے
یا شیر خدا ہر خدا وقت مدد ہے
ہر شخص منافع بیان اک شمر اہیں ہے

ایضاً

ہنس زعم ز زمین اپنی نہ اہل کمال پر
پیش کمال خاک ترا گنج و مال ہے

ای نف تری تسنیں بجا پیری دلی ۱۰۸
 خاک سید زبانہ آتش ہی عاقبت
 کچھ یہی تجھی جہان میں خیال نال ہے
 سرکش یہاں بچشم زون پایا ہے

ایضا

خدا یا تری شان ہی بس عظیم ۱۰۹
 دعا ہے مرے یہ کہ دارین میں
 ہر اک تھی پہ حاصل ہی قدرت تجھی
 بچا لیجیو ہوسر بلا سے مجھی

ق

سیکڑوں جاندار کی سیانہ دیکھو ۱۰۹
 گویا ہی ارباب بنیش کی لمبی عبرت کردہ
 جسکو تم سمجھی ہو مسموہ پیہ ویرانہ ہے
 نام انگریزوں میں جس گھر کا عجیب خانہ ہے

نامہ

<p>۱ امی پر نیراد مایہ خوبی مر گیا میں تری تمنائیں نالی کرتا ہوں شب کو اٹھ کر خون جو رویا ہوں نشانی تاب غم اب مجھی نہیں ہے خانہ زاد بلای فرقت ہوں تنگ ہوں صنعت و ناتوانی ہامی مجھی چلا نہیں جاتا درد فرقت سی کب میں جاتا ہوں مجسا ہی کون خلق میں کا کا</p>	<p>۱ سرسبز دلبری و محبوبی دیکھنی کچھ نہ پایا دنیا میں نہیں جگر گریہ کا مٹا ہوا پھر رنگ چہرہ کا از غوائی ہے تم کہیں اور میں کہیں ہی میں گرفتار صد مصیبت ہوں یا غم و عصہ سخت جانی در نہ دروازہ تک تری آنا رات دن زار زار روتا ہوں ہی مری ضد پہ گردش آیا</p>
--	---

جان بلب لبین صنم تری نہم
 بیکس و راز و ناواں ہونیں
 تم تو ہو عیش و شادمانی میں
 حیف عاشق پہ یہ بلا گزری
 شدت سحر سی موامیں تو
 بات رہا یگی صنم تری
 آنکھوں ہی خیال بدنامی
 برق پیر جامی تری غصمت پر
 رات دن نالوں سی ہی کا مجھی
 ہو گیا آہ آہ میں ناکام
 شکو کب تک خیال غصمت
 میں ہوا جاتا ہوں جوان ایچاں
 صبر میرا نہ تم پہ پڑ جائے
 جان اتنا نہیں ستاتی میں
 بیوفاتی پہ یہ کسرباندہی
 چاہی آدمی کو خوف خدا
 ہوں میں عاشق مری خبری
 اپنی طالب پہ رحم کرتی ہیں
 یہی آتا ہی دلمیں دہیان سر

طاقت صبر اب نہیں رہیں
 رحم کر رحم نہم چان ہونیں
 میں ہوں سو بچ سرگرائی میں
 اور نہ ہوا یہ کو خبر اوس سی
 آخر ایچاں لبس ہوا میں تو
 لی اگر لینی ہی خبر میری
 ماری ڈالی ہی محکوناکامی
 کر نظر میری رنج و محنت پر
 کچھ نہ میرا ہی پر ہی در دہی
 بوسہ لب کی آرزو میں کام
 محکوشدت سی رنج و محنت
 در خدا سی خدا کو مان
 شکوہ خدا نہ دکھلائے
 ستم ایسا نہیں کہ اتنی میں
 کہی لیتی نہیں خبر میری
 نہ ستاؤ غریبوں کو ایسا
 درو دل کی مری دوا کھی
 مرنی والی یہ ایسی مرنی میں
 کہ صنم آؤں میں وطن میں سر

پس سر ہی سوچ تم ہو ایم
 نہیں نہ رما طلق خاطر
 من آہ فہ رضا جی ناں
 محکو اپنا غلام سمجھو تم
 کبھی کچھ آب وصل کی تدبیر
 ستابہ ایجاں ہیر میں جی جاں
 میری تدبیر سب ہیں لاجل
 یعنی تم امی میری ہو پردہ بین
 ہی گزہ کی بھی کچھ اگر تفسیر
 گر گزہ بھی وہاں ہوا باری
 میری چاہت کی بدگمانی ہی
 ملی ایجاں کہیں چید محکو
 مانی دینی نہیں مری دھمن
 بٹہ ہون جا کر اگر تیزی کہیں
 میں اگر آؤں تو یدلت ہی
 آپ کیجی اگر اجی تدبیر
 تمکو ملنا ہی مجھی گر منظور
 ہوں جو دو شخص اگر جوتم افنی
 میں تدبیر یا ہی جی میں

میں بلا سی رہوں ہوں گا
 یعنی تم ہو تم گراں خاطر
 لاکہ فرقت سی گو رستان ہوں
 نظر سرور رش سی دیکھو تم
 آگی ہے بد نصیب کی تقدیر
 دہن مرگ سی امان یاؤں
 میری تجویز ساری ہیں بالکل
 کوئی قابو وہاں گزہ کا نہیں
 کہ ادا کرتا ہوں میں شکر نصیب
 مذکریا بات جو کروں آری
 ہیں بگھبان سب اقربا میری
 کہ سناؤں میں حال دل محکو
 میری جانب سی سبب ہیں طہن
 اشک بہاڑ میں دیدہ ترہن
 خوف رسوائی اک مصیبت ہی
 سہل ہوتی ہی وصل کی تدبیر
 سوچ کیا ہی کہ ہی مثل متہو
 نہیں درکار مہتی و فاضی
 وصل کی جلد ٹھہانی جی میں

یا اشارتی سے مجھ کو بلواؤ	یا کسی طرح آپ آجاؤ
رکھی خوش تملو خالقِ دوسرا	زیادہ کیا اس سی اور لکھی خدا

نامہ دیگر

یسین میرا افسانہ خم طراز بلائی مصیبت میں ہوں مبتلا بڑا رہتا ہوں مثل چان چھوٹ یہ ارمان ہی لو کہان میں کہیں جو دکھی بکا یک وہ رولی لگی رولانی ہی کہا کہی بیکسی نہیں چین مجھ کو کہیں اکیدم نہیں میں تو اس رنج میں اب ہوا کوئی چیز دنیا کی بہانی نہیں وطیفہ تری نام کا ہے سدا نہیں تجھ کو یاد فداے حسین صنم رکھی دل سی تو مجھ کو یاد دعا پر بن کر تا ہوں ختم کلام وز اندیشہ بردل عبارت مباد	بکوش دل امی محرم دل نواز کہ جسدن سی تجھی جدا بن ہوا نہ کہانی سدا ہی نہ سوئی کاہتوں بہ وحشت مجھی چین بتی نہیں خدا کی قسم وہ زبون حال ہے سناتی ہی کیا کیا مجھی بیکسی سدا رہتا ہی تیری ملنی کا غم خبر لیجی میری بہر خدا تری یاد خاطر سی جانی نہیں تمازا اور وظیفی ہوئی سب قضا اسی بات کا مجھ کو ہی شور و شبن نہیں کرتی پیغام و خط سی جوشاد لکھوں اور کیا جز نیاز و سلام غم از گردش روزگار ت مباد
--	--

تتمہ دیوان فدا

مناجات بجناب حضرت قاضی الحاجات عزہ

یار رب اب سزا کا محل ہی قصور میں
حکم سزا ندیکے مجھے بارگاہ میں
ہی وقت مرمت بھی دل شاد کیجیے
موقع ہی حمت کا جو سیلابی تاتہ ہوں
فرمانی قبول جو مانگوں میں اب دعا
یار ہی اس خف کی بس تم تیری آ
نغرش ہی ہر قدم پہ خدا پہنہا لیں
دہکا لگی تو اپنی مدد سے بچاؤ
اس ضعف میں مجھی قوت کی آس ہے
یار رب مجھ کو اپنی محبت میں مارے
دنیا سی دوستی میں تہ اپنی اوٹھاپو
ناپاک گنہگار میں نہ کیجو مجھی ہلاک
یار رب مجھ کو خف کی ہو طاقت بخیر
سب سختیوں میں ہی آسان کیجو

لایا ہی التجا جو یہ بندہ حضور میں
آپا ہے تیرا چور جو تیری بناہ میں
نعرہ ہر ہاں جسم سی زادا کیجیے
گو قابل سزا ہوں مجھ نجات ہوں
یار رب عفو ہو مہر و عطاشی میں خطا
دُنو جہاں میں کہیو مجھی ابرو کی سائے
ہوں بسکہ ناتوان میں میں پر نہ ڈاؤ
گر بھی پڑوں جلد زمین سی اوٹھاپو
میں درختی ہوں مگر میری پاس ہے
اپنا ہی لکے مجھ کو ہمیشہ پکارے
دشمن یہاں بہت ہیں خدا یا بچاؤ
اسی پاک مجھ کو کر دی مارا لکھ میری پاس
زہر زمین نصیب ہو باغ خان کی سپر
جلی کے پل صراط پہ رفتار کیجو

وقت اخیر بی مری کی بود و ضرور
مری که بعد از وضع جنبت مقام
صدقه نه جان کنی کاذره میری نه بود
جسد که نکلی تم تر نکلی زبان می ناما
که کار نیک بدکانه محبتی باب بود
پوچا کوئی سوال تو چشمی محال بود
دشوار تو بی بی انکا کوئی جواب
یارب ذو المنن نه مراد و فاش بود
هر وقت مجبور که تو پانی پناه مین
دنیا مین هر لباسی خدا یا بجا بود
طالب هوک رپاک هر چند دود و هوک
اس کل رسازیون به تری نازی می
شانی بی تو اگر چه به بنده سقیم به
هر دم تری جناب سی یارب بی به دعا
جو یا کسی طیب کا مجکونه کیجو
یارب به التبا بی که میری دهر و دهر
مخوط مجکور که های جلیسی جهان مین
جتنی بهین شکلی مری سان کیجو
دنیا و دین کی پوری ساری کام هوک

سکرات موت مین محبتی حاصل بی بود
نکلی جو دم زبان به تیر اکلام بود
وقت اخیر که طیب زبان به بود
هو کلامه شهید آخر مر اکلام
ویران بار پرس سی منت شتاب بود
جنبت حرام او جسم حلال به
چشم کارا چا تا هوک ایامین به حساب
در بار عام مین خطا کی تیکاش بود
پیکر اند جاوون مین کسی یارب مین
عقبی مین رنج حسرت نیکان یو
هون هر لب زبان به خرید رسود و هون
بنده نوازیون به تری نازی می
خوت مرض زمین جو تو انیا حکیم به
تاریست تذرت مجی که تو سدا
هر در و کی خبر مری جلد آپ لیجو
اوقات خوت اش دل هو سدا به
ایسی بی بعد مرگ بی که یو امان مین
هر وقت اس نحیف به حسان کیجو
جتنی بهین رزو مری حال تمام بود

و نو جوان میں کہو مری سر پر ایسا ہاتھ
 تجسام برنی ہی جو مری سر پر ای کریم
 رکھی ہی پرورش مری حسب طرح آبلک
 طاقت ہی کیا زمانہ کی جو مجکو رنج دے
 گو مجکو کچھ لیاقت دنیا و دین نہیں
 نادان کو تو خزانہ قارون عطا کر
 عاصی روسیاد کو باغ نعیم دے
 اس ضعف میں کہیں بھی گرنی نہ پڑی
 تو تو ہی دستگیر گنج ناتوان سہی
 دنیا کی آفتوں سے بچا یا ہی حسب طرح
 کس کس زبان شکر گزاری کروں ہی
 کمبخت ہی جو تجسی مربی کو بھول جا
 بندوں کی پرورش تھی منظر ہی آ
 یک لخت ہوٹا ہوں میں خونِ عیم کو
 بیو اسطہ بکلی و شش خم میری واسطی
 کیونکر موتیری بندہ نوازی سے بھگیا
 بچا ہی مجکو ہو جو کسی بات کا ہراس
 محتاج غیر کا کہی ہو گناہ یہ غلام
 ہر چند بی حضور ہوں پر با حضور ہو

روز ازل ہی یا لا ہی نی کر م کی ساتہ
 طفلی میں مینی آپ کو سمجھا نہیں قیم
 ایسی ہی تا ابد رہی ای مالک الملک
 مان ہی تیرا کون جو تو مجکو گنج دے
 اس امر کی مگر تھی پیش کہیں نہیں
 وانا ہمیشہ خون جگر ناشتا کرے
 جا ہی تو بیگناہ کو داغ جہیم دے
 لغزش جو کہاوں جلد بھی تھام لے
 عیسی ہی تیرا فضل میں گونجیاں ہی
 آفات آخرت سے بچو گناہ نہ طرح
 سوار تو فی ثانی ہی آئی بلا مری
 افسوس تیری یاد غنی فل ہو ہای
 ہر چند دیکھتا ہی تو ناقص ہی رگام
 جب کہیتا ہوں تیرے فضل عیم کو
 کافی ہی تیرا فضل کرم میری طلی
 جستو تجکو ڈھونڈتا ہی پایا ہی اپنی پاس
 تجسام برنی ہی جو نگار میری پاس
 سر پر مری کمر کا تیری ماتہ ہی مدام
 تو ہی تو میری میں گنج تجسی و رہون

روزی تری خزانہ سی بجو سدا ملی
 یارب ررق کی سو ترو دلاش من
 سب دوستو نکو میری شوقا ہون یہ
 با خواہ جو بلا میں مرا مبتلا رہے
 سب مہربانوں کو مری تمسار کر کیو تو
 کر کیو مری غمخیز و نکو اپنی پناہ میں
 خانہ خراب ہوں مری عدای کرویا
 یارب جو میری در پی آزار ہو بہا
 دونو جهان میں منہ مری شمع کا لاہو
 رکھی جو مجھی رنج رہی وایا سلیل
 میں بند ضعیف مگر تو قوی تو ہے
 سوئی ہیں مینی شجکو خدا سب اپنی کام
 یکس ہی ہو قوف ہی بی زری غلام
 ہر چند پر گناہ ہوں پر رحم کیجیے
 ہر چند ہی کہ ظاہر و باطن سرخراہ
 ہر چند میری کام ہیں قابل غدا
 کام میری نقص اعمال ہیں شمع
 گر بخش دی مجھی تو تعجب نہیں ذرا
 محض اپنی محکو فضل رعایا سی بجا

نصیحت سی مجھ بھٹکی اعلیٰ کا منہ سلی
 تازندگی ہو میری ترقی سعادت میں
 اعدا کو میری ذلت داریں ہو نصیب
 ہر خیر خواہ تیری امان میں سدا رہے
 دنیا و دین میں انوکھو باغزار کیو تو
 کہ کسا کسی طرح کا ننواؤ مکی راہ میں
 پائین شج جز دہان بلا اور بسین پناہ
 دیکھوں میں مبتلا ہی بلا او کو جاؤ
 حاسد مراد ہاں اجل کا لوالا ہو
 بگو مراد ہمیشہ رہی خوار و زلیل
 کون آگی تیری زور وستم مجھ پر کرے
 ہر کام کا مری ہو عنایت سی نظام
 یارب ہیں تیری ہاتھ مری سی نظام
 ہوں قابل عذاب مگر بخش دیجیے
 لیکن سید ہی کہ نہوں موڑ غدا
 لیکن سی گرم سی ہوں تر صد صفا
 لیکن ترا سدا گرم ہے بڑا وسیع
 فضل و کرم ترا مری عنایت ہی سوا
 دیکھ اپنا حوصلہ مری کاموں پہ تو بجا

مالک مرآتو اور میں تیرا غلام ہوں
 کہ طالب نلال جو محو حسد ام ہوں
 ہی شرم اس خفیف تیرے کار کی تجھے
 فریاد ہی کہ پیری میں طفلی شعار ہوں
 یارب مری زبونی اعمال پر نجا
 محتاج کو تو دم میں کری صاحب پیر
 یارب یہ وقت دو پہی بند ہی اور تو
 ہی آدھی رات اور میں پہیلائی ناتہ ہوں
 گرچہ اب تری نشہ معر خاص ہو
 اسی آنکھ خاک را بنشہ کی کیا لئی
 ناپاک کو جو پاک کری تو عجیب بین
 و شوار جو بھی وہ سب سان ہی نجا
 جو چیز مجھے دور ہی نزدیک ہی تری
 یارب جو میری جان کو ترہم ہی نجا
 اس دم ہی اپنی بند کو یارب نہایت بخش
 غلگین کو اپنی فضل سن لے شاد کیجیے
 فدا دے ہی مری سن لینا آد کو
 گورنخ ہی بلا سی کسی قسم کا مجھے
 اب میں ہوں و تو ہی خاؤں کارزار

آفتادہ دہرے تیری سلو صبح شام ہوں
 تو پاک کر دی بجو میں پاک نام ہوں
 تیری سو کسی کا بہر و سائین مجھے
 کہ نختہ کار مجھ کو کہ میں خام کار ہوں
 اپنی حبیب پاک کی حد تو ہی ہی بجا
 تو بیشل ہے اور تیری شان فی ثلیر
 میں تیری سانی ہوں ہی میری ہر
 تو دیکھتا سنا خجیب کہ میں تیری تہ ہوں
 سب بند و جهان ہی یہ بند خلافت
 آیا بود کہ گوشہ چشمی بمانی
 دیکھتا تیری فضل و کرم کو سب نہیں
 ہی کا د تیری سانی جو کو د ہی بھی
 یارب تو ہی بھی پری کو کو کی دوی
 جس ہی نہیں ہی بند تو عامی تیری
 یا دل کو میری بے سرون ہی نہایت
 بندہ کو بند و رد سے آزاد کیجیے
 جھٹکانا کیا ضرور ہی اس و سیاہ کو
 لیکن تری سونین کا پارنگا اب
 و اس ہی تیرا اور مرا ناتہ ہی دراز

پکڑی ہوئی ہوں نہت ترا وہن کرم
 جینی یہ کیا دارہی مرنگی معد بھی
 انماض منسلحت سی جو کراسی تو
 انماض ہنر حساب نہو میر کل مین
 بندہ بین ہکاو چلبیہ اظہار بندگی
 پرواہی کیا تجھی مری صوم و ملوہ کی
 ممکن نہین نجات ملوہ و زکوہ
 مکہ نہین ہی تجا و ملوہ و زکوہ پر
 ہی محض سچ کارہ ریاض ہزار
 کلمہ سی مغفرت ہی حج سی نجات
 توبہ قبول کر مری یارب بی نیاز
 افسوس کیا کون مین بندہ ترا ہون
 یارب وہ وصلہ کی بندہ ترا ہون
 مین ہون فقیر اور تور و اور کریم
 مین ہون مریض اور تو میر حکیم ہی
 تو ہی کریم اور مین درویش مین ترا
 مین بینوا ہون اور تو غنی کریم ہے
 کب مجھ کو انہی درد و رونی سی بیم ہے
 مین ہون گناہ گار تو آمرز گاری

پہچانچہ ورنہ گناہ ترا جتکاب ہی مین دم
 جو احصا ماب ہی رہی گناہ ہی
 بدو بہ تجھی یہ میر نہیں سکتا رو کہی
 انماض کی ہنر کیا کہان اس علم
 گو تو خین کسیکا طلبکار بندگی
 البتہ مجھ کو فکر ہی انہی نجات کی
 جیٹکارا واقعی نظر مرحت سی ہے
 البتہ مار ہی تری مینان ات پر
 کام آئے گا مگر ترا افضال لائزال
 چٹکارا نیک بد کا فقط تیری ہاتھ ہے
 سب سچ اس پلید کار وہ ہی اور نیاز
 دنیا مین گویا بندہ دشا ہوا ہون
 از بہر چپ بندہ دنیا مین بنون
 عصیان شعار مین تو غفور الرحیم ہے
 بیمار مین تو چارہ کرہ سقیم ہی
 تو ہی حکیم اور مین دلریش ہون ترا
 مین حسنہ جان مین اور تو حکیم سقیم ہے
 تو چارہ ساز و درد دل ہر سقیم ہے
 مین ہون دنیا پناہ تو پر دہا ہی

ہر شے کا جو علم ہی اور مجکو جہل ہے
 مالک ہی اور ملک ہی قدیم اور قدیر
 یہ بندہ خوار و خستہ نجس اور ذلیل ہی
 تو آدمی کرمی تجھے ہی آرزو ہی
 خاصیت آدمی کی تو مجھ میں کون سی
 دنیا و دین میں رتبہ مگر شکر کا ملے
 ناقص ہوں اور کسب ہوں پورا ہوں
 ناپاک ہوں نجس ہوں پیلہ و رخوار ہوں
 مومن ہی تو عزیز ہی تو اوعلیم ہی
 مقصود ہی علیم ہی انسان ہی تو ہی
 قدوس ہی علی ہی ولی اور حیدر
 سلطان ہی او کہ دل مرا تیرا سر پر
 سینہ مرا نہیں ہی مگر تخت ہی ترا
 کعبہ ہی یہ حطیم ہی یہ اور مہای یہ
 جاوہر ترا تمام مری آب و گل میں
 ہر سمت ہر طرف تجھی پاتا ہوں بڑ
 موسیٰ نہیں جو سیر کر ہی کوہ طور کا
 ورنہ ہر ایک چیز میں تیرا حضور ہے

ہر شے کا جو علم ہی اور مجکو جہل ہے
 مالک ہی اور ملک ہی قدیم اور قدیر
 یہ بندہ خوار و خستہ نجس اور ذلیل ہی
 تو آدمی کرمی تجھے ہی آرزو ہی
 خاصیت آدمی کی تو مجھ میں کون سی
 دنیا و دین میں رتبہ مگر شکر کا ملے
 ناقص ہوں اور کسب ہوں پورا ہوں
 ناپاک ہوں نجس ہوں پیلہ و رخوار ہوں
 مومن ہی تو عزیز ہی تو اوعلیم ہی
 مقصود ہی علیم ہی انسان ہی تو ہی
 قدوس ہی علی ہی ولی اور حیدر
 سلطان ہی او کہ دل مرا تیرا سر پر
 سینہ مرا نہیں ہی مگر تخت ہی ترا
 کعبہ ہی یہ حطیم ہی یہ اور مہای یہ
 جاوہر ترا تمام مری آب و گل میں
 ہر سمت ہر طرف تجھی پاتا ہوں بڑ
 موسیٰ نہیں جو سیر کر ہی کوہ طور کا
 ورنہ ہر ایک چیز میں تیرا حضور ہے

جامی فیض شام کوئی تیری نور سے
 برتر ہی نور تیرا تجلی و طور سے
 نزدیک و دور سی ہی بری تیری بات با
 ہی پاک ہر بیان ہی تری ذات لاکلام
 تو ہی زمین میں ہی تو ہی آسمان میں آ
 جنگل میں پیار میں باغ میں ہی تو
 گلزار میں تو ہی ہی تو ہی خارزار میں
 گل میں غنایب میں صبا و بہار میں تو
 سورج میں ہی چاند میں کہنشان میں تو
 قرآن میں وحی میں تو انجیل میں ہی تو
 کرسی میں ہی نش میں لوح میں ہی تو
 دریا میں ہی موج میں اور حباب میں
 تو برگ میں شاخ میں گل میں شجر میں
 تو برہنہ ہی ثمر میں ثمر کی مری میں ہے
 آتش میں ہی بے بین تو خاک میں ہی تو
 غنہ میں ہی جسم میں تو جان میں ہی تو
 ظاہر میں نہان ہی نہان میں جلی ہی تو
 کو گل میں گنگ گنگ میں بوبو میں ہی
 تو دور میں سب ہی نزدیک سی ہی

غائب نہیں کوئی تری فیض جہنم سے
 سی ذات پاک تیری قباس و شعور سے
 فطرت اور کلام سی ہی منور صفات پاک
 ہی قید ہر مکان سے منور تر مقام
 تو ہی مکان میں ہی تو ہی لاکھان میں
 بستی میں او چار میں راع میں ہی تو
 بن میں تو ہی ہی اور تو ہی کوہاں میں
 قمری میں تو چمن میں تو شمشاد میں سی
 کہوٹان میں زحل میں تو اور قمران میں
 احمد میں توسیع میں جبریل میں ہی تو
 جس شی کو دیکھا ہوئے ہیں سی تو ہو ہو
 قطرہ میں ہی ہرق میں اور سحاب میں
 غنچہ میں برگ گل میں ہی ہر چہ میں
 ہر شی سی تو پر سی ہر اکایت سی ہی تو
 دریا میں ہی موج میں خاک میں ہی تو
 دل میں ہی جگر میں تو ایمان میں ہی تو
 استار میں عیان ہی عیان میں غنی ہی تو
 توسن میں ہی رتو سی نور میں جہک
 ہر شی سی ہر شی ہی ہر اکایت سی ہی

جہ میں تو عرض میری - ریت چ کل میر تو
 عورت میری ہی چیز تھی مہربین ہی تو
 رات میری ہی - میری رات میں چھا
 حرارت میں ہی میں نہ یکا میں ہی
 آہو میں چنگ میں تو کیا نہ ہی نو
 تیری سوادھی ہی تو سب میں چٹا ہی
 توئی بان ہی محض گریبان گلین
 وہ ہی تباری کہ تری انتہا نہیں
 تیرٹی دشان ہی کہ تھی بان میں یہ
 اعلان ہی قدامت امانت میں ہے
 پردہ جو درمیان میں باریب و مہادیاب
 دور کی دور کر مری نزدیک کر مجھے
 باریب مجھی محبت کمال سٹا کر اب
 باریب مجھ کو اب نو مسلمان پاک کر
 ہر خوف ہر خطر کو مری جان دئی دئی

توصوت میں کجوت و تیر میں کل میں
 سرگرم میں ہی چٹائی ایک سر زمین ہی
 مسکرم میں سوار میں تو گرد میں ہی تو
 قلعہ میں فیل میں چنگ میں ہی
 پاکرنگ میں ہی کہ ہر ایک نگ میں ہی
 زائد گلان و دہم سی تیرا بیٹا ہی
 نوبی مسکان ہی محض گریبان گلین
 وہ ہی قسیرم تو کہ تری ہاتھ میں
 دیکھا نہیں ہی پتھی پہاڑی میں یہ
 میں مونڈا ہون چکو تو میری بل میں
 وردہ کو آفتاب سی جلدی ملا دی اب
 مجھ کو تو یہ بعید ہی نزدیک ہی مجھے
 لکڑی ہی غرقش محبت میں میری
 ہم شک زرا خیر میں تو میری کاک کر
 تائب ہوا میں منو مرا ہر قصور کر

مناجات دیگر

خدا یا جو میں آرزو میں مری
 پس از دستیا بطلواف حرم
 جو میں کام فرم فرم و حوب و سنن

کرم سی شتاب او کو کر دی روا
 نفا رد کروں رخسہ پاک کا
 کوئی آون میں مجھے نہ وہی فتنہ

<p>جو میں بن کی کام دستوار سخت آئی مری عاقبت ہو تجیر دنیا کی بھی دل بن ارمان ہیں نہ دنیا کی باقی رہت کچھ ہوس کوں کہا تو ہند راز دان عیوب غرض ہر قسم جسی رہو کلی بیاہ</p>	<p>و دیکھ لنت سب مجھی ہو دین ادا چلوں ساتھ لے تو شہ ایمان کا نکال او کو یا خالق دوسرا نہ رہ جاے جی میں کوئی مدعا مری دل کی مقصد میں بے تہیہ و بحق بے شفیع الورا</p>
---	--

اہیات مناجات

<p>آئی میں ہوں بندہ رو سیاہ گناہوں کا میرے ٹھکانا نہیں بجا لایا ہوں میں خدمت تری عبادت میں تیری کیا ہی قصور بس میری سر پر ہی بار گناہ کر گیا تو سب دور زنج و محن تجھی فضل کرتی نہیں لگتی بار اتھی ہے ایسی ہبہ کرم رہوں خلق میں بھی عنایت کی تہا انجام ہوں کار دنیا تمام مری شکایتیں ساری آسان ہوں ستانی نہ مج کو عذاب زمین</p>	<p>ترمی ہی کرم سے ہی میرا نباہ کوئے حکم بچے تیرا مانا نہیں نہ دل ہی ادا کی عبادت تری اطاعت میں تیری کیا ہی قصور سبکدوش کیجھ تو بار بار سخنیں فکر مج کو بقول حسن نہو تجھے مایوس امیدوار نہیں کوئی داریں کار نیچ و غم اوٹھوں شر کی دن بھی حضرت کی تہا ملی حشر کے دن بھی دار السلام جو ہیں منز لیں بہاری آسان ہوں نہ رحمت اوٹھاؤں دم و دین</p>
---	--

سراط خطیر پہ چلون تیر کام

مرستہ تن کو نارسہ سفسہ ہو حرام

ایضا

پاخندہ او ند غسنی بجکو تو نگر کو بے
 دل دی بسا کہ جو سوزان ہی تیری غم میں
 بہرہی سینہ کو مری خلق و محبت سی تمام
 بخش یارب بھی محکومی شیطان ہی بتا
 رحمت خاص کی خلعت سی بھی کر لکھوں
 تنگی گوہ کو دی سبعت باغ جنت
 پوشش الفت سی تری پاؤں دم بہرام
 رکھوں باہر نہ قدم دائرہ امر میں
 حشر کی دن ہی غلامان علی میں ہوں
 کردی آسان سی شب کلین یارب کی کم
 یا اتنی کہیں چہ تین لیجا و فتنہ
 آرزو ہی یہ مری جی کی کہ غم میں اپنے
 گرچہ لایق نہیں اسکی یہ بھی بہر کفن

زمر مقصود سی دامن تنہا بہرہ
 جہینم داہوتری اور کا ایسا سرہ
 کینہ و بعض حسد سی بھی خالی کرد
 زہد و تقویٰ طہارت کا بھی فسرہ
 سرخرو جی دو عالم کا بھی زیورہ
 خاک مرقد کو مری بوی خوش بہرہ
 سینہ سوزان جگر زخمی دل مضطربہ
 عمل و علم کا یارب تو بھی جو بہرہ
 دو نوعاں میں بھی مرتبہ فسرہ
 فارغ البال ہر آل فکر سی بجکو کرد
 جیتی جی بجکو لقب خلق میں مقصد کرد
 لب خشکیدہ دل سوختہ چشم ترہ
 روضہ پاک پھیر کی کوئی چادرہ

مختصر یہ ہی کہ انجام فدا کا ہو بخیر
 اور جنت میں اوسی جای پہنچے بترہ

کلام در موعظت

نیکو ز نسبت دم چند پہ تکیہ نہار
 عارضی ہی یہ مکان محض نہیں بجای

گسترد بہائی ہی آرائش دنیا کو
 یاد دہان ہوئی جو تہاتہ خاک
 توڑ دینا ملک الموت خمارستی
 اب جو کرتا ہی سو کر لو کہ ہی قیامت
 اب جو لینا ہی توئی لو کہ ہی سب کچھ جو
 چشم عبرت سی جو ہی وکھینا دیکھو
 چوڑ جاوگی یہ سب قصر و مکتا بلند
 جانا کعبہ کا جو منظور ہی چل فوجی
 اس سرزمین ہی بہت شور و جوم و زور
 ہی ہی سوچ کہ حسان کا کیا دیگی سب
 کچھ کہ چٹائی ہی تو کیا دیگی جو
 سرخ و ہونگی جب اس کہ ترنکی سچ
 بزم ہی پرتی ہین عمامی جو ریا کی سر پر
 صدق دل ہی ہی جو کرتا تو عباد کر لو
 ماری جاوگی پڑ ہوگی جو تماشیاں کونما
 نیت نیک سی سب کام بجا لاؤ تم
 پنجگانہ سی اگر ایک ہی کر دو گی قضا
 وقت پر کرتی رہو ساری زون او
 ہی جو منظور تھیں منفعت دنیا کچھ

موت اکدم میں مٹا دیگی سب شکار
 جز نکیرین ہوگا کوئی یار و نہوار
 نقشہ کبر و ریاسی جو ہو ہی ہوشیار
 سوت جیبا گئی ہو جائیگی سب ہلاک
 ورنہ پھر نقد کمان اور لمان یہ بازار
 خواب میں ہی کہی گئی چہ چن گانہ گذار
 سائے العبتہ بنا ہیگا فقط گور کا غار
 آنا ہر ملک مدد سی ہی نہایت ہشوار
 وہ ہی لجا ہیگا پونجی جو رہیگا بیدار
 سامنی آئیگا جس ورنہ دور و زینار
 سامنی قاضی محبت کی جو ہوگا دبا
 ورنہ بارگاہ ہوگی وہان خرپہ سوا
 ماری جو تون کی کچھ جائیگی سچ ستار
 بندگی زور و ریا کی بان کب ہی دکھار
 ختم محراب ہی قتل نیکی تموار
 نیت صدق و صفا ہی پہ ہی عقیقی کا دار
 لکھی جاوگی گرفت از عذاب بسیار
 سستی کر نہیں ٹھکانا نہ لگے کارزار
 سب نماز اور وظیفی میں تمہاری ہی کیا

صدق دل سیڑ موڑا دھڑکے کی تہ کی باز
جاگذا راتوں کا سب خاک میں لٹا بیگا
مال تعویذ فستیلہ من ہی ہر دم مسرور
دین کو لیت نہ دود اسطی دنیا کی کہی
گوشت کھانیکو مسلمان جو کھلاتی ہیں
جج گاگز کر ہو مر جائیں کہی دم نری
ایک کوڑی جو دین صد تو س کے کس
سر تو سجدہ میں ہی اور دہیاں ہی اویں
رات کو مٹی ہیں دن کو سیاں حب ہیں
جانتی ہمتو توجہ میں ہیں لیکن اونکو
ہاںی مر جاؤ گے دنیا کا یہ جھگڑا چوڑو
نندہ رستی سی جوانی میں عبادت کرو
کیسی ہی رنج و مصیبت ہو نہ گبر او تم
دینداری کا جو دنیا من ہی کچھ کو نیا
شیخ صاحب ہی جو کچھ عشق خدا کا دیکھو
کام نہ کرنا ہے جو کچھ کام خدا کا کرو
کچھ بھی سنا ہے چلی گانہ بجز خیر و کرم
راہ مولیٰ میں لٹا جاؤ سمجھا اب بھی
سچی سہنے میں کہیں کہانہ ملی گی روزی

روا و سویت گنما ہوں بہ بخت جہا
نہ کہ سانی سسکی کہ تیرا سب سید
سٹین ہی ہنگامی ڈار ہی کو نہ کر سکا
غسلتین چوڑو ہو جاؤ تمہا بہتار
ان مسلمانوں سی بہتر ہو کہ کیو کر کار
گردان خان پہ اندیشہ سرس ہو بار
وین اذان جاکی جو سب بد ہو میان ہاں
آکھنہ پنج جائی لی آئیں اپنی تہیلی مار
کون کشا ہی کہ یہ سہر جی ہوگی منجوار
ہی ہی فکر کیا چاہیے کسب دنیا
دین کیو اسطی کو متش کر دم لسل تہار
یہ افسان بڑا پاپا ہی برا ہی آزار
لب سکا یہ ہے کا بجز شکر نہ کہو نو ہار
جان اور مال کو کر دور دھولی میں شمار
نام پر شاہد ازلی کی لٹا دو گہر بار
کچھ نہ کام آئینگی دنیا کی یہ رہندی نہا
حوطہ جاؤ گے جو کچھ ہوگا درست دنیا
واسطے کسکے فراہم کہے نہ سکے انہا
بٹ کیو واسطے نیا ونہ ایسے مٹا

رفت ہر باد کرو تم نہ پیر سہ پاپہ عمر
کار دین میں نہو محسوس ذرا سمجھو تم
توشتہ راحلہ کا چھو پورا سامان
ہی محی اپنی کسرت بونت فی نبامین سورج
ہرگز اسواسطی پڑھو کہی دن ناز
اتما کام آویگا لبس بے تمانی پڑ
لٹ نہ کہتی ہو تم تفاسیر و حدیث
بس یہی دین ہی پیدا کرو خالق محسن
جوڑو نمونہ غضب حرم ہوا گذشتہ

غافل وہ جس سی اوٹھا ذکر و ایسا بیو یار
تکو خالق فی کیا پیدا ہی صاحب مختار
راو عقبی کا سفر بکہ ہی مار، دستوار
کہ میں پرشتہ تسبیح نہو چار مار
کہ مجھی کہتی لگیں لوگ اس شہ راقی لہا
قبر نوا نیکی اوچی تو وہ ہوگی ہموار
نیکانہی کرو دنیا میں قدا اپنا شمار
حسد و کبر و پاکینہ کو کرو فی النہا
کرتی انسان کو ہین شیطان ہی میں جا

قصیدہ شامی جناب نواب محمد مصطفیٰ خاں صاحب بہادر مرحوم مخلص شیشہ

جو ہر شمشیر حرات کو ہر دریائی شان
اب صمصام شجاعت برق ابر کارزار
ماظم ملک عزیز یوسف شہر حال
افسر فریق بلاغت خسرو دوران
سعدی دوشناعت مخزن فضل کرم
منبع لسن طلاق چیمہ گفتار پاک
ماہی بحر تہور موج دریای ہم
طیبت طہار امیر پاک ہفت شش لعلین
یاد اہل معانی یار ارباب سخن

ناصر اسلام نعت صاحب اہل شان
بہمن میدان بہت آبرو سیستان
وارث ملک نقاد داغ دل کنعان
بادشاہ ملک معنی شاعر شہید بیان
حاجی مخدوم عالم قبلا اہل بہان
دفتر اشراف ازی منشی عالی مکان
صاحب سیم منشی ہم نیچہ شیر بیان
نخرا باب کوک رشک عباد زمان
خال، وی شاہد منی رئیس نکتہ دان

مختصر برج فضیلت برج خورشید کمال
 به لوتش با جدت گردن اردو تنی
 شمش با خشمت دارا و کندیز نو
 بدر تابان سپهر کشته دانی و سخن
 آفتاب نور ایمان نور خورشید یقین
 رنگ بجان کمر است بوی زمار نو
 اسوده ارباب دشمن بدو اهل کلام
 این عاکویم برایشن ایامیل و
 بحر جود لطف و انعام است بنحو کرم
 لطف توشیح کلامم را چنانیدر

نور راه عز و کمین شمس کو آسمان
 اوچ شانش اندون لی اتم برج
 بذل اردو همچو حاتم عدل چون شیر
 نادی اهل زبان معانی خفیه
 در برج مروارید عرفان اقب رازها
 دستگیر عا جزان بلجای هریر جوا
 موجود طرز سخن شک پیر آسمان
 قاشش دارد آلهی قیامت در جهان
 ای فدا انجمن خدایان و کیا و بیان
 هر خنودیش و دارد زین نقص یا

قطعه بر صمیم مذکور بالا

معدن عالم حطم صاحب برج
 لب ارباب دزد فقر و ریاض
 یاوکار شهر بیت غرا
 حسن محسن شریف و کرم
 ر بهر پاک را دین تبیین
 مظهر خلق معدا و جمش
 هندی اما طریقه عسلی
 عالم عامل شجاع زبانا

والی ملک مسیت و تقوی
 وارث کشور حیا و وفا
 افضل الحاق احسن و یکتا
 بحر الزم در صدق و صفای
 اختر حیرت ملت بنیاد
 منبع نبت های لاهی
 پیر موسای شریع بنیاد
 یار احباب قاتل اسدا

نوریشانی جبال و جلال لب او موج بحر تفسیر است پس زود و پراو صدق انکار تم را چه می کنی تو صفت از سر مصرعه حرف گیر قدرا	آفتاب سپهر عزت دل او چشمه ایت عزم انرا نور مقصود و فرسزون با دور کن این خیالی باقی نام نامیش تا شود پیدا
--	--

ایضا

بگو جس سے کمال انس ہی و پیوہ ہے نخل ارجمندی کا نور ہے وید و گیا ست کا یم اقبال کا ہے در شین خوش رکھی او سکو خلق میں خالق نام او سکا کہ جن سے ہو پیدا	حرز بازوی شان رفعت ہی وود کاشن سعادت ہی عین تمیز و فہم فطرت ہی معدن گوهر شرافت ہی ای فداجب تلک خلیقت ہی دیکھو ان تہرون عین و صفت ہی
---	--

ایضا

ایک وار دی بہان سچ نفس مرض و درد و تعب سی او سکے عالم ایسا ہے وہ کہ عالمین یہ جو کھی بین بین فی شعر قدرا	حرز بازوی جان صحت ہی وروسندھ از علت ہی لب ارباب علم و حکمت ہی نام کی او سکی انہیں اجنت ہی
قسطہ در ظہار القاب و اصناف حضرت مرشد و مرید جناب حاجی صفا تلک نامے دین سید ابرار	صغیر غاب رفعت و کبر

روشن از چوبه اش تجلیهاست
 شمع پر نور بزم حذران است
 خاور آفتاب معنیهاست
 بلبل بوستان توحید است
 اسود و عارفین حق آگاه
 فسق گردید و ریم توحید
 و اله حسن لایزال که هست
 صابر و شاکر و شجاع و کریم
 حکمران دیار صولت است
 قیصر و عم عقل و فزنگ است
 سود و عالم سری بخاک و ریش
 آفرین توای فدا می چنین
 که نوشتی بوصف مرشد ما
 چون ریزد سر بر حرف یکبار

تاب ریش سرخ و بن بزمین
 یوسف شمرمت ست و یسین
 عین نور قوجوبه و تلمین
 دوحه تازه حدیقه دین
 لب ارباب زهد دین متین
 فکر او گفته خیر اقاوین
 روضه قدس را دشمن
 افسر سرق عاشقان خرب
 بنده امر است چرخ برین
 داور چین فسم و رای زین
 بر ملک مملکت دور آسین
 مثل توفیت کس فعیج نوین
 نفسم هم ملک گوهر برین
 می شد و اسم پاک و روشن

ایمان و صنعت توشیح اسم کریمی حاجی غلام رسول صاحب
 سبزه آید تعالی مقیم سرزین گو و منه نواح و بانی

شاد بیت قعیده توحید
 هر که پا پیش بست آورد
 آب آینه شکوه و وقار

انتخاب صحیفه تحبیر
 حسن و لطف لب سیاح
 چهره تن معنی و سحر

یار ارباب خلاق عالم و حیا	نیرت افزای اهل صدق و صفا
لوگوی بجز خود و لطف است	آب لویسی عدل انصاف است
مظهر نور سبده قیاس	شک ارباب بد فقر و ریاض
سرور ملک است و تقوی است	دارت حلم و صبر و تکریم است
لب او موج آب حیثیت	تویش آفتاب تابان است
آفتاب سپهر اگر ام است	حاکم همه حدود و دلتا است
باو شاه ولایت تحقیق	سرور ملک معنی و تدقیق
لب اهل کرم است و ارشاد	مسند رفیعهای تعداد
باوی ساکنان حق آگاه	اسوه مرشدان فیض نیا
لایق بخت و ستالین با	بردم از نام او تالش با
توبه مار الیاتی است کجا	غریب کنیتش چون کنیم شبا
ای خدا فیض حدش اندر	یعنی خور را بنور او آید

نظم تاریخ سال جلوس صنعت توپ

منصف صاحب جود	نور پیش ماه نمود
شاه سوار صنعت و دأ	یار معاش اهل مساود
برق خیم و لطف و سخا	هور سپهر جود و عطا
اختر حیرت خلق عظیم	روشن برج لطف و عظیم
یلتق قد علم و حیا	لاله کوه محب و وفا
مادل منصف صاحب دأ	لب گرده اهل و دأ

<p>افسردہ قمر را می ستین باد اصد و سنگ معید آب در الطاف فرید اوج گرا فی خضر کمال باد کفش میخانه پنا نخله ساسی منی دین باب زرقش گرده دوا فی سدر میم ای مایه اقا خوش باد ایا رب علیم</p>	<p>صالح نیک و خوش آئین خرن از دیار تب مجید دو در گلشن بخت سعید هر مسای جاد و جلال قصه شکوه و شان بلند آن داد او شاه حسن هر که به پیوند روی و را سال جلوسش گفت خدا در سن تیر پاک و عظیم</p>
--	--

قطعه دعائیہ در صحت کویت

<p>فطسم خن من عجبو حلی صلی میں نیم لطف سی کردی چمنی مال نکست سدا کری تری شمع کوی پامال یاور رہی ہمیشہ ترا جاد او جلال لیل و نهار عمر ایما کرین مال لیل و نهار دین می دشمن کویت مال اقبال رو برو رہی آئینہ کی مثال بہبودیان و می بکجو خلو ذر و الحلال رحمت سی حسین کی رحمت بل و عیال</p>	<p>میں ای خدایا شاعر شیوا بیان ہوں شعر میں کہ کی لایا ہوں کچھ تیری سنے کہنے جو بخشی رکھی خدا و سکود می ہا ہر دم تری مدد پہ رہی و کسمان ایام خیر خواہ رہن تیری ذات کے افلاک مادہ و سس کی نگہیں کمال کر صورت کی تیری شیفہ شان چشم رہ حامی ترا دام رہی کرو گار پاک سب عیش میں ہیں سی جا و آوا</p>
---	--

تینو نیشہ سی تراروشن ہی جمال داو کرم سی تیری ہون ہلوک شاد جمال روشن جهان میں ہی ترانہ نوال اقبال ہوئی و ام رہے زیر استمال اعدار ہین مدم غم ورنج سی ڈھال ٹھیک پہ تیری سایہ فکس ہو ہما کمال لائی کہی نہ خاطر خرم تری ملال دیکھا کری عروس تجمل ترا جمال نظم قداسی کیون ترانام فی کمال	تسعی شرب کی تری اگی سلاہین ہر اہل فکر ترا شاخ ان رہی اہم اس تیرہ بخت کو بھی سٹا کیجھی مرغ دولت رہی ہمیشہ محل کی تری کتر محظوظا عجب نیر و یگانہ تری ہین نفس بلند پر تری مثل خدا رہے ایام عیش میں تری وقفات ہو ہر وقت نکاح و نوشہ بنائی کئی فلک وقف اگر ہو صنعت توحش سی کو
--	--

ایضا

یا دور رہی تر افلاک پرور روزگار افسر رہے تو تارک مال و مثال کا سکاو شمس پیر حلی نہ تھکو ہوز نیہار ہر جا پہ تذکرہ تری جلال کا رہے اقبال مجرتی ترے دربار کا رہی اجباب تیری دیوں اعدا ہین درکار جز کر م نہین کچھ میری سہیلے	دنیا میں تھکو کوی جوان بخت روزگار والی رہے تو کشور جاد و جلال کا نوکر رہی ہمیشہ ترا دور روزگار فشتہ سدا تجھی سے اقبال کا رہے یا دور افلاک تری کار کا رہی اب میری جو دعا کرین خواہی گداہ کریشہ لایا ہون میں تری سہیلے
--	--

ایضا

ای لالہ شکفتہ گلزار افقار	لایا ہون تیری لیے شعار ابد
---------------------------	----------------------------

لوح جبین ہی تیری میسہ ہر
 بانی ہی تو بناسی بستی کا خلق دین
 روشن ہی تیرا نیر اقبال زیر جبرخ
 یروانہ مہر ہی سرتی سمیع جمال
 ستاد اب تیری عرشا ہی کست خلق
 و کبی جو تیری آئینہ فی شکل یکسا
 آئینہ گل کی باغ میں ہیں کہ وعدہ
 بہبود روزگار و عشا گو دما ہے
 کس اوج شان بر ہی ترا توجہ بلند
 لب مہری جو دما کر لب اب تیری دست

ہی و تاب جبرخ تیری شکل پر شہا
 داد کرم سی ہی تری حاتم ہی ہر
 یاور تر از میں بد ہی سلطان روزگار
 روشن ہے تیری روشنی رسی ہر دما
 اب کرم سی تازہ ہے گلزار روزگار
 صورت سی تیری بیدار ہی صورت قبا
 حس طبع کے تری یوانی میں ہزار
 و صاف تیر شان نگاہی نجات سار
 یہ جاد او تو نزدیک تری مینیس کہ ہر
 فورا او سی قبول کر ہی بت کرو کار

ایک نام و دوسری

لطف جو جو ہیں نئی مہر ی حق اکاد
 لام گو یا ہی ہی لطف کی لیل
 و تری قوم دوست کی ہی بر بان
 خوبان نام مشد کی گردن کیا میں
 یافد الگو تری گرامی کی صفت

ہیں وہی لطف نجات میں سہا
 ط تری طبیعت ظاہر ہی ہرقت گوار
 الہی نام خدا گو یا ہی خلاق نیا
 گاہ تحسین ہی کی لب پر کھی کلمہ او
 اسم اعظم ہی تری نام میں اسد

ایضا

میسہ ہی تیری لقب کی بہتر و کی لیل
 شید ہی دی خاطر ہی خاک منظور

فون ہی حکمت الخلاق گو یا ہی
 یاسی یاور ہی سدائیر اخذ وند

کاف کسی شسته چای سبزه تر و دنیا من
جیم سی جعفری باغ فتوت سی تو
سیم سی سطر اشفاق عنایت سی

ان سی تحقیق سی بدخواه ترا خور و لیل
یاسی سی یاسر گلشن فیم نجیل
لام سی لطف سر مایه خلق جمیل

اشعار به اظهار تاثیر حروف نام می شتی نو لشور صاحب کلمه

نام اور سی نون جو سی تری نام من
یه لام کیا سی گو با یاقت کی بی لیل
هی شین تری شان شباهت کاجو گو
هی ری سی ذرافزون رونق و رواج

هی وادو بی وقار کافوا و عام من
هی کاف سی تری کرم عام کویل
وادو گرت وقت موانق کا خیر خوا
رفت کور و رشت تری سی حجاج

قطعه و عایشه

بزدگی بر دعا تپی سی باب من جناب
احباب سب همیشه تری کل مران بین
محموط تو سدر سی هر چ تو بے
ابل و عیال تری عزیز سدار بین
دور سپهر تری مدد پر سدار سی

جسکو کرمی قبول خداوند کردگاه
اعدار بین مدام خراب و زلیل خوار
عمر دراز تر سی مانند زلف یار
خدام بھی رہیں سی سب پاکی سوار
تا مید کاسمان هو مناسب کی جوار

قصیده به کج جناب ستطاب علی القاتل لغت گوزیر بهادر و مراد

آپ کا اسم مبارک ہی صواب
صاحبی آپ کی اعش متنازی خلق
گویا ہی قصر فریدن تری سگا چشم
صاحبان و دو هفته چنی روی رو

لقب منصب عالی سی کور و صاحب
کشور بندگی بین آپ جو سرور صاحب
فوج اسکندر و دارا ہی جو لشکر صاحب
شب یلدا بین تری سی منبر صاحب

محکم خالق نے دیا ہی وہ ہاںوں سے
 وادرا ہی ترا جہشہ سراچی ہر وار
 بوسہ و کی نہا میں ہی خطر شب و روز
 گویا ہی حکم خط لوح و قلم کا نقشہ
 عکس ہی حکمی ملاطین فی بنایا خم کو
 جلوہ رخ سے اگر ہی تری بلبل مجنون
 آئینہ حیران ہر تہنہ چار آئینہ سے
 قابل ہنس منہب عالی کی نوعی ہی حفا
 زیب رہا ہی تجھی شاہجہانی کا خطا
 تری تو بر کا قابل ہے اگر عا لکیر
 شاہ جہانج کو سکندریہ نہو کیونکر فوق
 شیر گویا پدربزی تری سدل و آج
 ترا مداح ہے ہم مرتبہ عاتقانی
 موج دریا ہی طافت ہی یہ نام نس
 ہی زیادہ جو عطا حوصلہ سائل سے
 طرہ حور کی تصویر چین و نب ایال
 حکمت آموزی کو دیوان کیطیح انلاطو
 تیری سر نہو کیون مردہ جناب شیرین
 تری تو ہو رکی فریدون ہی ہی گمان

آج عقاب ہی جہان یترا ہمسر صاحب
 آئینہ دار ہے تیرا جو سکندر صاحب
 حیران کہتا ہے خود پر تری ہر صاحب
 اگر تری تری دربار کا دفتر صاحب
 ہی فسہ و دان تری لاشک کا صاحب
 فیض خدمت ہی ہی مجنون ہی ہو صاحب
 ہی سکندر خود و تہی ہی شمشاد صاحب
 فرق خدام ہی کیا ریت افسر صاحب
 بند کا آج تو ہی صاحب کشور صاحب
 تری قبیل کا مداح ہی اکبر صاحب
 رای تری ہی رستوی جو بہتر صاحب
 باز خون ریز ہے جو آج کو تر صاحب
 تا جو رہے تری جنت ہی نمودر صاحب
 جو تری بات ہی گویا ہی گوہر صاحب
 ہی سخاوت تری نثار دسی ماہر صاحب
 پر پر ہی کما ہی تری گوڑگی ہر صاحب
 استادہ تری خمیہ کی ہے در پر صاحب
 مرتبہ ہی ترا خسر و کی برابر صاحب
 ہی جو وار تری و رار کا جاکر صاحب

بی بهادری تری ذات ہمایوں رب
 آفتاب فلک جاہ و امانت ہی تو
 خاک کو مرتبہ آب ملا ہی تھے
 کس قدر اسن ہی مایہی عالم کیا
 لکھا ہی حنف جو کچھ تیری گہر ریزی کا
 برق ہی جان مخالف کو خوشتر تری
 سر بلند ہی کا تری سر و ثنا خوان ہی کا
 ہاتھ تو زبیری خلقت سی و توانا حکیم
 جا بجا ہن ہم حکام ضلع کف ہر کا پ
 ہی قدر کی یہ دعا تیری نیات اور

ہی ترا طرف مقرر جو سمندر صاحب
 تیری کوٹھی کا جو روز و سی خا و صاحب
 فیض ہی تیری ہر اک شک ہی ہی صاحب
 ہی تری دو زمین فریبہ جو ہی لاغر صاحب
 سلک و ہی مری استعار کا مسطر صاحب
 ہی مدد نور تری تین کا جو ہر صاحب
 رہتی کا تری بندہ ہے صنوبر صاحب
 و کبہ پانا جو تری جسم کا خنجر صاحب
 بین جلوین تری سج او کمر شتر صاحب
 جسکو مقبول لرغنی تو اکبر صاحب

گیتی اس روز ہے نیر انبال ترا
 جب ملک مطلع خورشید خا و صاحب

مرتبه کو جو تری ات سی ہی فخر دم
 بجو خالق نے وہ بیدار کیا ہی پیدا
 نخت میں ہمسر کند روی ہی تو
 آبرو سی پتہ ہی زمین ست گماں
 لب کی جنبش ہی متوجہ آب حیوان
 صلوات حکم ہی ہی مروجہ زبان پر
 حق تعالیٰ ہی خدا ہے جو دعا کو تیرا

سو فریدون ہیں تری تہہ عالم کی قلام
 خشک صد جلوہ نقطہ ہی ترا نگ شام
 رفعت تہہ ہیں اصل ہی دار لکھتہ
 مفسدوں کو ہی سرائیہ خور و خواجہ ام
 یعنی ہی زندگی ظلم رسیدہ جو کلام
 اہبت کا تری چوکی کی تلی ہی جو قیام
 بیکسی بر مری تجھ کو ہی ہی ای عم دوا

محبوب عزل مولوی علی بخش خان صاحب بہادر مختصص شریعت و فہم
ضلع گورکھ پور

کیون و صاف ہو ہر ایک سخیان اپنا	بسکہ ہی پاک کلام گہرا نشان اپنا
خطبہ نسخہ توحید ہی عنوان اپنا	حمد واحد میں جو حاسر ہی حزن لہو ان اپنا

فل ہوا شد کی تفسیر ہی دیواں اپنا

سب غلط ہی کہ ہی جا کعبہ مسجد میں	نہیں تحقیق دلا کعبہ مسجد میں
کون یا تا ہی بہلا کعبہ مسجد میں	ڈھونڈتی ہر تہی ہر کیا کعبہ مسجد میں

خانہ دل ہی نہ کیون دیکھ لیں لسان اپنا

ہی وہ نزدیک گرد و رہن ہم و انہی	ہی وہ موجود ولی ہمو کہان وصل صیب
سورہ قاف میں ہم ٹیرہ چکی ہیں میں	رگ گردن سی ہی رہنہا ہی نہایت و فر

ہم نہ سمجھیں تو سر اسری یہ نقصان اپنا

طاہر انکو ہم الفت کی نہیں بار و نیاز	بالا پوشیدہ محبت کی ہیں ساری انداز
انکی رو پر جو درد و حقیقت ہو باز	چوڑ کر مستحق حقیقی نہ کریں شوق مجاز

کیون یہ عشاق نہیں جانتی جانان اپنا

راہ و رسم نعم الفت یہ بہلا کیا جان	سوزش دل کی حقیقت یہ بہلا کیا جان
ذوق وصل و نعم فرقت یہ بہلا کیا جان	مذہب عشق و محبت یہ بہلا کیا جان

قصہ ہمسی نہ کہیں گیر و مسلمان اپنا

بار نہ کی اوسی مانند نہتا عقل و تمیز	تب زلیخا تہی بجان حضرت یوسف کی تیر
ماہ و خوشید ہن یان اپنی نظر میں چیر	ہم خبر اوسک میں جب کا ہی کہ بندہ وہ غنیر

حسن و کمالات ہی کیا یوسف کنگان اپنا

محض بی اصل نظریہ میں بیخواب
ہی جو پیدا وئی جو ہی معدوم شتاً
ہی نماشا تراوی دار فنا نقش برابر
بحر ہستی میں نہ دم بہر ہی مجتہد حباب

بین فنا کوئی ہی و مدد حیران اپنا -

گو کہ تھا خلق میں از بس کہ فدا بد اسما
تجشش حضرت نیروان کا گوئی کیا کمال
فصل خالق سی مگر باغ جنان میں ہی
رحمت عام کا و سکی جو گذر تاجی پال

کہر سمجھا ہوں شرر و ضلہ رضوان اپنا

تاریخ وفات والد مرحوم فقیر

جب انتقال والد مرحوم کی کیا
دریافت گھر کی لوگوں سی بینی کیا ہوا
اب فکر سال فوت جو اونکی موئی فدا
آی ندائی غیب کہ لکھہ رحمت خدا

تاریخ ترتیب دیوان ریختہ منشی محمد لطاف الدین صاحب نظامی نور الدین مرقا

نظامی کی فدا نظم گزین پر
نہیں وہ بلبیل شیراز کیونکر
وہ ناظم ہے کہ جسکی ہر سخن پر
رقم ایسے کیے ہیں جو قصاید
لکھا جو تر ہے ہم اوج نثرہ
مضامین او سکے ہم اوج فلکین
مرصع کیا کلام ریختہ ہے
نظامی کی فدا روح و روان ہے
کہ دیوان نظامی بوستان ہے
تصدق ناظم ہر وی کی جان ہے
نظامی ہے کہ معنی زمان ہے
نہیں ہے نظم گویا کمکشان ہے
معانی ہم شکوہ آسمان ہے
سراپا شکل معنی و بیان ہے

زبان ہی کر رک اسر فضا حت
تعلیٰ دیکھو ہی مضمون سے پیدا
نہیں کم نغمہ بلس سے ہر شعر
سراپا سحر ہے ہر شعر دیوان
دکان جو ہری ہے گوما دیوان
شہوتا مولقب خسرو کا او سکھ
نہیں مسکن مولد ہی ایران
نکھون رتک تھیم خیمراں ہو
ہراک مصرح ہی باد آورد گویا
نہیں شعری سی کم ہر شعر عالی
نہیں کم چشمہ کوثر سی بر کبر
معانی و مضامین سی ہی رنگین
رقم کرتا نہ کیونکر او سکی تاریخ
لکھا بوں بی سر آورد مینے

ملافت طبع سی او کی جہاں ہے
تخلی صاف معنی سی عاں ہے
مزل ہی مانوای لٹلاں ہے
محمود ہی مگر جادو ساں ہے
سحر کیا حاصل در ما دکان ہے
میں کسا طوطی مند و سماں ہے
نوائی کا گھر تہ اسمان ہے
سخن جو ہی دماغ اور دجاں ہے
جو مضمون ہی وہ گنج سناگاں ہے
زمین شعر کو آسمان ہے
یہ دیوان کسا ہے گلزار جہاں ہے
یہ نسخہ ہی جواب بوستاں ہے
فدا ہی تو سز نیر ملتہ دان ہے
کہ دیوان روکش صد گلستاں ہے

تاریخ دیوان شہر المومنین شعر

دیوان شہر میں کیا فرمایا
خالی نہیں لطف سی کوئی شعر
ہیں ل ہی کو لہ تبتہ و معلوم
الشرمی یہ کلام شیریں

دیوانہ بھی بنا دیا ہی
جادو سا کلام بہن بہر ہی
کیا گنجی سیان کہ جو فرمایا
شعرون میں قرابت کا ہی

دلوں میں شہر نے مار ڈالا
 ہی چارہ گر غصہ نہانی
 ہر سیت ہی گویا بیت ابرو
 جو حرف ہی ہوا میں نازوں
 تنجرت کی حسن خوبیوں کو
 بات آئی ہیں اسکی یہ مضمون
 اللہ ری بندش مضامین
 مضمون دہن میں کی چپ بون
 عارض کا جہان لکھا ہی مضمون
 لکھی ہی جہان کر کی تعریف
 ایک مضمون کا ہی جہان بن و
 میں سمجھا تھا سحر کی مضمون
 مضمون خانہ میں سخن میں
 گویا ہی وہ رشک طرہ جو
 مضمون لب صنم میں دیکھو
 ہی تنچہ گل کی گویا تصویر
 میں ہی نہیں ہی شہر اکیلا
 باندھا ہی جہان زنج کو توئی
 لکھی ہی جہان صبا حستان

دیوان ہی کیا خوش ادا ہے
 نسخہ ہی کہ درد کی دوا ہے
 جو نقطہ ہی خال دلربا ہے
 صاحب کوئی چشم قند ز ادا ہے
 وہ بھی جو کشتہ خا ہے
 سودا اسی رنج میں ہوا ہے
 لطف کا لام ب کلاما ہے
 سکتہ کا سا جال ہو گیا ہے
 دیکھو کیا پہلوں سا کلاما ہے
 بس ملک عدم دکھا دیا ہے
 مضمون دہان نیا نیا ہے
 اب دیکھا تو معجزہ ہر اے
 عشاق کا گویا خون بہا ہے
 جس مصرع میں گزلف کا
 جو نقطہ ہی لعل بی بہا ہے
 مضمون دہن جہان بندھا
 عالم تری فکر پر خدا ہے
 اوس شعر میں سبک فرما
 اوس شعر میں نثرن اوکا

ہر شعر ہی تیرا نکست افروز یعنی کہ لکھن میں اسکی تاریخ دل اسکو دیا فدا صبا نی	بیلایا جو ہی ہی سوتیا ہے جی کا مری اب یہ مدعا ہے دیوان ہی کہ باغ جانسرا ہے
--	--

۶۱۲

ایضا بسال عیسوی زبان باری

وہ چہ گوہر ریختہ در ریختہ چون نباشد فکر والا لیش بین رتبہ اش بین در زبان ریختہ بی تکلف طعن بر آفت کند فکر چون کردم بسال عیسوی گفت ہاتھ از سر ہوش ای فدا	شان آتش نیست ہم شان شہر منشی گردون شاخو ان شیر جرات و سناست دیان شیر در لطافت شعر آسان شیر از پی تاریخ بستان شیر زعفران زار است دیوان شیر
--	--

۶۱۳

تاریخ وفات مومن خان مہلومی

آبروی نکتہ سنجی شد بباد اشک می بار دہیر آسمان از برای مقدمش حوران خلد سال فوتش از سر افغان فدا	مومن آتش زبان خاک گفت آفتاب شاعری در گل نہفت ساحت جنت بمرگان ہفت مومن دیندار حلت کرد گفت
---	---

۶۱۴

تاریخ تذکرہ سراپا سخن

خوب لکھا تذکرہ محسن علی فی اندون جہان تارہ جسکی نظارہ سہی تی جہل محسن اہل جہان ہی واقعہ و نیکد	ہی زبان نکتہ سنجان پر صدائی مرجا کم کسمینی دیکھی ہی ایسی کتاب دلکشا جس فی تام شاعران ہند زدہ کرنا
--	---

ہی اگر کچھ تجھ کو اسکی فکر سال اختتام
گلشن بیچارہ تو تاریخ لکھ رہا ہے

ایضا

کیا نہ کرے لطیف و نادر	محسن فی فدا رقم کیا ہی
کیا حسن معافی ہی سراپا	ہر حرف پروا سکی جان فدا ہی
گویا ہی خزمینہ جو اہر	جو لفظ ہی لعل بی با ہی
ہی دافع درد ہای شقاق	نسخہ نہیں نسخہ شفا ہی
کیا نہ کرے ہی ریاض دلکش	کیا نسخہ کہ باغ حائل فرای
خواہاں نہوں اسکی کیونچہ	ہر اہل سخن کا مدعا ہی
ہاں چادر نور بین جو اوراق	ہر صفحہ ہی جامع ثنیا ہی
کیا لکھوں بدایح صفت	ارباب سخن کا میثوا ہی
الندری علو طبع او سکی	ہر تہہ ہنشی سما ہی
ہی صاحب سکۂ معانی	اقلیم سخن کا یادشا ہی
ہی نور بصارت سیادت	گردا و سکی قدم کی توتیا ہی
ہی محور صنای حق ہمہ تن	کیا مومن پاک و پارسا ہی
ہی زبدہ دودمان والا	خورشید سپہر اعتلا ہی
ہی محسن شامران دوران	تب او سنی یہ تذکرہ لکھا ہی
تہاجی مین کہ لکھوں کوئی تاریخ	جس سن مین چیتہ مویا ہی
بالتفی کہ از روی حننت	از لبس یہ بیاض دلگشا ہی

۶۱۳ ۶۴

تاریخ ضبط لکھتو

حسرت ہی بادشاہ اہد پر چباں کو اہل فرنگ نی جو کیا لکھنؤ کو ضبط بی تان و تخت دور فلک نی ناگیا لکھنؤ سر جبر سی قدانی سی حال	کیا جس نہ کینہ ورمی مہنی قمر کی نگاہ کسا شور بار ملک اودہنی کیا کناہ واجہ ملی جو ہمدین باقی تھا بادشاہ سلطان لکھنؤ مونی سلطنت تھا
---	--

تاریخ گروہی

لکھنؤ ہون مین استان گروہی ناگہ پنجیاں خام و ناحق آفت ہوئی سرز بین یہ پیدا برہم ہوا انتظام انگریز پنجاب نہ بگڑی تھی پیرایسی نئی ایسی جلی ہوئے تلنگے یورپ والوں کی سب سالی دستوار تھا انداد فتنہ قراقون نے مالدار لوٹے سب لوٹ کی لیگی سیاہی آتش جو کچھ یون مین دی سی قیدی نہ ہا کسی ضلع مین سرگشتہ تھی ہر ضلع کی حکام جہی ی بہ کار تو س کجخت	ایسی ہی قلم مری مدد کر بگڑا جو فرنگیوں کا دستکر بریا ہوا گویا شور محشر کلکتہ کی حد سے نا پشاور بنگالہ مین تھا جو شورا و رشر دی چا و نیون مین آتش اگر آبادہ قتل تھے برابر ارباب فرنگ تھے یہ مضطر محتاج ہوا ہر اک تو نگر چو پڑا نہ خزانہ مین کہین مر سب ہو گیا جیل کی خاک و ختر نزدان کی جولہ ٹری فوج نی در ملتی تھی امان کی جامی کستہ جس سی ہوا حال خلق اتر
---	---

دہلی میں ہوا ہجوم لشکر پنجاب کی فوج تھی مدد پر گوری ہوئی آخرش منظر سب بہاک گئی شکست پاکر چپ چپ کی نکل کی بہاگی باب سابق سی بھی انتظام بہتر اس گردی کا سال ہی برادر سن ہجری میں بارہ سو تہتر	کمپو جو ہر اک طرف سے آیا انگریز بہاری پرتی قائم کالون سی بہت رہی لڑائی افواج نمک حرام کیسر یوشیدہ جہان جہان تھی اپنی کچھ تھوڑی سی شرمہ میں اب اتھارہ سو اور ہفت و پنجاد انیس سو چار و پین جو سمت
--	---

تاریخ وفات والدہ مرحومہ صنف

کہ ہر وقت بین مری فسون کب ایسا ہی پیدا کوئی مران سدا میری لب پر سی آفتان یہ بی سو ہی گرتے ہر زمان کہان میں ہوں اب وہیں کہان نہیں شا فلو کچھ ثبات جہان رہا ہی نہ کوئی رہیگا یہاں غریب اور امیر اور پیر اور جوان کہ یکدم ہی یک لحظہ یا ایک دن مقدم ہی جینی پیر یا بیان	فدا محکوبی و نہ نعم والدہ رولامی کیون شفقت مایا نہیں بھولنا ہونے شفق تین بچہ صبر چارہ نہیں کچھ ولی محال اونکا ملنا ہوا شکر بہت ہستی خلق موہوم ہے نہ چوڑی زندگی نہ کسیو اجل ہر اک شخص آنا وہی کوچ پر نہر سا کچھ اس زندگی کا نہیں جو پیدا ہو موت ہی اسکی ستا
---	---

یہ دنیا ہی اتندھمان سرای اجل ناگزیر ایسی ہی اس سی	مقام مشرق کا ہی مکان ہوئی ہی کسی کو نہ ہو کی آمان
بجز ذات پاک خداوندگار کچھ اب چاہتی فکر تاریخ سال	قنای قنای قنای ہی جہان کہ مرئی کا اونکی ہی کز نشان
خدا از سر جسم ہو کر شتاب	گیتن آج وہ سو ہی بانہ جہان

تاریخ اجلاس مولوی علی بخش صاحب اعلیٰ ضلع علی گڑھ

حاکم شہر کول شد جو شرر	شد عدالت بمقدمش ممتاز
سال تاریخ صد راہینی او	اسی فدا گفتہ انم غیب نواز

تاریخ وفات مولوی شاہ محمد فراز صاحب پشاور

چون محمد فراز رحلت کرو	گفت ہر مرد و زن قد لہمبا
از دل صبر گشتش تاریخ	صاحب ال نہ تو ترک حیات

تاریخ محوط

ایک قطرہ سی نہ برسیا فلک ہو گیا دنیا سی ناپیدا مانج	اتنا کیون اہل زمین ہی تم
تنگی روزی سی عالم ہی تباہ بدلی تفتہ کی زبان خلق پر	کیون کما میں اہل عالم زنج
طالب نان ہی زن خیابازی پیٹ کی انگی نسین فکر معا	رزق مشکل سی پونچیا ہی تم
اہل اسلام جہان فاتہ سی آج	اشترہا کی ہی شکایت و بدعا
	برہمن ہو لاسی سیا پنا دہر
	زاہد و عابد کو ہی فکر شکم
	سجھی لنگر خانہ کو گو با حرم

فصل پہلی ہی ہوئی تھی گو بہت سال اس قحط گران حال کا	ان مگر صفی میں آیا ایسا کہ امی قدا تخریب و بنا کر رقم
--	---

تاریخ موسم گرما

الامان جو رش گرمی امسال حال گرمی قدا بہ سال مسیح	ہست ارض و سما بد زح جنت سخت گرمی قدا و ابدل گفت
--	---

تاریخ فرش مسجد

ہی تو یہ مسجد قدیم فرش بنا بکر جدید جکو ہوئی جو فکر سال از سر فرین	خوب درست ہو گیا خانہ حضرت اکہ بولی ملا یک امی قدا فرش بسا عین تن واد
--	--

ایضا

لحوب مسجد کا فرش بنوایا ابی سر جدیدین فی سال اسکا	آفرین تمپرای صلاح الدین لکھا فرش جدید پیر ترمین
---	---

ایضا

ہین جو شری ویدار دین فرش او نہون فی مسجد کا مین فی لکی تاریخ قدا	سومن پاک صلاح الدین خوب مصفا بنوایا فرش جدید درست ہوا
--	---

تاریخ ترتیب دیوان سخا

شعر رنگین میں سر گھیا رنگ بیل امی سخا کیا کیا دیوان مرتب تو فی رشک صبا	تو ہی طہار جہان میں ہم فوائی سند ب کاشن شاداب ہی گویا برائی سند ب قدر کون اسکی سمجھتا ہی رائی سند ب
--	---

ہر غزل میں تیری ذکر عاشق ہوشیار عذیب فکر زنگین تجھی سدا میں فکر فدائی اس میں کو دیکھ کر	باجرانی کل ہی ایہی باجرانی عذیب کب یہی بختی ہی ان فکر ساری عذیب نیمہ تاریخ کبھی نیمہ ہی عذیب ۱۷۷۷ء ہجری
---	--

تاریخ تدوین دیوان فدا

کیمی ہین وہ مشغول روشن قسم فدا ہر دریافت تاریخ سال	ہر اک شعر کو باہت بدر منیر لکھا میں نے دیوان ہے یہی نظم ۱۲۰۳ء ہجری
---	--

ایضا

بار دیگر شد جو دیوانم درست زود قسم سال نظر ثانی فدا	باز آمدینہ سو سے تاریخ وقت کب ہزار روز و صد و ہشتاد و ہفت ۱۲۰۴ء ہجری
--	--

تاریخ و تاجاجی نواب محمد مستثنیٰ خان حب ہمدانی شینہ نور اللہ

آفتاب سپہر شوکت و باد جبلوہ فرما ہوے جو سو می ہم یہ لکھا ہے فدائی سال نات	مستثنیٰ خان صاحب ملک تیرہ ہے آج عالم تکوین ہاے نور تب بد چپ گیا زمین ۱۲۰۵ء ہجری
---	--

تاریخ وفات میرزا اسد اللہ خان حب غالب

آفتاب سپہر نکستہ وری از حسیض جہان چو بالافیت بی شکلت فدا بلا کم و بیش	میرزا اسد اللہ صاحب جوہر رنجستہ شک خون زود ویر تر سال ز شش شدہ بلند اختر ۱۲۰۶ء ہجری
---	--

ایضا

چورفت از جہان شاعر نامدار	نجد جو بہ نکستہ سبج ہر د
---------------------------	--------------------------

گمرا سال فوئین زبرد سے بکا
رقسم زود فدا آه غالب بر
قطعه تار منج و فاشی محمد نظام الدین صاحب مبین برادر حضرت
خاک ار صاحب خطبه دیوان انور العبد

چون نظامی نفسامی مرتبت
از قدم یک آن والا نضاد
مخت ماتم لاحق عالم شده
این چنین استاکی یایم دگر
ای فدا سال دقانش کن هم
رفت از دنیا سوے باغ ارم
عسکه مینا زده ارباب عدم
پاره پاره چون ز پیس این کن
هر قدر گریم درین غم هست کم
از سه فریاد و حسرت ریخ و غم

تقریظ دیوان فدا از فدا
۱۳۰۸ هجری

خدای پاک را هزاران سپاس و ثنا که این نامه مشکین شماسه سیرانجام نهاد و مو
نامه سیاه را از بند کشاکش افکار و ارنا نید چون تازم نماید نیر و ان سخن کافین را
که به نیروی کلک این جاده نور و مسلک پیچیدانی این کارنامه و انگاهی بر روی کار آمد
در زمین بیا بگل بزن آسانی گجا و این خرقه و وارید بهای مینائی کجا لاریب انجیم
نموده کار سازی نیر بکار ارض و سماست که از صلب سنگ لعل ابد ابر و ان آرد و از
شکین طلیسان ابر نیسان گوهر ترب بر دیده و ران به سیرت استنا مخفی تباد که سالها
خون جگر خوردم تا این سه پایه کرد آوردم و پید است که گوینده بسیار از کلام طرب
و یاس معذرت و در نند از دم کشی آه رسا و نار سا محض جیور این سر سوز و آرد
در یوزه گر باب اهل عانی را امری بن زبان آوردی بنموده بان هر آنکه مخفی بد خان و قوما
سینه کاغذ را تیر و نمود ام رع می تراود حکتم انیه در اوند هست به اکنون ای سینه

والا هست ترا باید که غدر بجایم را بنیدیری حسب ترازه لعل تیر از سه جوی تیر این زار است
 از هزاره بد مردی که دست از قنوت بردار اگر چه هر شناسی جای خود است
 هر ذی حوصسانی بجا آویز شهاب کاوشها میکند و خوی ریاضت از حسین بهره
 مضمون رگس و معانی شکفته بدست می آرد و معذرا با انیمه بگره ویدن خول خوردن
 باز اینچنین گفته اند که شعر گرا عجز از باشد فی بلند و پست نیست و درید بیضا همه
 انگشت با یک دست نیست بد اگر چه جمله کلام قابل داد آفرین نیست و نه مرا بر مسلم
 تمحیص آن نظریست گویا هم از والانتی خود ایا ما شغری پسندنی بمقابل آن
 هم می رازیم بنیت خود شمار و داعی ناموس خویش پندار و اگر خطائی که لازمه است
 انسانیست ملحوظ نمائی از جانب قابل خصیت عام هست که حتی الوسع با صلاح
 کوش یا لریانه از آن در گذر و عیب پوشی را کار فرما قبوله تعالی ان الله لا یضیع
 اجر المحسنین بلند و صیقله کان دانش پناه و یکو میدارند که در کوئی و عیب جوئی
 مذموم ترین خصیله های بشریت که سبب المومن فوق و اکمل المومن معیت است
 و بارگاه آن دار دشت و الحق ای فدای زولیده بیان مناسب و مصلحت قوت همین
 بود که تمام حجت نمودی و ادراج اظهار انکار حسن و جود بجا آوردی و گرنه با شما
 رسیده که هزاران بیشه مرزنگی و جوان مردی و مردان ملکوتی صفات را با آموگرمی
 و سنگان جیفه خوار و گرگان پوست مردم در انوعادت خو خواری برادران از هزار
 سه نیش عقرب نه از بی کین است و مقتضای طبعش نیست و اندکس فی کین
 بهر حال مثل جان و مال کلام خود را بجا فطرت حقیقی سپار و آیه من توکل علی الله خیر
 را در زبان کن و آفرین ای الی الله ان الله بصیر العباد و بر صفا انتقام این صفت

مراد نصیحت بود گفتیم در حواله با خدا کردیم رفیقیم - الحال که در اجابت
 بازست دوست دعا با آسمان و از نگاه آفت که بدعای خیر خاتمه سخن کنم رب استجب
 دعوتی برب مصنف و جلد اجل و اجبا و رفقا و اغراض مصنف و جلد مینیس سوسا
 را دهر کسی که در تحریک اشتها دیوانم شریک شده و دست در میان خود را در بر
 ترویج و اشاعت و انصراف و اتهام انطباع آن بخش آورده یکسان نقل
 و تصحیح نموده یا بعضی حکمی یا مالی یا بدنی اعانت فرموده یا کسی خطیب یا قاضی یا تاجر
 تدوین یا طبع نگاشته یا نگار یا سوا می خلافت خواهش جامع اوراق شعری
 کسی بر جلد یا نوشته یا یاد گرفته یا در پیچ و شش و این متاع سخن نویی مبدول داشته
 یا به بنی سلیم این کار انطباع بوده یا بر نامه ماضی یا حال یا آینده بکلمه خبر یا یاد فرموده
 یا فرماید یا شاق نظاره و خریداری یا خواهان جوین یا تفسیر حال این نامه بوده است کلم
 اجمعین را تا در دنیا را با سخن و سخن را از زبان و نامه را با خامه و خامه را با نامه و
 را با دوت و دوت را با کلمه و سیاهی را با کاغذ و کاغذ را با سیاهی و لفظ را با خطی و
 را با لفظ و مضمون را با مطلب و مطلب را با مضمون و فهم را با دوات و دوات را با فهم
 و حافظه بیا و یاد را با حافظه سرکار علامه اتحاد از باطاست کامیاب مقاصد
 و اراد و مکرر حوادث روزگار از حوالی گلشن اوقات اعمال ایشان صد ها فرستگ
 باد آمین ثم آمین العاقبت بالعافیت

تقریر و دیگر زبان نخبه رخیه کلک مصنف لموقعه

زنگ بجا خلدی میری مبارکین	به بوسه گل چو پیر خج کسین
قیس حنین کی آج بنی لیلی کنارین	کیونکر او شو شکر خداوند کار ساز

قاتل کہ دیوان تمام ہوا اور اس فقر آمد و نہ کا سر انجام ہوا۔ مگر سی فارغ ابائی ہو
 طبیعت تر و دسی خالی ہوئی و مدقوں خون جگر کہا با۔ تب یہ سہرا یہ ہاتھ آیا
 حسرت دل کا نکالنا منظور تھا کہ کلام و دوسی مطلقہ معذرت تھا کہ بروملوغ کر
 دل پر زخم کاری ہے۔ ہموں خوناب حتمی جباری ہے نظامی اہل سید پر ہے
 کیا کل زخم جگر دیکھا یہ ناور کل ہے جب دیکھا اسی تب تازہ تر دیکھا کہ تازہ
 خالی اپنا درد کا ہیولا ہے۔ یا صبر ہای گشتگی کا گبولا ہے۔ حسرت میری
 سرت میں ہی۔ حیران سرفروست میں ہی۔ ابتدا سے جگر بریان ہے۔
 ازل سے چشم گریان ہے۔ جراثیم کچھہ داغ جوانی میں نہیں عشق کا چمکا
 منشی میرا ہی ہم کھیل جو کھیل تو نہ کم کا دیہ دیوان نہیں کلام دیوانہ ہے۔ یا
 وحشت ہای دل کا افسانہ ہے۔ یہ سفینہ بجز غم کا سفینہ ہے۔ یا طائر گم
 زینہ ہے۔ اکثر ششامین و رواں سرین جو بحر میں رقت خیزین۔ ہر مصرعہ
 پردہ سازی کم نہیں۔ یا بار بد کی آواز سے کم نہیں جو شعر ہے برستہ ہی۔
 یا گوہر اشک کا ہر شتہ ہی۔ پیچیدگی سے ہمہ دانی پیدا ہے۔ ہیزائی کی باز
 شیدا ہے۔ ہر غزل کو زہ قند ہے۔ جو شعر ہی شکرین آوند ہے۔ ہر مصرعہ
 شیرین ہے۔ ہر قافیہ کہین ہے۔ جو وزن ہے سنجیدہ ہے۔ جو کلام
 پسندیدہ ہے۔ معانی شستہ الفاظ پاک ہیں۔ مضامین سلسل اشعار درو
 ہیں۔ شفیقتہ ہی کا نامہ حسنی کلام اپنا شفیقتہ۔ تقویم سال زرقہ ہے
 دیوان کلیم کا۔ میرزا بیدل بہ کلام بیدل اگر کسی گمزد رز جاؤ و منعنی
 کہ کہ نہ رطلہ زرقہ و گمزد اگر آفرین۔ دیوان نہیں حسرت نامہ ہے۔ مراد

اکامیوں کا علامہ ہے۔ سب یہ سب بایہ عشق کی بدولت ہی، جسکو جمیع علوم
 ظاہر و باطن بر فیضیت ہی ورنہ اس کی جج زبان کو جو صلہ زبان آوری کا کہاں تباد
 حقیقت میں بڑا امور کار میرا ہی شیخ وقت پر نمان تباد انتہا عشق وہ خیر ہے
 کہ خدا و رسول کو عزیز ہے، انصار اللہ خان صنہا برب کریم ہیان ترا ہے
 ہر اک یہ مبتلا کہ اگر است بر یکم تو ابھی کمی تو کمین ملی، قصہ میری عم کا دوز
 ہے؟ دل ہی اس دور دل کا و ساز ہے، طمولفہ مجھ کو کسی لیت سی لیت
 ہی طول بہت میری کہانی، کیا کیا نہ عشق نے رخ دیا، انجام کار جو سخن کا
 کچھ دیا، گم نام کو نام کو کیا، خطرہ کو گوہر لیا، فکر سخن پن شاق او فکر کا یہ گیا
 مضامین تلاش کرتی کرتی میں خود کو کیا مومن الحمد للہ ابین العیاض
 اس شور نے کیا نرا چکھایا، در شکر صابر، حسنی ہین دی بنایا
 عشق مجازی سے حقیقی مانے آیا، حسن انعام نے کچھ اور جلوہ دکھایا
 بت پرستی سی حد پرستی، مائل ہوئی، نیرگی سی تیرگی دل زائل ہوئی، تشنگی
 سی سیرابی نصیب ہوئی، ناکامی سے کامیابی قریب ہوئی، عسرت شہ
 کشائش ہو گئی، قیابی دل آسائش ہو گئی، حاجت سی مرتبہ مناملا
 تہیستی سے زہاتہ لگا، او ارگی سے جمعیت پائی، کوجہ کر دی سی عزت ہات
 آئی، ہوس سی قناعت، حرص سے توکل، بلا سی صبر، خواہش سے
 رضا، شکایت سے مشکر، خیر گئے تسلیم، اضطراب سے استقلال،
 نقصان سے کمال، آزار سے صحت، کسندی سے سندرستی، ذلت سی
 عزت، خواری سے امتیاز، ظلمت سی روش، قیاس سے کوری ہی

